

۲۹۲۹۱۳
ب ۱۲

NOT TO BE ISSUED

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

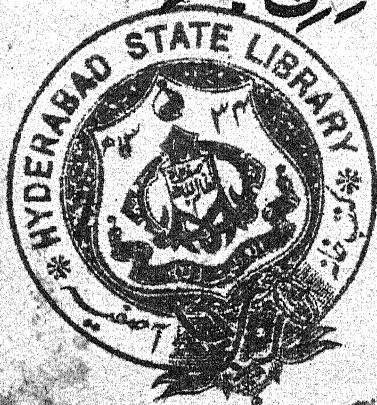
CHECKED

2168
/ 5

رَقْعِ اِهْ لَتَبَاسِ



عَنْ مَسَائِلِ الْبَاسِ



CHECKED 1995

۱۷	۱۷
۱۸	۱۸

بسم الله الرحمن الرحيم وبه نستعين

الحمد لله على خطابه لنبيه في كتابه يقول له قل من حرم زينة الله التي اخرج
لعباده والطيبات من الرزق والصلوة والسلام على خير خلقه سيدنا محمد
عبده ورسوله المبعوث الى كافة الناس بالحق والصدق وعلى اله الاوصياء
وصحبه الاتقياء ومن تبعهم حرا لاحسان من اهل العلم والهدى اما بعد
اس زمان قیامت نشان میں جہان اور بی حساب منکرات شائع ہیں
وہاں ایک یہ منکر بھی در بیان حاضر مسلمین و مومنین کے رائج الوقت ہے
کہ اہل اسلام و اصحاب ایمان فی لباس اپنے دین حق کا چہرہ و کرباں اہل باطن
کا پسند کیا ہی اور مثل ہریت قلب کے قالب کی صورت بھی بدل دی ہے

جب کوئی طائفہ ہو
کوئی تراش خراش
اور سکو اپنے لیے
ہیں منجھان اس
وشت پیغمبر حق
پیر بہن مجوس یا لیا
کچھ پروازیاں اس
ابن عمر من تشبه
حال انکہ بجوم خود
و باطنی ہے ہر امر
کتاب اقتضار الص
اس جگہ فقط ذکر کر
یہی اس نیت سے
و علماء را بخین و
و برید خلافت طریقہ
ظاہر عنوان باطن کا
و تشبیہ ان لہر تہ

جب کوئی طائفہ مشفق و فحور کوئی طرز جدید لباس میں نکالتا ہے یا اہل کفر
 کوئی تراش خراش ایجاد کرتی ہیں تو سب سے اول یہی فرقہ مسلمہ
 اور سکوا اپنے لیے اخذ کرتا ہے مگر یہ لوگ آپ کو خاندانی مسلمان کہتے
 ہیں مگر ان کے دلوں و عقائد و صورت و قیاس تو خلاف دین حق و
 سنت پیغمبر برحق ہیں لیکن اسلام میں بٹانہ میں آتا رہتی ترسا ہو یا جاہل جو
 پیر ہیں مگر یہی لباس پہن دیتی ہیں وہ اس کے پہننے اور اختیار کرنے میں
 کچھ پروا نہیں ان ایمان و تقوا اسلام کی نہیں ہے گویا یہ حدیث مرفوعہ
 ابن عمر من تشبه بقوم فهو منهم (جو شخص ایک قوم سے مشابہ ہو جائے وہ ان کی
 حالت میں ہو گا) کے بموجب خود شامل جملہ وجوہ مشابہت و تشبیہ صوری و معنوی و ظاہری
 و باطنی ہے ہر امر دینی و دنیاوی میں اسی حدیث شریف کی شرح
 کتاب اقتضار الصراط المستقیم الخائفۃ اصحاب ابی حمزہ ایک مملکت ضخیم ہے مجھے
 اس جگہ فقط ذکر کرنا آداب لباس نبوی کا مقصود یہ جملہ اسباب تشبیہ بالغیر کا اور
 یہ بھی اس نیت سے کہ عامۃ اہل دین اپنی وضع و ترمیم سے جو کہ زنی صالحین
 و علمائے راہنہ و عوام مؤمنین و خواص مسلمین میں متغیر و متحول ہوتا ہے اور جو قطع
 و برید خلاف طریقہ مافور یا موافق بدعت مشہور ہو اس سے دور رہیں کیونکہ
 ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہے الا ماشاء اللہ تعالیٰ و اہمہ اکما ہے ۵
 و تشبیہ ان لم تکن فاما تشبیہ ان التشبیہ بالکفر مرفوح

۱۷

۱۸

تعیین

م لیتۃ اللہ الی الخراج
 خیر خلقہ سیدنا محمد
 صدق و علی الہ الاصفیاء
 المراد الحق اما بعد
 ب منکرات شائع ہیں
 میں کے راجع الوقت ہے
 کا چھوڑ کر لباس اہل
 رت بھی بدل دی ہے

اور شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتی ہیں س
 ہر کرا جامہ پار سائینی پار سادان و نیک مردانکار
 یہ بات باعتبار اکثر احوال کے کہی ہے نہ کلیۃً اس لیے کہ بعض مواضع میں
 برخلاف اس کے بھی تجربہ ہوا ہے بہر حال مسلمان کو اپنی ہیئت و شکل اسکا
 پر رہنا اور دوسری کی زبی و وضع سے بچنا واجب و مستحب ہے اگرچہ
 کوئی سی بھی وضع مانع عصیان یا جالب نفع نہیں ہوتی ہے محصیت و
 طاعت کا علاقہ زیادہ تر دل سے ہے نہ اصلحت صلح البجہ کلہ و اذا
 فسدت فسد البجہ کلہ الا وہی الالباس ہے جو ارجح و سبب اون کی بھی
 اصلاح کیجاتی ہے اور مقدمین ہوتا ہے تو صورت و سیرت کا اتحاد شرہ
 سعادت و مغفرت کا دتیا ہے اور نفاق عمل سے نجات بخش تباری والا
 حدیث میں آیا ہے کہ ان الله لا ينظر الى صوركم و لكن ينظر الى قلوبكم و
 نیا تکر او کا قال اور فرمایا ہے التقویٰ ہاھنا اور قرآن شریف میں آیا ہے
 ولباس التقویٰ ذلک خیر اور فرمایا ہے خذوا زینتکم عند کل مسجد و الخجلہ
 غرض اصل اختیار لباس سی ستر عورت ہے جبکہ حکم قرآن و سنت و وزن
 میں آیا ہے بدت لھما سو انھما فظفقا یخسفان علیھما من ورنق
 اور فرمایا انزلنا علیکم لباسا یاری سوی تکر و ریشا اب بعد معلوم ہو جائے
 اس تنید کے ذکر اواب لباس کا کیا جاتا ہے اس مابری میں ابوالجہد

شیخ عبدالحق محمد
 کا لکھا ہے او سو
 اور احادیث کو
 اس کا روائی
 تقریباً ہی ثا
 و ہو استعان و
 جیسے کتاب میں
 و کلاہ و رواہ
 حضرت سیدالانند
 سلم کا اکثر سفید کر
 تے چنانچہ حدیث
 فانھا من خیر ثی
 قال حسن صحیح و
 وجوب کے آثار
 وجود نہیں ہے
 رہتا اور اسی
 معلوم ہوا کہ کفن

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فی ایک رسالہ مختصر پانچ ورق
 کا لکھا ہے اویسی کی ترتیب اس جگہ مع ترجمہ وثنی زائد کے مقرر رکھی گئی ہے
 اور احادیث کو اصل رسالہ پر مع فوائد و نواد کی اضافہ کیا گیا ہے چرچہ
 اس کارروائی میں کسی فت و تکرر یہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ایضاً
 تقریر ہے ہی شاید اس جامعیت کا کوئی دوسرا رسالہ کم میسر ہو و بالذات
 وہو السعیدان و علیہ السلام مفت دمہ لفظ لباس صدر ہے بمعنی لباس
 جسے کتاب مینے مکتوب اور یا اسم لباس شامل ہے و شمار و پیرچہ و جیبہ
 و کلاہ و ردا و ازار و نعلین و غیرہ کو جو کہ پہننے میں آتے ہیں سو لباس
 حضرت سید الانبیاء و سندا الاصفیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
 سلم کا اکثر سفید کپڑے کا تھا اور آپ سفید لباس کو بہت دوست رکھتے
 تھے چنانچہ حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے السوا من ثیابکم البیض
 فانما من خیر ثیابکم و کفنا فیہا معا کر و اما ابن داود و الترمذی و
 قال حسن صحیح و ابن حبان فی صحیحہ صنیعہ امر کا اپنی اصل وضع میں واسطے
 وجوب کے آتا ہے جب تک کہ کوئی صارف موجود نہ ہو سو اس جگہ صارف کا
 وجود نہیں ہے مثنیٰ حدیث کے یہ ہوئی کہ تم سفید کپڑے پہنو کہ یہ بہتر جامہ ہے
 تمہارا اور اسی سفید جامی میں تم اپنی مرد و ن کو بھی دفن کرو اس جگہ سے
 معلوم ہوا کہ کفن رنگین نہ ہو کوئی سیاہی رنگ کیون نہ ہو سو سفید کے ترمہ کا

وان و نیک مردان کا
 لیبی کہ بعض مواوین
 ن کو اپنی ہیئت و شکل اسکا
 و جب متعظم ہے اگرچہ
 میں ہوتی ہے مصیبت
 صلی اللہ علیہ وسلم و اذا
 راجح سوجب اون کی بھی
 ت و سیرت کا اتحاد شرع
 نجات بخش تارہی والا
 لیکن ینظر الی قلوبکم و
 رقرآن شریف میں آیا ہے
 ت کو عند کل مسجد بالجملہ
 حکم قرآن و سنت و دون
 مفان علیہما من ورنہ
 اب بعد معلوم ہو جانے
 باری میں ابو الجعد

لفطر فحایہ سے السیل البیاض فانھا اطهر و الحبيب و کفوا فیہا موائیہ تاکہ
رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح والنسائی وابن ماجہ والحاکم
وقال صحیح علی شرطہما حدیث اول میں جائزہ سفید کو خیر ثیاب فرمایا رہتا
اور اس حدیث میں اطهر و الطیب کہا تین وصف ہوئی طہارت و طہیث
و خیریت اور حدیث ابوالدرداء میں وصف احسنیت کا بھی زیادہ کیا ہے
اور فرمایا ہی احسن ما نزلہ اللہ فی قبو رکرو و مساجد کم البیاض روایہ ابن ماجہ
اس کی سند میں کچھ ضعف ہے معلوم ہوا کہ مسلمان کے ایسی جائزہ سفید حالت
مات و حیات دونوں میں احسن ہے جس بل علم نے کہا ہے کہ سفید کو طیب
و اطہر اس لیے کہا ہے کہ وہ اس رنگ پر باقی ہے جس پر اللہ نے اس کو پیدا
کیا تھا کاشا لیلہ تعالیٰ بقوالہ فطرۃ اللہ الی فطر الناس علیہا لا تبدل
لخلق اللہ اور یعنی نہایت مناسب میں بوجہ اقرار ما بعد کے کہ کفوا
فیہا موائیہ تاکہ ہے آمین گویا ایسا ہے کہ تمام سب حیات و مات میں فطرۃ صلیہ
کی ساتھ رجوع الی اللہ کرو وہ فطرۃ جو کہ مشبہ بہ بیاض ہی یعنی نور توحید
جہاں کہ اگر انسان کو اور اس کی طبیعت کو چور دین تو وہ اسی توحید کو اختیار
کرے گا بغیر نظر کے طرف کسی دلیل عقلی و نقلی کے کیونکہ تغیر توحید میں عوارض
سے آتا ہے یا طیب کے یہ سننے میں کہ زنا سفید ہے نہ مختلط بالوان دیگر
اور اطہر کے یہ سننے کہ بار بار دہونے میں بسبب میل کجیل کے آتا ہے باطل کجیل

و مساجد و جمیع و بای
کپڑے کا واسطی
و بای کی چادر
بستان میں کہا
اور شریعت الاسلام
فی البصر یعنی رنگ
سبز کے بنیادی کو
الرداء الاخضر
سبز کپڑا پہننا سنت
اور مرد و سرخ زرد
قاپٹہ سفید ہوگی
سبز ہوگا جس طرح
ہے کہ دنیا میں بہ
بصورت کہتے ہیں
اعتبار ایمان کا
و لافیه فضل بل کہ
رسول اللہ صلی اللہ

وكتفوا فيها مواثاكر
وابن ماجة والحاكم
وكون خیر ثياب فرمایا ہوتا
ہوئی طہارت و طہیث
ن کا بھی زیادہ کیا ہی
لیا بیاض رو و ابن ماجة
لیے بی جابر سفید حالت
کے کہا ہے کہ سفید کو آبی
سیر اندر نے او سکویا
نناس علیہا لا تبدل
ی مابعد کے کہ گفتوا
ومات من فطرت صلیہ
بیاض ہی یعنی نور تجید
نرفہ اسی توحید کو خیا
تد تغیر توحید من عوارض
نہ مختلط بالوان دیگر
کے آتا ہے باجماع نقل

و مساجد و جمعة و جماعت میں جابر سفید کا پہننا افضل ہے اور عید میں قمیشتی
کپڑے کا واسطی اطہار فریفت کے ولندا حضرت عیدین و جمعة میں لال
و ہری کی چادر اوڑھتے تھے و اسد اعلم شیخ کہتے ہیں کہ فقیر ابو اللیث نے
بستان میں کہا ہے یستحب البیض من الثیاب یعنی سفید پہننا مستحب ہے
اور شریعة الاسلام میں ہے احل لالوان البیاض والنظر الی الخضراء
فی البصر یعنی رنگ سفید سب رنگوں میں دوست تر ہے اور نظر کرنا طرف رنگ
سبز کے بنیائی کو زیادہ کرتا ہے و قد لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الرداء الاخضر و لبس الاخضر سنة او حضرت فی چادر سبز اوڑھی ہے
سبز کپڑا پہننا سنت ہے و یحییٰ الرجال الحمرۃ والصفرة من الثیاب
اور مرد سرخ زرد و کپڑا پہننے سے بچیں انتہ میں کہتا ہوں اہل جنت کی تصویر
قابطہ سفید ہوگی جس طرح کہ اہل نار سیاہ رو ہونگے اور لباس اہل جنت کا
سبز ہوگا جس طرح کہ لباس اہل دوزخ کا سیاہ ہوگا اسی جگہ سے یہ بات
ہے کہ دنیا میں ہی اکثر لوگ گورے رنگ والی کو خوبصورت اور کالی کو
بدصورت کہتے ہیں اگرچہ اس جگہ کے رنگ و روپ کا کوئی اعتبار نہیں ہے
اعتبار ایمان کا ہے نہ الوان کا لفظ میں کہا ہے لبس السواد لبس من السنة
ولا فیہ فضل بل کرہ جماعۃ النظر الیہ لانه بدعة مستحدثة بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سیاہ رنگ پہننا نہ سنت ہی اور

نہ کچھ فضیلت رکھتا ہے بلکہ ایک جماعت فقہارانی نگاہ کرنا طرف رنگ
 سیاہ کے مکروہ رکھا ہے اس لیے کہ یہ بدعت بعد حضرت کے نکلی ہے انتہی
 اس میں شک نہیں کہ اگرچہ حضرت سے پہنچا عمامہ سیاہ رنگ کا ثابت ہوا
 ہے لیکن تمام جامہ سیاہ کا پہننا مروی نہیں ہے بلکہ اس کا سیاہ پہنے سے
 روضۃ العلماء میں کہا ہے ان اباحیفة صح قال لیس السواد لایحی لانہ
 کان لایلبسوا ذلک فی زمانہ وبعید وناہی عبا و قال ابو یوسف و محمد
 یحیی لان فی زمانہما یلبسوا و یفتخرون بہ یعنی ابوحنیفہ ناجائز اور
 صاحبین جائز کہتے ہیں میری نزدیک بار و عدم جواز و نوٹ علی الاطلاق
 صحیح نہیں ہیں اور تعلیلات مذکور درست ہیں بلکہ فی اکملہ جائز ہے جیسے
 دستار سیاہ یا لنگی کالی و ماری کی اور فی اکملہ ناجائز جیسے سراپا سیاہ و اسلم
 کتڑ میں کہا ہے کہ لیس سواد مذکور ہی اور شرع میں کہا ہے کہ حضرت کی
 سیاہ عمامہ باندھا ہے اور اس کا سر در میان ہر دو ویش لٹکا یا ہے شیخ
 فرماتی ہیں کہ پگڑی باندھنے میں سنت یہ ہے کہ سفید ہوئی آئینہ رنگ لٹکے
 کے اور حضرت کی دستار مبارک اکثر اوقات میں سفید ہوتی تھی اور کبھی سیاہ
 اور احیا آئینہ اور بعض نے کہا ہے کہ وقت جنگ و غزاکے سر مبارک پر سیاہ
 سیاہ ہوتا تھا اور بعض نے کہا کہ بسبب مغفر کے پگڑی سیاہ پڑ گئی تھی ورنہ
 میں سفید ہی لیکن مقرر یہ ہے کہ گاہ گاہ آپ فی دستار سیاہ و جامہ سیاہ پہنا

شہ
 نہ
 کا
 مف
 س
 غلام
 کتہ
 اسی
 کیا
 ہوت
 ام
 شخص
 حضور
 انتہ
 و ع
 حضور

ذکر طول و عرض و شمار

شیخ کہتی ہیں کہ دستار خانگی حضرت کی سات گز یا آٹھ گز بہتی اور قوت نماز پنجگانہ کی بارہ گز اور دن حید و جمعہ کی ۱۴ گز اور وقت جنگ و حرب کے ۵ گز اور علمای متاخرین فی تجویز کیا ہے کہ سلطان و قاضی و مفتی و فقیہ و مشائخ و غازی ۱۳ گز تک کی پگڑی سر پہ باندھیں تو جائز ہے واسطی و قار و مکین و شہادت کی انتہے میں کتابوں یہ تجویز خلاف سنت ظاہرہ ہے ہرگز کرنا چاہیے بلکہ داخل سرف منوع ہی ہے کہند گور پرستان زیارت زاہ کہ زیر گنبد دستار زندہ در گور اسی طرح جو تفاوت و شمار نبوی کا اندر گہر اور نماز و حرب کے بیان کیا ہے ماخذا و سکا معلوم ہوا ہر حادثہ یہی ہے کہ عامہ شریف بہت گز کا ہوتا مگر جزی نے کہا ہے مینے کتب کا تتبع کیا کہ مجھ کو قدر عمامہ ۴۸ حضرت پر وقوف حاصل ہو ہوا یہاں تک کہ مجھ کو خبر دی او اس شخص نے جبیر مجھ کو وثوق ہے کہ او نے کلام نووی میں دیکھا ہے کہ حضرت کا عمامہ قصیرہ سات گز کا اور عمامہ طویلہ بارہ گز کا ہوتا تھا انتہے شیخ کہتے ہیں کہ دستار باندھنے میں سنت یہی ہے کہ دستار دراز ہو نہ عریض اور عرض دستار کا نیم گز ہو کچھ کم زیادہ کسر کے ساتھ اس میں قصور فہم نہیں ہے اور اقل و رازی سات گز ہے اور گز ۱۴ گشت

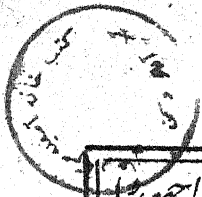
کرنا طرف رنگ
ت کے کلی ہے انتہی
ہ رنگ کا ثابت ہوا
ریاہ پہنے ستے
واحد لکھی نہ لانا
یوسف و محمد
و جلیفہ نما جائز اور
و نوون علی الاطلاق
ن اکملہ جائز ہے جیسے
یہ سر یا سیاہ و اعظم
ن کہا ہے کہ حضرت فی
ش لکایا ہے شیخ
نبی آمیزش رنگ گیر
ید ہوتی تھی اور کہی سیاہ
ز کے سر مبارک پر عمامہ
سیاہ پگڑی تھی و ریشہ
نار سیاہ و جامہ سیاہ پہنا

یعنی قبضہ کا سنت یہی کہ پکڑیے باطہارت باندھے اور وقت باندھنے کے رو قبضہ کھڑا ہو اور جب کوئے تو کور کو گرہ گرہ کوئی ایک دفعہ کوئی جگہ جس طرح پیچ پیچ باندھا ہے اسی طریق پر پیچ پیچ کوئے اور بعد باندھنے کی آئینے میں یا پانی میں یا مانند اس کی کسے اور شی میں دیکھ کر پسند ہی کرے اور مع قش کے باندھے یعنی شلے کے

ذکر شملہ کا

اس میں اختلاف ہے اکثر و اغلب اوقات حضرت پس پشت رکھتے اور احیاناً بجانب دست راست اوچپ پر کرکنا عرت ہی کتا قیل اور قیل مقدار شملہ کا ہم انگشت ہے اور اکثر ایک بالشت اور تطویل اس کی متجاوز پشت سے عرت ہی اور تخصیص ارسال شملہ کی وقت نماز کے ہی موافق سنت کے نہیں ہے ارسال شملہ کا ستر ہی منجانب سن زوا کے اور اس کے ترک کرنے میں کوئی گناہ یا بی ادبی نہیں ہے اگرچہ ارسال میں اس کی ثواب و فضیلت ہے حدیث ابن عمرؓ میں آیا ہے کان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا اعتم سدل عمامته بين كفتيه رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن غریب اور عبد الرحمن بن عوف نے کہا ہے عتقتی رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فسد لها بين يدي ومن خلفي رواه ابوداود یعنی ایک طرف عمامہ کی سامنے

چوڑی
سینے پر
کفین
کے ہتھ
مستحب
شمار
کبھی ایک
حضرت
کبھی دو
شمار پر
بعضے جانب
ہے اگرچہ بعض
کے شمار
و جامع میں
سبعین رکھ
والخطیب
سبع عشر



چوڑی اور دوسری طرف پس پشت یعنی دونوں طرف شملہ چوڑی
 سینے پر اور پیٹ پر وضہ میں کہا ہے وارسال ذنب لعمامة بدین
 کفین مند وب حدیث ضعیف میں آیا ہے کہ دو رکعت نماز ساتہ عامہ
 کے بہتر ہے ستر رکعت نماز بلا عامہ سے اور چوڑی شملہ کا پس پشت
 مستحب ہے سنت مؤکدہ نہیں ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہے
 شملہ عامہ کا چوڑی تے اور کبھی نہ چوڑی تے اور کبھی گردن سے نیچا ہوتا اور
 کبھی ایک سرگرمیے میں اوڑس لیتے اور دوسرا سر چوڑی دیتے اور شملہ
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثر پس پشت ہوتا اور کبھی جانب میں اور
 کبھی دو شملہ ہوتے درمیان دونوں مؤکدہ ہون کے فقہاء کے پاس ارسال
 شملہ پر براہین قیاسیہ بہت ہیں بیان تک کہ ارسال کو مؤکدہ جانتے ہیں اور
 بعضے جانب چپ رکستے ہیں لیکن اس کی سند قوی و معتبر نہیں ہے بلکہ بہت
 ہے اگرچہ بعض نے اس بارہ میں کچھ لکھا بھی ہے اور علماء تاخرین بجز نماز نیچا
 کے شملہ کا ارسال نہیں کرتے بسبب طعن و تنسخر جہاں زمانہ کے فتاویٰ حجب
 و جامع میں کہا ہے ترك الذنب ذنب والركعتين مع الذنب افضل من
 سبعين ركعة بغیر ذنب والذنب ستة افعال للقاضي حسن وثلاث افعال
 للخطيب احدى وعشرون اصابع وللعال سبع وعشرون اصابع وللتعلم
 سبع عشر اصابع وللصوفي سبع اصابع وللعمامي اربع اصابع انتهى یہ

ہے اور وقت بانڈہ
 کوئی ایک دفعہ
 پیچ پیچ کو لے اور
 کے اور شی میں دیکھ
 لے

پس پشت رکستے اور
 عت ہی کتا قیل اور قیل
 اور تطویل اوس کی
 شملہ کی وقت نماز کے
 کا مستحب ہی منجانب سن زوا
 ادبی نہیں ہے اگرچہ
 حدیث ابن عمر میں آیا ہے
 نعم سدل عمامتہ بدین
 غریب اور عبد الرحمن بن
 علیہ والد و سلم و سند لها
 ی طرف عامہ کی سامنے

شلمہ محض بے بنیاد اور مجروری و قیاس ہے کوئی دلیل اس تفرقے پر
 عقل و نقل و فہم سے قائم نہیں ہے معلوم نہیں کہ حضرت شیخ رح نے
 کیوں تعقب اس قول پر نہ کیا ہے افضلیت نماز سوا میں شک نہیں
 ہے کہ نماز بی عمامہ سی نماز با عمامہ کو فضیلت حاصل ہے باعتبار وقار و
 سکینہ و اتباع سنت کے حدیث عبادہ میں فرمایا ہے علیکم بالعمامۃ فما
 سیماء الملائکۃ و ارجوھا خلف ظہورکم رواہ الیہقی فی شعب الایمان
 یعنی تم پگڑی باندھا کر وہ یہ بانا ہے فرشتوں کا اور لٹکاؤ اس کو پشت
 اپنے گلہبی نے کہا ہے کہ فرشتے دن بدر کے زرد حمارے باندھا کر آتے تھے
 وہ اون کے دوش پر فروخت تھے رکاز کا لفظ فرسایہ ہے فرق مابیننا
 و بین المشرکین العمامۃ علی القلائس رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث
 غریب و اسنادہ لیس بالقائم یعنی فرق درمیان ہماری اور مشرکوں کے
 یہی عمامہ باندھنا ہے کلاہ پر یعنی ٹوپی پر پگڑی باندھتے ہیں اور وہ
 پگڑی بی ٹوپی کی باندھتے ہیں یا وہ فقط ٹوپی اوڑھتے ہیں بغیر پگڑی کے
 لیکن اول انہر سے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جمع کرے درمیان کلاہ
 و دستار کی اور مجرور کلاہ پر اقتصار کرنا زی مشرکین ہے اغتہ چنانچہ
 نصاریٰ فقط کلاہ ناشرہ پر قصر کرتے ہیں اور عمامہ نہیں باندھتے بلکہ غالب
 اوقات میں بزبہن سری کلاہ و دستار تھے ہیں اس طرح بنگالی استعمال

کلاہ
 سو
 آیا
 ایسہ
 ہند
 ہو
 آب
 منصور
 البس
 اور
 اور
 سیاہ
 کلاہ و
 سر
 مبارک

کلاہ کا نہیں کرتے اور اکثر ہنود و ستارے کلاہ استعمال میں رکھتے ہیں
 سو یہ صورتیں خلاف سنت اسلام ہیں شیخ فی کما ہے حدیث میں
 آیا ہے جسے بیشک عمامہ باندھا یا کھڑے ہو کر ازراہ نبی تو مبتلا کر گیا اوس کو
 ایسی بلا میں جس کی وہ نہیں ہے انتہے لکن اس حدیث کی تخریج بیان
 نہیں کی اسکی سند کو دیکھنا چاہیے کہ کیسی ہے پہر کہا ہے کہ اگر عذو
 ہو یا زمن یا بیار تو جائز ہے اور بعض کتب معتبرہ میں کہا ہے کہ کوئی شخص
 آپ کو اکثر اوقات میں لباس سیاہ و سبز سے مشور کرے کہ یہ مکروہ و
 ممنوع ہے چنانچہ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے من لبس ثوب شہرة فی الدنیا
 البسہ اللہ ثوب مذلة یوم القیامة رواہ احمد و ابی داؤد و ابن ماجہ
 اور اگر احیاناً ہو تو کوئی مانع نہیں ہے اور بہترین لباس جامہ سفید ہے
 اور گھرمین ملوک و اختیار کے و ستار سیاہ و سبز یا جامہ و سبز ہن و ردا
 سیاہ و سبز پہن کر نجائے کہ ممنوع ہے انتہے و جب اس ممنوعیت کی غیظاً
 ہے اس کا ماخذ معلوم کرنا چاہیے

ذکر کلاہ کا

کلاہ دو قسم ہے ایک لاطیہ و دوسرا شترہ لاطیہ وہ ٹوپی ہوتی ہے جو
 سر سے متصل ہو اور ایسی ٹوپی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر
 مبارک پر رکھی ہے اور شترہ وہ ٹوپی ہے جو سر سے متصل ہو بلکہ انفرشتہ

س تفرتے پر
 شیخ ج نے
 میں شک نہیں
 اعتبار و قرار
 بکرم بالعداؤف
 شعبہ ایمان
 اوس کو لپیٹ
 باندھ کر آئے تھے
 ہے فرقہ مبینہ
 وقال هذا
 ہی اور شرکوں کے
 تھے ہن اور وہ
 میں بغیر گڑھی کے
 درمیان کلاہ
 ہے انتہے چنانچہ
 باندھتے بلکہ غائب
 بنگالی استعمال

ہو اور ایسی ٹوپی شٹا طائفہ سیاہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے کتر سربارک پر رکھی ہے اور بعض مشائخ اسکو پہنتے ہیں سو یہ
 جائز ہے اور حضرت کبھی لاطیہ نیچے عمامہ کے پہنتے اور کبھی عمامہ بے لاطیہ
 کے باندھتے لیکن حدیث متقدم رکاز سے منی عمامہ بی لاطیہ کی نکلتی ہے
 ابو کبشہ نے کہا ہے کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 سلم بطحا رواہ الزمذی وقال هذا حدیث متفقہ یعنی صحابہ کی ٹوپیاں
 سر سے لگی ہوئی ہتھین نہ بلند اکثر شراح نے کہا ہے کمام جمع ہے کہ کی
 کہ کلاہ مدور کو کہتے ہیں کذا فی القاموس اور بعض نے کہا مرام کمام
 آستین ہے یعنی آستین فراخ تنی ایک بالشت تک نہ رومی و ہند
 و پنجابی کہ تنگ دست ہوتی ہے۔

ذکر عمامہ کا

طریق عمامہ باندھنے کا یہ تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گول باندھتے
 تھے گنبد ناچنانچہ علماء و شرفاء عرب اسی دستور پر دستار باندھتی ہیں

ذکر کرتے کا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متعین پہنتے تھے یعنی پیراہن ام سلمہ نے
 کہا ہے کان احب لثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم القميص
 رواہ الزمذی و ابو داود حضرت کو سب کپڑوں میں کرتہ زیادہ پسند تھا

دستار باندھنا
 مذکور ہے

یعنی اس لیے کہ کرتا اعضا کو خوب ڈھانکتا ہے اور بدن پر ہلکا ہوتا ہے
 اور لابس اور کا تواضع کرتا ہے اور جو شے حضرت کو مرغوب محبوب ہو
 وہ خالی نور و برکت سے نہیں ہوتی ہے آسمان بت یزید نے کہا ہے
 آستین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرتے کی پونچھ تک ہتی رواہ الترمذی
 و ابو داود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور بعض روایات
 میں سر انگشت تک بھی آئی ہے جزری نے کہا اس میں دلیل ہے اسپر کہ
 سنت پیر بن میں یہ ہے کہ رخ سے تجاوز کرے اور غیر مقص میں جیسے
 جبہ وغیرہ ای سر انگشت سے تجاوز نہوائتے اور ابو ہریرہ نے کہا ہے
 کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ البس قمیصا بدلیا بمیامنه
 رواہ الترمذی معنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کرتے پہنتے تو جانب
 راست سے شروع کرتے اور حدیث سالم عن ابیہ میں آیا ہے کہ اسبال
 ازار و مقص و عمامہ میں ہوتا ہے جو کوئی کسی شے کو انہیں سے بطور
 اترانے کی کہیں چکا اس طرف اوس کی دن قیامت کے نظر نہ کرے رواہ
 ابو داود والنسائی وابن ماجہ حدیث دلیل ہی نہی عن الاسبال پر اور سب
 معلوم ہوا کہ خصوصیت اسبال کی کچھ نہایتہ ازار و روار کے نہیں ہے بلکہ
 ہر لباس میں ہوتی ہے ملا علی قاری نے منجملہ بدعات حرمین شریفین کے
 یہ بھی کہا ہے کہ عمامہ کا لالاج و کھانڈ کا لالاج لکن اسبال ازار میں

و آء و لم
 سو یہ
 بے لایا
 کی نکلتی
 علیہ والہ
 لی ٹوپیاں
 ہے کہ کی
 و کام
 می و بند

سبابت
 ہتی میں

سلیہ نے
 لغنیص
 و تر پند

بالخصوص وعید شدیدی ہی ابو ہریرہ فی رفا کہا ہے ما سفل من الکعبین
من الانار فی النار رواہ البخاری اسی صاحبہ فی جہنم

ذکر حُسلہ کا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی حُلہ سرخ پہنتے تھے حُلہ کہتے ہیں دو
کپڑوں کو یعنی دو توار مراد سرخ سے خطوط سرخ ہیں یعنی لال دہری
جیسے لنگی یہ مراد نہیں ہے کہ وہ سرخ خالص تھا اس لیے کہ سرخ خالص
سنہی نہ ہی اور حضرت نے نری لال رنگ ہی منع کیا ہے اور فرمایا ہے
ان هذا لباس الکفار فلا تلبسوا شیخ فی تخریج اس حدیث کی ذکر نہیں کیے
لیکن ابن عمرو نے کہا ہے کہ ایک مرد نکلا او سپر دو ثوب بھرتے اوس نے
حضرت پر سلام کیا آپ نے اوس کو جواب سلام کا نہ دیا رواہ الترمذی و
ابو داؤد حدیث دلیل ہی تحریم لبس بھری حق میں رجال کی اور اسپر کہ
مترکب منہی عنہ کا وثقت تسلیم کی مستحق جواب و تکریم کا نہیں ہوتا ہے اور
حدیث عمران بن حصین میں رفا آیا ہے لا ارب لادرجان الہم رواہ ابو داؤد
مراد ارجوان سی و سادہ خرورخ رنگ ہی اور حدیث علی میں لبس میاثر
سے نہی فرمائی ہے رواہ اہل السنن الاربعہ دوسری روایت ابو داؤد
اس لفظ سے ہے فی عن میاثر لادرجان یعنی سح ارغوانی سی منع فرمایا ہے
میاثر جمع ہے بشرہ بالکسر کی مراد بشرہ سے و سادہ بغیر ہجر ہے جس کو

سوار اپنے نیچے رکھتا ہے یعنی زین پوش سرخ برار بن عازب کا لفظ رفا
یہ ہے فی عن المیشرة الحراء رواه فی شرح السنة لکن ان احادیث پر
نیل الاوطار میں تحکم کیا ہے اور لیس احمر کو جائز بتایا ہے خلافاً للنفیۃ

نوکر اطہار نعمت لباس کا

ابن عباس کہتے ہیں میں نے حضرت کو دیکھا کہ بہت عمدہ حلہ پہنے ہوئے تھے
اور فرمایا کہ اگر تجل واسطے اطہار نعمت حق کے ہے تو شاب ہوگا اور اگر
واسطے تکبر و افتخار کے ہے تو معاقب ہوگا انتہی شیخ نے اس حدیث کا
بھی کچھ آتا نہیں بتایا لکن یہ مضمون صحیح ہے حدیث عمرو بن شیبہ عن
ابی عن جده بن رفا آیا ہے ان الله يحب ان یبذلوا ثلث نعمته علی عبدہ
رواہ الترمذی یعنی اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اثرائتی نعمت کا
اپنے بندے پر ملاحظہ فرمائی و اہذا حدیث ابوالاحوص عن ابیہ میں آیا ہے
کہ میں پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا مجھ پر ایک ثوب ورنے
یعنی کپڑا کم اوقات کا تھا مجھے فرمایا تیرے پاس مال ہے میں نے کہا ہاں کہا
کون سا مال ہے میں نے کہا ہر قسم کا اس نے مجھ کو شتر و گاؤں کو غنہ و آب
و غلام سب دیے ہیں فرمایا فاذا اتاک الله ما لا فلا یرا ثلث نعمۃ الله علیک
و کرامتہ رواہ احمد والنسائی یعنی جبکہ اس نے تم کو مال دیا ہے تو اب چاہیے
کہ اثراوس نعمت و کرامت کا تجہیز نظر آئے یعنی تحسین و تنظیف و تجدید ثیاب

فصل من الکبیر

تھے ہیں دو
مال و دہاری
سرخ خالص
اور فرمایا ہے
ذکر نہیں کے
تھے اوس نے
ترمذی و
وراسپر کہ
تھا ہے اور
خبر رواہ ابو داؤد
میں میاں
سیتا بوداؤد
منع فرمایا ہے
ہے جس کو

میں وقت اسکان کے بغیر مبالغہ کرنے کی نفاست و وقت و مظاہرہ
 لبس علی اللبس میں جب عاوت عجم آہن مسعودنی رفعا کہا ہے کہ داخل
 ہوگا جنت میں وہ شخص جس کی دل میں برابر ایک ذرہ کی کبر ہے ایک مڑ
 نے کہا ان الرجل یحب ان یكون ثوبا حسنا و ثوبا غلیظا ان الله جمیل
 یحب الجمال انکد بطل الحق و غط الناس و اء مسلم مراد بطری بطلان جلال
 حق ہے اور غلطی استحقاق اصل بطر شدت فخر و نشاط ہے اور
 مراد بطری اس جگہ طغیان ہی وقت نعمت کے نمایین کہا ہے بطل الحق
 هو ان یجعل ما جعله الله حقاً من قحیدة و عبادته باطلا و قبل هو ان
 یتجبر عند الحق فلا یراه حقاً و قبل هو ان یتکبر عن الحق فلا یقبله انقی
 یا حادثی دلیل ہیں جو از تحل و آرایش مباح پر جس طرح کہ اور حدیثوں
 میں جہاز از پر بطور بطر کے وعید آئی ہے

ذکر جہاز از و غیرہ کا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رفعا کہا ہے لا یظن الله یوما القیامة الی من
 جہاز ازہ بطراً ای بختاً متفق علیہ یعنی نظر حرمت نہیں کرتا ہے اس طرح
 اس شخص کے جو اپنی ازار شکنے سے نیچے کری تکبر و اترانے کی راہ ہی
 قید تکبر سے معلوم ہوا کہ بغیر تکبر کے حرام نہیں ہے لکن مکروہ ہے اور اگر
 بسبب کسی عذر کے ہے جیسے سردی یا بیماری تو مکروہ ہی نہیں ہے

واسد اعلم ابن عمر کا لفظ رفعا یوں ہے من جہاں باخیلا لم یبطل اللہ الیہ
 یوم القیامة متفق علیہ حدیث اول میں تخصیص تھی ازاں کی مگر اس
 حدیث میں تعمیم ثواب کی آگئی کثیر اعام ہے خواہ تہجد ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگڑ
 یا قبا یا فطر یا دوشہ یا چادر یہ سب اس میں داخل ہیں حکایت
 ابن عمر نے رفعا کہا ہے ایک آدمی اپنی ازار ترا کر گسیٹا تا وہ دہسا دیا
 گیا سو وہ زمین میں قیامت تک دہستا چا رہا ہے رواہ البخاری متصل ہے
 کہ یہ شخص اس امت کا ہوا اگلی امت کا سو اسی قارون کے یہی راجح
 ہے اس لیے کہ بخاری نے اس حدیث کو ذکر بنی اسرائیل میں لکھا ہے
 بالجملہ اباں تحت الکعبین اگر واسطے خیال رکھے تو حرام ہے اور غیر خیال
 کے لیے ہی تو منع تہذیب ہے نہ تحریم واسد اعلم دلیل اس پر حدیث ابن عمر ہے
 کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ من جہاں باخیلا
 لم یبطل اللہ الیہ یوم القیامة ابو بکر نے کہا اے رسول خدا ازاں ساری بیعتی
 الا ان اتقاہدہ فرمایا انما است من یغفلہ خیلا رواہ البخاری یعنی
 لگ جانا ازار وغیرہ کا بلا قصد مضمر نہیں ہے خصوصاً ایسے شخص سے جکا
 شیوہ اترانا نہو لکن افضل وہی متابعت ہے

ذکر لباس قیمتی کا

شیخ کستی بہین خلاصہ میں کہا ہے کہ لباس یلبس الثیاب الجمیلة اذا کان

ت و مظاہرت
 کہا ہے کہ داخل
 ہر ہے ایک مڑ
 قیام ان اللہ جمیل
 ی بطلان خیال
 تشا ط ہے اور
 کہا ہے بطلان الحق
 لا وقیل صوان
 فلا یقبلہ انھی
 لہ اور صدیون

القیامة الی من
 ہے اس ط
 کی راہ سی
 ہے اور اگر
 ہی نہیں ہے

لا یتکبر یعنی عمدہ لباس پہننا اگر براہ کبر نہ تو درست ہے مجمع النوازل
 میں کہا ہے خراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم وعلیہ
 رداء قیمته الف درہم ودرہما قاما لی الصلوۃ وعلیہ رداء قیمته الف
 درہم وابو حنیفہ یقندی برداء قیمته اربع مائۃ دینار وکان یقول
 لتلاصیذہ اذا رجعتہ الی اوطانکم فعلیکم بالثیاب الفیسة انتھی یعنی
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر قیمتی ہزار درہم کی پہنی تھی اور
 چند ہزار درہم کی چادر میں نماز پڑھی تھی اور امام ابو حنیفہ حنفی چار سو
 دینار کی چادر اوڑھی تھی اور اپنے شاگردوں کو فرماتے تھے کہ جب تم اپنے
 ملک کو جاؤ تو نفیس لباس پہن کر جاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 جامہ معلم بھی پہنا ہے یعنی چھٹ کی طرح کا اور جامہ سیاہ بھی پہنا ہے
 اور یوئین بھی جس کی اطراف سندس سے ٹکے ہوئے تھے

نوکر لباس وسیع کا

قفیہ میں کہا ہے لف العمامۃ الطویلۃ ولبس الثیاب الوسیعۃ حسن
 فی حق الفقہاء الذین ہم اعلام الحدی دون النساء انتھی یعنی لنبا
 عمامہ باندھنا اور کشادہ جامہ پہننا حق میں اہل فقہ کے بہتر ہے نہ حق
 میں جو رتوں کے میں کتابوں یہ روایت راہی مجر د ہے جو جامہ کہ عمامہ
 نبوی سے زیادہ طویل ہو وہ داخل سرف ہے اور علاوہ سرف کے

سخت بد نما ہوتا ہے افغانستان کی لوگ اور ہندوستان کی سرشت
ایسے عمامہ طویل باندھتے ہیں اور جامہ وسیع ہی اگر اسبال مراد ہے
تو وہ حرام ہے اور ظاہر ہی ہے اور اگر مراد یہ نہیں ہے بلکہ بقدر حاجت
ورفع حرو برد ہے تو جائز ہے اور از ان افغانستان جو وہ درود ہوتی
سے داخل سرف و سفہ ہے فقہاء کو تو اتباع حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
و سلم کا سب سے زیادہ و کار ہو نا چاہیے نہ ابتداء لفظ کان لکونی
رسولی اللہ اسوۃ حسنۃ الخ اور جو فقہاء ایسے نہیں ہیں وہ احلام ضلال
ہیں نہ اعظام ہوتے

ذکر حلت لباس کا

شیخ رح فرماتے ہیں کہ اصل پہننے میں جامے وغیرہ کی یہ ہے کہ وجہ
حلال سے ہو اور جو جامہ کہ وجہ حرام سے ہوتا ہے اوس میں نماز فرض
و نقل قبول نہیں ہوتی ہے اور افضل جامہ میں یہ ہے کہ ثوب وسط پہنے
نہ غایت جمید اور نہ غایت روی اور وہ جامہ جو خلق میں متعارف و
مشہور ہے وہ حضرت نے دو بار سے زیادہ نہیں پہنا ایک مرتبہ نجاشی
بادشاہ حبشہ فی بطریق ہدیے کے بھیجا تھا اوسکو ایک بار پیکر جعفر طیار کو
دید یاد و سری مرتبہ طرف سے عین کے بطور تحف و ہدایا کے آیا تھا
اوسکو ایک بار پیکر حوالہ وحیہ کلبی کیا۔

جمع التوازل
ت یوم و علیہ
لقیمتہ الاف
ینار و کان یقول
انہی یغنی
م کی پنی تہی اور
رج فی چار سو
کہ جب تم اپنے
روسلنے
ہی پہنا ہے

سبیعة حسن
تھی یعنی لنبیا
بتر ہے نہ حق
جو عمامہ کہ عمامہ
و سرف کے

ذکر گریبان و جیب کا

جیب یعنی گریبان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کا طرفت
 بغل کے ساتھ اور علاقہ اوس کے بازو ہتے کا بغل جانب راست
 تھی جس طرح کہ اس زمانی میں معمول و معروف و مشہور ہے روضۃ الکائنات
 و زاد الفقہاء میں بھی بخاری و نووی سے اسی طرح مروی ہے کہ زوگریبان
 کا طرفت دست راست کے ہمارے روضہ میں کہا ہے زمان سابق میں جب
 غازی کافرون سے لڑنے کو جاتی اور فرصت وقت لمبتہ سے غنیم کے پنا
 تو نان و تمر وغیرہ ماکولات کو جیب و گریبان میں رکھ کر راہ چلتی اور کہتے
 کی لکام بائیں لمبتہ میں تھام کر لقمہ نان اور گچان گچان خرمادست
 راست سے نکال کر کھاتی زمان عمر بن عبدالعزیز و بنی عباس میں بہت
 دستور گریبان جامہ کا یہی تھا جسے اس دستور کو بدعت جدیدہ کہا
 براہ ناصیہ لگی کہا ہے بخاری میں مذکور ہے کہ ارباب علم و فضل اجزا کرتے
 و نسخ جیب و گریبان میں رکھتے تھے اور راہ میں بغل و جیب سے نکال کر
 مطالعہ کرتے جاتے اور مجالس میں بادشاہوں اور علماء دین اور صلحاء
 اہل صدق و یقین کے بعد فراغ کے اکل طعام سے تینا و تبرکات نان کو
 گریبان و بغل میں رکھ کر لیجاتے تھے تاکہ جو شخص خاص و عام اپنے گھر
 جاوی اہل بیت کو اوس تبرک سے فالص کرے اور رومال وفتدو

حالت

ملاحظہ فرمائیے

کو چپ و گریبان میں رکھتے تھے اور یہ سارا استعمال دست راست کا
روی گریبان پر راست آتا ہے اور اگر روگریبان جابہ کا دست چپ پر
ہوتا تو استعمال دست راست کا نہو سکتا اور بڑا حرج واقع ہوتا اور مقرر کرنا
روی گریبان کا طرف دست چپ کے منہی عنہ ہے اس لیے کہ طریق ہے
مجوس کا یہ آتش پرست لوگ گریبان کا جانب دست چپ ہی رکھتے
ہیں بادشاہ اسلام وقاضی کو چاہیے کہ اس طریقے سے کہ روگریبان کا
طرف دست چپ کی ہونے کی اور زجر فرمے حکایت زمان عمر بن عبد
میں ایک شخص کو واسطی گواہی کے لائے تھے وہ حاضر محکمہ ہوا اوس کے
گریبان کا رخ اور علاقہ بندش کا طرف دست چپ کے ہوا قاضی نے
اوس کی گواہی رد کر دی فائدہ مکتوب نو دو مکیمین شیخ شرف الدین
سنیری ج نے کہ منہاج علماء و مشائخ اوس وقت کے ایک عمدہ شخص تھے
لکھا ہے کہ جب کا سینا جامی میں سنت ہے اور جانب چپ میں اس لیے
ہے کہ تاکہ دست راست کو باسانی نیچے کر سکے قرآن مجید میں بحجی موسیٰ
علیہ السلام فرمایا ہے ادخل یدک فی جیبک تخرج بیضاء من غیر سؤل اور جو
جانب کہ اہل اسلام سیتے ہیں وہ اسی جیب چپ کی ساتھ دوزخ کرتی ہیں
کیونکہ اس میں فوائد ہیں وقت حاجت کے شانہ و دیگر اشیاء اوس میں
رکھ لیتے ہیں اور دست راست سے نکالتے ہیں اور عرب میں کہ استعمال

مقب الحیب کا ہے وہ بھی اسی دست راست پر ہے

ذکر لبس جامہ

پہننے میں جامہ و پیراہن جو بکے سنت یہ ہے کہ پہلے دست راست آستین راست میں ڈالی ہو و سر اہتہ آستین چپ میں لیجاے پہرہ و چادر و گلیم کو دست راست سے دوش چپ پر ڈالی چنانچہ سیاہی محمول ہے اور سیت کا لفافہ بھی اسی دستور سے کرنا چاہیے کیونکہ مردہ کا لفافہ حکم چادر و ردا کا رکنا ہے اور یہ دستور اکثر تہ فقہ میں مسطور ہے اور جو لوگ کہ جانے کے پہننے کو ردا و چادر کے پہننے پر قیاس کرتے ہیں ایک امر خلاف شرع و بدعت کو رواج دیتے ہیں سو اس طریقہ سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ مشابہت نہ ہو اور معاقب نہ ہوں۔

ذکر وسعت آستین کا

پیراہن جو بکے و خرقہ میں آستین کا فراخ کرنا سنت صحابہ و مشائخ متقدمین ہے یہ اس لیے کہ وقت وضو کرنے یا کوئی اور کام کرنے کے آسانی سے اس کو لپیٹ سکین اور اگر چاہیں تو سجاد دیا اور کچھ اندر آستین کے رکھ لیں۔

زیارن مجازی کی نماز عاشقان اید وضو پار و شوارتین تک استینا نرا

ذکر مغزی و گوٹ کا

مغزی و گوشت کا سر آستین و پائے دامن جامہ پرسینا سنت ہے صحابہ
و تابعین پیراہن وجہ کو فرخ و کشادہ رکھتے تھے اس لیے کہ جو بدترین
اوکار یا صنت و مشقت و صیام و قیام میں نہایت لاغر و تنگ و ضعیف
ہو گیا تھا

تم از صنف چنان شد کہ اجل حجت وثیا نالہ ہر خیز نشان داد کہ در پیر سبت
لیکن یہ طرز توسیع اس لیے تھا کہ ہیبت و شہادت معلوم ہوا و چشم
اعدا میں حقیر نظر نہ آئیں ان حضرات نے جو کچھ کیا ہے وہ براہ نفس
نہیں کیا ہے بلکہ واسطی ترویج و استقامت دین کی کیا ہی جزا ہم اس خط

ذکر قبہ کا

قبہ اوس جانے کو کہتے ہیں جو گریبان دار ہوا و یہ قبہ عرب و حبش میں
متعارف ہے اور عجم میں بہت پہنی جاتی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے بھی اسکو پہنا ہے اور روگریبان کا اور علاوہ بندش کا دست
راست پر تھا اور جبہ رومیہ کی آستین تنگ تھی وہ بھی پہنا ہے اور قوت
وضو کے لئے آستین سے باہر نکال لیے تھے یعنی وجہ بند آستین تنگ
آستین تھا کہ نبی ہر تہ نکالی وضو نہو سکتا تھا تحقیق یہ ہے کہ جبہ سفر میں
پہنا تھا اسی پر اتفاق ہے بعض نے کہا اس میں دلیل ہے اس پر کہ جبہ
تنگ آستین سفر میں چاہیے نہ حضرین صحابہ کی آستینیں منشاخ یعنی تنگ

راست
کے پر دا
ہی مہول
کا کافہ
ور ہے
رے تہین
سے

شاخ
کے
راستین

بقا نرا

فراخی اور ان کی ایک بالشت ہوتی تھی مغیرہ بن شعبہ نے کہا ہے کہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکبیین متفق علیہ
کہ یہی جبہ وقتاً کمہ دار سیٹے عین چنانچہ جامہ کمہ دار کہ اس زمانے
میں معروف و مشہور بہ قادری ہے۔

ذکر موضع جیب کا

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جیب حضرت کے فیض مبارک کی سینہ
برکات گنجینہ پر تھی چنانچہ بہت سی حدیثیں اسی پر دلالت کرتی ہیں اور
علماء حدیث نے تحقیق اس کی کی ہے اور عرف تمامہ دیار عرب و خطائے
سلف کا ابتدای مین سے تا اقصای مغرب اسی پر ہے اور بعض لوگ
جن کو علم سنت کا نہیں ہے یہ گمان کرتے ہیں کہ ہونا جیب فیض کا سینے پر
بدت ہے کیونکہ بعض دیار عجم میں سینہ پر جیب کا ہونا عادت عورتوں کے
ہے لہذا بعض فقہاء فی حکم کراہت کا دیا ہے بجز تشبیہ بنا کر لکن اس میں
شک نہیں ہے کہ یہ عادت حادث ہے اور تحقیق یہ ہے کہ جیب یہ میر من جو
کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سینہ مبارک پر تھی فقہاء نے جو شق جیب کا کتقین
پر مقرر کیا ہے یہ عکس جیب آنحضرت ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس
مقدار سے زیادہ تفصیل سے ترجمہ فارسی و شج عربی مشکوٰۃ میں لکھی ہے
اور اگر اچانک جیب علی الکتقین حضرت نے پہنی ہو اور سنداوس کی

فقہاء کو پہنچی ہو تو ہو لیکن سند قوی اس کی مطابق علماء حدیث کسی
 جگہ نہیں ہے۔ شیخ احمد سمرندی مجد والہ ثانی ح نے مکتوب سجد
 و سیر و ہمین لکھا ہے اہل عرب پیراہن پیش چاک پہنتے ہیں اور اس کو
 سنت جانتے ہیں بعض کتب معتبرہ خفیہ سے مفہوم ہوتا ہے کہ پیراہن پیش
 چاک مردوں کو پہننا ناپا ہے کہ لباس حور تون کا ہے کہ حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ الرجل یلبس لبس المرأة
 والمرأة تلبس لبس الرجل یعنی ملعون ہے وہ مرد جو لباس زن پہنتے اور وہ
 زن جو لباس مرد پہنتے رواہ احمد و ابوداؤد و الترمذی عن ابی ہریرۃ
 اور مطالب المؤمنین میں کہا ہے لا یتشبه المرأة بالرجل ولا یتشبه الرجل
 بالمرأة فان کلا الضیقین ملعون یعنی عورت مرد کا جامہ اور مرد
 عورت کا جامہ نہ پہنے کہ یہ دونوں فریق ملعون ہیں بلکہ مفہوم ہوتا ہے کہ
 پیراہن پیش چاک کہ لباس اہل دین و اہل علم کا نہیں ہے لہذا اس لباس
 کو واسطی اہل ذمہ کے تجویز کیا ہے جامع الرموز میں محیط سے منقول ہے کہ
 لا یلبس ایما الذی ما یختص باہل الدین والعلم کا رد الی العمامۃ بل
 قمیصا خشنا من الکرا باس جیبہ علی صدرہ کالغشاء نیز بقول بعض
 علماء پیش چاک قمیص نہیں ہے بلکہ درع ہے قمیص نزو کیلن کے وہ ہے
 جسکا چاک مشکبیں پر ہو جامع الرموز میں بزیل بیان کفن زن اور ہایہ

سے کہ ان النبی

متفق علیہ

زمانے

سینہ

میں اور

و خفا

لوگ

سینے پر

ان کے

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

مین بدل قمیص کے درج کہا ہے اور دونوں مین فرق کیا ہے کہ فرج
 کا شق یعنی چاک طرف سینے کے ہوتا ہے اور قمیص کا طرف منگب کے اور
 بعض لوگ قائل تراوت مین فقیر کے نزدیک صواب یہ ہے کہ چونکہ مرد
 تشبہ زن سی لباس مین منع مین تو اب ہم یہ دیکھیں کہ جہاں کہیں عورتیں
 پیراہن پیش چاک پہنتی ہیں وہاں مرد ترک تشبہ بزنان کر کے پیراہن
 حلقہ گریبان بنیں اور جس جگہ کہ عورتیں پیراہن حلقہ گریبان
 پہنتے ہیں وہاں مرد پیراہن پیش چاک بنیں ماوراء النہر و ہندوستان
 مین عورتیں پیراہن پیش چاک پہنتی ہیں ناچار یہاں مردوں کو پیراہن
 حلقہ اختیار کرنا چاہیے استے

ذکر خرقہ و فرجی و نحوہ کا

خرقہ و فرجی ولبا وہ علماء و مشائخ نے پہنا ہے اگرچہ کوئی سند قوی
 اس باب مین نہیں ہے اور زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
 یہ لباس نہ تھا لکن اگر کوئی پہنے تو مباح و لا باس بہ ہے لوگ کہتے ہیں کہ
 واضح فرجی کا فرعون ہے مگر کتب معتبر مین دیکھا نہیں گیا اور ثابت
 نہیں ہوا پس بیجا ہے کہ ناذکی وقت اوس کی آستین ہاتھ مین کر لے
 اور لٹکائے نہیں کہ مکروہ ہے

ذکر موضع ازار کا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازار بالائے ناف سی فوق کعبین تک
 تھی اسی قدر سنت بھی ہے اور ناف ہی زانو تک ستر کرنا فرض ہے
 اور بعض نے ناف کو عورت میں داخل نہیں کیا ہے اس لیے کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناف حسنین علیہما السلام کو بوسہ دیا تھا
 قیاس پر سراویل یعنی پاجامہ جو عجم میں متعارف ہے اور اوس کو شلو
 کہتے ہیں مقدار ازار حضرت پر ہونا چاہیے اور اگر زیر شتالنگ ہو گا تو
 بدعت و گناہ ہے حدیث ابو ہریرہ در بارہ نہی جواز ازار حدیث ابن عمر
 در بارہ نہی جبر ثوب رفعا پہلے گزر چکی ہے اور یہ دونوں حدیثیں متفق علیہ
 ہیں اسی جگہ سے فقہار نے ازار کو ٹخنے سے نیچے حرام و بدعت محض کہا ہے
 اور حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے ما أسفل من الکعبین من الازار فمالنا
 رواہ البخاری یعنی جواز ازار ٹخنے سے نیچے ہے وہ آگ میں ہے تھنے یہ ہوئے
 کہ جتنے ٹکڑے قدم پر ازار لگتی ہے وہ ٹکڑے آگ میں جا بیگایا یہ معنی ہیں کہ
 یہ فعل مذموم ہے و زخمی ایسا کام کیا کرتے ہیں اکثر وعید شدید بلفظ ازار
 آئی ہے بیان تک کہ ایک شخص نیچے پانچے والا نماز پڑھتا تھا اوس کو حکم دیا
 کہ وضو و نماز کا اعادہ کری اور ایک روایت میں آیا ہے کہ شب نصف
 شعبان میں سب بختے جاتے ہیں مگر عاق و مدین خمر و سبل ازار رائج یہ
 ہے کہ حکم ورازی کا سب کپڑوں میں جاری ہے جو قدر حاجت اور صورت

ہے کہ درج
 کے اور
 چونکہ مرد
 عین عورت
 ہے پیرہن
 بیان
 مدت
 کو پیرہن

مندقی
 سلمین
 تے ہیں
 بت
 کرے

سنت سے زیادہ ہے تحصیل نثار کی اس لیے ہے کہ عہد حضرت مین
 غالباً لباس اکثر لوگوں کا یہی ازار تھا اولویت ازار کی نصف ساق تک
 ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازار ایسی ہی تھی اور ثخنون کے اوپر
 تک رخصت ہے اور یہی حکم ہے دامن قبا و پیرہن کا اور سنت آستین
 مین یہ ہے کہ بند دست تک ہو اور عادت سے زیادہ شکہ چوڑا داخل سبال
 ہے نہایت شکہ کی نصف پشت تک ہے اور درازی لباس کی واسطے
 عورتوں کے بھی مروج ہے لکن بالشت و بالشت بقدر ستر کے جس طرح کہ
 حدیث ام سلمہ مین آیا ہے

نوکر طویل آستین و بند جامہ کا

شیخ رح فرماتی ہیں کہ آستین پیراہن و جامہ و قبا وجبہ نبوی کی کبھی
 بند دست تک ہوتی اور کبھی سر انگشت تک موافق ایام حرارت و برد
 کے اور کبھی بی ان و شوق کے بھی ہوتی اور جامہ و قبا حضرت کی بی بند
 کے تھے یعنی زیادہ بند نہ تھے اور علماء متاخرین فی اسکو لا لباس بہ کہا ہے

نوکر لباس رشتہ کی

مرو کو رشتہ کی پیراہننا حرام ہے حدیث عمر و انس و ابن و سیر و ابوامامہ مین
 رفا آیا ہے من لیس الحدید فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ متفق علیہ یہ کہنا
 ہے عدم دخول جنت سے مگر جسے تو بہ کر لی ہے سیوطی نے کہا اکثر کی نزدیک

یہ معنی ہیں کہ وہ ہمراہ سابقین فائزین کے بہشت میں بنائے گا دوسرا لفظ
ابن عمر کا رفقہ یہ ہے انما یلبس الحریر فی الدنیا من للاحلاق له فی الاخرۃ
متفق علیہ اور حدیث خدیجہ میں لبس حریر و دیاج اور جلوس سی حریر پر
منع کیا ہے متفق علیہ اس نہی کو امام اعظم نے دربارہ جلوس نہی تشریح
بیجا ہے اور صاحبین نے تحریم کہا ہے ثانی اولیٰ ہے ہاں حدیث متفق علیہ
عمر میں بقدر وسطیٰ و سبابہ کی لبس حریر کا جائز فرمایا ہے اور صحیح مسلم میں
آیا ہے کہ عمر نے جابیہ میں خطبہ پڑھا اور کہا کہ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلث او اربع پہلی حدیث سی
اباحت و انگشت کی اور اس حدیث سے جواز چار انگشت کا ثابت ہوا
حمبور اہل علم ہی طرف گئے ہیں علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت صلح نے
واسے ہاتھ میں حریر اور بایں ہاتھ میں سونالیکر فرمایا کہ ان ہذین حرام
علی ذکر رامتہ یعنی ریشم و زحر حرام ہیں میری رست کی مردوں پر رواہ
احمد و ابی داؤد و النسائی و ابن ماجہ و ابن حبان و ہش حدیث حسن
ابن ماجہ میں آنا اور زیادہ کیا ہے حل لانا ثقیل ابو موسیٰ کا لفظ یہ ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا احل الذہب و الحریر للاناث
من امتی و حرم علی ذکرہا رواہ الترمذی و النسائی و قال الترمذی
ہذا حدیث حسن صحیح لفظ ذکر میں اطفال بھی داخل ہیں یہ تحریم اولیک

تہمین
ساق تک
ہر کے اوپر
تہ آستین
داخل سبیل
لی واسطے
جس طرح کہ

ی کی کہی
رست و برود
کی بی بند
کہ کہا ہے

امامین
لیہ سکنہ
شکر کی نزویہ

صبيان پر ہے کیونکہ وہ خود مکلف نہیں ہیں اور مرد و عورت سب پر حرام ہے ف
 ورنہ اکل و شرب آویند زرو سیمین مرد و عورت سب پر حرام ہے ف
 شیخ نے کہا ہی لباس حریر مردوں اور لڑکوں بچوں کو حرام ہے مگر عورتوں
 اور نابالغ لڑکیوں کو درست ہے اور اگر واسطے دفع خارش و جرب اور
 دفع قمل یعنی جوؤں کے پہنے تو واسطے اسی طرح اگر مچھون مین ابرش ملے
 کہا ہے تو جائز ہے انس کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر و
 عبدالرحمن بن عوف کو اجازت دی تھی کہ حریر پہنیں اون کو خارش تھی
 متفق علیہ مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ اون دونوں نے مشکوہ جوون
 کا کیا حضرت ۲ نے قص حریک کی نصت بخشی اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ
 لبس حریر حرام ہے مگر واسطے کسی حاجت یا مصلحت کے یہی مذہب ہے شافعی
 کا اور نزدیک مالک کے اصلاً جائز نہیں ہے ہدایہ میں کہا ہے کہ ہینا حیر
 و دنیا کا حرب میں نزدیک صاحبین کے درست ہے سختی سلاح کو دور کرتا
 ہے اور چشم دشمن میں مہیب تر ہوتا ہے اور نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
 کے مکروہ ہے بوجہ اطلاق نہی اور ضرورت منفع ہے لبس مخلوطے اور
 صاحبین کہتے ہیں کہ حریر خالص واقع تر ہے

ذکر استر و مخنجر حریک کا

ابوریحان کہتے ہیں فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یجعل الرجل

فی اسفل ثیابہ حریر امثل الا حرام و یجعل علی منبکیہ حریر الحدیث
رواہ ابو داود والنسائی یعنی منع فرمایا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اس سے کہ لگائے مرد نیچے کپڑے کے ریشم یعنی استریشم کا مانند اہل
عجم کے یا لگائے مونڈ ہون پر کپڑا ریشمی مانند عجمیوں کے معلوم ہوا کہ اگر
واسترد و نون جامہ ریشمی کے حرام ہیں اور مونڈ ہون پر ریشمی کپڑے سے
مرا و علم حریر ہے یعنی بطور خفاف کے حریر ٹانگنا یا کام ریشمی کرنا یا کوئی چادر
ریشمی وغیرہ کا دوش پر رکھنا یا ترخیج بنا کر کہ یہ سب تصرفات منوع ہیں

ذکر لبس حریر غیر خالص کا

تحریم حریر خالص کی رجال پر مجمع علیہ ہے رہا وہ حریر جو مشوب بالغیر ہو
سواہل علم کا اس میں اختلاف ہے مانعین کی دلیل حدیث جلد
سیرا ہے یہ حدیث صحیحین میں علی مرتضیٰ سے آئی ہے لکن تفسیر میں
اس جگہ کی اختلاف ہے کسی نے کہا وہ دہاری دار تھا اور کسی نے کہا
مختلف رنگ کا تھا یہ دونوں تفاسیر مال علی المطلب نہیں ہیں اور
بعض نے کہا ہے کہ وہ حریر خالص تھا اور حسی مشوب کو حرام نہیں کہا
ہے اس کی دلیل حدیث ابن عباس سے نزو کیا حمد و ابو داؤد کے
اس نکتہ سے کہ انا فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الثوب المصنوع
من قننا اس کی سند میں خفیف بن عبد الرحمن راوی ضعیف ہے یہ حدیث

زیر ہے
ف
مرد عورتوں
ب اور
ریشم لکڑ
زیر و
ش تہی
جہون
سے کہ
شاخ
ہنا حیر
ر کرتا
سے علیہ
اور
بل

نزویک ابو داؤد کی اس لفظ سے ہے فہی عن الثوب المصمت من الحریر
 فاما العلم وسدی الثوب فلا یاس به یعنی نری رشیم سی منع کیا ہے اور
 جس کی دہاری رشیم کی ہے اور تانا رشیم کا ہے اور سکا مضائقہ نہیں جس
 کپڑے میں تانا بانا رشیم کا ہو اور سکا پہننا حرام ہے اور نزویک صاحبین
 کے لڑائی میں جائز ہے اور جبکا تانا رشیم کا اور بانا سوت کا ہے وہ مشروع
 ہے نزویک جمہور کے لکن اسکا عکس مکروہ ہے مگر لڑائی میں غرض کہ
 لڑائی میں نزویک صاحبین کے حریر خالص جائز ہے اور نزویک امام
 ابو حنیفہ کے جس کا بانا حریر کا ہو اور تانا سوت کا وہ درست ہے اور
 جس میں تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مطلقاً مباح ہے لکن امام ربانی
 قاضی محمد بن علی شوکانی اور ابن دقیق العید مشروع عرفی کو بھی ناشروع
 کہتے ہیں بدلیل حدیث اس لیے کہ راجح یہی ہے کہ وہ رشیم خالص نہ تھا بلکہ
 مشوب تھا مسوی شرح موطا میں کہا ہے کہ حدیث سیرا وہ ہے جو میں خلوط
 ہوں یہ چادرین میں حریر کی یا غالباً وہ میں حریر ہوتا ہے اور حدیث علی
 بن لبس قسے سے بھی آئی ہے رواہ اہل السنن الاربع شرح فی کہا ہے
 متی ایک قسم ہے کپڑے کی اوس میں رشیم کی دہاری ہوتی ہے اور طبی
 نے کہا یہ کپڑا کن کا ہوتا ہے رشیم سی ملا ہوا ابن ملک نے کہا یہ
 جب ہے کہ سارا رشیمی ہو یا بانا رشیم کا وہ نہ ہی تنزیہ کی ہوگی لکن اولی ہی

ہے کہ مراۃستی سے مخلوط ہے واسطہ اعلم اور جواز حریر خالص کا متن درج ہے
میں واسطے تداوی کے لکھا ہے نہ واسطی حرب کی بالجملہ تقویٰ ترک ثواب
ہے اور فتویٰ جواز لبس مشونج واسطہ اعلم

ذکر لباس معصوم و معصومہ کا

شیخ رحمہ فی فرمایا ہے کچھ اکسم اور زعفران کے رنگ کا مرد و ن کو حرام
ہے اور کچھ مین علما کا اختلاف ہے بعض نے مطلق حرام کہا ہے اور بعض
نے کہا کہ اگر بعد تنبی کے رنگا ہے تو حرام ہے اور اگر بعد رنگ کے صبا
تو مباح ہے اور بعض نے کہا کہ اگر راسخہ اور سکا زائل ہو گیا ہے تو مباح ہے
والاحرام اور بعض نے کہا کہ ہینا اور سکا محالین و محافل میں مکروہ ہے
اور گہرین ہینا درست ہے مختار مذہب حنفی میں کراہت تحریمی ہے اور
نماز پڑھنا اس میں مکروہ ہے اور جلال رنگ سوای کسم کے ہے
اوس میں بھی اختلاف ہے شیخ قاسم حنفی نے کہ اعظم علماء متاخرین صر
سے ہیں یہ تحقیق کیا اور فتویٰ دیا ہے کہ حرام ہے بسبب رنگ کے پس
لال رنگ حرام و مکروہ ہے اتنے شوکانی رح نے مصبوغ بالصبغ کو سننے
عنہ لکھا ہے بدلیل حدیث ابن عمر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیڑ
ووجاہہ معصومہ دیکھے فرمایا ان هذه من ثياب الکفار فلا تلبسوها رواہ
مسلم وغیرہ اور حدیث علی بن ابی رافعہ بھی آئی ہے لباس معصومہ

رواہ مسلم وغیرہ ایضا ابن عمر و کافطیر ہے اُنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم مصبوغ بعصفہ و رداف قال ما هذا فعرفت ما کرہ الی قول اخر
 قال افلا کسوته بعض اہلک فانہ لا یاس بہ للنساء روایہ ابو داود و
 مجہد ایک کپڑا تھا کنب کا رنگا ہوا گلابی اس سے معلوم ہوا کہ کنب کے
 رنگ کا کپڑا پہننا مرد کو حرام ہے عصفہ کہتے ہیں رنگ سنخ کو ہیئت
 مخصوص پر تو جو حدیث دربارہ لبس مطلق احمر آئی ہے جیسے حدیث براہ
 کہ رایتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حلة تحراء لمرثیئا و طاحسنہ
 سما فی الصبیحین معارض اس کی نوگی اور اس باب میں اور حدیثیں ہیں
 آئی ہیں جیسے وریان اون کے اس طرح پر ہے کہ ممنوع وہ احمر ہے جو
 مصبوغ بعصفہ ہو اور مباح وہ احمر ہے جو مصبوغ بعصفہ نہ ہو یا بجلہ جابرہ کسم
 کی رنگ مردون کو حرام ہے نہ عورتون کو

نوکر گلیم کا

حدیث میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گلیم اوڑھی ہے
 و علیہ مرطہ و حل من شعرینے چادر اون یا موسے یا کتان یا شر
 قاموس میں کہا ہے مرطہ حل چادر صوف یا خز ہے نہایہ میں کہا ہے
 کہ مرطہ کبھی لیشم کی ہوتی ہے اور کبھی خز وغیرہ کی شرح و بسط اس مقدار
 کا شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے اتنے میں کہتا ہوں کہ جو تفصیل اہل فقت نے

ایک بار زمانہ عباسیہ میں واسطی امتیاز شرفاء و سادات کی اغیار سے یہ
بھیری تھی کہ جو سید ہو وہ ہمیشہ سبز عمامہ باندھا کرے تاکہ بھجور و ریت کی
اطلاع اوس کے نسب عالی پر ہو جائے اور سپر عہدہ رآمد را لکن بعض غلام
نے اس بارے میں یون کہتا ہے

جعلوا لابناء الرسول علامة ان العلامة شان من الشهد
فوالنبوة في جباهه وجها هو یعنی الشریف علی الطرائف والا

نوکر کسار ملک و از اغلیظ کا

ابو بروہ نے کہا ہے کہ عائشہؓ نے ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک موٹا
تہہ باندھ رکھا اور کہا کہ حضرت صلعم کی روح اسی میں قبض کی گئی تھی متفق
علیہ
حدیث دلیل ہے حضرت کے زہر پر اور سنو نیت پیوند جابر و لباس شش پر خصوصاً
آخر عمر میں واسد اعلم

نوکر کچھوئی اور فرش کا

عائشہؓ نے کہا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر پیسے سوتے ستے چمڑے
کا تھا اوس کے اندر چچال کھجور کی یعنی بجائے روئی کے بھری تھی متفق
علیہ
شائل ترمذی میں آیا ہے حصہ سے کہ حضرت کا بچھونا ٹاٹ کا تھا
ظاہر یہ ہے کہ کبھی ویسا ہوتا تھا اور کبھی لیا یا سونی کا بچھونا چمڑے کا تھا
اور بیٹے کا ٹاٹ کا اور گھر مسجد میں زیادہ استعمال ہو رہے کار تھا تاہم بوری پر

بیٹھنا اور سونا سنت ہے ایک بار حضرت بوریہؓ پر سوئے تھے بدن مبارک
پر نقش بویا ہو گیا تھا یہ قصہ حدیث شریف میں بطور آیت ہے اور رسالہ
راہ سنت میں والد مرحوم فی او سکونظم کیا ہے ۵

بوریانہ نہی پاکہ از فقیران است قدم نہ بیستان کہ جایی شیران است

ذکر تکیہ کا

عالمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت کا وسادہ جب تکیہ کرتے تھے
چمچے کا تھا بہر او اس کا پوست تھا خرمنے کا رواہ مسلم یعنی تکیہ لگا کر بیٹھتے
یا سوئی وقت سر کے نیچے رکھتے اس سے استجمال استعمال بستر و تکیہ کا واسطے
سونے اور آرام کے معلوم ہوا لکن تنعم میں زیادہ انہماک و اسراف نہ ہوتا
حدیث ابن عباس کل ما شئت والیس ما شئت ما اخطأ ماک اشتد است
و محیلة رواہ البخاری یعنی ہر طعام و لباس مباح کے کمانے پینے کا اختیار
ہے جب تک کہ اسراف و تکبر نہ ہو اور حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جابر
میں فرمایا ہے کہ السبا مالہ یخالطہ اسراف ولا محیلة رواہ احمد والنسائی
و ابن ماجہ الحاصل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکیہ پسند تھا اور
آپ تکیہ لگاتے تھے اور تکیہ خوشبو کی روکرنے سے منع فرماتے تھے بالجملہ
طریقہ حضرت صلح کا یہ تھا کہ دنیا میں زندہ کرتے اور متاع و لذات دنیا
اعراض فرماتی اور لباس مٹا اور پٹا پرانا پہنتے اور جیسا کہ پڑا مسیر ہوتا

بی تحلف پہنتے اور کبھی بیان جواز کے لیے نفیس قیمتی کپڑا بھی پہن لیتے
 لکن فی الفور سیکونجش دیتے اسی جگہ سے اہل علم نے کہا ہے کہ یہ قید
 رکھنا کہ کپڑا نفیس ہی ہو اور تکلف کرنا لباس میں خلاف سنت ہے
 اگرچہ اصل اشیا میں اباحت ہے اور اگر کوئی شخص موٹا و حقیر کپڑا
 واسطے اظہارِ زہد یا طمع و سوال کے یا بطور ریا و مکتہ پہنتا ہے تو یہ
 خلاف سنت ہے بلکہ اہل خیر و دیانت نے بقصد ستر حال و عفت و انہما
 غما کے اچھے نفیس عمدہ کپڑے پہنے ہیں تاکہ چشم اہل دنیا میں محقر نہوں

ذکر قناع کا

حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ ہم اپنے گہرین و سپر کی گرمی میں بیٹھتی
 کہ کسی نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا ہذا رسول اللہ مقبلا (منتقعا)
 رواہ البخاری یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چادر سے سر اپنا ڈھانکی
 ہوئے آتے ہیں یہ ڈھانکنا سر کا گرمی سے تھمایا اس لیے کہ کوئی آپ کو
 پہچانی اس سے جواز قناع کا واسطی حرارت و برودت و نجوای کے ثابت ہوا

ذکر نقہ و فراش کا

حابر سے فرمایا تھا کہ ایک بستر واسطے مرد کے دوسرے بستر واسطی عورت کے
 اور تیسرے بستر واسطی مہمان کے ہے اور چوتھا بستر واسطی شیطان کے
 رواہ مسلم عورت کے لیے بستر جدا کا نہ اس لیے فرمایا کہ شاید کسی وقت

مرد سبب مرض یا کسی اور عذر کی تنہا سوئی ورنہ بیہوش کی ساتھ سونا اور
اور اوقاف بسنت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ اپنے ازواج کے
سوتے تھے وقال تعالیٰ من لباس لکم وانقر لباس لهن یہ آیت ہی بابت اہل
یا بغوی ای خطاب ہی طرف مشیر ہی

ذکر شست کا حریر و دیاج پر

اس کی نہی حدیث خذیفہ میں آئی ہے متفق علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک بچا نہا حریر کا اور سونا او سپر اور بنا نا تمیہ و پردہ کا حریر
لا لباس بہ ہے اور ابو یوسف و محمد نے مکروہ کہا ہے یعنی حرام اور ہی جی
ہے اس لیے کہ لفظ حدیث تھا نا عن لبس الحریر والدیبلج وان مجلس
علیہ صریح ہے تحریم میں متن در ربیعہ میں ہی نہیں لکھی ہے افتراش حریر
ابن القیم نے کہا ہے کہ اگر ینص نہ آتی تب ہی نہی عن اللبس متناول افتراش
کو ہو جی جس طرح کہ متناول التحاف کو ہے کیونکہ لغت و شرعاً یہ لبس ہے جس
طرح انہ نے کہا تھا قت الی حصید لنا قد اسود من طول ما لبس
لباس اس مسئلہ کا شرح در ربیعہ میں ہے رہا یہ امر کہ حرمت افتراش کے
مردوں پر ہے یا عورتوں پر ہی سو اس میں اہل علم کا اختلاف ہے
خراسان کے شوافع فی دونوں پر حرام کہا ہے اور عراق کے شافعی نے
عورتوں پر جائز بتایا ہے اول مذہب راضی ہے اور ثانی مختار نووی

بی پہن لیتے
ہے کہ یہ قید
سنت ہے
ما حقیر کیڑا
ہے تو ہے
وعفت وانہما
محقر ہوں

سین بیٹے تھی
لا متفقاً
راپنا ڈانکی
کوئی آپکو
یہ کہے ثابت ہوا

ی عورت کے
شیطان کے
ی وقت

ابن عباس و انس افتراش کو جائز کہتے ہیں مذہب خفیہ ہی یہ ہے
اس دلیل سے کہ افتراش الہانت ہے لکن یہ کوئی ایسی علت نہیں ہے
کہ لائق استدلال کے مسائل شرعیہ پر ہو سکے بر فرض عدم معارض حازمہ
دلیل صحیح معارض اس کی موجود ہے و اسد اعظم

ذکر بیہ نظایا لہ کسر و اشہ کا

حدیث اسماء بنت ابی بکر میں آیا ہے کہ اسماء نے ایک حبشہ کی لڑکی کو
کالکا لایا اور اس میں نگار ریشمی نکا ہوا تھا گریبان پر یعنی بطور سجاوٹ کے اور
اوس کی دونوں کتھا و گیان بھی ریشمی کپڑے سے ٹکی ہوئی تھیں الحدیث
رواہ مسلم طلیسان کہتے ہیں چار درصوف سیاہ کو اور یہ چہ شاید مرد و تہا
اور کسروانی نسبت ہی طرف بادشاہ فارس کے ایک کتھا و گیان کے تھی
اور ایک پیچھے جس طرح بعض جیون میں آگے پیچھے و اسن کھلتے ہوتے ہیں بہر
حال اون دونوں چاکوں پر حریر کی سجاوٹ ٹکی ہوئی تھی یہ سجاوٹ چار
انگشت سے زیادہ نہ تھی کہ معارض حدیث عمران ہیری اور وہ جو حدیث
عمران میں آیا ہے کہ لا البس القیصری المکفف بالحریر و اہل ابوداؤد سو
محمول ہے زیادہ پر چار انگشت ہی یا محل اوسکا ورج و تقوے پر کرنا چاہیے

ذکر از ار زمان

حدیث ام سلمہ میں آیا ہے کہ جب حضرت نے ذکر از ار کا کیا تو اسماء نے کہا

کہ ازاد عورتوں کی کیسی ہو فرمایا ایک بالشت لٹکی کہا پاؤں کھلے رہیں گے
فرمایا ایک ہاتھ لٹکائے اس سے زیادہ مکر سے رواہ مالک و ابی داؤد والنسائی
و ابن ماجہ دوسری روایت میں نزویک تر مزی و نسائی کے ابن عمر
یوں آیا ہے کہ فرمایا فیضین ذرا کھلا یزدن عجلہ مراد ورا کرنا ہے ازار
کا ایک بالشت یا ایک گز شرعی تک تاکہ قدم ٹکے رہیں حدیث دلیل ہے
اس پر کہ عورت کو ستر تدم چاہیے ایسی ازار نہ پہنے جس سے پاؤں کھلے
رہیں اس زمانی میں جو پا جامہ تنگ چوڑی دار عورتوں میں مستعمل ہے
وہ خلاف اس حدیث کے ہی اور کلی دار پا جامہ اگرچہ ساترات نام ہوتا ہے
لیکن اوس میں سرف و مخیلہ موجود ہے جو ازار معمول عہد نبوت ہتی وہ
ان ہر دو امر سے خالی ہتی اوس طرح کی ازار کا رواج حدیدہ و اطراف
میں میں اب تک موجود ہے وہ ایک تہذیبیت خاص کا ہے جس سے

اقدام نتوان ستور رہے تھیں

ذکر ازار مردان

ابن عمرؓ نے کہا ہے میرا کذا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ہوا میری ازار
میں ستر غلام تھا فرمایا اسے عبداللہ اپنی ازار اونچی کر مینے اونچی کی فرمایا اور
زیادہ کر مینے اور زیادہ کی جب سے میں ہمیشہ فقہ اوس کے اوٹھنے سے
رکنے کا کرتا ہوں بعض قوم نے کہا کہاں تک اوٹھتا ہے جو کہا لاف تاف تاف

بی سیہ ہے
ست نہیں ہے
معاصر حالانکہ

سان کوشانی
ن کے اور
تین لحد
ناید ورتنا
کے ہتی
مین ہر

ف جابر
وہ جو حد
وہ سو
کرنا چاہیے

ونے کہا

رواہ مسلم حدیث دلیل ہے تعین موضع رفع پر ہی اندازہ ہے ازار
یعنی تہ کا اور جو بجای اوس کے ہو دوسری حدیثوں میں بھی آیا ہے
سنت ہی مقدار ہے اور تا کعبین جائز ہے اور کعبین سے نیچے حرام اور
لائق آتش و دوزخ ہے عکرمہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس کو دیکھا کہ وہ تہ
باندھتے اور حاشیہ تہ کا آگے کی جانب سے پشت قدم پر رکھتے اور
پیچھے سے اوسکو اونچا کرتے ہیں کہ اتم تہ کیون اس طرح باندھتے ہو کہا
میں نے حضرت کو اسی طرح تہ باندھتے دیکھا ہے یعنی گاہ گاہ رواہ ابو داؤد
معلوم ہوا کہ اونچا رکھنا ازار کا پیچھے سے کافی ہے عدم اسبال میں حدیث
ابوسعید میں رفعا آیا ہے انزلہ المومن الی اخصاف ساقیہ لا تجلح علیہ
فی ما بینہ و بین الکعبین وما اسفل من ذلک فی الناس الحدیث رواہ
ابو داؤد وابن ماجہ حدیث دلیل ہے جواز اسبال پر با فوق کعبین اور
اس سے اسفل کو ناز میں فرمایا ہے اور یہ کلمہ تین بار کہا

نوکر خز کا

حدیث ابو الرجا میں آیا ہے کہ عمران بن حصین ہمیں باہر آئے وہ مطر
خزاور ہے ہوئے تھے الحدیث رواہ احمد مطرون وہ کپڑا ہے جس کے
دونوں طرف کنارہ ہوتا موس میں کہا ہے مطرون چادر خز کو کہتے ہیں جو
مرج و باری دار ہوا و خز کہتے ہیں اوس کپڑے کو جو زے رشیم کا ہوا

بعض نے کہا جو شیم و صوف کا ہو اس جگہ یہی قول اخیر مراد ہے ارد

مین غز کو شربوتے مین

ذکر اطلاق تکمہ کا

مساوین قرعین ابیہ کہتے مین مین پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آیا ایک جماعت فریہ کے ساتھ یعنی بیعت اسلام کرنے کو اونہون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور حضرت بیٹے سے گھنڈیان گریبان کی کھلی ہوئی تحین سینے اپنا ہاتھ اندر گریبان قیص کے کر کے نہ نبوت کو چھوار واہ ابی داود حدیث دلیل ہی اطلاق آزار پر اور گریبان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ مبارک پر اتھا اتھا کثیرہ آبی پر دلیل مین اور چھوٹا نہ نبوت کا بغرض تہین و تبرک کی تہای علات نبوت کی خاص ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہی

پیغام سند انجست آدم آورد انجام بشارت ابن مریم آورد
باجلہ رسل نامہ بی خاتم بود احمد پر نامہ و خاتم آورد

صلی اللہ تعالیٰ علی خاتم الانبیاء وسلم

ذکر پیوند لگانی کا کپری مین

حاکم کہتے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ فرمایا یا عائشہ
ان اردت الحقابی فی کیفیک من الدنیا کن ادراک وایالہ

ہے ازار

بی آیا ہے

نیچے چرام اور

یکایا کہ وہ تہ

پرکتے اور

رہتے ہو کہا

رواہ ابو داود

مین حدیث

تلاح علیہ

ث رواہ

معبین اور

وہ مطر

جس کے

تہ مین جو

ہم کا ہوا

مجالس الاغنیاء ولا تستخلق فی باحتی ترقیہ رواہ الترمذی وقال
 هذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث صالح بن حسان وقال
 محمد بن اسماعیل صالح بن حسان منکما الحدیث یعنی اسے عایشہ اگر تو
 جاہلی ہے لہذا مجھے یعنی دنیا و آخرت میں تو چاہیے کہ کفایت کرے تجھ کو
 دنیا سے بقدر توشہ سوار کے اور بچتی رہے ہنشین سے اہل دولت کی اور
 نہ پرانا گن کپڑے کو اور نہ پینکدے اوس کو سبب کنگلی کے بیان تک
 کہ پونہ کرے تو اوسکو توشہ سوار اس لیے کہا کہ سوار تیز چلتا ہے منزل
 پر جلد پہنچتا ہے اوس کو ہوڑا سا توشہ کافی ہے بخلاف پیادہ کہ اوسکو
 سفر میں دیر لگتی ہے وہ زیادہ توشہ لیتا ہے اتھین ترغیب دی ہے
 قناعت علی الیسیر پراور ہنشین سے دولت مندوں کی اس لیے منع فرمایا کہ
 انکی صحبت باعث ہوتی ہے محبت ثلوت و لذات و لہوات دنیا پر
 نخست عظمت پیرانش این سخن است کہ از صاحب جنس احترام کنید
 اسد تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تمدن عینک الی ما تمعنا بہ ازواجہم
 زہرۃ الحیاۃ الدنیا الخ اکب روایت میں فرمایا ہے کہ صحبت سوتلی سے
 بچو کہ اوہ کون ہیں فرمایا اختیار انتہے یعنی تو نگروں کے دل سخت و
 سیاہ ہوتے ہیں گویا اونہیں جان ایمان کی نہیں ہے سبب وہ مرد
 دل نہیں سے تو پیراؤن کی پاس بیٹھنے سے کیا حاصل بجز اس کے کہ اپنا

دل بھی مروہ ہو جائے

و مجلس خود راہ مدہ پہنچنے سے را افسردہ دل افسردہ کند انجمنی را
اور پیوند لگا کر پھننے کی رغبت دلائی یعنی طریقہ کفایت مونت او عدم
سوال و ترک حرص کا بتلایا بلکہ اس میں کسر نفس و رفیع کبر بھی حاصل ہے
حکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار ایام خلافت میں خطبہ پڑھا
اُس وقت اُن کی تہذیبیں بارہ پیوند لگے تھے اسی جگہ سے حدیث
ابو امامہ میں رخصا آیا ہے الاستغیثان الاستغیثان ان البذاذۃ من الایمان
ان البذاذۃ من الایمان رواہ ابو داود تم نہیں سنتے تم نہیں سنتے کہ
ترک زینت کرنا اخلاق ایمان میں سے ہے حدیث دلیل ہے اس
بات پر کہ میلا کچیلار پہنا اور ساوگی پر پتہ نفع ہونا اور پہنا پرانا کپڑا پہننا
نشانی ایمان کی ہے یعنی جبکہ مقصود اس وضع سے زہد فی الدنیا اور
رغبت فی الآخرة ہونے کا وسیلہ و حلیہ گدائی و نحوہا سید بن وہب ایک
مرد سے جو کہ اپنا صحابہ سے تھا اور اپنے باپ سے راوی رخصا نقل میں
کہ جس نے پہنا جامہ حمال کا ترک کر دیا اور وہ ایسے لباس پر قدرت
رکھتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ براہ خاک ساری چھوڑ دیا تو اس کو
حکمہ راست کا پہنا یہ لگا اور جس نے بیاہ کیا اس کو کہ لی اس کو اس کے سر پر
تاج شاہی رکھ لگا رواہ ابو داود و درویشی الترمذی منہ عن معاذ بن

ی و قال
ن و قال
شہ اگر تو
رے تجھ کو
ت کی اور
ن تک
ہے منزل
وہ کلاؤ
ی ہے
فرمایا کہ
یہ ہے
ترک کن
یا منہم
وئی سے
خت و
وہ مرد
کے کہ اپنا

اسن حدیث اللباس مطلب یہ ہوا کہ جس نے نجوف نہ دایا یا بامید حصول
ترتیب آخرت یا بنظر حقارت و زینت دنیا لباس عمدہ ترک کر دیا تو
اوس کو آخرت میں حلقہ کرامت ملے گا یا جس نے ایسی عورت سے
نکاح کیا جو اس کی برابر نہیں ہے نہ کفارت میں نہ عزت میں نہ غنائم
اور یہ نکاح محض اس کی رضا کے لیے کیا یا واسطے حفظ نفس کے فتنہ
زنا و نحوہ سے یا بغرض محافظت دین و طلب نسل کے تو بہشت میں
اوس کے سر پہ ایک تاج بادشاہی کا رکھا جائیگا یا یہ کہ وہ دنیا و
آخرت میں موقر ہوگا

ذکر سونے کی چھاپ کا

حدیث علی رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ ہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم عن خاتم الذهب وعن لبس القمی والمیاثر رواہ اہل السنن
الاربیع یعنی منع کیا مجھ کو حضرت نے پہننے سے سونے کی چھاپ کے اور
قمی اور زین پوش ریشمی سے معلوم ہوا کہ جس کی پرے پر تحریر مذہب
خالص کی ہو اور سکا پہننا منع ہے اور جب چھاپ نا درست ٹیڑھے تو
جائزہ زنگار اور وہ کیڑا ہے میں سونے کے تار ہوں بالاولیٰ حرام ہوگا
اسی طرح رکوب خنز و نمار سے حدیث معاویہ میں بھی آئی ہے رواہ ابو داؤد
والنسائی یعنی ریشمی کیڑے کی اور چیتے کے چمڑے کے زین پوش پر

سوار بنو خز زمان سابق میں وہ کپڑا ہتا جو صوف و ریشم ہی بنا جاتا تھا
وہ مباح ہے صحابہ و تابعین نے اسکو پہنا ہے اگر وہی خز مراد ہے تو
حلت نہی کی تشبیہ مجہم ہے بطریق تکبیر کے اور اگر مراد ریشم خالص ہے
تو وہ مطلقاً حرام ہے اس جگہ یہی اخیر قسم مراد ہے اور خبر دی ہے کہ
آخر زمانے میں ایک قوم پیدا ہوگی جو خز و حریر کو حلال جانے لگیں
قسم زمان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ تھی اس لیے یہ اخبار دخل
معجزہ پیدا بار ہے بعض شرح نے کہا ہے کہ مراد خز سے وہ کپڑا ہے
کہ تمام یا اکثر اسکا ریشم ہو

ذکر حبائے قطر کا

انس کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار تھے باہر تشریف لائے
ٹیکالگا سے ہوئے اسامہ پر حضرت پر قطر کا کپڑا ہتا کہ بطور بدی کے ڈالا
تھا پر صحابہ کو نماز پڑھائی رواہ فی شرح السنۃ قطر ایک قسم ہے چادر کی
کہ اس میں کچھ پسینہ دھار یا ہوتی ہیں عاتشہ رضی اللہ عنہا کا لفظ
یہ ہے کان علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبان قطر یا غلبطان
وکان اذا قد فرق ثقل علیہ الحدیث رواہ الترمذی یعنی حضرت
پر دو کپڑے سوئے قطری تھے جب بیٹھے اوپر سینا آتا تو وہ بدن پر بہا
ہو جاتی بعض نے کہا ہے قطر ایک لبتی ہے ضلع بحرین میں یہ کپڑا وہاں کا

یا ماسی حیل
کرو یا تو
رت سے
میں نہ غنائین
کے فتنہ
بشت میں
دوسرا

صلی اللہ علیہ
اہل السنن
پ کے اور
فریہ و رب
نہیرے تو
ولی حرام ہوگا
ہے رواہ ابو داؤد
میں پوش پر

ہذا حدیث دلیل ہے جواز لباس خشن پر امین زہد و تواضع ہے واسطے
الستغفار کے۔

ذکر چادر سرخ و سیاہ و شملہ کا

ہلال بن عامر کے باپ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
میں نے میں خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ایک خچر پیپ کے اوپر ایک چادر سرخ
تھی رواہ ابو داؤد ظاہر یہ ہے کہ بالکل سرخ تھی لیکن اہل علم نے کہا ہے
کہ خطوط سرخ تھے یعنی لال و ہماری کی لنگی اور ہے ہوئے تھے عایشہؓ
کہتی ہیں حضرت کے لیے ایک چادر سیاہ طیار کی گئی آپ نے اس کو پہنا
جب اس میں پسینا آیا تو اون کی بویائی آپ نے اس کو ہینکدیا یعنی
بسبب لطافت مزاج شریف لطافت طبع نیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم کو بوسے ناخوش سے سخت نفرت تھی کیونکہ خلاف لطافت و طہارت ہے
حاجر کہتے ہیں میں نے آپ کوٹ ماری ہوئی بیٹھتے تھے
آپ کی چادر کے پھندے آپ کے قدموں پر پڑے تھے رواہ ابو داؤد
اس طرح کے بیٹھنے کو احتیاب کہتے ہیں اس کی شکل یہ ہے کہ سرین زمین
پر ٹیک کر دونوں گھٹنے کھڑے کر دے اور دونوں ہاتھ یا کوئی کپڑا اگر د
گھٹنے کے لمبیٹ کر ہمارے کے لیے بیٹھ

ذکر قباطی کا

وجہ بن خلیفہ کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس قباطلی ہی
ایک قبلیہ مجھکودیا اور فرمایا اس کے دو ٹکڑی کر ایک ٹکڑے کا قیص بنا
اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دے کہ وہ اسکو اور تنہ بنائے جب میں
نشت پیر کر چلا تو فرمایا اپنی عورت کو حکم دے کہ اس کے نیچے ایک اور
کپڑا یعنی بطور استر کے لگائی تاکہ بال و بدن ظاہر یعنی بسبب باریکی کے
رواہ ابو داؤد قباطلی ایک باریک سفید کپڑا ہوتا ہے مضمین بنا جاتا ہے
حدیث دلیل ہی اسپر کہ مرد کو باریک کپڑا پہننا درست ہے اگرچہ چھت
بدن ہو اور عورت ایسا باریک کپڑا نہ پہنے جس سے بدن دکھائی دے
جیسے حالی ولاہی و نحو ہا

ذکر باریک کپڑی کا

عاشق کہتی ہیں اس سارنبت ابی بکر پاس حضرت کے آئین وہ ثیاب تفاق
یعنی باریک کپڑے پہنے متین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی
طرف سے منہ پیر لیا اور فرمایا ای اساد عورت جب ایام حضیٰ کو پہنچے
یعنی بالغ ہو جائے تو ہرگز درست نہیں ہے کہ کوئی عضو اسکا دکھائی جائے
مگر یہ اور یہ یعنی چہرہ اور ہاتھ رواہ ابو داؤد یہ عورت ہے و اعطی عورت
کے اور حجاب یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ نکلے روبر و لوگوں کے اگرچہ بدن دکھا
ہو اور یہ خاص حکم تھا حضرت کے ازواج مطہرات کو اور است کی عورتوں کے لیے

آلہ وسلم کو
چاہی درخت
کے کہا ہے
عاشق
اسکو پہنا
یالینے
یہ وآلہ
مطہرات
بیٹے تھے
ابو داؤد
نیزین
کہ اگر د

حجابِ ستحب ہی یہ بھی معلوم ہو اگر جب بدن عورت کا باریک کپڑے کے اندر سے نظر آئی تو وہ عورت حکم برہنگی کا رکھتی ہی ولہذا طلعتہ اپنی مان سے ناقل ہیں کہ حصہ دختر عبدالرحمن پاس عایشہ صدیقہ کے گئی وہ ایک باریک اوڑھنی پہنے تھی عایشہ فی اوس شمار کو پہاڑ ڈالا اور ایک موٹی اوڑھنی او سکوا اور باوی رواہ مالک حصہ دختر برادر عایشہ تین عایشہ فی اون کو باریک اوڑھنی مین دیکھ کر حصہ کیا اور واسطی تاویب و تعلیم کے اوس باریک اوڑھنی کے دو ٹکڑے کر ڈالی اور اوس کی عوض شمار تکلیف پہنا دیا اہل علم و دین کی شان حق مین اپنی اور بیگانے کی دربارہ امر معروف نہی عن المنکر ہی ہوگی

ذکر درع قطری کا

عبدالسرین امین کے باپ کہتے ہیں مین پاس عایشہ رضی اللہ عنہا کے گیا وہ ایک درع قطری پہنے ہوئے تھیں جس کی تمیت پانچ درہم تھے مجھے کہا تو اپنی نگاہ طرف میری کنیز کے اوڑھنا اور اوس کو دیکھ کہ وہ عار کرتی ہے اور راضی نہیں ہوتی کہ اس کپڑے کو گھر مین پہنے یعنی چہ جای اس کی کہ اس کو ہنکارا بہر نکلے حالانکہ اسی کپڑے کا ایک درع میرا زادہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تھا جب کسی عورت کو پیش مین بیاہ کے ایسی سوار تھی تو وہ مجھے اس کپڑے کو عاریت منگوایا جیتی

روا
پہننے
حاجر
پہر
در
ہ
ام
اوڑھ
سر
ساتھ
زنا
حکبو
ہ
ابو

رواہ البخاری اس میں دلیل ہے زہد پر اور درپردہ نصیحت و ہدایت ہے
پہننے پر جامہ کم قیمت کی اور دلیل ہی جواز استعارہ لباس پر شادی وغیرہ میں

ذکر قبای دیباچ کا

جابر کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن قبای دیباچ پہنی
پھر ہٹ پٹ اوتا کر پاس عمر رضی اللہ عنہ کے بیچدی عمر نے وہ دونوں
درہم کو بیچ ڈالی رواہ مسلم بطولہ معلوم ہوا کہ لباس ریشمی کا پہننا منع
ہے اور اگر وہ دیباچ خالص نہ تھا تو خلافت تقویٰ جانکر اوسکو دور کر دیا

ذکر ایک پیچ کا

ام سلمہ کہتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری پاس آئی اور میں
اوڑھنی اوڑھ رہی تھی فرمایا ایک پیچ دے سر پہنہ دو پیچ رواہ ابو داؤد یعنی
سر پہاؤر گلی کے نیچے ایک پیچ کافی ہے نہ دو پیچ تاکہ اسراف و مشابہت
ساتھ مردوں کے ہو قالہ الطیبی ظاہر یہ ہے کہ مراد سر پہاڑ الیٹنا ہو
زنان عرب کی عادت ہے کہ سر کو کپڑے سے ڈھانکتی ہیں جیسے حصابہ
حکویان کی زچہ سر سے باندھتی ہیں حضرت نے فرمایا کہ ایک پیچ کافی
ہے زیادہ نہ لپیٹے تاکہ مشابہت نہ ہو

ذکر جامہ جدید کی پہننے کا

ابو امامہ کہتی ہیں عمر بن خطاب نے ایک نیا کپڑا پہنا پھر کہا الحمد للہ الذی

یہ کپڑے
نہ اعلیٰ
نہ صدیقہ
پہاڑ ڈالا
دو خیر اور
سہ کیا اور
سے کر ڈالی
میں اپنی
ہوئی

سعد عہد
درہم تھے
وکیہ کہ وہ
پہنے یعنی
کا ایک مع
رت کوئی
مکتوبہ جیتی

کسانی ما اوری به عورقی والتجلی به فی حیاتی پہر کہا مینی حضرت کو سنا
 فرماتے تھے کہ جس فی جامہ نو پہنکر یون کہا اور پرانا کپڑا لیکر صدمہ
 کر دیا وہ اس کی پناہ و حفظ و ترن رہیگا زندہ و مروہ رواہ احمد
 والترمذی وقال هذا حدیث غریب ابن ماجہ ابن مطر کا لفظ یہ ہے
 کہ علی رضی اللہ عنہ ایک کپڑا تین درجہ کو مول لیا پہر کہا الحمد للہ الذی رزقی من
 الدیاش ما التجلی به فی الناس فاوری به عورقی پہر کہا مینی حضرت کو سنا
 کہ اسی طرح کہتے تھے رواہ احمد

ذکر نام رکنے کا جامہ کو

ابو سعید خدری کہتے ہیں حضرت جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتی گاہی
 یا کرتے یا چادر پہر کہتے الحمد للہ کما کسو تنیہ اسألت خیرہ و
 خیر ما صنع له واعی ذلک من شکر و شرا ما صنع له رواہ الترمذی و ابو داؤد
 حدیث معاذ بن انس میں فرمایا ہے جسے کپڑا پہنا پہر کہا الحمد للہ الذی
 کسانی ہذا و رزقیہ من غیر حلال منی و لاقۃ تو اوس کے اگلے پچلے
 گناہ بخش دیے جاتی ہیں رواہ ابو داؤد و اہل علم و دین کا تجربہ
 ہے کہ جو شخص گناہ نہیں کرتا ہے اوس کے کپڑے جلد چرانے نہیں ہوتے
 اور عاصی کا لباس جلد کہنے و بوسیدہ ہو جاتا ہے یعنی دنیا و برنج میں بچے
 وجہ یہ کہ اکثر موتی کا کفن باقی نہیں رہتا بلکہ تن و بدن بھی اور بعض صلحا کا

کفن باو

شیخ

سرخ

بیجے

اس

کیا

پنے

چہ

شتر

نہو

اور

کاملہ

طہارت

پناہ

سج

کفن با وجو و طول زمن کے بلکہ تن و بدن بدستور باقی رہتا ہی و امد اعظم

ذکر موزہ کا

شیخ کہتی ہیں سیاہ موزہ کارکناسنت ہی اور زر و خست اور
سرخ بعت نجاشی فی حضرت کدو سیاہ موزے سادے بطور ہم یہ کہ
بیجے تے آپ فی او کو پہنا پھر وضو کیا اور او پر مسح فرمایا مین کہتا ہوں
اس حدیث کو ابن ماجہ و ترمذی نے ابن بریدہ عن اسیر سے روایت
کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ موزے بلا تقیید اس امر کے
پنے کہ اونکا چڑا مدبغ ہے یا نہیں اور مردار کا ہے یا مذبح کا ہے اس کی
کچھ تبجہ کی اور ظاہر حال پچل کیا اس سے حکم کو رکے کپڑے اور بوریاں
شطنجی وغیرہ فروش و سبط و دیگر اشیاء کا معلوم ہوا کہ جب ظاہرین نجاست
نہو تو حکم طہارت کا ہے انتہ مسح کرنا موزے پر سنت صحیحہ سے ثابت ہی
اور ترک نہیں کرتا اس کو مگر مبتدع ضال اور مسح کرنا موزے پر اگر طہارت
کاملہ پہننا ہے مینی متیم و معذور نہیں ہے تو درست ہے کیونکہ ان کی
طہارت ناقص ہے اور اگر ایک مسلمان نے پہلے پاؤں دھوئے پھر موزہ
پہنا پھر وضو کیا پورا پورا اس کو حدث ہوا تو اس کو ہمارے نزدیک
مسح کرنا روا ہے اور جو رکے بھی روا ہے حکم موزہ کا رکھنا ہے

ذکر پا پوش کا

حضرت کو سنا
پیر ایک صدمہ
رواہ احمد
بن مطر کا لفظ یہ ہے
لله الذی رزقنی من
سینہ حضرت کو سنا

و سکا نام لیتنی بگاری
اسألک خیرہ و
راہ التصدی واجبہ و
الحمد لله الذی
س کے اگلے پچلے
علم و دین کا تجربہ
پانے نہیں ہوتے
دنیا و برنخ میں ہے
نہی اور بعض صلی کا

پہننا جو قی کا سنت ہے قتادہ کستی مین مینے انس بن مالک سے کہا کہ
 حضرت کا نفل کیا تھا کہا اس کی دو قبائل تھے قبائل کتے مین والے
 جو درمیان دو انگشت کے ہوتا ہے اور یہ دے
 اس کی سمت ہے حضرت نبوت سے پہلے ایام عسرت مین برہنہ پائی
 چلے مین پہرا سبدا ہی نبوت سے تا آخر مرض الموت کہی ننگے پاؤں ہوتے
 مگر صحن کعبہ مین یا کسی جائے عبادت مین اور بعض اعزہ صالحین کو کوچ
 و بازار مین ننگے پاؤں چلتے پرتے مین سو یہ خلاف سنت ہے ہاں اگر
 صحرا ہو اور براہ انکار و تواضع چلی تو جائز ہے یا سبب عسرت و فقر کے
 اگر جو تائیس نبوت ہی روا ہے اتنے کلام الشیخ مین کہتا ہوں حضرت فی
 نفل واحد مین چلنے سے منع کیا ہے یہ نہی حدیث جابر مین رفائز و یک
 مسلم کی آئی ہے اور ابو ہریرہ کا لفظ رفایہ سے لایمشی احد کہ فی نفل
 واحد لیحفہما جعیلا و لیلعاهما جعیلا متفق علیہ اس حدیث سے
 فی الجملہ اشارہ طرف جواز احضار کے نکلتا ہے بشرحافی برہنہ پار کرتے تو
 زودہ ام برسرہ جهان پا پوش بی سبب این برہنہ پائی نیست
 اور حدیث جابر مین فرمایا ہے کہ جب اتمہ جوتے کا ٹوٹ جائے تو ایک جوتے
 مین دھلی جب تک کہ او کو درست نہ کر لے اور نہ ایک سوزے مین چلے
 رواہ مسلم اور وہ جو حدیث عالیشہ مین چلنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

اور دوسری روایت میں چلنا عایشہ کا ایک نعل میں آیا ہے رواہ الترمذی
 سو یہ امر نادر اصحیح خانہ میں تھا یا واسطی ضرورت یا بیان جواز کے ہوگا
 علاوہ اس کے اس حدیث کی صحت میں یہی کلام ہے ابن عمر کہتے ہیں
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی پاپوش پہنتے تھے جس میں بال نہ تھے
 رواہ البخاری یعنی صاف چمڑی کے انہوں نے کہا حضرت کے نعل میں دو
 تھے تھے رواہ البخاری ایک ستمہ درمیان آگوشے اور اوس کے پاس کی
 انگلی کے ہوتا تھا اور دوسرا درمیان بیچ کی انگلی اور اوس انگشت کے جو
 اوس کی متصل ہے جس کو بصر کہتے ہیں یہ پاپوش عرب ہندی میں چپل
 کہلاتی ہے حدیث جابر میں فرمایا ہے کثرت سے جو تاپنا کرو کہ مرو جتیک
 منتقل ہے راکب ہے رواہ مسلم اور اب پہنے کا یہ ہے کہ پہلے پائے
 راست میں پہنے اور چپا تو پائی چپ سے شروع کرے تاکہ پیچھے
 پہنے میں اول اور اوتارنی میں آخر ہو متفق علیہ من حدیث ابی ہریرۃ
 یرفعہ ابن عباس نے کہا حضرت کی نعل میں دو قبائل مشقنی الشراک تھے
 رواہ الترمذی یعنی دوسرا ستمہ تھا تاکہ پیچیدہ بنیں اور استوار رہیں اور
 حدیث جابر میں کثرت سے ہو کر جو تاپنے سے منع فرمایا ہے رواہ اہل السنن لکن
 چپ ہے کہ کثرت ہو کر پیچھے میں مشقت ہو نہ مطلقاً واللہ اعلم ابن عباس نے
 کہا سنت ہی کہ جب جو تاپنا اوتارنی کو بیٹھے تو نعلین کو اپنی پہلو کے پاس رکھے

بن مالک سے کہا کہ
 قبائل کہتے ہیں وال
 و رہتے
 میں برہنہ پائی
 پہنی ننگے پاؤں نہ
 اعرہ صاحبین کو
 سنت ہے ہاں اگر
 بعب عسرت و فقر کے
 کہتا ہوں حضرت فی
 جابر میں رفعا زویک
 پیشی احد کو فی نعل
 اس حدیث سے
 فی برہنہ پارہ کرتے تو
 برہنہ پائی نیست
 جائے تو ایک جو
 ی موزے میں چلے
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

رواہ ابو داود یعنی جو قیسمت نہ بیٹھے بلکہ جو تاوتا کر بیٹھے کہ او ابی مین
اور او کو جانب چپ رکے نہ جانب راست اور نہ سامنے اور نہ پیچھے

ذکر خاتم کا

حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ حضرت نے پہلے یعنی قبل حرمت زر کے
سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی پھر اس کو ہیک کر چاندی کی بنوائی او کا
نگینہ لٹین کف سے ملا رہتا تھا متفق علیہ اور حدیث علی میں تختم ذہب سے
منع فرمایا ہے رواہ مسلم اور حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ ایک مرد
کے ہاتھ میں خاتم زر دیکھ کر فرمایا کہ یہ ایک خچکاری ہے آگ کی رواہ مسلم
بطولہ حدیث طویل انس میں آیا ہے کہ حلقہ حضرت کی انگشتی کا چاندی
کا تھا رواہ مسلم و وسر الفظ یہ ہے کہ حلقہ و نگین دونوں چاندی کے تھے
رواہ البخاری تیسرے الفظ یہ ہے کہ حلقہ چاندی کا اور نگین جیشی تھا متصل
ہتیلی کے رکتے متفق علیہ یعنی سیاہ رنگ کا ہٹایا ساخت جیش یا خاتم
مقدوستے چوتھا لفظ یہ ہے کہ انگشتی کو بصر دست چپ میں پہنتے تھے
رواہ مسلم اور حدیث علی میں بھی آئی ہے تختم سے وسطی اور انگشتی متصل
وسطی میں رواہ مسلم عبد اللہ بن جعفر سے پہننا انگشتی کا دست راست
میں ہی رفا آیا ہے رواہ ابن ماجہ اور ابو داؤد میں ابن عمر سے پہن
لمتھمین پہننا مروی ہے معلوم ہوا کہ دونوں صورتیں جائز ہیں لیکن اکثر

احوال میں جانب چپ ہی استعمال فرماتے تھے اور حدیث بریدہ میں
پیتل کی انگوٹھی کو ناپسند فرما کر کہا کہ اس سے بوی اضمحام آتی ہے اور
لوہے کی انگوٹھی کو زیور اہل نار فرمایا ہے اور چاندی کی انگوٹھی کو کہا کہ
ایک قتال ہو یعنی اس سے کم وزن ہو رواہ الترمذی و ابوداؤد و النسائی

ذکر گنگرو کا

زبیرؓ فرماتا کہ ایک کنیز میری آزادی ہوئی میرے بیٹے کو پاس عمر بن خطاب
کی لگی تھی اس کے پانوں میں گنگرو تھے عمرؓ نے انکو توڑ ڈالا اور کہا میں
حضرت کو نسا ہے فرماتے تھے مع کل جس شیطان رواہ ابو داؤد حدیث
دلیل ہے اس پر جس زیور میں آواز نکلے اسکا پیننا حرام ہے خواہ پانوں
میں ہو یا اور کسی عضو میں بنانا کنیز عبدالرحمن بن حیان انصاری پائشہ
کے تھے کہ اتنے میں ایک لڑکی آئی وہ جلاجل پہنے تھے یعنی گنگرو وہ
آواز کرتے تھے یعنی جہم جہم بولتے تھے عایشہؓ فرماتی کہ تم اسکو میرے
پاس نہ لایا کرو مگر گنگرو قطع کر کے میں نے حضرت کو نسا فرماتے تھے لا تدخل
الملائكة بیتا فیه جس رواہ ابو داؤد

ذکر زیور زر کا

بعض احادیث سے حرمت زیور زر کی عورتوں پر یہی صراحت ثابت ہوتی
ہے جیسے حدیث ابو ہریرہؓ نزدیک ابوداؤد کی اور حدیث اسامہؓ نزدیک

اولیٰ ہی

ترجیح

ت زر کے

ہوئی اور کا

تم ذہب ہے

ہے کہ ایک مرد

کی رواہ مسلم

ی کا چاندی

ی کے تھے

مقتل

ن یا خواتم

پہنتے تھے

آئینہ پیش

ست رت

سے پائین

لکن اکثر

مناسبتی وغیرہ کی اور حدیث ائمتہ حذیفہ نزدیکی ابو داؤد کی لکن اہل علم نے ان احادیث کو منسوخ ہٹا دیا ہے بحديث علی رضی اللہ عنہ جس میں حضرت نے یہ فرمایا ہے کہ حریر و سونا حرام ہے ذکر راست پر یعنی نہ زمان است پر اور کسی نے کہا مراد وہ سونا ہے جس کی زکوٰۃ نہیں دی گئی چند تاریخ ان احادیث کی معلوم نہیں ہے لکن اتفاق جمہور ائمہ مذاہب جلت ذہب پر واسطی زنان است کے ایک علامت قوی ہے جو استعمال زیور زر پر واسطی اناث است کے مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ حضرت کے ازواج و بنات نے چاندی ہی کے زیور پر اقتصار کیا تھا اور زنان اہل بیت استعمال زیور زر سی پر نیز رکستی ہتھین یہ ایک قرینہ قوی ہے فضیلت ترک زیور ذہب اور قصر پر زیور سیم کی واللہ اعلم بالصواب

ذکر قوطہ باندہنی کا

اسمیں اختلاف ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمر پر قوطہ باندھا یا نہیں باندھا اور قمیص پر قوطہ باندھنا مکروہ ہے اس لیے کہ حضرت نے نہیں باندھا ہے اور حرب و غزا و سفر میں کمر باندھنا منع نہیں ہے خواہ جامہ پر باندھے یا پیرہن پر روضہ میں کہا ہے کہ جب نیا کپڑا قطع کری یا پہنے تو ان ایام میں مبارک ہے جس طرح کہ حدیث میں آیا ہے کہ جس نے قطع کیا دن یک شنبہ کی اوس کو غم پہنچی گا اور مبارک ہو گا اور جس نے قطع

کیا دن و شبی کے وہ اوس کو مبارک ہوگا اور جس نے قطع کیا دن و شبہ
 کے اوس کو چوہر چاکر لیا گیا یا آگ اوس کو جلادگی یا پانی ڈباو گیا اور جس نے
 قطع کیا دن و شبہ کے اسد اوس کے رزق کو کٹا دہ کر گیا اور کوئے
 مشقت اوس کی طرف نہ آئیگی اور اوس کے لیے معیشت ہوگی اور جس نے
 قطع کیا دن و شبہ کی اسد اوس کو علم و رزق دیا اور جس نے قطع کیا دن
 جمعہ کے اوس کی عمر و دولت زیادہ ہوگی اور جس نے قطع کیا دن و شبہ کے
 و دیار رہ گیا جب تک کہ وہ کپڑا اوس کے بدن میں ہوگا شیخ نے یہ
 روایت نقل کی لکن کچھ کلام اسپر نہیں کیا ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے
 کیونکہ کمین اتا پتا اسکا کسی کتاب صحیح یا سنن میں نہیں لگتا علاوہ اسکے
 سب ایام اسد تعالیٰ کے مین کوئی دن منحوس نہیں ہے اور نہ مخصوص ہے
 واسطی کسی کام کے یہ اور بات ہے کہ جن ایام کی فضیلت آئی ہے جیسے جمعہ
 و نحوہ اون ایام میں بنظر مین کوئی کام کرے لکن اس خبر میں روز و شبہ کو
 نامبارک نہیں آیا ہے حالانکہ حدیث میں آیا ہے بارک الله فی یوم السبت و النجس
 یہ دلیل واضح ہے وضع و نکارت پر اس خبر کے حکم صاحب روضہ فی نقل
 کیا ہے بل ان شیخ رح نے بعد اس کی یوں کہا ہے کہ زاد المتوہین میں لکھا ہے
 کہ یہ ایک قول ہے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا اور یہ بات حدیث سے ثابت نہیں
 ہے انتہ میں کہتا ہوں کہ مجھ کو اس میں بھی تامل ہے کہ حضرت امیر کا یہ قول

لیکن انہی علم
 نہ جس میں
 پرستی نہ زمان
 دی گئی ہے
 مذہب حلت
 جو از استمال
 یہی ہے کہ
 قصار کیا تھا
 یہ ایک قرینہ
 واللہ اعلم بالصواب

پر فوطہ باندھا یا
 حضرت نے
 میں ہے خواہ
 یا کپڑا قطع کری
 آیا ہے کہ جس نے
 اور جس نے قطع

پہر شیخ نے کہا ہے کہ حدیث میں یہی وقت رہی کہ نیا کپڑا شب جمعہ یا روز جمعہ
کو نہایت نماز جمعہ پہنے اور عیدین میں جامہ نو پہنے اوس کو مبارک کہنا چاہیے
کہ اوس کپڑے میں اوسکو دین سرور ہوگا بفضل اللہ و لطفہ و کرمہ انتہی لیکن
اس حدیث کا نشان بھی معلوم ہوا کہ کس جگہ کی ہے اور کیسی ہے رخصتہ
میں کہا ہے کہ جب نیا کپڑا پہنے دس بار انا ازلنا پڑھ کر اور پانی پر دم کر کی
اوس کپڑے پر چمک دے اور کپڑا نہایت نماز کے پہنے اور نیا کپڑا پہن کر
دو رکعت نماز شکرانہ پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اتم ہنوز وہ کپڑا اوس کی گردن
کے نہ پہونچا ہوگا کہ گناہ اوس کے معاف ہو جاویں گے اور سنت یہ ہے
کہ جب کپڑا بدن سے اتارے اوسکو تکر کے رکھے ورنہ اوس کو شیطان ہنستا
ہے اور موزہ کو بھی حفاظت سے رکھے جب نیا کپڑا یا موزہ پہنے پہلے غود
پہرستہ کہے اور اگر سورہ فاتحہ تین یا سات بار وقت پہننے جامہ نو یا موزہ
دستار نو یا چادر نو یا موزہ نو کی بدن پر پڑھے تو سرور پیدا ہوگا اور
صحت و عافیت سے رہیگا اور بیماری دور ہوگی اگر بیمار رہتا اور اگر قرضدا
ہے تو قرض ادا ہو جائیگا اور حلد و دوسرا جامہ تازہ میسر آئیگا اور پرانا کپڑا
اسی فقیر و سکین کو دیدے یا اپنے اہل و عیال کو بخش دے اگر وہ اس کے
مستحق ہوں کہ اس کام میں اجر بسیار و ثواب بی شمار ہے انتہی یہ عبارت
روضہ کی اسی طرح پر ہے جیسے اکثر ملا مشائخ کے بیانات ہوتے ہیں بنیاد

اس کی
نماز
صحیحہ نماز
بخاری
جو خاص
پس آو
چہ غفر

یا ایھا
جلا
امی
عورتوں
کہ بچان
بچان
نیکخت
حکم بہتری
اپنی رسو

اس کی کسی دلیل صحیح پر نہیں ہے فقط دینا جائز کہ نہ کامسکین کو حدیث کی
ثابت ہے محکو حضرت شیخ اور اون کے ایشال سے تعجب آتا ہے کہ آداب
صحیحہ ثابتہ مسنونہ کو چھوڑ کر کیون تعلق ایسے اقوال رجال سے ہوتی ہیں
بخاری ج نے کتاب ادب مفرد میں چہ سوادب سے زیادہ لکھے ہیں
جو خاص جناب رسالت اور اون کے اصحاب باجلالت سے ثابت ہیں
پس آداب و سنن مانورہ کے ہوتے ان اقوال غیر مستند پر عمل کرنا یعنی
چہ غفرلہ لنا ولہم اللہ آمین ثم آمین

نوکر گھونٹ کا

یا ایہا النبی قل لا زواجک و بنتک و نسائ المؤمنین یدنین علیہ من
جلا بیہن ذلک ادنی ان یعرفن فلا یو ذین و کان اللہ غفوراً رحیم
ای سب سے کہدی اپنی عورتوں کو اور اپنے بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی
عورتوں کو نیچے لگا لیں اپنے اور پوتوں کی اپنی چادرین آمین لگتا ہے
کہ بچان پڑین تو کوئی نہ ساوی اور ہے اللہ بخشنی والا مہربان
بچان پڑین کہ لونڈی نہیں بی بی ہے صاحب ناموں یا بد فرات نہیں
نیکخت ہے تو بنیت لوگ اس سی نہ اوجہین گھٹ اسکا نشان رکھا یہ
حکم بتری کا ہے آگے فرمایا اللہ بخشنی والا مہربان ہی انتے اللہ
اپنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امر فرماتا ہے کہ وہ مومن عورتوں کو

شب جمعہ یا روز جمعہ
کو مبارک کرنا چاہیے
و کہہ انتے لکن
اور کیسی ہے رخصتہ
ور پانی پر دم کی
اور نیا کپڑا پہن کر
و کپڑا اوس کی گردن
گے اور انت یہ ہے
و اوس کو شیطان ہنستا
وزہ پنے پہلے غور
پنہ جائزہ نوایا
سرور پیدا ہوگا او
بیار ہتا اور اگر قرضدا
آریگا اور پانا کپڑا
وے اگر وہ اس کے
یہ انتے یہ عبارت
مات ہوتے مین نیا

خاکر اپنی سیبیوں اور بیٹیوں کو بوجہ اونکی شرف و بزرگی کی اس بات کا
حکم دین کہ وہ نیچے لٹکالین اپنے اوپر ہٹوڑی سی اپنی چادرین تاکہ جاہلیت کے
عورتوں کی ہمت و علاست سی جدا ہو جائیں اور لونڈیوں کے نشان سی اونکا
تیز ہو جائی جلاب وہ چادر ہے جو اوڑھنی کے اوپر ہوتی ہے حضرت ابن
مسعود و عبیدہ حسن بصری و عبید بن جیسر و ابراہیم نخعی و عطاء خراسانی وغیر
واحد کا یہی قول ہی حافظ ابن کثیر کہتے ہیں وہو بمنزلة الانسا لایوم یعنی
جلاب آج کل بمنزلہ ازار کے ہے جو ہری نے کہا جلاب بلحفہ ہے ہنزل کے
ایک عورت فی اپنے کسی مقتول کا مریہ کہا ہے ۵

تمشی السنور الیہ وہی لایہ
مشی العذاری علیہن الجلابیب
یعنی اوس مقتول کی طرف گدھلتے ہیں اس حال میں کہ وہ بازی کرتے ہیں
مثل چلتے کنواری عورتوں کے کہ اونپر چادرین ہوں گدھکی چال کو کنواری
عورت کی چال کی ساہت اس لہی تشبیہ دی کہ گدھ آہستہ چلتا ہے جیسی کنواری
عورت شرم کی ماری آہستہ آہستہ چلتی ہی اور اوس کی پر بمنزلہ چادر کے
ہیں گویا گدھ اوس مقتول کی طرف ایسا چلتا ہوا آ رہا ہے جیسے کنواری عورت
چادر اوڑھے شرماتی ہوئی آ رہی ہے علی بن ابی طلحہ فی حضرت ابن عباس
سے روایات کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فی مومنین کی عورتوں کو امر فرمایا ہے
کہ جس وقت وہ اپنے گہروں سی کسی حاجت و کام میں نکلیں تو اپنے موندہ کو

سر کو
محمد
قول
گو کہ
لٹکا
ہیں
نے جو
نازل
گویا
تھیں
لونڈی
سیا ہی
کہ وہ
ہے یا
مرو
جو منع
استدلال

سر کی اور پسی چادرون کی ساتھ ڈھانک لیں اور ایک آنکھ کی رگدین
 محمد بن سیرین کہتے ہیں میں نے عبیدہ سلمانی سے اس عروہ کی اس
 قول کو پوچھا تو اونہوں نے اپنی موند اور سر کو ڈھانک لیا اور بائیں آنکھ
 کو کھلا رکھا عکسہ فی کہا کہ عورت اپنی ٹغزہ نخر کو چادری ڈھانک لی چادر کو اوپر
 لٹکالی ٹغزہ نخر دکھائی کو کہتے ہیں ٹغزہ اصل میں خیر گردن کے گوشے کو کہتے
 ہیں اور نخر پیش سینہ کو بولتی ہیں تو سینے کا گڑا یہی دکھائی ہے ابن ابی حاتم
 نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جس وقت یہ آیت
 نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں نکلین کان علی رؤسهن الغریبان من السکینۃ
 گویا اون کی سروں پر کوی تھ سکینہ و وقار سے اور اون پر سیاہ چادرین
 تھیں جن کو پہنتے تھے یونس بن یزید کہتے ہیں پہنے زہری سے پوچھا گیا
 لونڈی پر خمار یعنی اوڑھنی ہے بیاہی ہو یا بن بیاہی کہا اوپر خمار ہے اگر وہ
 بیاہی ہو اور حجاب ہی منع کی جائے کیونکہ لونڈیوں کے واسطی مکروہ ہے
 کہ وہ آزاد بیاہی عورتوں کے مشابہ بنیں اور اللہ تعالیٰ نے یون ہی فرمایا
 ہے یا ایہا النبی قل الایۃ اخراجہ ابن ابی حاتم سفیان ثوری رضی اللہ عنہ
 مروی ہے کہ ذی عورتوں کی زینت کی طرف نظر کرنا لایاس رہے اور اس
 جو منع کیا گیا ہے سبب خوف فتنہ کی نہ اون کی حرمت کی وجہ سے اور
 استدلال اس قول سے کیا وفساء للمنین ذلک ادنیٰ ان یعرفن فلا ینذرن

کی کی اس بات کا
 چادرین تاکہ جاپی کے
 نشان سی اون کا
 ہوتی ہے حضرت ابن
 عطاء خراسانی وغیر
 الاذا سالیم یعنی
 بلحفہ ہے ہذیل کے

ی علیہا الجلابیب
 وہ بازی کرتی ہیں
 کی چال کو کنواری
 چلتا ہے جیسی کنواری
 کی پر ہتھڑا چادر کے
 جیسے کنواری عورت
 حضرت ابن عباس
 ان کو امر فرمایا ہے
 ملین تو اپنے موند کو

کی یہ معنی ہیں کہ جس وقت وہ ایسا کریں گی یعنی گونگٹ ڈال ڈال لینگلی
 تو بچان لیجا لینگلی کہ وہ آزاد عورتیں ہیں لونڈیاں نہیں ہیں نہ رندیاں
 ہیں سدی نے تفسیر کیت باب میں یوں کہا ہے کہ کئی لوگ فاسق اہل بیت
 کے جس وقت اندھیرا ہو جاتا تو وہ رات کو راہ مدینہ کی طرف نکلتی عورتوں کو
 چھپرتے مدینے والوں کے گھر تک تھے جب رات ہو جاتی تو عورتیں اپنی
 قضاے حاجت کے واسطی رستوں کی طرف نکلتیں تو یہ فاسق اپنی غرض
 ادا سے چاہتے تھے کہ وہ عورت پر چادر دیکھتے تو کہتے یہ آزاد عورت ہے
 اوس سے باز رہتے اور جس وقت عورت پر چادر نہ دیکھتے تو کہتے یہ لونڈی
 ہے اوس پر دوڑ پڑتے مجاہد فی کہا کہ چادر اوڑھ لیں تو معلوم ہو جائے کہ وہ
 آزاد بی بیان ہیں کوئی فاسق ادا سے اذی و ریت کے ساتھ پیش
 نہ آئے اندھنور حسیم ہی نہیں زمانہ جاہلیت میں جو کہچہ گزر چکا ہے اللہ تعالیٰ
 اوس کو بخشد لگا اس لیے کہ عورتوں کو اس کا کہچہ علم نہ تھا ادا بعد علم کے
 جو عورت حلاف حکم کر گئی تو اوپر گناہ ہو گا اوس کی جزا سزا پانگلی
 قضاے البیان میں کہا ہے کہ جلابیب جمع ہے جلاباب کی جلاباب ایک کپڑا ہے
 جو خائینی اوڑھنی سے بڑا ہوتا ہے یعنی ٹکڑا جس کو عورت ذرع و خار کے
 اوپر اوڑھتی ہے جو ہری فی کہا جلاباب پلحفہ ہے شہابی کہا جلاباب ایک
 ازار واسع ہے جس کو اوڑھا لپیٹا جاتا ہے کسی نے کہا قلع ہے کسی نے کہا

ہر کپڑا چادر وغیرہ ہے جو عورت کی ساری بدن کو چھپا دے جیسا کہ حیث
 اعمطیہ سی صحیح میں ثابت ہوا ہے کہ کیا رسول اللہ و اسطی ایک ہمارے
 کے چادر نہیں ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا کہ اوس کی بہن کو چاہیے کہ وہ اپنے
 جلباب ہی اوس کو اوڑھادی و آخری کہتے ہیں مفسرین نے کہا ہے کہ اپنے
 مومنوں اور سروں کو ڈھانک لیں مگر ایک آنکھ تاکہ پہچانے جائیں کہ وہ آزاد
 ہیں تو اون سے کوئی انداز کے ساتھ پیش نہ آئے حضرت ابن عباس بھی سی
 کے قائل ہیں حضرت سید نے فرمایا کہ اپنا آداب مومنہ ڈھانک لی تو وہ نے
 کہا کہ جلباب کو اپنی پیشانی کے اوپر موڑے اور اوس کو مضبوط کر دے پہر کو
 ناک پر موڑ دی گوا اوس کی دونوں آنکھیں کھل جائیں لیکن سینے کو اور عظم جو
 یعنی اکثر مومنہ کو چھپالی ہر دن کے کہا کہ اپنے اوپر چادر ون کو اراخا کرین یعنی
 ڈال لیں لٹکا لیں اور اون سے اپنے مومنوں اور اطراف کو ڈھانک لیں
 حرف مرین تبعض کے واسطے ہی یعنی جلباب کا بعض و فضل اور پلو اپنے
 مومنہ پر لٹکالی متنع کر لی تاکہ لونڈی سی متمیز ہو جائے ذلک اذنی ان یعرفن
 فلا یؤذین کے یعنی ہیں کہ یہ چادر ون کا لٹکا لینا قریب تر ہے اس کے
 کہ وہ پہچانی جائیں لونڈیوں سی متمیز ہو جائیں لوگوں کو یہ بات ظاہر
 ہو جائے کہ وہ آزاد ہیں تو اہل ریت و فسق کی طرف سے ایذا نری جائیں
 اونکا اور اون کے گھر والوں کا لحاظ رکھیں اون سے چھپ کر لیں سی یہ مراد

وال ڈال لیں کی
 میں نہ زندیان
 س فاق اہل بیت
 طرف نکلتی عورتوں
 نو عورتیں اپنی
 فاسق اپنی خضر
 یہ آزاد عورت ہے
 تو کہتے یہ لونڈی
 ہو جائے کہ وہ
 کے ساتھ پیش
 چکا ہے اللہ تعالیٰ
 ان بعد علم کے
 جز اسرا یا لگی
 یاب ایک کپڑا ہے
 ت فرغ و غار کے
 کہا جلباب ایک
 ہے کسی نے کہا

نہیں ہی کہ منجملہ عورتوں کی عورت پہچانی جائے کہ وہ کون ہے بلکہ مراد ہی
 ہے کہ پہچان پڑیں کہ وہ آزاد ہیں لونڈیاں نہیں ہیں کیونکہ اونہوں نے
 ایک ایسا پہناوا پہنا ہے جو کہ آزاد عورتوں کی ساتھ خاص

فائدہ بیان میں تمیز لباس علماء کے

سبکی رحلہ سدرنی طبقات کبریٰ میں فرمایا ہے کہ ائمہ شافعیہ میں سے احمد
 بن حنبلہ رحلہ شامیہ بنی اس آیت کریمہ سی استنباط کیا ہے کہ اس
 زمانہ کی علماء جو بات اپنی لباس و پوشاک میں کرتے ہیں کہ آستینیں فراخ
 چوڑی چکلی رکھتے ہیں عمامہ ایک شکل خاص پر باندھتے ہیں طلیان اور تہ
 میں یہ بات اچھی ہے گو سلف فی اس کو نہیں کیا ہے کیونکہ اس میں اون کے
 واسطی ایک تمیز ہے اور اس سی وہ پہچانے جاتی ہیں تو اون کے فتووں
 اور قولوں کی طرف التفات کیا جاتا ہی اتنے اس سی معلوم ہوتا ہے کہ تمیز
 اشراف کا کسی علامت و نشان سی ہی ایک امر مشروع ہے اتنے صاحب
 فتح البیان و ام ظہر فرماتی ہیں کہ یہ کیا بار و استنباط ہی اور کیا قلیل النفع بات
 ہے خاص کر بعد اسکے کہ سنت مطہرین لباس و درازی لباس میں اسراف
 کرنیے ہی وارد ہو چکی ہے اور سلف امت و ائمہ ملت فی ہی اس سے منع فرمادیا
 تو یہ یہ استنباط کمان اور طلب تنزیل کمان یہ تو ایک بدعت ہی کہ او سکھ علماء
 و مشائخ و بانیہ کمالا سی لیبی علی قاری رضی اللہ عنہ فی او کی معرض ذم میں

یون فرمایا ہی عاقر کا لابلج و کما قہ کا لاخلج یعنی حامی ایسے جیسی رجبیان و
 استینین ایسی جیسے خرجیان اور اونپر اسکا بہت سخت انکار کیا ہی اور یہ جو ذکر کیا
 کہ زنی علماء و اشرف ایک سنت ہی سوا بن احراج فی منزل میں اسکو روکیا ہی کہ
 انکی زنی و لباس اوس زنی و لباس کی مخالف ہی جو زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 سلم اور عہد طہارہ راشدین رضی اللہ عنہم اور اون کی بعد خیر قرون میں تھے پہر اگر
 کوئی کہے کہ وہ اس لباس ہی پہچانے جاتے مین تو یون کہا جابی کہ وہ اگر لباس
 شکل اول پر پاتی رہتے تو بھی وہ اوس ہی پہچانی جاتی کیونکہ وہ لباس اوس لباس
 مخالف ہو تا جیسر لوگ اب مین علی قاری فی اونکے قول کی انکار مین طول کیا ہی اور
 صاحب فتح البیان فی حج الکرامہ مین ہی اسپر کلام مسطور فرمایا ہی طالب تفصیل کو خط
 رجوع کرے محمد بن کعب قرطبی سے مروی ہی کہ ایک شخص منافقون مین کامنہن کی بیٹی کو
 چہیرہ تا اونکو انڈا دیتا تھا اوس ہی جب کہتے تو کہتا کہ بیٹے اوس عورت کو لونڈی گمان کیا
 تھا اسلئے اللہ تعالیٰ فی منہن کی بیٹی کو امر فرمایا کہ لونڈی کی لباس کی مخالفت کرے
 اور اپنی اور اپنی چادر و نئے کچھ لٹکالین عورت اپنی ہونہ کو ڈانک لی مگر ایک آنکھ
 قریب تر ہی سکی کہ وہ پہچان پڑین تو انڈا نہ بجا مین اللہ فرماتا ہے کہ یہ لائق تر ہی اسکے
 کہ وہ پہچانی جائیں حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ جبوقت یہ آیت یدنین
 علیہن من جلا یبھن نازل ہوئی تو انصار کی سپیان نکلیں گویا اونکی سر و نہر کوٹے تھے
 سکینہ یعنی وقار کی جہت سی اور اونپر چادرین سیاہ مین جن کو وہ پہنے ہوئے تھیں

ہے بلکہ مروی
 نے اونہون نے
 سے خاص

مین سے احمد
 کیا ہے کہ اس
 استینین فراخ
 طلیان اور
 مین اون کے
 دن کے فتون
 ہوتا ہے کہ تین
 انتہے صاحب
 قلیل النفع بات
 مین اسراف
 سے منع فرمادیا
 کہ اوسکو علماء
 ہی معرض ذمہ

روایت میں اس طرح من البکۃ کا لفظ ہی حالانکہ اسکے کچھ معنی نہیں ہیں کیونکہ مر
 تشبیہ دینا ہے سیاہ چادرون کی کوٹے سی سکینت و وقار کی ساتھ اونکا وصف
 کرنا مراد نہیں ہی جیسے کہتے ہیں یعنی وقت تشبیہ سکون اور وقار کے کان علی
 دو سحر الطیر گویا اونکے سروں پر پرندے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 مروی ہے کہ ا کہ رحم کرے اللہ انصار کی عورتوں کو کہ جس وقت یہ آیت
 نازل ہوئی تو اونہوں نے اپنی مروط کو ہاڑا ہوا نکو اپنے سروں پر ڈالا
 پھر اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی گویا اونکے
 سروں پر کوٹے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آزاد
 عورت لونڈی کا لباس پہنتی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے ایماندار بیویوں کو
 حکم کیا کہ اپنے اور اپنی چادرون سے کچھ لٹکالین چادر کا لٹکانا یہی ہے کہ متنع
 ڈال لی اور اوس کو اپنی پیشانی پر کس کر باندھ دے اتن رضی اللہ عنہ
 کہتے ہیں کہ ایک لونڈی نقاب ڈالی ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر گزری تو
 وہ اوپر درہ لیکر چڑھ گیا اور فرمایا اسے ککاع تو آزاد عورتوں کے مشابہ
 بنتی ہے قناع کو ڈال دے صاحب بیتح البیان دام ظلہ فرماتے ہیں ککاع
 ایک کلمہ ہے کہ جس شخص کو حقیر جانتے ہیں جیسے غلام لونڈی حامل گنہام
 کم عقل بے وقوف اون کے واسطے اس کلمے کو بولتے ہیں جیسے ٹوکے
 اسی خسیس مخور تین اول اسلام میں اپنی عادت جاہلیت پر مبتذل رہتی

تشریح
 نہ تھا
 کے
 لونڈ
 اور
 ملا
 طبع
 بیا
 رنگ
 حلقہ
 کے
 ولا
 ہے
 ہے
 کیے
 فرغ

تین عورت مرع و خمار میں باہر نکلتی آزاد و لونڈی میں کہ بفضل و تہنیر
 نہ تافتیان گہرو بی قید لوگ چھڑتے جس وقت وہ واسطے قضای حاجت
 کے رات کو کجورون اور گنجان درختوں میں نکلتی تھیں یہ چھڑنا و کج
 لونڈیوں کو تھا کہ یہی لونڈی خیال کر کے حرہ کو بھی چھڑتے تھے اس لیے
 اون کو حکم ہوا کہ اپنا لباس برخلاف لباس لونڈیوں کے ہنائیں
 ملاحظہ پنہین سر اور مو نہ چھپائیں تاکہ کوئی طمع کرنے والا اون میں
 طمع کرے کذا فی مرآة النساء

خاتمہ

بیان ماسبق سی یہ بات ثابت ہوئی کہ راجح تحریم مصغریہ مصغریہ
 زنگ سرخ حاصل ہوتا ہے اور وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 حلالہ و حرامہ پناہتا سوشافعیہ و مالکیہ وغیرہم قائل جواز لبس احمر میں اگر مصغریہ
 کے سوا اور حنفیہ ہر سرخ زنگ کو مکروہ و حرام کہتے ہیں لیکن ان کے سوا
 دلائل مخدوش و مجروح ہیں تفصیل اس جرح کی کتاب ہدایۃ السائلین
 ہے ابن القیم کا یہ کہنا کہ مراد حمر اسی مخطوط ہے نہ احمر محض خلاف ظاہر روایت
 ہے حافظ نے فتح الباری میں دربارہ جامہ سرخ زنگ سات مذہب قبل
 کیے ہیں اور جانب جواز کو راجح کہا ہے یہی حق ہے نہ اسفید و سیاہ و سنہرہ
 و زعفر و بلونات سوسپ کا جواز احادیث سے واسطی مردون کے ثابت ہے

فی نہیں میں کیونکر مر
 ملی ساتھ اون کا صوف
 و قار کے کان علی
 لیشہ رضی اللہ عنہا
 وقت یہ آیت
 اپنے سر وں پر ڈالا
 پنے ہاڑ پڑی گویا کون
 مروی ہے کہ آزاد
 ایماندار سیوں کو
 کھانا ہی ہے کہ مقت
 رضی اللہ عنہ
 مدینہ پر گزری تو
 دن کے مشابہ
 تے میں ککاع
 ی حامل گنم
 میں جیسے ٹوکے
 پر مبتذل رہتی

ابن عمر سے روایا و توقفا رنگ زعفرانی کا پینا ثابت ہوا ہے رواہ احمد
 و اہل السنن بلکہ یہ رنگ حضرت کو سب سے زیادہ محبوب تھا اور سوا اس
 رنگ کی اور ان بزعفران بھی ثابت ہے اور جس کپڑے پر صورت صلیب کے
 یا اور کسی حیوان کی ہوا و سکا پینا درست نہیں ہے حدیث عائشہؓ پر
 دلیل ہے رواہ البخاری وغیرہ انہو داود و احمد کا لفظ یہ ہے لم یکن فی بیتہ
 ثوب فیہ تصالیب الا نقضہ و اخرجه النسائی ایضا ان تصویر وخت و
 سخوہ کی لایا بس ہے اور پینا قمیص و عمامہ کا ثابت ہے رہا پاجامہ سو
 حدیث ابوامامہؓ میں فرمایا ہے نہ رولوا و انزلوا و خالفوا اہل الکتاب
 رواہ احمد و الطبرانی و سندہ حسن اور بہت سے ائمہ نے تصریح کی ہے
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراویل خرید کی ظاہر ہی ہے کہ وسطی
 پینے کے مول لی ہوگی ابن القیمؒ نے لکھا ہے کان صلی اللہ علیہ وآلہ و
 سلم یلبس القلنسۃ بغیر عمامۃ و یلبس العمامۃ بغیر قلنسۃ انتھی
 اس صورت میں یہ کہنا کہ تنہا کلاہ پینا زنی مشرکین ہے کا تقد صحیح نہ
 بشیر گاتھنیک عمارت ہے اور ترک او سکا زنی عجم ہے ع سخت ایٹکی
 زیر دستا کسی اور پینا ثوب غلوط بحریرہ کا ممنوع ہے لہذا آج کل شروع
 کتے مین نظر بلیل ورنہ جمہور قائل اباحت مین تفصیل ان مباحث کی
 کتاب لیل الطالب مین مرقوم ہے اوس کی طرف رجوع کرنا چاہیے

ذکر پاجامہ

ذکر تنگ

اس زمانہ آخر میں جس طرح جملہ امور ماکل و مشارب و مطاعم و مساکن و مناکح میں احداثات غیر محصور ہوئے ہیں اسی طرح ملابس میں بھی تبدلات عجیبہ و غریبہ ظاہر ہوئے ہیں اہل کتاب کی ایک وضع خاص ہے اور ہندو کی بھی طرح مخصوص ہے اور ترک نے طور کا لباس پہنتے ہیں اور قرس و مجوس اپنے ڈھنگ کا لکن جو گولن میں اسلام کے قائل ہیں وہ لباس میں ہم طرز قوم خود ہیں کوئی اون میں استہمام اتباع سنن و آداب لباس کا طریقہ ماثورہ پر حق میں مرد و زن کے نہیں رکھتا ہے علی الخصوص مسلمان ہندو سے زیادہ آزادگی میں رہتے ہیں جس کے جی میں جس طرح کا تراش خراش پسند آتا ہے وہ اوی کو اختیار کرتا ہے خواہ زی دین ہو یا زی فسق یا زی کفر تنوع کا مقدار اس درجہ تک پہنچا ہے کہ ایک شہر یا ایک محلہ بلکہ ایک گھر میں ہی اتحاد وضع کا نہیں ہے اور کسی جگہ تکلفیت کسیہ و ملابس ہی یعنی ٹوپی کسی قوم کی اور پاجامہ کسی قوم کا اور جو کسی طائفہ کا غرض کہ لوگ صد و ستار و صد گنتار و ہزار رفتار و ہزار کردار ہو گئے ہیں غربت اسلام نے بالکل اہل اسلام کو اون کی ہیئت و تدبیر و شکل ایسانی و صورت اسلامی سے بدل دیا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ سارا لباس مروج غیر ماثورہ حرام محبت یا ناجائز محض ہے اگرچہ غالباً ایسا ہی حال ہے بلکہ بعض اوضاع جائز ہوں گے گو ماثورہ سلف نہ ہوں مگر وضع سلف پر مقرر

ہے رواہ احمد
تھا اور سوا اس
صورت صلیب کے
شمالیہ سپر
ہے لیکن فی بیتہ
تصویر درخت و
ہے یا پاجامہ سو
اہل الکتاب
تے تصریح کی ہے
یہ ہے کہ واسطی
اللہ علیہ والہ و
موتا انتھی
کا تقدیر صحیح نہ
ع تحت انکلی
سکو آج کل شریع
ان مباحث کی
رنا چاہیے ف

علماء و مشائخ مین فی ہزار سو نفر بھی معلوم نہیں ہوتی ہم عجم پر اور یہاں
 کے مسلمان پر مرد ہوں یا عورت کیا حسرت و افسوس ظاہر کریں کہ حرمین
 شریفین کا لباس بھی گو طریقہ عرب پر کہلاتا ہے اور مشابہ قبائل و عشائر
 عرب ہے لکن سنت کی شکل سے بغایت دور اور سرف و خیلا و نحو ہما
 نہایت نزدیک ہے جب مردوں کا یہ حال ہے کہ اونہوں فی اپنی مستقیم
 روش چوڑی اور فاق عجم کی اوضاع مختصرہ روز افزون پسند کیے تو
 زنان ناقص العقل والدین کا کیا ذکر ہے کہ فی الحال ستورات اکثر اہل اسلام
 نے وہ وضع اختیار کی ہے جو شرعاً حرام ہے بلکہ زبان شارع پر لعنت
 آئی ہے جس کو دیکھو بیچائی کا جامہ پہنے ہوئے ہے نہ اس کا ڈرنہ رسول
 سے حیا اگر یہ بات نہ تھی کہ پوری شکل زنان عرب کی سی ہوتی تو بہلا
 آتا تو ہونا ضرور تھا کہ اتحقاق لعنت سے بچکر جائز مباح پر قصر ہو مادیہ
 سر سے گرا رہتا ہے اگیا ایسی باریک کہ سارا سینہ منکشف ہوتا ہے کرتی
 اتنی چھوٹی کہ شکم و ناف ظاہر ہے پا جامہ وہ جو و اصف بقیہ ستر ہے اگر
 کلی دار ہے تو اس طرف صریح ہے اور اگر چوڑی دار ہے تو ہر دو قدم کشوں
 بہین لباس و جامہ وہ باریک جو کسی عضو کا ساونہ نہیں ہے بعض عورتیں
 نعلین مردانہ و انگر کہ و صدر یہ کا استعمال رکھتی ہیں حالانکہ اس فعل پر
 لعنت آئی ہے بالکلہ کارخانہ دین و ایمان کا برہم اور لباس اسلام کا

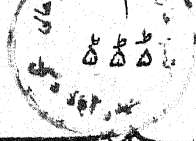
درسم ہو گیا ہی معذایہ لوگ مسلمان با اسیان مہین اور خیر کی وضع پر
طاعن اور اپنی تراش و خراش و ایجا و نار و اپنا زبان و کان امر اللہ
قد رامقد و راہذا اخر الرسالۃ والحمد لله اولاً و آخراً آج روز و شنبہ

۲۴ - رمضان المبارک شنبہ ۱۳۰۱ ہجری کو باوجود شست

حواس کے چار دن مین یہ رسالہ بعونہ تعالیٰ

وصونہ تمام ہوا والحمد لله الذی

بنعمتہ تمم الصالحات



۱۷۰۱۷	نمبر
۱۸	نمبر
	نمبر

فی ہم ہم پر اور بیان
ظاہر کرین کہ مین
شبابہ قبائل و عشائر
و خیلا و نحو ہما
و ہون فی اپنی متیم
را افزون پسند کیے تو
ستورات اکثر اہل اسلام
ن شاعر پر لغت
نہ اللہ کا ڈرنہ سول
لی سی ہوتی تو بہلا
ن مباح پر قصر تو اوٹ
نکشف ہوتا ہے کرتی
صف بقیہ ستر ہے اگر
ہے تو ہر دو قدم کشون
ن ہے بعض عورتین
ن حالانکہ اس فعل پر
اور با اس سلام کا

رَفْعُ الْخُرْقَةِ بِشَرَفِ الْحُرْفَةِ

	فصل
الف ٥	فصل
	كتاب

١٥٥

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله خالق الحرف ومقتدر الصنائع والصلوة والسلام على خير خلقه محمد
 ذی المعارج والبدائع وعلى آله وصحبه مؤدی الامانات الى اهلها والودائع
 اما بعد یہ رسالہ ہی بیان میں اختیار حرفہ و صنعت کی بعض جاہلون کو یہ خیال
 ہوتا ہے کہ پیشہ کرنا ایک طرح کی ذلت و رذالت ہے و اسطی صاحب پیشہ کے اور
 جو لوگ اہل شرف ہیں وہ اختیار حرفہ و کسب ہی عامر کرتے ہیں سو یہ بلا و سفاهت
 سوا ان بلا و ہند کی کسی اور ملک میں دیکھی نہیں گئی بلکہ عامہ مخلوق خدا کا رفق
 خدائی اسی پیشہ وری اور کتساب صنائع میں رکھا ہے اور اصول جملہ حرف و
 صنائع کے مشکوٰۃ نبوت انبیاء علیہم السلام سے یا ملوک صلحا و یا اولیای کرام سے

ماخوذ ہے

اصول

بدون

کا قرا

تا ایند

کا یعنی

وجہ سی

بطور ملک

نے و

رذالت

ہے کہ

کی او سک

ورذالت

سہی

اندازہ

شمارت

بابت

ماخوذ ہیں الاما شاء اللہ تعالیٰ اور کتاب عزیز و سنت مطہر و مثل ہے بیان
 اصول حرف پر بلکہ شارع علیہ السلام فی ترغیب دی ہے عمل بد پر سو عیہ عمل
 بد و کتاب حرف کی نہیں ہو سکتا ہی پس جبکہ ثبوت شرف و جواز پیشہ دی
 کا قرآن و حدیث و شرع شریف و کتب سیر و تواریخ سے از آدم علیہ السلام
 تا اسیدم ثابت ہی تو پہر عار کرنا شرفا کا اس شرف سی اور رذالت بھنا احترام
 کا یعنی چہ چیل اولاد شرفای ہند میں بسبب بی علمی کے حادث ہو ا ہی اور اسی
 وجہ سی جبکہ سب معاشیں او کی جو بوجہ علم و فضل آبار و اجدا و طرف سے ملوک کی
 بطور ملک و وظیفہ مقرر تھی باقی نرہی اور غربت و افلاس و تہیدستی و فقر و حیلج
 نے دامن او کا پکڑا تو او ہنوں فی اختیار کرنا کسی حرفے کا اپنے لیے ذلت و
 رذالت سمجھ کر پسند نہ کیا ورنہ اللہ تعالیٰ فی حرف و صنائع میں یہ برکت نمایاں کہی
 ہے کہ صاحب حرفہ سدریق سے تو ہرگز محروم نہیں رہتا ہے اور بقدر کفاف
 کی او کو ضروری رزق مل جاتا ہی اور یہ احترام و اکتاب او کو مذلت و مال
 و رذالت گدائی سے محفوظ رکھتا ہی پہر کسی حرفے میں ایسی دست بھی دیکھی
 سنی ہے کہ صاحب حرفہ آفات الموت کا مالک ہو گیا اور مقدمات اوں کے
 اندازہ حساب سے بڑھ گئے یہ برکت کسی اور ہنرمین کم ہوتی ہے الغرض گلج
 ثابت کرنا شرف احترام کا ہی نہ استغناء بلکہ صنائع کا تاکہ مومن دیندار عقیدہ بنا
 بابت اس مسئلے کی درست کر لی اور بصورت میسر نہ آئی رزق کے بندہ نیکو کر

لی خلیہ خلفہ محمد
 الی اہلہ والو علیہ
 ج جابلون کو یہ خیال
 صاحب پیشہ کے اور
 بن سو یہ بلا و سفاہت
 ماری مخلوق خدا کا رزق
 اصول جملہ حرف و
 اولیای کرام سے

چاکری و حکومت و علم و فن کی اگر ممکن ہو تو کسی قسم کی تجارت یا صنعت یا حرفت کیلئے
 اپنی اور اپنے اہل و عیال کی شکم پروری کرے ہاں جو حرفے ایسے ہیں کہ
 شرعاً جائز نہیں اور سوا احتراز کرنا ضرور ہے یا جو حرفے مخصوص برزالت ہیں یا انہو
 ہی بجا بہتر ہوتا ہی غالب صحابہ و تابعین و تبع تابعین و رواۃ حدیث و علمائے این
 و مجتہدین شرع عسین اہل عرفہ گذری ہیں حضرت ابو بکرؓ بزاز سی کرتے تھے اور
 حضرت عمرؓ بیج و شرا اور عثمان رضی اللہ عنہ تاجر تھے اور رابیان حدیث میں
 کوئی زیات تھا اور کوئی سامان اور کوئی خذار اور امام ابو حنیفہ و ابن سیرین تاجر تھے
 اور اولیاء میں کوئی نساج اور کوئی خزانہ اور کوئی دقاق اور کوئی حداد اور کوئی
 وراق اور کوئی قصار اور کوئی حلاج اور کوئی جمال اور کوئی تنوآص تھا و مس علی ذلک
 اگر سب کا استقرا کیا جا ہی تو اوراق کثیرہ مستغرق ہو جائیں غرض کہ حرفہ او چیز ہی ہو
 نسب انسان کا اور چیز اول صفت ہی اور ثنائی ذات ہی نسب میں ساری ہی آدم
 ایک ہیں اس لیے کہ آدم و حوا کی اولاد میں ہیں آدمؑ مٹی سے پیدا کیے گئے تھے
 یہی اصل ہے ہر آدمی کی فخر کرنا نسب پر شمار جاہلیت کا ہے نہ شمار اسلام کا ہاں
 اللہ تعالیٰ فی نسل آدم کو شہوب و قبائل پر تقسیم فرما دیا ہے اس میں بہت سی فوائد و
 مصالح مندرج ہیں از انجملہ ایک بات یہ ہے کہ صلہ رحم موقوف ہی معرفت انساب
 یا مثلاً بنی ہاشم کو فضیلت دی ہو غیر سراسل مرین کہ مال نہ کوۃ او نہ حرام ہے یا بنے
 فاطمہ مخصوص ہیں ساتھ مزید شرف و کرم و فضل کے اور انہیں فی اکملہ رعایت کفالت

کی ہی
 کہ سا
 عین
 کارخا
 جس
 میں
 میں
 بادشا
 حکم
 مورچ
 ابطر
 باب
 جو انج
 دور
 سے
 رفعا
 ظلم

کی بھی ملحوظ رکھی گئی ہے سوان اضافات کی وجہ سے یہ بات لازم نہیں آتی تھی
 کہ سادات غیر سادات کو حقیر و ذلیل و خوار و رسوا سمجھ کر نظر حقارت دیکھیں کہ یہ
 عین جبل و غما و محض ہو کہ چونکہ یہ امتیاز انساب کا اسی دنیا میں واسطی انتظام
 کا خانہ عالم فانی کے ہے اور جہان جاودانی میں کسی نسیب و حسب کو کوئی نسب
 و حسب کام نہ آئیگا الا من اتی اللہ بقلب سلیم قول فیصل رب کریم کا اس معاملہ فحیم
 میں یہ حیران کن مکتوم اللہ اتقا کم اور فرمایا ان اولیاءہ الا الملقون قیامت
 میں جو کچھ عورت و آب و رہوگی وہ اہل علم و اہل دین و تقویٰ کی ہوگی پس بیش کسی
 بادشاہ و اسیر و وزیر و حاکم و والی و پہلوان اکول و شروب و خوم کی بلکہ یہ سب
 تکبر و فخر کرنے والی ذات و نسب پر اوس دن سب سے زیادہ ذلیل و خوار ہونگے اور
 مورچی کی طرح پامال خلائق بنیں گے یہ ساری خیالات اہل دنیا و تکبرین جہلا کے
 ابطال باطلاات ہیں حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے باز رہیں تو میں فخر کرنے سی
 باپ داد و ن پر جو مر گئے ہیں وہ تو کو ملا ہیں جہنم کے یا خوار تر ہیں اللہ پر گریبی سر
 جو اپنی ناک سی غلیظہ کو لڑکا تا ہے اللہ نے تم سی نخوت جاہلیت اور فخر بالآباء کو
 دور کر دیا اب تو یہی مومن تقی ہے یا فاجر شقی ہے سب لوگ بنی آدم ہیں آدمؑ
 سے بنے ہیں رواہ الترمذی و ابوداؤد اور حدیث عیاض بن حمار مجاشعی میں
 رفعا آیا ہے کہ اللہ فی مجھے جی بھیجی ہے کہ تم خاک ساری اختیار کرو کوئی کسی پر فخر اور
 ظلم نہ کری رواہ مسلم و ابو فخر سے دعویٰ غلط و کبر و شتر کا ہی الغرض انسان کو لازم

ت یا حضرت کیلکہ
 ہے ایسے میں کہ
 بزدالت میں انہو
 حدیث و علمانی بن
 رتے تھے اور
 یان حدیث میں
 ابن سیرین تاجر
 حداد اور کوئے
 تھا و قس علی ذلک
 شکہ حرفہ او چیز ہی اور
 میں ساری بنی آدم
 یہاں کیے گئے تھے
 شمار اسلام کا ہاں
 بہت سی فوائد و
 ہی معرفت از سابقہ
 نیز حرام ہے یا بنے
 فی اکمل رعایت کفار

کہ جب اونہی اقرار ایمان کا کر لیا ہی تو اب ہر باب و فصل میں مطابق شرح شریف کے قول و فعل و حال میں رہی کسی جاہل بدوین اور دنیا دار مغرور کے کہنے سننے میں اگر اپنے دین کو ضائع کرے وباللہ التوفیق

فصل بیان میں ترغیب و ثبوت شرف و کتاب کے

قال اللہ تعالیٰ و علم ادم الاسماء کلھا سیوطی نے اصول لغت میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے علہ فی تلك الاسماء الف حرفة مما يحتاج اولاده اليها كما علہ الاسن کلھا من العنبة والسریدانیة والعبدانیة وغیدھا پیر آدم فی ہر چیز کا نام رکھا وہ ہی نام اوس چیز کا قیاس تک چلا جاتا ہے جب وہ کسی اولاد کثرت سے ہوئی تو ہر ایک کو اونہی ایک زبان اور ایک حرف سیکھ لیا جس کو جتنی استعداد تحصیل کمالات آدمیت کی تھی وہ اوتنا ماہر صنائع و حرف ہو گیا اور وہ حرفے قرناً بعد قرن اور بطباء و طبین اونہی اولاد میں باقی رہ گئے ہر حرفہ اوس شخص کی طرف منسوب ہوا جس سے اوسکی ابتداء ہوئی تھی اور ہاتھ پر اوس کی متعین شہیرا تھا جیسے کتابت و خیاطت کہ یہ ادریس علیہ السلام ہی نکلی ہی شیخ علامہ علاء الدین سکتواری رحمہ نے محاضرۃ الاول و ساقیۃ الاول و اخرین لکھا ہی کہ قاعدہ کلیہ یہ کہ نسبت ہر ایسے حرفے کی جکا واضح اول معلوم نہ ہو طرف آدم صنفی علیہ السلام کی کرنا چاہیے اور انتساب حرفے کا طرف خلاف ملت اسلامیہ کے جائز نہیں ہے جیسے کسی حرفے کو طرف حبشہ وغیرہ کی

منسوب کرنا
حاجتہ حرف
تاریخ اوس
طرف ابوال
حق تعالیٰ
تواس اقد
اکوان واح
ذک و اللہ
قط خیرام
وغیرہ ابن
کسی شخص
اپنے ہی
ہر کہ
یہ حدیث
اعمال و
میں ناجا
شرف و

بی طابق شرح شریف
ارغور کے کہنے سننے

کتاب کے

فت میں ابن عباس
نے فرمایا ہے علم
اللسن کلھا من العزیز
ما وہی نام اوس چیز
فی توہر ایک فی اوس
کلمات آدمیت
قرن اور بطن بعد بن
واجس سے اوسکی
ت و خیاطت کہ یہ
م نے محضر الاول
رفنے کی جبکا واضح
ب حرفے کا طرف
من جشیہ وغیرہ کی

نواختہ

منسوب کرنا اگرچہ اخذ حرفے کا وقت ضرورت کی کافر سے ہی جائز ہے کیونکہ نبی آدم
حاجمند حرف ہوتے ہیں سوجب کوئی حرفہ ایسا ہو کہ امر معاش میں جائز ہے اور
تاریخ اوس کے واضح اول کی علی تحقیق معلوم نہیں ہو سکتی ہے تو اوسکا انتساب
طرف ابو البشر علیہ السلام کی ہونا چاہیے اس لیے کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ
حق تعالیٰ نے اون کو ہمراہ تعلیم اسماء اشیاء کے ہزار حرفے ہی تعلیم فرما دیے تھے
تو اس اعتبار سے وہی مقتدی تھیری اس لیے کہ وہ اصل ہر کمال اور معدن جقائق
اکوان و احوال تھے دھوا ول خلیفۃ ظہر بالکمالات الکائنۃ فی الاکوان فلیحفظ
ذاتک واللہ الموفق انتہی مقدم بن سعدی کرب رفعا کتے ہیں ما اکل احد طعاما
قط خیرا من ان یا کل من عمل یدہ وان نبی اللہ داؤد کان یا کل من عمل یدہ رواہ البخاری
وعبدہ ابن ماجہ کا لفظ رفعا یون ہو ما کسب الرجل کسبا الطیب من عمل یدہ یعنی کہا
کسی شخص نے کوئی کما نا بہتر اس کو کہ اپنے ہاتھ کے کام سے کہا ہی داؤد علیہ السلام
اپنے ہی ہاتھ کے عمل سے کما تے تھے سب زیادہ پاکیزہ ترکائی اپنی ہاتھ کا کام
ہر کہ نان از عمل خویش خورد منت حاتم طائی نہ برد

یہ حدیث دلیل ہے شرف عمل بالید پر اور مرغب ہی کتاب میں اس میں سارے
اعمال و حرف و صنائع و متکاری عموما و شولا و دخل ہیں مگر وہ عمل جو کہ مثلا شرع
میں ناجائز تھیری اس عمل کو حضرت نے طیب کسب فرمایا ہوا اس کو زیادہ اور کیا
شرف و اعلیٰ حرفے کے درکار ہے کہ جو کچھ اسو اس حرفے کے ہے وہ درجہ میں

حرفی سے کتر ہو حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہی لان یخطب احد کو خرمۃ علی ظہر
 خیر لہ من ان یسال احدا فی عطیہ او یمنعہ رواہ مالک و البخاری و مسلم و الترمذی
 و النسائی یعنی اگر ایک شخص ایک گنہ گار کی اپنی پیٹھ پر لا کر لای تو یہ بہتر ہے
 اس سے کہ کسی سے وہ سوال کرے بہرہ و شخص او کو دے یا نہی اس حدیث سے
 جو از پیشہ ہیزم کشی کا اور فضیلت اس کی سوال پر اور نہایت سوال کی اور ناجائز
 ہونا و سکا ثابت ہوا اس زمانے میں اولاد شرفاء مسلمین سوال سے تو عاجز نہیں کرتی
 اور ہر امر غریب و اظہار اپنے شرف آبار و غیر ہم کار کے طالب صدقہ و خیرات
 ہوتی ہی لیکن اگر کوہ کہ تم کوئی حرفہ اختیار کر لو تو اس بات سے او کو سخت انکار ہوتا
 اور عار آتی ہے یہ تحقیق اختیار کرنا کا ہے عار پر اور انکار کرنا جو حق شرع
 لاحول و لا قوۃ الا باللہ زیرین عوام کا لفظ رفعایون ہے لان یاخذ احد کم جملہ
 فیاتی بخرمۃ من خطب علی ظہرہ فی بیعہا فیکف بھا وجہ خیر لہ من ان یسال الناس
 اعطوہ ام منعہ رواہ البخاری یعنی ہیزم فروش سے آبرو بچانا بہتر ہے بہیک مانگنے سے
 یہ حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ حرفی میں آبرو رہتی ہے اور سوال سے ذلت نصیب ہوتی
 ہے اب جو کوئی حرفی کو بی آبروئی سمجھے تو وہ بڑا احمق ہے آبرو ہی اور جو سوال کو
 اچھا جانی وہ سخت ذلیل و خوار و رذیل ہے گو آپ کو شریف سمجھے حدیث انس میں آیا ہے
 کہ حضرت نے ایک مرد انصاری مجلس میں پوچھا تھا تیرے پاس کیا ہے کہا ایک ٹاٹ
 ایک پیالہ پانی پینے کا ہے آپ نے وہ لیکر نیلام کیا اور فرمایا ایک درہم کا طعام لیکر گھر میں

دی اور ایک درہم سے ایک کلمہ ڈی خرید کر اونے اٹھی سح کیا حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اوس میں دستہ ڈالا اور فرمایا جا لکڑی کاٹ کر بیچ
 میں تم کو پندرہ دن تک پہنچ دیکھو دن دہ گیا اور اٹھی سح کیا اوس کی پاس میں
 درہم ہو گئے اوس نے بعض کا کمانا خرید کیا اور بعض کا کپڑا حضرت نے اوس سے فرمایا
 هذا خبرك من ان تجي المسئلة في وجهك يوم القيامة رواه ابن داود واللفظه
 والناسي والترمذي وقال حديث حسن یعنی یہ ضروری تیرے لیے اس کو بہتر
 کہ قیامت میں یہ سوال ایک داغ تیرے چہرے پر ہو معلوم ہوا کہ حرفہ کیا ہی حقیر
 کیونکہ نہ کہن پر بھی سوال کرنے بیک مانگنے سے بہتر ہے اس حرفہ کو ایک قرن
 یہ بھی حاصل ہوا کہ جو حضرت نے اوس کی کلمہ ڈی میں دستہ ڈالا اور اوس کو یہ پیشہ تعلیم
 فرمایا یہ دلیل ہی ہے کہ احتساب ایک پاک کمائی اور حلال روزی ہی و لہذا احمد
 لکڑ کثیران کو یہ حدیث سن کر خوشی کرنا چاہیے کہ یہ پیشہ کموسہ الانبیاء فی سکما یا رہے
 دلا خوش باشش کان محبوب جاننا بمسکینان و درویشان سری ہست
 سعید بن عمیر کہتے ہیں حضرت سے پوچھا تھا کون سا کسب اہل ہے فرمایا
 عمل الرجل ببیدہ و کل کسب مبرور رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد و رواہ البیہقی
 مرسل یعنی ہاتھ کی محنت ضروری اور ہر پاک کمائی پاکیزہ کسب ہے دوسرا
 لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت نے اس سوال کی جواب میں کہ افضل کسب کیا ہے فرمایا
 بیع مبرور و عمل الرجل ببیدہ رواہ احمد والبخاری ابن عمر کہتے ہیں حضرت سے

علی الخضر
 والتصدق
 فرہے
 بیٹ سی
 راجا جائز
 نہیں کرتی
 خیرات
 کا رہو تاکہ
 شرع
 حد کم جملہ
 لا اللہ
 لکھنے
 بیٹ سی
 سوال کو
 میں آیا
 بیٹا
 مام لکھ رہے

پوچھا کہ کن کسب افضل ہے فرمایا علی الرجل بیدہ وکل بیع مبدور رواہ الطبرانی و
 رواہ ثقات رافع بن خدیج کا لفظ یہ ہے قبل یا رسول اللہ ای الکسب طیب قال
 علی الرجل بیدہ وکل بیع مبدور رواہ احمد والبخاری ورجال اسنادہ رجال الصیح
 حدیث دلیل ہی اس پر کہ ہاتھ کی کمائی اور مزدوری افضل و طیب کسب ہی اسی طرح
 پاک صاف لین دین کرنا جس میں کوئی عقد فاسد شرعاً نہ ہو پاک کمائی ہوتی ہے مراد
 بیع سی اس جگہ تجارت اشیاء ہو جس طرح کہ عمل ید سے مراد ساخت و پرداخت
 اشیاء بطور دستکاری ہی حکایت کب بن عجرہ کہتے ہیں ایک مرد کا گذر حضرت
 پیو ایک صحابی نے اس کی تیزی اور نشاط دیکھا کہ اسی رسول خدا گریہ حال
 اس کا راہ میں ہوتا تو کیا اچھا ہوتا فرمایا ان کان خرج یسعی علی ولدہ صغارا
 فھو فی سبیل اللہ وان کان خرج یسعی علی ابی بن شیخین کبیرین فھو فی سبیل اللہ و
 ان کان خرج یسعی علی نفسه فھو فی سبیل اللہ وان کان خرج یسعی سرباء و
 مفاخرۃ فھو فی سبیل الشیطان رواہ الطبرانی ورجالہ رجال الصیح یعنی
 اگر یہ اپنے چوٹے بچوں کے لیے کمائی کو نکلا ہے تو یہ سعی اس کی راہ حلال
 میں ہے اور اگر اپنے بوڑھے مان باپ کے لیے کمائی کو نکلا ہے تو یہی راہ
 حلال میں ہی اور اگر اپنے نفس کی عفت کے لیے نکلا ہے تو یہی راہ خدا
 میں ہے اور اگر ریاء و فخر کے لیے نکلا ہے تو راہ شیطان میں ہے معلوم ہوا کہ
 کمائی کرنا واسطے ہر امر مذکور کے خالی ثواب سے نہیں ہی آکر بے سعی کرنا

تحصیل رزق میں گویا سہی ہے راہ خدا میں ہاں جو شخص اس لیے کمائی کرتا ہے کہ
 لوگوں پر زیادت مال و فخر کرے اور اپنی شخصیت دکھائی سکے تو وہ کمائے
 اوس کی ناجائز ہے میں کہتا ہوں کہ میں ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں کہ اولاد کے
 پاس بقدر کفایت کے بی سنت خلق و بی ذلت چاکری کے موجود ہے مگر اولاد کو
 شوق روپیہ جمع کرنے اور حکومت حاصل کرنا ہر دم دانگیہ حال رہتا ہے اور وہ اپنی
 اوقات فارغہ کو غنیمت جاکر کسی عمدہ شغل علم یا عبادت یا حُرمت یا تذکیر میں مشغول
 نہیں کرتے بلکہ بلا ضرورت تو کرسی پیدا کر لی مال و حکمرانی کی لذت اوشماتے ہیں
 سو یہ ساری سہی اونکی راہ شیطان میں ہوتی ہے ثواب سہی کا تحصیل اسباب رزق
 و معاش میں اوس کے لیے ہر جو واسطی اپنی جان کے یا ماں باپ یا اولاد کی جنگا
 نفقہ اس کے ذمے یہ وجہ ہی سہی کہ باہر پس بس آہن عمر سے رفعا مروی ہے
 ان الله يحب المؤمن المحترف یعنی اسد و دست رکھتا ہے ایسا نذر پیشہ ور کہ رواہ
 الطبرانی والبیہقی عائشہ کا لفظ یہ ہے من امسی کا سب من علیہ امسی مغفور اللہ
 رواہ الطبرانی والاصبہانی یعنی جو کوئی شام تک اپنے ہاتھ سے کمائی کرتا ہے وہ
 بخشا جاتا ہے دوسرا لفظ انکار فعا یہ ہے ان اطیب ما اکلم من کسبک وان اولادکم
 من کسبکم رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ واری کا لفظ یہ ہے ان اطیب ما اکل
 الرجل من کسبہ وان ولده من کسبہ یعنی پاک کسب وہ ہر جو خود آپ کما ہی او
 اولاد بھی اپنا ہی کسب ہو معلوم ہو کہ اولاد کی کمائی کتنا درست ہے خصوصاً اوس صورت میں

کہ مان باپ پنا وار سہون اور اولاد سادار اور اگر مان باپ سادار میں اور اولاد سادار
تو نفقہ اولاد کا ذمہ والدین پر ہے باب صلہ رحم سے اس لیے کہ بعد بلوغ و عفت
نکاح کی کوئی حق واجب اولاد کا مان باپ پر نہایت نہیں رہتا ہے و اسد اسلم

فصل اس بیان میں کہ رزق حلال طلب کری کس حرام سی بھی

انس بن مالک رفعہ کہتے ہیں طلب الحلال واجب علی کل مسلم رواہ الطبرانی
واسنادہ حسن ان شاء اللہ تعالیٰ یعنی طلب کرنا رزق حلال پاکیزہ کا ہر مسلمان پر
فرض ہے طلب شامل ہی اختیار ہر حرفہ جائز شرعی کو آہن مسعود کا لفظ یہ ہے کہ
طلب الحلال فريضة بعد الفرائض رواہ الطبرانی والبیہقی یعنی بعد نماز روزی
چھ روز کوۃ کی حلال روزی پیدا کرنا فرض ہو یہ اس لیے کہ اگر فرائض بجالایا اور رزق
حرام کھایا تو وہ سب برباد گئے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ اسد پاک ہو قبول
نہیں کرنا مگر پاک کو اسدنی مومنوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا تھا کہ اسی سولہ
تم طبیبات کھاؤ عمل صالح کرو اسد تمہاری کام کو جانتا ہے اور ای ایمان والو تم پاکیزہ
روزی کھاؤ ہر ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ لہذا سفر کرتا ہے گردالودہ میلا کھیلتا ہے دونوں
ہاتھ طرف آسمان کے دراز کر کے کہتا ہی یارب یارب یعنی دعا مانگتا ہے مطعمہ
حرام و مشربہ حرام و ملبسہ حرام و غدی بالحرام فانی بیستجاب لذلك رواہ
مسلم والترمذی یعنی حال یہ ہے کہ اوسکا کھانا پینا کپڑا غذا سب کچھ حرام ہی رہا ہے
اوسکی دعا کیونکر قبول ہو یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قبول عبادت و عاکلی لیے

و ناول
 بعد
 سلم
 یحیی
 بدانی
 ن پ
 ہے کہ
 وزی
 رزق
 سبول
 ی سول
 پاکر
 دون
 طعمہ
 واہ
 ملا آب
 لیے

اکل حلال شرط ہی اگر رزق حرام کما کر عبادت یا دعا کر گیا تو وہ مرفوع ہوگی و لہذا
 حدیث ابو سعید خدری میں اکل حلال پر وعدہ دخول جنت کا آیا ہے یہ وعدہ
 اوس بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے کہی بات کہی غلط نہیں ہوتی فرمایا ہے من اکل
 طیباً و عمل فی سنتہ و امن الناس بوائقہ دخل الجنة الحدیث رواہ الترمذی و
 قال حدیث حسن صحیح غریب و الحاکم و قال صحیح الاسناد یعنی جسے حلال کھایا
 سنت کی موافق عمل کیا لوگ اوس کی بدی سے امن میں رہیں گے سیکو اوس
 کچھ بتایا نہیں تو وہ ہشت میں جا بیگا میں کہتا ہوں سلف کو بڑا ہستام اسی رزق
 حلال و اجتناب حرام کا تھا و لہذا اون کی ساری حرکات و سکنات میں برکت
 نمایان موجود تھی جب سی ہستام اس کام کا جاتا رہا اور امتیاز حلال کا حرام سے
 اڑھ گیا تب سی باوجودیکہ علم ظاہری اور تقویٰ صوری ہوتا ہے کوئی برکت کسی
 عالم یا متقی یا شیخ کی قول و فعل و حال میں نظر نہیں آتی نظر کیا خاک آبی کہ سر سے
 پاؤں تک لباس و غذا اسی مال شبہ بلکہ حرام خالص سے ہے بلکہ اکثر لوگ اپنی طمع
 یا حاکمیت سی مال حلال کو مخالفت شرع کر کے حرام کر لیتے ہیں اور تدرا و حلال
 کی نہیں جانتے یہی حال اکثر اہل عرفہ کا دیکھا جاتا ہے کہ ب طیب کو عقود ناجائزہ
 و بیوع فاسدہ کی وجہ سی خبیث کر لیتے ہیں اور واسطی ترویج سلمہ کی مرکب حلف
 دروغ وغیرہ امور مکروہہ و محرّمہ کے ہو کر حلال کو حرام بنا لیتے ہیں ورنہ اصل ہر
 برکت و تسبول عمل و نجات کی دو چیزوں میں ہی ایک اکل حلال دوم صدق و تقال

حکایت ابن عباس کہتے ہیں یہ آیت سامنے حضرت کے پڑھی گئی یا ایھا الناس
 کلوا مما فی الارض حلالا طیباً سعد بن ابی وقاص نے کہا اسی رسول خدا اللہ سے
 دعا کیجیے کہ مجھ کو مستجاب الدعوتہ کر دی فرمایا یا سعد اطعم طعمک تکن مستجاب الدعوتہ
 والذی نفس محمد بیدہ ان العبد ليقذف اللقمة الحرام فی جوفہ ما یقبل منه
 علہ اربعین یوماً وایما عبد بنت لحمہ من سحت فالنار اولى به رواہ الطبرانی
 فی الصغیر یعنی تو طعام حلال طیب کما مستجاب الدعوتہ ہو جائیگا و اللہ کوئی بندہ اپنی
 بیٹ مین ایک لقمہ حرام ڈالتا ہے چالیس دن تک او کا عمل قبول نہیں ہوتا جس
 بندی کا گوشت حرام سے اگتا ہے اگ لائق ہے او کو معلوم ہو کہ اکل حرام مانع
 قبول دعا ہوتا ہے اور لقمہ حرام کی وجہ سے عبادت چل روزہ مرد و ہو جاتی ہے
 اور حرام خور و وزخ مین جائیگا ابن عمر نے کہا ہی جسے خرید کیا ایک کپڑا دس درہم
 کو اور اس مین ایک درہم حرام کا ہے قبول نہیں کرتا اللہ نماز اس کی جب تک کہ وہ
 کپڑا اس کی بدن پہن پیر اپنی دونوں انگلیاں کانوں مین ڈال کے کہا کہ یہ کان
 بہرے ہو جائیں اگر انہوں نے یہ حدیث حضرت سے سنی نہ ہو رواہ احمد معلوم ہو کہ
 فراسا حرام بہت سی حلال کو تباہ کر دیتا ہے اور جو حکم کل حرام کا ہے وہ حکم کب
 حرام کا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لان یاخذ ثرابا فیجعل فی فیہ خبیلہ
 من ان یجعل فی فیہ ما حرم اللہ علیہ رواہ احمد باسناد جدید یعنی اگر کوئی مٹی لیکر
 اپنے منہ مین ڈالی تو یہ بہتر ہے اس سے کہ حرام کما ہی ابو الطفیل نے کہا ہی مٹی کب

مکلا

یعنی

ہوں

کو کچھ

لکھ

غضب

علی الذ

یعنی گو

سے ا

مین فرما

لہ یقبل

تو مال کی

نکر کہ وہ

وزخ

کعب بڑ

وہ تو لائق

لا یروی

مکلا من حرام فاعتق منه ووصل منه رحمه کان ذلك اصلاً حلیه رواه الطبرانی
یعنی مال حرام سی برده آزاد کرنا یا صلہ رحم کرنا وبال ہوتا ہے فاعل پرچین کہتا
ہوں کہ اس زمانہ میں غالب صلہ رحم اسی مال محرم سے ہو کر رہا ہے نہ جو اصل
کو کچھ پروا اس کی ہوتی ہے اور نہ ذی رحم کو بلکہ دونوں کو علم حرمت کا ہوتا ہے
لکن ساتھ طیب خاطر کی لین دین کرتے ہیں بیجرات ہے دخول نار پر اسداپنے
غضب سے محفوظ رکھی یہ زمانہ حدیث مرفوع ابو ہریرہ کا مصداق ہو گیا ہی یاق
علی الناس زمان لا یبلی المأمن ما أخذ من الحلال ام من المحرم رواه البخاری والنسائی
یعنی گوگون پر ایک ایسا زمانہ آئیوا لاہی کہ آدمی کچھ پروا کر گیا کہ حلال سے لیا یا حرام
سے اسکا شہود است اسلام میں ایک مدت دراز سے ہو رہا ہے حدیث ابن عباس
میں فرمایا ہے لا تقبض جامع المال من غیر حله اوقال من غیر حق فانہ ان یصدق
لم یقبل منہ وما بقی کان زاده الی النار رواه الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی
تو مال کی جمع کر نیوالی پر جو کہ مال کو وجہ غیر حلال یا وجہ ناحق سے جمع کرتا ہے شک
نکر کہ وہ اگر صدقہ دیتا ہے تو قبول نہیں ہوتا اور جو کچھ صدقہ دیکر چر رہتا ہے وہ
دوزخ کا گوشہ ہوتا ہے اس کو بقیہ فی ابن مسعود سے ہی رفتار روایت کیا ہی
کعب بن عجرہ سے کہا تھا وہ گوشت و خون جو حرام سے آگتا ہے خبت میں نہ جایگا
وہ تو لائق آگ کی ہے رواہ ابن جبان ترمذی کا لفظ رفعا یوں ہے یا کعب انہ
لا یرى المحرم من سحت الا کانت النار اولی بہ سحت کتے ہیں حرام کو یکے نبشت کہ

ی کی کئی یا ہا الناس
ل خدا اسد سے
تک مستجاب الی
ما یقبل منه
رواہ الطبرانی
کوئی بندہ اپنی
تہین ہوتا جس
کل حرام مانع
وہ وجہ جاتی ہے
لیٹا دس درہم
ب تک کہ وہ
کہا کہ یہ کان
علوم ہوا کہ
وہ ہے حکم ب
یہ خیر لہ
کوئی نہی لیکر
ہی مکتب

ابوبکر صدیق کا لفظ رفعایہ ہی لایدخل الجنة جسند غدی بحرام رواہ ابو یعلیٰ والذہار
 والطبرانی والبیہقی وبعض اسانید ہم حسن یعنی جس بدن کی غذا حرام ہی وہ بہشت میں
 نہ جایگا یہ احادیث اور بھیچہ و خصوص قطعہ میں حرمت مال حرام و اکل حرام و لبس
 حرام و غذا ہی حرام و نحو ہا پر اور یہ حکم دخول نار کا عام ہی ہب حرام خوار و ن کو خواہ اصل
 ہوں یا عوام اور خواہ اہل حرفہ و صنعت ہوں یا اہل علم و ولایت بلکہ جو لوگ مولوی و
 درویش کلماتی ہیں اور دنیا دار ہوتی ہیں چنانچہ اکثر لوگ اس فرقے کے اسی طرح کو
 ہیں وہ ہب سے زیادہ حرام خوری کرتے ہیں یہ بات کہو ہا سے رب نے
 بتائی ہے کسی اور شخص نے قال تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا ان کثیرا من الاحبار
 والوہبان لیاکلن اموال الناس بالباطل ویصدونہم عن سبیل اللہ یہ نص مطاع و
 برہان مطاع جو حرام خوری پر عالموں اور درویشوں کی اور انکا کام یہ بتایا کہ راہ خدا ہی
 لوگوں کو باز رکھتے ہیں سو شو و اس خبر صادق کا ہر شہر میں موجود ہے آج کل جو لوگ
 آجکے مولوی صاحب یا شیخ صاحب یا پیر صاحب بنیراتے ہیں و دعا گاہا اکالین و طالبین
 ہوتے ہیں پوچھو علم ولایت و شیخی میں کب معاش کرتے ہیں مریدوں شاگردوں کی
 مذر و نیاز کو آمدنی سمجھا کر یہ تکلف مال حرام کو رزق حلال کی طرح نوش جان فرماتے ہیں
 اللہ تعالیٰ فی بعد اس ذکر کے یہی ارشاد کر دیا ہے فبشرہم بعدا بالیوم و انہما جس طرح
 تنذیر و انداز میں اکل حرام ہی احادیث کثیرہ آئے ہیں اسی طرح شایع علیہ السلام نے
 ترک شہات و ماحت بیع و شرا و سن تقاضی و قضائین ترغیب عظیم دی ہے

ہا کہ اموال مکسوبہ ہر شبہ و بلا سی بیکر حلال طیب باقی رہیں اور کوئی نمونہ خواہ اہل حرفہ ہو یا صاحب خرقہ یا مسیر فرقہ حلال چو ذکر حرام مال کو اختیار نہ کرے و اللہ العزیز ہم نے گفتی اموال حلال و حرام و وجوہ کسب جائز و ناجائز کی رسالہ سقۃ الحلال میں لکھی ہے مقصود ہمارا لکھنے سے ان اخبار کی اس جگہ فقط اتنا ہے کہ جب احترام فصل مکاسب ثیارات و بیوع مبرورہ اطیب معاش ہوئی تو ہر صاحب حرفہ و بیع کو جواب ہے کہ حلال و حرام کا فرق ہر وقت بخوبی سمجھ کر اجرائی حرفہ و کسب کری کہ میں یہ نہ کہ ایضیت و طہیت بوجہ احتلاط حرام و شبہ کی سبب نخبیت و رذارت و حرمت ہو جائی اور آخرت کا سبب و بالغ و شتر کی برباد و جانی۔

فصل امین تجار کو ترغیب دینا و ترہیب دینا و غیرہ کی ہے

و اطمینان و شرف حرفہ کی ایک دلیل واضح یہی ہے کہ کتب حدیث میں کتاب البیوع یا باب البیع و الشرا ساتھ نہایت بسط طبع و حکم انواع عقود و صحیحہ و فاسدہ کی منعقد کی گئی ہے اس کتاب یا باب کا تعلق خاص احترام و مکاسب متنوعہ سے ہے اقسام بیوع راجح مین طرف انواع حرفت کی اور ہر حرفہ کا حکم جدا گانہ وار وہی یعنی کوئی حرفہ منع ہے اور کسب کرنا اوس کی ذریعہ سی ناجائز اور اکثر حرف جائز مین اور کتاب ساتھ اوکی حلال طیب ہی سو حرف متنوعہ سے اس جگہ مطلب نہیں ہی بلکہ جو حرف شرعاً درست مین او مین کا سبب و تاج کو ارتکوبی

واللہ اعلم
بیت میں
رام و بیس
ماذول
مولوی و
اسی طرح کو
ب نے
الاجار
س طاع و
راہ خدا سی
کل جو لوگ
لین بطنین
و دون کی
تے مین
مندان طرح
سلام نے
دی ہے

وراست بازی کرنا اور سو گند دروغ اور دروغ گوئی سے بچنا بڑی فضیلت کی
 بات ہی حدیث ابو سعید خدری میں فرمایا ہے التاجر الصدوق الامین مع النبیین
 والصدیقین والشهداء رواہ الترمذی وحسنہ یعنی سوداگر سچا امانت دار و
 قیامت کی ہمراہ پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ہوگا ابن ماجہ کا لفظ
 ابن عمر سے رفعا یوں ہی التاجر الامین الصدوق المسلم مع الشهداء یوم القیامۃ
 یعنی سوداگر امانت دار راست کار مسلمان دن قیامت کے ہمراہ شہداء کے ہوگا
 انس کا لفظ رفعا یوں ہی التاجر الصدوق تحت ظل العرش یوم القیامۃ رواہ
 الاصبہانی یعنی سچا تاجر اوس دن نیچی سایہ عرش کے ہوگا ان حدیثوں میں غور کرنی
 سے معلوم ہوتا ہے کہ تجارت کو اسدنی بڑا شرف بخشا ہے اور اہل تجارت کو بڑی
 فضیلت دی ہی بیان تک کہ ان کو ہمراہ خواص عباد اسد کے بھیج دیا فقط اتنی بات
 پر کہ وہ اپنی سوداگری میں صادق امین تھے کہ ان وہ تکالیف جو انبیاء و صلحا و
 شہداء کو لاحق حال ہوتی ہیں اور کہ ان یہ آرام کہ تاجر کو فقط خیانت و کذب جھوٹی
 پر یہ رتبہ عالی میسر ہوتا ہے تاجران ایماندار اور سوداگران راست گفتار ان حدیثوں کو
 سنکر اگر گہر گہر شادی کریں تو زیبا ہے کیونکہ غنیمت بارودہ لائق قدر شناسی کے
 ہے اسکی مقابلے میں وہ ارشادات میں جن میں بڑائی حلف کی آئی ہے جیسے کہ
 حدیث حکیم بن حزام میں فرمایا ہے الیمین الفاجۃ المنفقۃ للسلعة میحقة للکسب
 رواہ السنۃ الا ابن ماجہ یعنی جھوٹی قسم سے مال تو کباب جاتا ہے مگر برکت بھائی

یہی وجہ ہے کہ باوجود تجارت کی اکثر لوگ ضیق معاش میں گرفتار رہتے ہیں اگرچہ
 بولنے کو اپنا شمار کرتے تو یقیناً اونکی سوداگری میں برکت نمایان حاصل ہوتی
 لیکن وہ ایسا نہیں کرتے ہیں بلکہ طمع دنیا کے پیچھے دیدہ و دانستہ اپنا چرا
 آپ کرتے ہیں بیان تو اوس مال کی برکت جاتی رہتی ہے اور وہ ان زاد آہنم
 فراہم ہوتا ہے عبدالرحمن بن شبل کہتے ہیں حضرت فی فرمایا کہ تجا فرما میں کہا کیا
 نے بیچ کو حلال نہیں کیا ہے فرمایا ہاں لیکن اکثر آج حلف کر کے گناہگار ہو تو میں
 اور بات جھوٹی بولتے ہیں رواہ احمد باسناد جید والحاکم وقال صحیح الاسناد
 شخص اپنا مال جھوٹی قسم کہا کر نکاسی کرتا ہے اسد دن قیامت کو اوس کی طرف
 آنجمہ اوٹھا کر نہ دیکھیں گے اور نہ اوسکو گناہ سے پاک کر دیا بلکہ عذاب الیم میں رکھیں گے
 مضمون حدیث ابو ذر میں رفعا نزدیک اصحاب ستہ کی سوا سی بخاری کی آیا ہے
 ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہی الحلف منقۃ للسلعة محققۃ للکذب رواہ الشیخان
 ابو داؤد کا لفظ بجای کسب کے برکت ہی ان حدیثوں کو سنکر ہر حالت کا ذنب جر
 کو ماتم کرنا لازم ہی کیونکہ وہ صدق اس شعر کا ہو جاتا ہے

دیدہ بودم روی تو دانستہ بودم خوی تو دیدہ و دانستہ خود را و بلا اند ختم
 فتنہ مکاسب کی سب سی بدتر وہ کسب ہی جہین کچھ لگاؤ رہا کہ ہوا اس
 رہا ہے بچنا نہایت مشکل ہے کیونکہ اس کی دروادی بہت ہیں اگر ایک در پڑ گیا
 تو دوسرا تیر اور موجود ہی و لہذا حدیث ابو ہریرہ میں رہا کہونکہ بوقات سجد کے

شمار کیا ہی رواہ الشیخان اور حدیث ابن سعودین اکمل و موکل ربابر لعنت فرما کی ہے
 رواہ مسلم و اهل السنن اور حدیث جابر بن کاتب و شاہدین کو بھی ملعون فرمایا ہے
 اور کہا ہے کہ ہم سواء رواہ مسلم وغیرہ اور حدیث ابن سعودین کاتب کو بھی ہمراہ
 شاہدین کے ذکر کیا ہے رواہ احمد و ابویعلیٰ و ابن خزيمة و ابن حبان اور حدیث
 ابوہریرہ میں فرمایا ہے اس پر حق ہے کہ سو و غار کو جنت میں داخل نہ کرے رواہ الحاکم
 وقال صحیح الاسناد ابن سعود کا لفظ رفعایہ ہے کہ الربا ثلاث و سبعون بابا ایسھا
 مثل ان ینکح الرجل امه رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرطہما یعنی سود کے تتر
 و روازی ہین ادنی یہ ہے کہ مان کو حرام کری و نغو بالہ و و سرائفہ انکایہ ہے کہ
 الربا بضع و سبعون بابا و الشرب مثل ذلك رواہ البزار و روانہ رواۃ الصحیح و هو
 عند ابن ماجہ باسناد صحیح باختصار و الشرب مثل ذلك یعنی ربائی کچھ اور پر تتر
 و رہین اسی طرح شرک کے یعنی ستر ابواب ہین حدیث عبد اللہ بن سلام میں ایک
 و رحمہم رباکو ۳۳ زنا سی غظم تر فرمایا ہے رواہ الطبرانی بھی مضمون حدیث ابن خنظلہ
 میں رفعایہ ہی بلفظ اشد من ستة و ثلاثین زنیۃ رواہ احمد برجال الصحیح حدیث
 ابن سعودین فرمایا ہے بین یدی الساعة یظہر الربا و الزنا و الحمر رواہ الطبرانی
 و روانہ رواۃ الصحیح یعنی قیامت سے پہلے اور اوس کی ساتھی سود و حرام کاری
 شرابی ظاہر ہوگی سو بخوبی ظاہر ہے یہ علامات ہے قرب ساعت پر ابوہریرہ
 رفعاکتے ہین لیا تین علی الناس زمان لا یبقی منہم احد الا اکل الربا فنس لہم بالکل

اصحابہ من غبارہ رواہ ابو داود وابن ماجہ یعنی گوگون پر ایک ایسا وقت آئیگا کہ
 انہیں کوئی نہ بچےگا مگر سو و کما یگا اور جو سو و نہ کما یگا اس کو غبار سو و کا پہنچےگا
 کہتا ہوں مصداق اس حدیث کا صد ہا سال ہی موجود و مشہود ہے ایسے
 بیوع و عقود و مکاسب و تجارت بالکل معلوم نہیں ہوتے جنہیں کچھ لگا و سو و
 کا نہ ہو بلکہ بعضی ایماندار کی طرح روا دار ربانے نہیں ہیں اور بہت کچھ احترام و
 ربا سی حتی الامکان کرتے ہیں لکن بسبب عموم بلوی و ابتلا عامہ خلق کی غبار
 ناپکار او کا انکو بھی ضروری پہنچ جاتا ہے انالہدف وجوہ ناجائز اکثر
 حرف و بیوع میں بسبب قلت علم و کثرت جبل کے پاسے جاتے ہیں نجلہ و ان کی
 ربا ایک بلا می عامۃ البلوی ہی اس لیے ہم نے ذکر او کا اس جگہ بطور اختصار
 و اعلیٰ تنبیہ اہل حرفہ کے کر دیا ہے اگر ساری احادیث لکھتے جاتے تو طول عظیم
 ہو جاتا ہر چند اور مفاسد عقود بھی مال حلال و رزق حلال کو غارت کر کی دائرہ قدرت
 یا اشتباہ میں داخل کر دیتی ہیں لکن اون سب میں وبال اس سو و خواری کا
 سب سے بڑا ہے ولہذا شائع فی وعیدات شدیدہ اس باری میں فرمایا ہیں
 او کسی صورت کو اس حکم عام سے خاص نہیں کیا یہ دلیل ہے مزید شناعیت
 ربا پر اور یہ قول بعض فقہار کا کہ ربا دارا حرب میں جائز ہے مخالف اودہ محکمہ کتاب
 و سنت ہی قال اللہ تعالیٰ و احل اللہ البیع و حرم الزنا اور سو و خواری کو بیخطاب
 کیا ہی فاذا لم یحب من اللہ و رسولہ اور کشتی کھل ربا کو نجلہ اشکال کشیدہ کی کسی جگہ نہیں

تفرمایا ہے
 فرمایا ہے
 کو بھی ہزار
 ن او بیٹ
 رواہ الحاکم
 بابا ایسہا
 کے تتر
 یہ ہے کہ
 صحیح دھن
 یہ اور پرست
 میں ایک
 ابن خطلہ
 صحیح حدیث
 اہ الطبرانی
 مکاری
 ابو ہریرہ
 میں لیرا کلمہ

ہی تو مستثنیٰ نہیں فرمایا اسی طرح احادیث صحیحہ علی الاطلاق ذم و عید رہا میں آئی
 ہیں تو بہر بہر مقابلہ اولن نصوص قطعیہ کے حکم لگانا کہ خنذر بادار الحرب میں جائز ہی
 اگر یہ حرب ساتھ خدا و رسول کے نہیں ہے تو بہر کیا ہے مذہب صحیح راجع جمہو علما
 اسلام کا یہی ہے کہ رہا مطلقاً حرام ہی خواہ دارالاسلام ہو یا دارالحرب شائع کی ہوا
 یہ نصب کسی بشر کو نہیں ہے کہ وہ اللہ و رسول کی حکم کو منسوخ کر دی بہر وہ بھی اپنے
 رای مجرب و یا قیاس ضعیف یا اجتہاد نحیف سے ایسی جرات اونہیں لوگوں کو ہوتی ہی
 جو علم کتاب و سنت سے محروم ہیں یا تیز قوی و ضعیف حدیث و روایت و درایت
 کا نہیں رکھتے ہیں والہدی من ہدایہ اللہ

فصل امین و ذکر ہی اوائل حرف صنائع کا

سب سے پہلے جنہ انہار و انشا آلات صنائع و حرف کا کیا اور ملہم بمعرفت حقائق
 و خواہش اشیاء و اسماء جمیع لغات و اسماء اصول علم و قوانین صناعات بشریہ و حرف
 مکتبہ ہوا چہر قیامت تک اعما و کیا جاتا ہے وہ آدم علیہ السلام ہیں جب جنت سے
 اوتری تو انکی ساتھ سوزن و مطرقہ و سندان و کلنگان سے اسکو شیخ نے تفسیر سورہ
 حدید میں ذکر کیا ہے محاضرات الاوائل میں کہا ہے سب ہی اول ملو خلق کا حضرت
 کمون علمی سے طرف حضرت مثال کوئی کے یوں ہوا کہ اللہ فی ظہر آدم علیہ السلام ہی
 عالم و زمین و زیت ابوالبشر کو نکالا اور انہرچ صنائع و حرف بشریہ کو قیامت تک

بشریہ
 ۱۲

کی لمبی عرض کیا اور اختیار دیا کہ جو کوئی جس صنعت و حرفت کو چاہے اپنے لیے پسند
 کر لی چنانچہ ہر انسان فی ایک صنعت مطابق اپنی استعداد و قابلیت کی اختیار
 کر لی بہر جب اون کو وجود دنیاوی میں لایا تو ہر شخص کی زبان و ہاتھ پر وہی صنعت
 و حرفت جاری ہو اچھا اوس فی عالم ارواح میں اپنے لیے پسند کیا تھا اوس
 بنیاد پر درمیان روحوں کی تعارف و شنا کر ہوا اور تعلم و تعلیم واقع ہوئی ہر روح فی
 اپنی جنس سے وہی کمالات آدمیہ حاصل کیے جو کہ ملائم اوس کی استعداد کے تھے
 اور وقت تعارف ازلی روحانی کے مختار ہو چکے تھے ایک گروہ ارواح کا الگ تہنگ
 رہا اوس فی کوئی حرفہ اختیار کیا حضرت غیب روحانی نے فرمایا تو کبھی اپنے لیے اختیار
 کر لی اوس فی کہا اسی رب ہکوان حرفوں میں سے جن کو ہم نے دیکھا کوئی حرفہ خوش
 نہیں آیا کہ ہم اوس کو اختیار کرتے الدنی اون کی لیے مقامات عبودیت و کمالات
 عبادات کو نظر فرمایا ارواح فی کہا قد اخترنا ما ملنا خذ منک حق بل وعلانی فرمایا
 یا عبادی و عزتی و جلالی لا تشفعنکم عندی فمن عرفکم و احبکم و خدمکم حدیث حسن
 بن علی علیہما السلام میں آیا ہے کہ حضرت فی فرمایا اخذ واعند الفقراء ایا دی فان اھم
 دولة یوم القیامۃ رواہ السیوطی فی جامعہ یعنی فقر کی ساتھ احسان کرو کہ وہ کل
 دن قیامت کو صاحب دولت ہوں گی مراد فقراء صیغار منین و اہل تقوی و
 طہارت و دین میں نہ پیرزادی و شیوخ بطلین اور دولت سے یہ مراد ہے کہ اہل
 اومحی عزت کر گیا اور وہ منین ہو حدیث کی لیے اس کی اذن ہی شفاعت کریں گی تو

میں آئی
 تاجزہ
 جہو علما
 رع کی ہوا
 بی اپنے
 ہو تہی ہی
 و دست

حقائق
 حرت
 سے
 تفسیر
 حضرت
 سلام
 تک

جس شخص نے دنیا میں اون کی ساتھ اچھا سلوک کیا ہوگا وہ بھی اگر اسد جاہلیکا تو
اوس کا عوض ساتھ اپنے محسن کی کرین گی یعنی بشت طیکہ اسد کو بشتنا اوس شخص کا
منتظر نظر رحمت ہیر گیا ورنہ پیر خود ورماندہ شفاعت کجیاسے

تشاغل قمر بدینا ہم وفق مختلما بمولا ہم
فالزہد باب مرضاتہ وعن سائر الخلق اغناہم

۱ سب سے پہلے جسنی گودی سر پر باندھی آدم علیہ السلام ہین جب آدم زمین پر آئی
جبریل علیہ السلام فی آکر اونی سر پر دستار لپیٹی اور اونہون فی اپنا حقنہ آپ کیا اس
سے حرفہ دستار بندی و حرفہ حجامت کا جواز نکلا ۲ سب سے پہلے جسنی
کہیتی کی اور دانہ گندم کاشت کیا آدم ہین کتے ہین کیا نیل دانہ گندم لا کر دیئے
اور کہا کہ تیرا اور تیری اولاد کا رزق ہے اوٹہ تو اسکو کاشت کر اور اونہون فی جب
اوسکو بویا تو دانہ گندم بلا بریضہ نفاہ کی ہوا پر لوگون کے عصیان سے قرنا بعد قرن
گھٹتے گھٹتے آنا رہ گیا جتنا کہ اب ہی آدم علیہ السلام کی پاس ایک لال بیل تھا وہ
اوس ہی کہیتی کرتے تھے حرفہ زراعت آئی جگہ سے نکلا ہے یکب نہایت حال
طیب ہوتا ہی اگر اظلم وعدوان ہی محفوظ رہی اور غیر کی زمین میں دست درازی نہ کری
۳ سب سے پہلے انواع میوہ جات آدم علیہ السلام فی لگای باغ آباد کیے دست
بوی بیج ڈالا کتے ہین اونکی ساتھ تیس طرح کی شاخیں مختلف درختوں کی جنت سے
آئی تھیں اوکا ہبوط اسی سرزمین ہند میں جبل نو دبلدہ سراندرپ میں ہوا تھا پھر ہی

جگہ سے اولاد اول کی ہفت اتیم میں تشر ہو کر جالبی اسی جگہ سے ہندوستان کو
 جنت نشان کہتے ہیں اور ام افراد انسان بتاتے ہیں بہر حال حرفہ باغبانی کی اصل
 اس طرح پر ہے اور حرفہ جائز ہی ۴ سب سے پہلی جس فی وراہم و زمانیر نقش کیا
 اور سکہ بنایا آدم علیہ السلام ہیں کیونکہ اصول آلات صنائع کے بہرہ اول کی بہت
 سی آئی تھی اہل تحقیق کہتے ہیں نقش درہم و دینار و خمر سعادن زر ویم لائق حضرت
 خلافت کی ہے کیونکہ خلیفہ مامور ہی ساتھ امور معاش و اصلاح احوال کون کے
 بیان سے سر خلافت آدم کو سمجھنا چاہیے کہ خلیفہ اس کی ہاتھ پر کیا کیا صنائع بدائع
 بوجہ حکمت خلافت کی ظاہر ہوئی جو کہ مقتضی تدبیرات کون تھے سیوطی فی ابو ہریرہ
 روایت کیا ہی الدراہم والدنانیر خولہ اللہ فی ارضہ فمن جاء بھا فمولا قضیت
 حاجتہ الحاصل اس بیان سے علت حرفہ دار الضرب کی ثابت ہوئی و لد احمد
 اور نیز شرافت اس پیشہ کی جملہ حرف پر نکلی ۵ سب سے پہلے جسے کتاب میں مختلف
 زبانوں میں لکھیں آدم علیہ السلام ہیں یہ دلیل ہے ثبوت حرفہ کتابت و علم سنت پر
 فن کتابت اشرف فنون و صنائع و افضل مکاسب طیبہ ہے اس لیے کہ کتابت
 منزلہ الہی کی تبلیغ کرتا ہے اگر تحریر نہ ہوتی تو اکثر فنون و علوم ضائع جاتے ماکتب قرآن
 و ماکتب فرائع اسی ہم صفحہ ہستی پر کتابت کی لیے ۶ سب سے پہلی جسے
 سوئی سے سیا اور شہر محرفہ ہوا بعد آدم کی اور لیس علیہ السلام ہیں یہ انون بن یزید
 بن شہید تھے خیاطت کتابت عمل سیون و آلات و سرج و غیرہ بہت سے حرفہ

پاکار کا
 شخص کا

۳
 ۳

میں پرانی
 کیا

جسے جسنی

کر دیکھے

ن فی جب

نزل العبرین

س تماوہ

ت حلال

سی نکری

کیے خوت

ت سے

نہا پرسی

انہیں سے نکلتے ہیں عوام کا یہ کہنا کہ صنعت تلوار و زین و گام جمشیدی نکلی ہے
غلط ہے ۷ سب سے پہلے جسے ناؤ بنائی نوح علیہ السلام ہیں یہ پہلے رسول ہیں
جو زمین پر بھیجے گئے انکی ناؤ طوفان میں کہ وہ جو دی سے جا لگی تھی اس نے انکو
وہی بھیجی تھی کہ اصنع الفلک یہ حرفہ بھی اشرف حرف ہی اس لیے کہ ایک بڑی بول
مغرر سے نکلا ہی اسکو درودگری و نجاری کہتے ہیں ۸ سب سے پہلے جسے
چوب ساچ کو کاٹا عوج بن غنق تھا وہ اس چوب کو ہند سے لیگیا اوسی کشتی
نوح علیہ السلام کی طیار ہوئی بعض نے کہا کہ خود نوح نے ساچ کو اس کی حکم سے
بویا تھا کہتے ہیں سانپ بچوئی نوح سے کہا تھا کہ بھوکھی کشتی میں لا دو کہتا تم ب
ضرور بلا ہو کہتا ہم ضمانت دیتے ہیں کہ جو کوئی تمہارا ذکر کرے گا ہم اسکو نہ ستائیں گے
سو جو کوئی وقت خوف ضرر مار و کزوم کے یوں کہتا ہے سلام علی نوح فی العالمین
او سکودہ نہ کاٹتے ہیں اور نہ ڈنک مارتی و لد احمد ۹ سب سے پہلی جسے اپنا سر
موندھا جبکہ حکم ادا ہی مناسک کا ہوا ابراہیم علیہ السلام ہیں صنعت حلاقت و خات
انہیں کی طرف منسوب ہے کیونکہ تختہ ہی سب سے پہلے انہیں نے کیا تھا بہت
حرف بشریہ انہیں ہی نکلی ہیں ولہذا جدا نبیاء و متبوع امم و ممالک ظہیر سے انکی ملت
اکثر البقیۃ یعنی و لد احمد بیان سی جو از حرف خلق و خات کا ثابت ہوا اسے
پہلے جسے صابون بنایا سلیمان علیہ السلام ہیں کذا فی المستطرف حیر طریح انبیا
دل کو صاف و پاک کرتے ہیں اسی طرح صابون لباس کو چرک ظاہری سے صفا

ستر
کاغذ
علیہ
ہیں
لین
اول
سقا
ہے
محمد
اور
علیہ
کہ آ
کی ط
افق
اہل
میر
کیا

ستر کر دیا ہے ۱۱ سب سے اول جس نے کاغذ بنایا یوسف علیہ السلام میں حروف
کاغذ سازی کا جواز اسی جگہ سے ثابت ہے ۱۲ سب سے پہلے زمرہ انبیاء
علیہم السلام میں جس نے تجارت کی صلح علیہ السلام یا ایوب اور ہماری حضرت صلح
ہیں خدیجہ علیہا السلام کا سامان قبل بیاہ کی طرف شام کے لگئے تھے وہاں
لین دین کیا اونکی تجارت سابق سے اس مرتبہ نفع چند و چند زائد ہوا اس لیے
اول بابائے مشرعی اس ملت محمدیہ کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فاضل
سر قولہ تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسق حسانۃ اور یہ حدیث پہلے گذر چکی
ہے کہ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشهداء لکن رئیس ملت
محمدیہ اور امام دین احمدی حروف تجارت میں عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے
اور بعض نے کہا وحیہ کلبی تھے ۱۳ سب سے پہلے جس نے بکر یاں چرائیں شیب
علیہ السلام میں اور موسیٰ فی اپنی جان کو اول کی فرووری میں دیا تھا اور کسی نے کہا
کہ اسحق و یعقوب علیہما السلام میں اور ایک اور گروہ پیغمبروں کا رہی نسبت شبانی
کی طرف موسیٰ علیہ السلام کی سویہ رعایت غم مخصوص قرآن کریم ہے ہی عصای
اقل کا علیہا و اھش بھا علی غنی حدیث میں فرمایا ہے کہ میں نے ہی چند قرار پانچ غم
اہل مکہ کو چرایا تھا اور ہر نبی نے کو سفند کی شبانی کی ہے حکایت مسجد ابانویہ
میں ایک مولوی نے جو اہل ریاست تھا اسکا صاحب حاضر پر براہ حدیث طبع
کیا تھا کہ وہ جوانی میں بکر یاں چرایا کرتا تھا اس علم میں ہم پر بڑھ گیا ہے اونہوں نے

ی نکلے ہے
رسول میں
نے انکو
بڑی سول
پہلے جس
کے تھے
جی حکم
کما سب
کما میں
کے
العالمین
انبار
وخت
نہایت
ملکیت
اس
میں انبار
سے

شکر جواب دیکھ ہاں میں بکریاں چراتا تھا اور محکبہ چار متن کتب فقہ کی مع متن فرائض
 و شرح سید کی نوک زبان پر یاد تھے اور میں اپنی لائٹ ٹیک کر مسائل شیعہ میں
 فکر کیا کرتا تھا اور کانٹون والون کو مستوی دیتا مگر کبھی مینے وزیر ارکی دروازوں کی
 خاک اپنے دامن سے نہیں جھاڑی اور نہ کبھی کسی دنیا دار کے گھر گیا جو شخص کہ
 اس حرفہ انبیاء پر سیکو عار و لانا ہی اوسپر خوف کھڑا ہے اور میں اب بھی بکریاں
 چرائی سے کچھ عار و انکار نہیں کرتا ہوں عصمتنا اللہ وایاکم عن حرفة الفلاشة علی
 ابواب الامراء صاحب محاضرہ کہتی ہیں فلینظر الی ملاطفة الشيخ مع مافیہ من
 انواع اللطائف ۱۴ سب ہی پہلی جسے زمین میں سیاحت کی اور علاقہ مکانیہ سی
 تہجد ہوا عیسیٰ علیہ السلام ہی انکا گندہ جزیرہ طر پر ہوا تھا و ہاں کے لوگوں سے کہا
 آؤ اسکو مانو میری پیروی کرو تم لوگوں کا شکار کرو گے کچھ لوگ اون کے تابع ہو گئے
 وہ حواریں تھے اور ناقول وناشر انجیل اس جگہ سی حرفہ سیاحت و حرفہ مقاری کا
 جواز و ثبوت ہوتا ہے ۱۵ سب ہی پہلی زرہ داوود علیہ السلام فی بنائی ہے وہ بھی
 کی تختیاں بناتی تھے کما قال تعالیٰ و النالہ الحدید اس ہی جواز و ثبوت حرفہ آہنگی
 کا نکلا اب سب ہی پہلے زبیل سلیمان علیہ السلام فی بنائی اور کا حرفہ و کفایت یہی تھا
 وہ اسی سے اپنی قوت لیسری کرتے تھے کسی کو دیتے کہ جا کر بیچ لای حالانکہ خدائی
 حکم سی جن و شیاطین سب اون کی خادم تھے ۱۶ سب سے پہلے عمل نخاس مینے
 مانجے کا سلیمان علیہ السلام فی کیا اسد فی جس طرح لوہے کو واسطی داوود علیہ السلام کے

نرم
 حرفہ
 اور
 اب
 حرفہ
 در
 یہو
 جس
 مس
 کہ
 و
 و
 با
 و
 ا
 بی
 ف

نرم کر دیا تھا اسی طرح تانبے کو دھاتی انکی پتلا پانی کی طرح بنا دیا تھا یہ دونوں
 حرفے ان دونوں پیغمبروں کی ہجری تھے ۱۸ سب سے پہلے جنے کپڑا سیا
 اور درزی گری کو پیشہ پھیرایا لقمان حکیم بن روایت میں آیا ہے کہ عمل خال
 ابرار خیاط ہی اور عمل نساء ابرار غزل یعنی سوت کا ناچرہ چلانا ہمارے
 حضرت اپنا کپڑا سیتی اپنا جوتا گانٹتے کافی احديث ۱۹ سب سے پہلے جس نے
 درود گری کو حرفہ پھیرایا ذکر یا علیہ السلام میں حدیث میں آیا ہے کہ نبی جارتے
 یہی پیشہ خاندان عیسیٰ بن مریم علیہا السلام میں بھی ہوتا تھا ۲۰ سب سے پہلے
 جس نے خنطاسی تقادل کیا ایک نبی تھے نجلہ انبیاء کے حدیث میں آیا ہے کان نبی
 من الانبیاء یخلفن من وافق خطہ فذاک کسی نے کہا وہ نبی دانیال تھے کسی نے
 کہا کوئی اور تھے صاحب محاضرہ کہتی ہیں واما الرمل الذی فی زماننا فھن من الطیقة
 والتکھن وليس من الفال فی شئی وكان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يحيا الفال
 ويكره الطيرة والفال ما كان بطريق البشرى والاستبشار لا يزد فيه ولا يحكم
 بالماضي ولا بالمستقبل والطيرة باى شئ كان حرام وهو ما فيه تردد وتشاؤم
 وكان السلف الصالح من الصحبة التابعين يتقاعلون بكتاب الله وغيره من الكتب
 استبشارا وتبركا به ولا يعتبرون بالحكم ولا يترددون بل يستخبرون الله و
 يتقون كلون عليه واما طريقة العام في الفال من اعتبار الحروف ونحوها وحكما
 فحرام بالاجماع فانه من الطيرة المنهي عنها كما ذكره اهل الحديث في شرح الصحيح

مع تن فریض
 شش عین
 دروازون کی
 پگیا چھ شخص کہ
 یہ بھی بکریان
 راشہ علی
 مافیہ من
 مکانیہ سی
 لون سے کہا
 کے تابع ہو گئے
 زہ و قساری کا
 ہے وہ بھی
 حرفہ آنکری
 یہی تا
 لاکہ خاکی
 محاسن
 علیہ السلام کے

انتہی یعنی یہ ریل آج کل کا شرک ہی اور یہ فاناسہ جو عوام میں رائج ہی بالاجماع حرام
 ہے ۲۱ سب سے پہلے جسے پوستان بنایا اور اوس کو چکار پاک کیا اور کسال
 درندوں کی شکار کر کے بہنی ہوشنج شاہ بادشاہ دوم بنی آدم تھا پھر زبائے اوس
 علیہ السلام میں سینا کپڑی کا نکلا اس سے جواز حرفہ خیاطت و پوستین دوزی کا
 ثابت ہوا ۲۲ سب سے پہلے جسے دباغت انواع چرم و آدم کی نکالی اور
 اس حرفے کے ساتھ شہرت پائی طالوت بادشاہ بنی اسرائیل ہی قبل بادشاہ
 کے یہ دباغت تھے پھر اسدنی اونکو منتخب فرما کر زمین داو و علیہ السلام میں بادشاہ
 کر دیا ۲۳ سب سے پہلے جسے یہ دیکھی تراشی بنو طف قبیلہ کنانہ میں سے تھی
 یا قبیلہ اسدین سے تھی ذکہ فی القاموس ۲۴ سب سے پہلے جسے ترازو کی بنانا
 وضع کی عبد الدین عامر تھے ورنہ پیشتر لوگ شاہین سے وزن کیا کرتے تھے
 ۲۵ سب سے پہلی جسے صنعت شیشہ گری نکالی اور پتھر سے بگینہ بنایا فلیسٹ
 نجم اموی ہی یہ صنعت میں تھائی موجد ترتیب موسیقی و وضع آلات میقات نام کا
 ہی ہے اس آواز کی شناخت اوقات کی بغیر رسم و مثال کی ہوتی ہے شخص نجم
 ماہر و حکیم شاعر تھا ۲۶ سب سے پہلے جسے منجملہ عورتوں کی قطع و برید کپڑے
 کی نکالی اور سیارہ علیہ السلام میں جبریل علیہ السلام نے ایک خرقہ بنت کالاک
 دیا اور کہا کہ سارہ کو و اوہنون فی اوسکو چیرہ پار کر پوتا اور سیارہ اصل نام انکا
 سیارہ تھا ۲۷ سب سے پہلی اسلام میں جسے مہمانخانہ بنایا عثمان رضی اللہ عنہ میں

۲۸ سب سے پہلی
 اور ہمایا اور
 نکالا اور
 اور راج
 دو ہا پیر بنا
 کام کیا ۳۱
 انبیاء میں
 ایک ایسا
 اور نصف
 کو و اسطی
 بدر کی علی
 مبارکہ
 پنہیرون
 و رزم آرا
 مال غنیمت
 میں ورنہ
 غلام بنا

۲۸ سب سے پہلے جس نے جہاد کیا اور غلام بنایا اور کفار سے مقابلہ کیا اور تہمتیں
 اٹھایا اور قتل سے لکھا اور حساب میں نظر کی اور روئی کا کپڑا پہنا اور جامہ نیچہ کو
 نکالا اور علیہ السلام میں ۲۹ سب سے پہلی جس نے نشان کھڑا کیا اور کمان بنائی
 اور راجہ دامن چلائی اور ابراہیم علیہ السلام میں ۳۰ سب سے پہلے جس نے دو
 دو ہاتھ بنایا گئی نکالا یوسف علیہ السلام میں انہوں نے قید خانے کے اندر یہی
 کام کیا ۳۱ سب سے پہلی جس نے قرآن کی ساتہ بارزہ کیا اور خصم سے کشتی کی
 انبیاء میں داود علیہ السلام میں انکا مبارزہ ساتہ جالوت کے ہوا تھا انہوں نے
 ایک ایسا پتھر اٹھ کر مارا کہ وہ مر گیا اور سپر طاوت نے اپنے دفتر کا بیاد اٹکی ساتہ کڑیا
 اور نصف ملک عطا کیا کتب سیر میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل
 کو اسطی مبارزہ کو بلایا تھا چنانچہ وقت کشتی کے اٹھواٹھ گھنٹہ ہادی مارا اسی طرح دن
 بدر کی علی و حمزہ و عبیدہ بن الحارث نے عتبہ و شیبہ پیران ربیعہ و ولید بن عتبہ سے
 مبارزہ کیا تھا اور سپر آیت اُٹھی ہذاں خصمان اختصموا فی دھجہ امام مبارزین
 پیغمبروں میں داود علیہ السلام ہوی اور اولیاء میں علی بن ابی طالب پہلوانی ہوا ہوی
 و رزم آرائی بھی گویا ایک صنعت عمدہ و بلیغ ہے ۳۲ سب سے پہلے جس کو کمانا
 مال غنیمت کا حلال ہوا اور اس کو حریفہ و سنت تیرا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 میں ورنہ اگلی پیغمبروں کو غنیمت کا مال کمانا درست نہ تھا اگرچہ اُترتے ابترتے اور کچھ
 غلام بناتے تھے یہ حرفہ اشرف حرف ہی اور مخصوص بامت اسلام و فضائل اس کو قرآن

خبر ہی بالاجماع حرام
 کیا اور کمال
 ماہ پر زائد اور
 ستین دوزی کا
 رم کی نکالی اور
 ہی قبل بادشاہ
 مہین بادشاہ
 میں سے تھی
 نے سرازو کی بنا
 کرتے تھے
 بنایا فیلون
 کی میقات نام کا
 ہے شخص منجم
 و برید کپڑے
 تر و تہمت کا لاکر
 سل نام انکا
 اعدت میں

حریش میں شمار کیا ہر آئی بہن اور اس پر اطلاق لفظ تجارت کا کیا ہوا اور یہ تجارت آ
 قیام ساعت جاری رکھی گئی ہے عدل عادل جو جابر اور سکو باطل نہیں کر گیا
 بیان تک کہ آخر است ہر اعلیٰ بن مریم علیہ السلام کو و جال جلال سے مقابلہ کر گئی
 و سدا محمد صاحب محضر فی کہا ہوا اول من حل لہ الارزاق بمال الغنا ثم فی سبیل اللہ
 سیدنا و رسولنا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم لان الغنیۃ فی الجہاد ما حلت
 لاحد قبلہ و الجہاد حرفة سید المرسلین فہو ما محمد و مقتداہم فی حرفہ منہم
 و کفہا ہم ذلک بین الانام شرفا اتقی حاصلہ ۳۳ سب سے پہلی جس نے اپنی جان
 کو متاثر بنایا اور مزدور ٹھیرایا موسیٰ علیہ السلام بہن شعیب علیہ السلام کے اجیر تھی
 جس طرح کہ قرآن میں آیا ہی ان خبر من استاجرت القوی الامین اسی طرح حضرت
 قبل نبوت و دعوت کی طرف سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گماشتہ تجارت ہو کر طرف
 شام کی گئے تھے اور سب سے پہلی اولیاء میں ابراہیم بن ادہم نے متاثری اختیار
 کی تھی یہ باغ و بہشتی کی نگاہانی کرتے اور دن کو دور کرتے اور رات کو نماز پڑھتی
 اسی طرح احمد بن قطب وقت سے نیچر کی دلی جرت پر کام کرتی اور ہفتہ بہ عبادت
 میں بسر کرتے فقرا و متاجرین صاحب حرفہ و نہیں کی طرف منسوب بہن اسی طرح سلف
 صالح احترام و امتیاز کرتے اور قوت حلال کو پیشہ و مزدوری سے ہم پہنچاتی تھیں
 ایک باعلیٰ مرفعی نے ایک باغ کی آب کشی مزدوری پر کی تھی حسن بصری کہتے تھے
 کہ الدھم الحلال استیفاء لقاء الزحف یعنی ایک درہم حلال کا بہم پہنچا نا جنگ

کرنی سے بھی زیادہ مشکل ہی اس میں اشارہ ہی طرف قات مال حلال کی اور حدیث میں
 آیا ہے کہ ان الله يحب العبد المحترف یعنی السد بنح پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے حکایت
 ایک شخص نے حرفہ ترک کر دیا تھا اور علیہ السلام نے اس سے کہا یا هذا عمل وکل
 اسی شخص تو کام کر کی کہا فان الله يحب من يعمل ویاکل اس لیے کہ اللہ دوست رکھتا ہے
 اس شخص کو جو محنت مزدوری کر کے کھاتا ہے ولا یحب من یاکل ولا یعمل اور دوست
 نہیں رکھتا ہے اور سکو جو کھاتا ہے اور کام نہیں کرتا میں کتابوں ساری خلق خدا کی
 کسی حرفہ یا تجارت یا عمل کے ذریعہ سقوت بسر کی کرتی ہے مگر ایک پیر زاوی
 فقیر شاخ مولوی و اعظم صوفی کہ یہ لوگ غالباً سوال کر کے یاد ہو کا دیکر یا متقدفہ
 بنکر یا ترک و تجربہ ظاہر کر کی یا اتحقاق علم و ولایت تجا کر رزق حرام سے شکم پروری کرتی
 ہیں اور باوجود ندرستی اعضا و صحت جوارح و عافیت تن کے کو فی عمل و کسب
 و حرفہ اختیار نہیں کرتے مال مفت کی انتظار میں رہتے ہیں اور صدقات و خیرات
 کو حرفہ سمجھتی ہیں سو چرہ بدترین عافیت ہے اور اسکی حرمت میں کچھ شک و شبہ نہیں ہے
 دن قیامت کی یہ حرفہ ہو جائیگا الا من رحمہ اللہ و حفظہ و سلم و قلیل ما ہم و
 قلیل من عبادی الشکوک ہماری سلف صالح ترک حرفہ کر کے اگر اسی طرح مدارس
 و خانقاہوں میں بیٹھ رہتے اور وظائف و اوقاف و اوساخ مردم پر قیامت کرتی تو
 ہرگز یہ دین نہ شہرت نہ تا اور سب لوگوں میں رواج اسی مفت خواری و بیکاری کا ہو جاتا
 اور کوئی برکت و خلوص کسی عمل دین میں ظاہر نہ ہوتی اسی جگہ سے یہ فتویٰ دیا ہے

بجارت
 کر گیا
 کر گیا
 سبیل اللہ
 صلت
 فرقت
 بی جان
 حیرتی
 حضرت
 طرف
 عیار
 رہتی
 بت
 سلف
 ہوتی
 ہوتی
 س

فقہ مدرسہ دیست بود فتوی داد کہ می حرام ولی بہ زمال اوقات است
سلف آج اگر اس زمرہ اولیای حال و علما ہی قال کو ملاحظہ کرتے تو ہرگز خاموش
نہتے بلکہ آمادہ وعظ و نصیحت ہو کے راہ راست پر لاتے یا سنت اسلام
سی خاج بنیارتے و لغسم ماقیل ۛ

ترسم کہ صرفہ نمبر و روز بازخواست نان حلال شیخ زاجہ رام ما
حکایت داود علیہ السلام فی دیکھا کہ کچھ فرشتے مردوں کی صورت انکی بابت میں متنازع
کر تو میں ایک فرشتے فی دوسری سی کہا کہ ہم داوود کو فی عیب سوا انکی نہیں دیکھتے
کہ وہ اپنے ہاتھ کی کائی سے نہیں کہتا ہے اور نہ کوئی پیشہ کرتا ہے انہوں فی نکر
ایک دم اپنے جی میں تفکر کیا پہر ایسی مناجات کی اور کہا اسی رب مجھے کوئی حرفہ
نہیں آتا ہے تو میرے لیے کوئی حرفہ پسند فرما دی اللہ نے زرہ بنا اپنا پسند فرمایا
کہا قال تعالیٰ وعلنا صنع لبوس وقال والنالما الحدید چرفہ اونکا معجزہ ہوا علیح
سبب نبیاطیم السلام کی سارے حرفے قبیل معجزات سے تھے و ما حسن ماقیل ۛ
قل کل علی الرحمن فی الامر کلہ ولا ترغب فی العجز و ما عن الطلب
المرثان اللہ قال لم یدیم وھزی الیک الجنع عیا قضا الطلب
ولو شاء ان یجنیہ من غیرھذہ جنتہ و لکن کل شیء لہ سبب
بالجملہ محاسن مکاسب و صنائع کے بہت ہیں حرفہ کرنے سے کسی کو شرف و
فضل میں کچھ تفاوت نہیں آتا ہے بلکہ محترف کا تہہ بڑھتا ہے و لغسم ماقیل ۛ

ولیس علی عبد تقی نقیصۃ اذا صحح اللقی اذا احاک ارحم
 یعنی تقی ہو کر اگر حیاکت یا حجاب است اختیار کی ہے تو اس سے کوئی عیب نہیں لگتا
 کیونکہ یہ عرفی شرعاً مباح ہیں باب حرف کا بہت وسیع ہے انبیاء اولیاء صلحاء و علمائے
 روایات حدیث حلقہ قرآن ہمیشہ حرف مای مباح و فاضلہ کرتے رہے ہیں اگر یہ بت
 مسفت کی نہوتی تو شرع اجازت احترام کی مذمتی اور نسبت مکاسب حلال اور
 تجار صادقین کی بیان نہ فرماتی حالانکہ اللہ تعالیٰ فی ارشاد کیا ہے رجال لا تلهیهم
 تجارة ولا بیع عن ذکر الله لفظ تجارت و بیع میں ساری حرف و دخل میں سوا حرف و
 ناجائز حرف اہل حرف سے انتساب حرف میں طرف و ضعیف اولین کے اغالب
 واقع ہوئی ہیں اور باہم تفاضل میں کہیں نوبت قتال و جدال کی بھی آگئی ہے
 اور تقدم و تاخر میں نزاع ہو چکا ہے مثلاً اہل دباغت کہتے ہیں کہ صنعت اخلاقی و
 نام کی ہی شے خصل سی دولت عثمانیہ اسلامیہ میں تو طراز مانہ ہوا کہ گذرا ہے اور اسکو
 ایک مصلح عامل دباغت بتاتی ہیں حالانکہ یہ بات غلط فاحش ہے کیونکہ صنعت
 منسوب ہے طرف تلیذ ادریس علیہ السلام کی او کانام ہوشیخ شاہ تھا وہ دوسرا
 بادشاہ نبی آدم کا گذرا ہی ایک حکیم الہی ملک عادل مومن کامل تھا اور بعض تواریخ
 میں یون کہتا ہے کہ صنعت دباغت منسوب ہی طرف طاوت کی جو کہ زمانہ داود
 علیہ السلام میں ایک بادشاہ ایلمندار و مجاہد بنی اسرائیل کا تھا غرض کہ انتساب
 پرستین سازی و چرم زپی کا طرف و بادشاہ کی ہے ہوشیخ و طاوت کہن شہور ہے

کہ پستین بازی ایجاد ہوشیج نہی وہ کو کٹری اور گرک وغیرہ درمزدوں کی کمال یکساں احتمال
مین لاتا اس بنیاد پر امام الفرائین ہوشنگ تھا اور امام الدباغین طاہوت تہی صاحب
مخاض و ہستی ہین حرفہ و باغیت مین ایک فضیلت ظاہر یہ ہے کہ نسبت و کئی طرف دو
لکات غنیم کی ہر اور وہ دونوں صحبت مین نبوت کی تہے اور بڑی حاجت بنی آدم کو
یہی ہے کہ لباس ظاہر و نافع ہو مسئلہ ترجیح حرف مین کہا ہی کہ افضل حرف
بعد علم و جہاد کے حرفہ زراعت ہے پھر خیاط پھر و باغیت پھر حلاقت پھر تجارت
اہل علم کہتے ہین جو حرفہ طرف کسی رسول یا نبی کے منسوب ہی وہ اور حرفوں سے
افضل ہے یعنی صنعت کی راہ ہی او افضل متقدم کو ہوتا ہے اور بعض نے کہا جس
حرفے کے لیے کوئی فضیلت اخرویہ ثابت ہی وہ افضل ہے اسی طرح حسنیت
کی طرف امر دین و اقامت رکن مین حاجت پڑتی ہے جیسے کشتکاری جائزہ و زک
وہ افضل ہے کیونکہ تغذی و تسخیر و تہذیب و اقامت رکن اسلام کو ہین تو
جونہ حرفہ امر دین و دنیا مین شدید الاستیاج تھیہرگا وہی افضل ہوگا اور اپنے
انوات سی اولی و احری سمجھا جائیگا اور جواز مین سب حرف برابر ہین جیسے طنج و صید
و فن قابلیہ حق مین ستورات کو اور تعلیم علم حق مین میانجیوں کے اور چاکب سواری
نیگری و زمینداری و بطاری و فن جو ہر فروشی و جراحی و کمالی و اتالیقی و خطاطی
و کاشتکاری و سپاہگری و پہلوانی و سباق و سیاق وانی و مہر کنی و عطاری و
انطباع و بزاری و نحو ہا انہین و وہ حرفہ جو شرعاً ناجائز ہے خارج رہیگا جیسے فن

معموری شاہد بازی قلمتانی سطر بی سا ہو کاری نظارت موسسات قیادت زانیات
والی قحجہ گری و بادہ فروشی استحکام غلات بطور ناجائز اخبار نویسی دروغ بی اصل
و نحو ذلک من البیوع المحترمة والعقود الفاسدة قابل قساص کلیہ ہر حرفہ جس کی
طرف انسان کو امر معاد یا معاش میں شرعی یا براہ عادت بشریہ حاجت لگی ہوئی ہی و
لازم ہو تا ہو جیسے زراعت خیاطت کتابت وغیرہ ان حرفوں کی سیکھنے سکھانے میں
فضیلت ہی و مقتدا ہی حرف کی شناخت کرنے میں ہی فائدہ ہیں اس لیے
کہ اس بات کو معلوم ہو جائے کہ فلاں حرفہ یا صنعت فلاں شخص سے صادر ہوئی
ہے نہی یا حکیم یا بادشاہ و من یا ولی یا صاحب ایک طے سح کا اطمینان طالب ہر صنعت
کو حاصل ہوتا ہی اور اس کی غربت اس عمل کے حاصل کرنے میں بڑھتی ہے وہ
حرفہ جو حکامی مجوس ہی صادر ہو ہی ہیں یا اونکو ملوک ہی جیسے حبشہ و مغرب و سواحلی
شناخت میں ہی فوائد ہیں جیسے تنقیر قلوب کی اونٹنوں اور حروف و نیویہ کو جو شرعاً حرام
یا مکروہ ہیں اور کما فی کرنا اونکی ذریعہ سی حلال نہیں جیسے آلات لہو و طرب و مزامیر
و نقوش صورت و اسباب لعب و مجون و نحوہ کہ اونکو کچھ تعلق مواد جہاد سے نہیں ہے
ولہذا انکا سیکھنا سکھانا بھی درست نہیں اور کتب کرنا ساتھ انکو حرام ہی کا صرح الفقہاء
سہی و ہر حرفہ جو شریف و عمدہ ہیں جیسے بنائیں سب کا یا لکھام و کمان و تیر کا نسبت
انکی طرف حبشہ و مغرب و کو غلط العلوم و اس لیے کہ سب کو پہلے زین و لجام و سیف و قوس
و ہم اور پس علیہ السلام تو نکالاتا تھا لکن نسبت قوس کی طرف اشارہ ہم علیہ السلام کو اور نسبت

اعمال
حسب
تو
دوم کو
حرف
تجارت
سے
بس
ت
درجہ
ی تو
پنے
مید
ی
طی
و
ن

ہم کی طرف اسماعیل علیہ السلام کی ہی انتہی کلام الحاضرہ میں کہتا ہوں کہ اس زمانے
 میں صد ہا حرفے اور صناعات جدیدہ نکلی ہیں اور غالب ہو چکا ہے کہ وہ لوگ جن
 جو اسلام و ایمان سے بہرہ نہیں رکھتے وہ ان صنائع کا نام بنام مع اسما و اسل
 فاضلین طلسائع المقدوسین نہ کہو رہے انسان جب کسی حرفے کا سیکھنا سکھانا چاہے
 تو پہلی اوس کو کتاب و سنت پر عرض کر لو اور نظر غور سے دیکھ لو کہ شرعاً کوئی کراہت
 عدم اباحت تو اوپر طاری نہیں ہوتی ہے تب اوس کو اختیار کر دو اور کبھی یہ ہوتا ہے
 کہ فی نفسہ وہ حرفہ مباح یا فاضل ہے لیکن سبب نیت سو کو ناجائز ہو جاتا ہو یا کوئی
 فساد عقد و بیع کا اوس میں آگتا ہے مثلاً تیر سازی میں تین شخصوں کو بوجہ حدیث
 شریف کی اجرت ملتا ہے ایک بنائیدہ الاراہ خدا میں دوسرا چلانیوالا جہاد میں تیسرا
 اوسنا کر دینے والا عرض کہ ایک تیر کے سبب سے تین شخص بہشت میں جاتی ہیں یہ
 نتیجہ ان کی حسن نیت و صلاح عمل کا ہے اور اگر خدا نخواستہ یہ پیشہ و اسلی تقویت
 اعدای اسلام کو اختیار کیا ہے تو پھر ہرگز حلال الکسب نہوگا اسی طرح کہنا یا بچپنا
 انگوڑا درست ہے مگر بادہ ساز کے ہاتھ فروخت کرنا درست نہیں جس علی ہذا
 ہر حرفہ پاک فسادیت و عمل سے ناجائز ہو سکتا ہے اور جو حرفہ ناجائز ہے وہ صلاح
 نیت سے جائز نہیں ہو سکتا اس قاعدے کی رعایت سے بہت اشکالات
 رفع ہو سکتی ہیں گناہ وہی ہوتا ہے جو تیر سے جی میں تنہ بنے اور تو غیر کا آگاہ ہونا
 اوپر پسند کری استفت قلبک ولوا فکالت الفتق

فصل

امین یہ بیان ہو کہ قرآن کریم میں جس طرح اصول جملہ علوم و فنون کی موجود ہیں
 اسی طرح طرف اصول ان حرف و صنائع کے بھی اشارہ فرمایا ہے جن کی ضرورت
 ہو کرتی ہے ہم اس جگہ ذکر بعض شیا کے انجملہ اوں کے ترجمان القرآن سے نقل
 کرتے ہیں ۱ خیاطت یعنی درزی کا کام سپر یا بیت دلیل ہے و طفا یخف علیہا
 من ورق الجنة امین کفش ووزی ہی آسکتی ہے اس لیے کہ لفظ خف اس کو بھی
 شامل ہے ۲ حدوت یعنی آہنگری کا کام جبکہ لوہا رہی کہتے ہیں اسکا ذکر اس
 آیت میں ہی اقلی زبال الحدید والنال الحدید ۳ بنا یعنی سہاری کا کام اسکا ذکر
 کئی آیتوں میں آیا ہے قال تعالیٰ والسماء بنینا ہا باید وقال تعالیٰ یا ہا ما بن
 لی صر حال علی ابلغ الاسباب وقال تعالیٰ صر مرد من قادیر ہم تجارت یعنی
 دروگری کا کام جبکہ بڑی کہتے ہیں اسکا ذکر اس آیت میں ہے ان اصنع الفلک
 ۵ غزل یعنی سوت کا تنا اس کا ذکر اس آیت میں ہے نفخت غزلہا ۶
 نسج یعنی جلاہی کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہو کہ مثل العنکوت اتخذت بیتا لفظ
 نسج شامل ہی جملہ انواع نسج کو خواہ کوئی سا کپڑا کیوں نہوا رہا تہ سے بنا جائے
 کفن سے اور رومی کا تاگا ہوا چال کا یا ریشم کا یا او کچھ جیسے سن وغیرہ ۷ فلاح
 یعنی کشت کاری کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے افراہیم ما تحرقن اسکے سوا اور
 آیات میں بھی اسکا ذکر آیا ہے اسکو زراعت بھی کہتے ہیں یہاں فضل ہمارے بشارت

حرف ہ ۸ صید یعنی شکار باری کرنا اسکا ذکر چند آیات میں آیا ہے اور اس کی تفسیر
 کی قرآن جو ریش و ریزہ میں مذکور ہیں لفظ شکار خواہ کسی آلہ سے ہو یا کسی حیوان
 پر نہ پرندے سب کو شامل ہے اور تفصیل جائز ناجائز کی منت مٹھہ سے معلوم
 ہو سکتی ہے مثلاً شکار چیتے کا ناجائز ہے ۹ غوص یعنی دریا میں غوطہ مار کر موتی
 وغیرہ نکالنا اسکا ذکر اس آیت میں ہی کل بناء وغواص و تشقیحون من حلیۃ
 تلبسوا ۱ صیغت یعنی سناری کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے و اتخذ قوم مہی
 من بعدہ من حلیم مرعاجا حبس اللہ خلا ۱۱ زجاجت یعنی شیشہ سازی کا کام
 اسکا ذکر اس آیت میں ہے صبح مرد من قادر المصباح فی زجاجة ۱۲ فحارت
 یعنی خشت پزی کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے و فادلی یا ہامان علی الطین
 ۱۳ ملاحت یعنی تیراکی کا کام جس کو ملاچی کہتے ہیں اسکا ذکر اس آیت میں ہے ہا
 السفینۃ فكانت لمساکن یجلون فی البحر ۱۴ کتابت یعنی لکھنے کا کام اسکا ذکر اس
 آیت میں ہے عالم بالقلہ امین جلد آقا م نسخ و نستعلیق وغیرہ داخل ہیں اسکے سوا اور
 آیات میں بھی ذکر کتابت کا آیا ہے اور صحابہ و تابعین سے کتابت صحف و خطوط کی تائید
 ہے ۱۵ خبر و عجن یعنی نان پزی کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے احل فیت
 راسی خبز ۱۶ طبخ یعنی باورچی گری کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے فجا یجلی حنید
 ۱۷ مقصارت و غسل یعنی گاوری کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے و نثابک فطھد
 و قال المحادیون یہ حواری و ہونی تھے ۱۸ جزارت یعنی قصابی کا کام اسکا ذکر اس

آیت میں ہے الاما ذکیر ۹ ابع وشہ العینی تجارت کا کام اسکا ذکر کئی جگہ آیا ہے
 رجال لا تلجہم تجارت ولا بیع عن ذکر اللہ ۲۰ صبح معنی رنگریزی کا کام اس کا ذکر
 اس آیت میں ہے صبغة اللہ و بیض و حمر اسمین جملہ انواع الوان داخل ہیں ۲۱
 تجارت یعنی سنگ تراشی کا کام اسکا ذکر اس آیت میں ہے و یفتقن من الجبال سیوتا
 ۲۲ کیا لت یعنی وزن کشی کا کام اسکا ذکر بھی کئی جگہ آیا ہے و یل للطفیقین الذین
 اذا آتوا علی الناس سیئو فن ۲۳ رمی یعنی تیر اندازی کا فن اسکا ذکر اس آیت میں ہے
 وما رمیت اذ رمیت و احد والھم ما استطعتم من قوۃ تفسیر قوت کی حدیث میں تیر انداز
 آئی ہی لکن عبرت عموم لفظ کو ہے نہ خصوص سبب کو چنے انواع قوت کے آلات حرب
 و ضرب میں ہیں اور جو ایجاد ہوتے زمین کی وہ سب اس حکم میں داخل ہیں جیسی توپ
 بندوق غلیبہ و نحو ہاں جملہ اقسام و انواع اسی طرح کریمہ مافرا کھانی الکتاب میں شئی میں
 ساری حیا کی آلات و ضروریات و شرب و نہاج و طبع و سائے کائنات جو کتاب
 میں مذکور ہیں داخل شامل ہیں ۲۴ فن شکر سازی اس کا ذکر اس آیت میں ہے
 واجلب علیہم بخلاف و درجہات اور کریمہ و خلق مالا یعلمون عام ہی سازی ضائع کو جو
 قیامت تک دنیا میں باذن خلق الہی عدمی وجود میں آتی زمین کی غرض کہ جو شخص قرآن
 میں جتنا زیادہ غور کرتا ہے وہ بقدر اپنی استعداد کی بدلات نص یا یا ثبات نص
 استنباط ہر صنعت و حرفہ و فن و علم وغیرہا کا کر سکتا ہے یہ حقیقت معجزہ ہی اس کتاب
 عزیز کا رب زدنی علما اسی طرح کتب منت مطہرہ میں اثاثہ و حکایت و شتا ذکر بہت سے

سائل شکار
 حیوان
 سے معلوم
 کر موی
 حلیہ
 دن قم می
 سی کا کام
 تجارت
 الطین
 ہے
 و اس
 سوا او
 کو ط کی تبا
 لفت
 یجل حیند
 فطہر
 کا ذکر اس

حرف و صنائع کا آیا ہے جیسے سیف رانی و تیر اندازی و سپر سازی و عطر فروشی و گہائی
 و ملاہی و طباطبائی و نجاری و آشکر کشی و نحو ذلک اس جگہ اگر اول حدیثوں کو لکھا جاتا ہی
 تو طول مفراط ہوگا عالم سنت پر یہاں حدیث مخفی نہیں ہیں یہ ذکر بیان تک تو حرف اول
 حرف کا تھا اب میں یہ کہتا ہوں کہ عالم بالمد کا حرف یہ ہے کہ اپنے علم سے نفع لی اور
 جاہلون کو نفع دی یہ وہ حرف ظلیہ ہے جس کو اسدنی واسطی سید المرسلین خاتم النبیین
 شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار فرمایا تھا اور قرآن و حدیث فضائل
 و مناقب اس حرف علم دین کے شخون ہیں بیان تک کہ حضرت فی ارشاد کیا ہے انا
 بعثت معلما اور فرمایا ہے رب زدنی علما دنیا میں علم جو حرف اول اہل حرفہ میں
 سب پر اسی حرفہ تعلم و تعلیم کو فضیلت نمایان حاصل ہے کوئی پیشہ اس پیشہ دانشمندی
 سے لگانہ نہیں کہتا تا اولاد قرآن میں آیا ہے حل یستقی الذین یعلمون والذین
 لا یعلمون اور نہ مایہی والذین اوتوا العلم درجات سو یہ حرفہ عبارت ہے علم کتاب
 و سنت کی پس بس کیونکہ جو علم ان دو اصل اصل سے خارج ہے وہ فن و صنعت یا
 حرفہ محض ہے نظم بہر بہر علم جبر اجماع امم ہے علم توحید باری تعالیٰ ہے اور جنابت
 اوس کے اسرار و صفات و افعال کی یہی علم ہمراہ عالم کے قبرین بھی باقی رہتا ہے
 اور شریک ساتھ جاتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جنت کے لیے فریق طریق ہوگا اور
 دار النخل میں جلیس انیس رہے گا اور عذاب برزخ و عقبہ سے نجات دیتا ہے اور
 دنیا میں اس پاک کا مقرب بنا دیتا ہے علم احکام اسلام ہی فقط یہ مقصود ہے کہ مومن حل

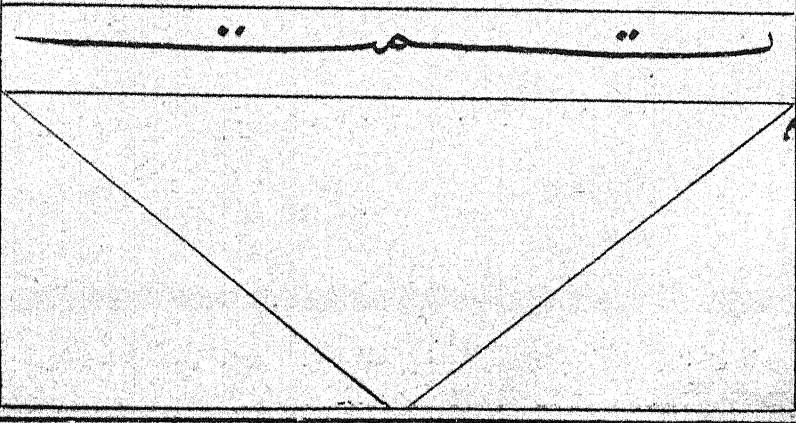
و حرام و حلال
 کا اسی علم تو
 یہی علم تو
 کالیف ہو
 رسالہ
 روزہ
 اپنے بار
 قلب ہو
 رکتے ہیں
 فتح الہی
 متقدمہ
 مومن خا
 احسان
 عربی جہن
 مصالح
 درسیہ
 کتب

و عطر فروشی و آبکاری
 نیون کو کہہ سب آہی
 ایک تو حرف اول
 علم سے نفع لی اور
 سرسکین خاتم النبیین
 و حدیث فضائل
 رشا و کیا ہے لانا
 ر اہل حرفہ میں
 س بیتہ و تہندی
 ملون والذین
 ہے علم کتاب
 ن و صفت یا
 ہے اور نہایت
 باقی رہتا ہے
 طریق ہو گا او
 دیتا ہے اور
 دیکر کہ موصیال

و حرام و جائز و فرض و محبت کو ایک بار پہچان لی اور سب جیسا وس کو کار بند رہو کچھ تمام عمر
 کا اسی علم فقہ میں صرف کرنا مطلوب نہیں ہے وہ علم حسین انفاس عمر کو بسر کرنا چاہیے
 یہی علم توحید و معرفت الہی ہے ذکر اؤف کر اس باب میں رسالہ کشف السہب بہت خوب
 تالیف ہوا اور واسطی دریافت بنجیات مملکات کو جسکو علم معاملہ کہتے ہیں مختصر تین
 رسالہ لسان العرفان اور رسالہ بنجیات مملکات کفایت کرتے ہیں اور واسطی ادائیغہ
 روزہ زکوٰۃ و حج کو طریقیہ سنت و آداب صلحا پر رسالہ بذل النفعہ و رسالہ ضو الشمس
 اپنے باب میں استاد شفیق ہیں اور واسطی احتراز کے ذنوب کیا ر سے خواہ متعلق
 قلب چون یا متعلق قالب یعنی ظاہر و باطن رسالہ قواطع و قوارع شیخ مرشد کا حکم
 رکھتے ہیں علم فقہ سنت میں اگر بہت مطالعہ کتب مطوٰکہ کی نہیں ہے تو رسالہ مختصر
 فتح الغیت اور نہج مقبول و بنیان موصول و عرف الجادی پس کرتی ہیں قہار مکتب
 معتقد متعدد رسالہ استعداد و احتواء و رسالہ قائد و عقیدہ سنی و قطب النور راہنما و راہبر ہیں بکلمہ
 مومن خدا طلب نجات خواہ کو اس قدر علم واسطی درستی ایمان و چستی اسلام و اذعان
 احسان کو کفایت کرتا ہے یہ سب گنتی کو چند رسائل میں اکثر اردو و بعض فارسی و
 عربی جیسے انکو ساتھ حسن نیت و صفائی طوٰت کے حاصل کر لیا اور وہ پاک طہنیت و تحیر
 مصلح حال تھا تو انشاء اللہ موافق اصطلاح اہل اللہ کے عالم بالمدعو جایگا کو اس کو کتب
 درسیہ مولیٰہ و وجہ مدارس پر پہلا عبور کیا ہو بلکہ جو علم او سکھو قدرت و دراست و فراست
 کتب فقہ وغیرہ فنون سداوہ اسلامیہ سے تحقیقا و تمجیحا و تصحیحا حاصل ہو گا وہ ان چند

رسائل مشارالہما سے میرا بیگا اور جو فیوض و جو صحبت علمای زمان و فضلائی دوران
 سے حاصل نہیں ہو سکتا ہے اور سی زیادہ ان رسائل میں شہود و موجودیاں یگانہ اللہ
 فی ایام دہر کم فحاشات الافترضا لہا یہ حکایت بطور شکر الہی کے گزارش کی گئی ہے
 و نہ مال للذباب و دب الارباب، جتنے ابواب شریعت تھے کی تھے غالباً او کو مداخل کیا گیا
 ہے اور تحریات اولن ابواب کی مسائل تحقہ و احکام مرجعہ پر شامل ہیں جو بعد محنت و
 مشقت بسیار اور بیداری شبہائی و راز اور تنہائی روز باہی گران کے بھی کثرت تھی
 علما ہی محصور ہوتے ہیں و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم
 سہادت پسند قول کو دیکھتا ہے نہ قائل کو اور شناخت رجال کی حق سے ہوتی ہے
 نہ شناخت حق کی رجال سے ۛ

و اد حق را قابلیت شرط نیست بلکہ شرط قابلیت داداوست
 آج بستم رمضان شمسہ ہجری روز جمعہ کو یہ رسالہ دو روز میں ختم ہوا ختم اللہ
 لنا بالحسن و زیادہ و رزقاً بکثر و فضلاً بجلل السیادۃ و السعادۃ



ترجمة الأدب المفرد



طبع في مطبع مفيد عام الكائن

في بلدة الكره سنة ١٣٠٦

الهجرتي

لای دوران

وایگان الله

شکی کی گئی ہے

وخیل کیا گیا

بعد میں

ی کترو تائی

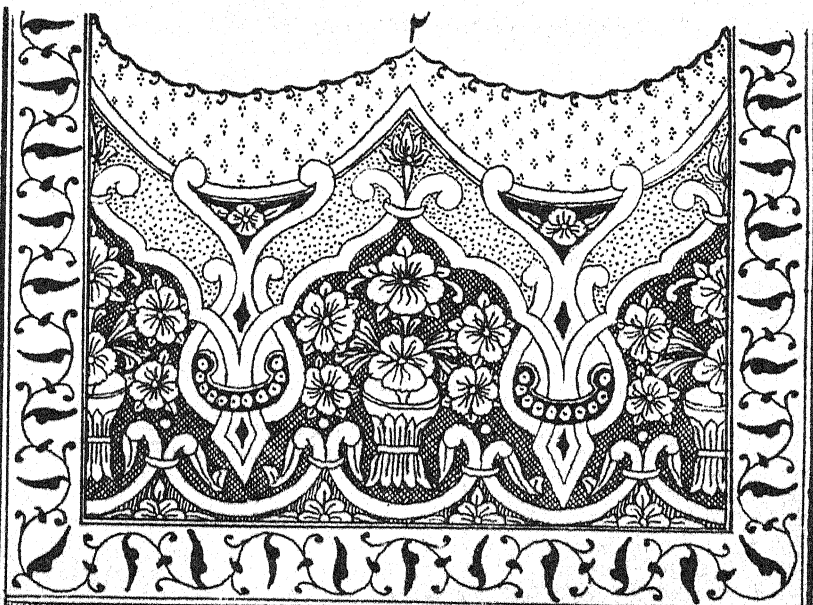
لعظیم

سے ہوتی ہے

اوست

مواختم الله

۴



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله حملا يستدعي من ريد الرحمة والطف والافضل مع الكمل الطيب يرفع
 في عليين صالح الاعمال ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له الكبير
 العدل الاعلى المتعال ونشهد ان محمدا عبده المصطفى ورسوله المجتبي ونبيه
 المرتضى وصفيه المقتدى خاتم سلسلة الانسال بفضل الله تعالى وسلو
 عليه وعلى آله وصحبه وتابعيهم من كل قطر في كل حال وعلى كل حال مع
 التفصيل ولا اجمال اما بعد فبسم الله الرحمن الرحيم في هذا الكتاب
 عباد وبلاد كسب كمال كتمان في عالي مقام كيون فهو حديث خير الانام كونهن يهتجا اس لئ
 كره مباني جوديل معاني هون بجز كتاب عزيز وسنت مطرو كنهين هين ولندا جنكو الله تعالى
 نة بسابقة ازل توفيق خير عطا كي هو وه سوا كلام خدا ورسول كس كس او مخلوق كس كلام
 كي خدمت نهين كرتي چنانچه اسي بنياد پر اكثر وقت اس ظلوم جہول كفور كنو وكابهی خدمت

کتاب
 ترجمہ قرآن
 اتفاق
 محمد بن
 ہاتھ آئی
 ہوئی ہے
 درست
 تو خواہی
 عافا
 اس وجہ
 چارونا
 ترجمہ
 حدیث
 سے
 کر دیا
 فی باب
 مذکور
 کم ہو

کتاب وسنت میں گزرا ہی اور گزرتا ہی واللہ الحمد ہر چند چند ماہ سے یہ تصدک لیا تھا کہ سو اکتابت
ترجمہ قرآن کریم موسوم بہ ترجمان القرآن اب کچھ لکھنا پڑتا تھا مگر ان ایام برکت النیام میں حسن
اتفاق سے کتاب مستطاب سبئی **ابو مفرد** تالیف امام المؤمنین فی الحدیث ابو عبد اللہ
محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ وارضاه جعل الفردوس العلوی مترجمہ و ماواہ متوفی ۳۵۰ ہجری
باتہ آئی یہ کتاب فی الحال بہاہ جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۵۰ ہجری بمقام آراء مطبع خلیلی میں طبع
ہوئی ہو صاحب مطبع کہتے ہیں کہ تین نسخے بہم پہنچے تھے اور وہ بھی غلط مع ذلک مما امكن غلطنامہ
درست کیا گیا بالجلد جب یہ کتاب اس شہر میں آئی اور اہل سنت کو اسکی منزلت معلوم ہوئی
تو خواہی نخواہی جامع فضائل و فواضل نامتناہی **ابو الجاسید ذوالفقار احمد**
عافاہ اللہ تعالیٰ نے جگو تحریر ترجمہ اُردو پر مجبور کیا ہر چند بوجہ چند عزم ترجمہ لکھنے کا تھا خصوصاً
اس وجہ سے کہ اصل کتاب کسی قدر غلط سے مالی اور صحت تام سے خالی ہو لیکن بغیر اس

رشتہ در گردنم افکنده دوست	می بردہر جا کہ خاطر خواہ اوست
چار و ناچار اس ماہ مبارک رمضان میں اس شغل کو اشغال دیگر سے بہتر سمجھ کر کیفاً اتفاق قلم بردار ترجمہ لکھا اوائل ترجمہ میں یہ قصد ہوا تھا کہ ہر باب کی ہر حدیث کا نشان بجا از تخریج دیکر کتب حدیث زیادہ کر دیا جائے پہر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس طرز میں مقدار ترجمہ کا اصل حجم کتاب سے اضعاف مضاعف ہو جائے گا اس واسطے جہاں تک یہ طرز تھا اس جگہ سے وضع مذکور کو موقوف کر دیا لیکن ہر باب میں اول ہر حدیث کے ہندسہ شمار کا لگا دیا ہو جس سے تعداد احادیث و آثار کی فی باب معلوم ہو سکتی ہو یہی گنتی ابواب کی سوچتہ تسو باب سے زیادہ تر ہو صحیح شمار ابواب مذکور کا طالع کتاب سے بھی رہ گیا ہو تنسیخ مطبوعہ ۱۹۲۰ صفر ہی جس کے بارہ جزو ایک ورق کم ہوتے ہیں میں نے اس ترجمہ میں اس امید کو حذف کر دیا ہو کیونکہ عامہ کو اس سے چندان نفع	



بیبیرفع
لکبیر
ونبیہ
الی وسلو
صال مع
کلام خالق
سے
اللہ تعالیٰ
کے کلام
کی خدمت

نہیں ہر اور غرض اسانید کے کہیں کہیں ذرا ذرا سا فائدہ لکھ دیا ہی یہ ترجمہ فی صفحہ ۲۳۸ سطر
 کے حساب سے ساڑھے بارہ جزد میں آیا ہی وقت تحریر ترجمہ کے معلوم ہوا کہ فی الواقع یہ
 کتاب اگرچہ مجمع سہ نسخہ چھاپی گئی ہو مگر سنہوز غلط سے خالی نہیں ہو ولہذا تحریر ترجمہ
 میں بھی سخت دشواری و گران خاطر ی لاحق حال ہوئی اور کچھ علاج اُسکا نہوسکا یہ پابندی
 الفاظ موجودہ جہانتک جو مطلب سمجھ میں آیا مطابق اُسکے ترجمہ لکھا گیا لیکن مواقع غلط
 بہ نسبت مواضع صحت کے اقل قلیل ہیں ورنہ پہر لکھنا ترجمہ کا عبث ہوتا مجھے اقرار ہے کہ اگر بوجہ
 غلطی نفس الامر ی اصل نسخہ کے مجھ سے بھی کسی جگہ غلط فہمی اور غلطی ترجمہ نگاری ہو گئی ہو تو
 میں اسکا انکار نہیں کرتا بلکہ مطابق واقع کے سمجھتا ہوں اب جس کسی بندہ خدا کو کہی کوئی
 نسخہ صحیحہ مل جائے یا کسی اور کتاب میں اُس خبر و اثر کا پتا بندہ و لفظ مآتمہ آجائے تو
 عمل صواب و کار ثواب سمجھ کر اس ترجمہ کے غلط کو صحیح کر دے اور سختی اجر جزیل و
 جزا جمیل کا ٹھیرے مع از کریمان کارنا و دشوار نیست: اس کتاب مستطاب دب مغر
 نام کی ثنائی حاصل ہو چکا اسی قدر کافی ہے کہ یہ کتاب مشتمل ہے اکثر آداب نبوت
 و اخلاق رسالت پر اور ایسے شخص کی جمع و تالیف ہے جو فن حدیث میں جوہر فرد زمانہ اور گوہر
 یگانہ نزدیک خویش و بیگانہ تھا جس کو ایک جم غفیر و جمع کثیر نے علم شریف حدیث کا امیر الشیوخ
 لقب دیا ہو اور جس کی کتاب صحیح بعد کتاب اللہ کے اچھے کتب تحت ادیم سا، تہیر چکی ہو اور
 یہ وہ آداب شریفہ ہیں جنکے سامنے ساری کتب اخلاق قوم کی ردی ہیں اور جان بہر کی
 تہذیب سفاہت محض سمجھی جاتی ہے اس کتاب کی روایت امام مولف رضی اللہ عنہ سے
 احمد بن محمد الجلیل بالجیم الزار نے کی ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری رحمۃ اللہ
 علیہ نے فرمایا ہے کہ ہومن تصانیفہ الموجودۃ اور شیخ جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ

نے اس
 کتاب
 تمام
 وقت
 اور کہ
 الحجة

نے اُسکا انتقاء کیا ہے لیکن وہ انتقاء میسر نہیں آیا غالباً مکررات بعض زوائد کو چھوڑ کر خلاصہ
کتاب کا لیا ہوگا اگر وہ متقی میسر آتا تو اُسی کا ترجمہ لکھنا مجھے کفایت کرتا لیکن اب مجبوری سے
تمام کتاب کا ترجمہ لکھنا پڑا اور مقدار حجم بڑھ گیا یہ کتاب لائق تحریر شرح بسیط کے ہے لیکن
وقت و عمر مساعدت نہیں کرتے اس کتاب کا ذکر صاحب بستان الحمدین نے بھی کیا ہے
اور کہا ہے کہ یہ کتاب بقدر نوجوڑ کے ہے اس کتاب کے آخرین یون واقع ہوا ہے قال الامام
الحجة ابو عبد الله البخاری باب لا یکن بعضک تلفاح حدثنا الخ انتہی فی الحمد لکرم
رمضان ۱۳۸۲ روز جمعہ کو لکھنا اس ترجمہ کا تین ماہ بعد طبع کتاب سے شروع ہوا تھا اٹھارہ

دن میں ۹ ماہ و سنہ صدر کو بعونہ تعالیٰ و صونہ ختم ہوا ختم الله لنا

بالحسنی و جعل هذه الدرجة خالصاً لوجهه الكريم

الاسنی و اخر دعواى ان الحمد لله و

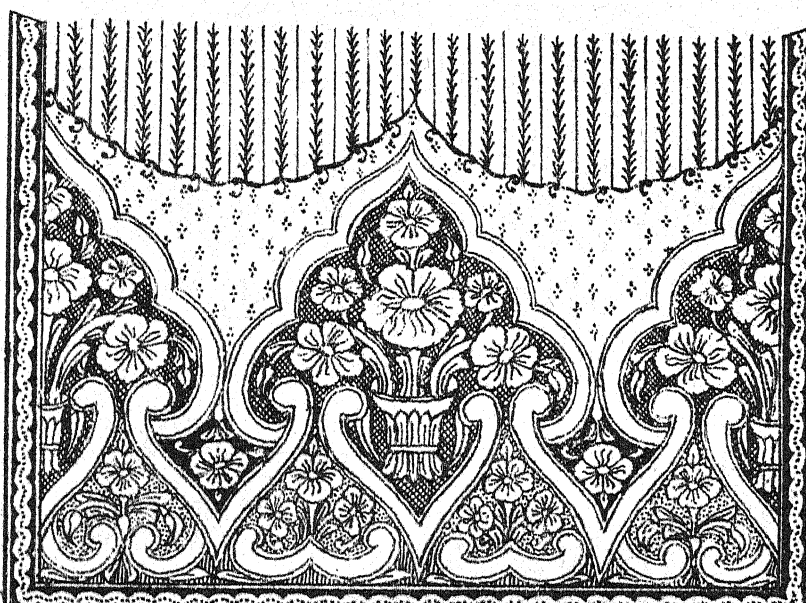
سلام علی عبادہ الذین

اصطفیٰ



دائیں نمبر	
قرن نمبر	
کتاب نمبر	

صفحہ ۳۳
واقع یہ
تحریر ترجمہ
کا یہ پابندی
واقع غلط
ہو کہ اگر بوجہ
ہو گئی ہو تو
کو کبھی کوئی
آجائے تو
مخبر خیر و
باب و بفر
آداب نبوت
مانہ اور گوہر
کا امیر المیزین
پر کی ہو اور
رجحان بہر کی
شہرہ سے
ی حجت اللہ
مستوفی اللہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب قول میں اللہ تعالیٰ کے وَوَصَّيْنَاكَ الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ہونے کی ہر انسان کو نیکی کرنے کی مان باپ کے ساتھ ابو عمر و ثیبانی کہتے تھے حدیث کی جگہ اس گہروا نے اور ماتہ سے اشارہ عبد اللہ کے گہر کی طرف کیا کہ میں نے حضرت سے پوچھا کہ کونسا عمل دوست تر ہو اللہ عزوجل کو فرمایا نماز پڑھنا نماز کے وقت پر میں نے کہا پھر کونسا عمل فرمایا نیکی کرنا مان باپ سے میں نے کہا پھر کونسا عمل فرمایا جہاد کرنا راہ خدا میں مجھے یہ باتیں کہیں اگر میں زیادہ پوچھتا تو وہ بھی مجھے زیادہ کہتے **ف** آیت باب لیل ہی وجوب پر برادر و پدر کے اور تعبیر بلطف وصیت کو کہ راہ بجا مذکور ہو اور حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ یہ ہر عمل سب اعمال میں محبوب تر ہیں اللہ کو اسی ترتیب مذکور پر معلوم ہوا کہ عبد افضل عبادت خدا کے کہ عبارت ہی نماز پجگانہ سے پڑوالدین احب الی اللہ ہی اسکا وسط میں ہونا نماز و جہاد کی دلیل ہی کمال عظمت و اہتمام پر اس سنہ کے عبد اللہ بن مسعود اس حدیث کے راوی ہیں اسکو بخاری نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہی و آخر صبر سلم ایضاً ۲۱۲ ابن عمر نے کہا ہی کہ خوشی پر در و در گار کی

باب
نے جو
ابن
لفظ
بزار
اللہ
اہر
اپنی
کہا کہ
حدیث
مان
میں
عورت
نے
کہا کہ
بن
سوا
جانتے

باپ کی خوشی میں ہوا و غلگی رب کی باپ کی غلگی میں **ف** یہ حدیث اس جگہ موقوف ہو اسکو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے لیکن بجائے لفظ رب کے لفظ اللہ کا کہا ہے اور وقت کو ترجیح دی ہے و راہ ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم و قال صحیح علی شرط مسلم و اسکو طبرانی نے ابو ہریرہ سے باین لفظ روایت کیا ہے کہ طاعت اللہ کی طاعت والدہ اور معصیت اللہ کی معصیت والدہ اور روایت بزار میں ابن عمر یا ابن عمر سے یوں آیا ہے کہ رضارب تبارک و تعالیٰ کی رضا سے والدین میں ہوا و سخط اللہ تبارک و تعالیٰ کا سخط والدین میں ہے

باب نیکی کرنے کا مان سے

ابہر بن حکیم عن ابيہ عن جدہ کہتے ہیں میں نے کہا اے رسول خدا میں کس کے ساتھ نیکی کروں فرمایا اپنی مان سے میں نے کہا کس سے نیکی کروں کہا اپنی مان کے ساتھ میں نے کہا منیٰ ابراؤ فرمایا اماں میں نے کہا کس کے ساتھ نیکی کروں فرمایا باپ کے ساتھ پہر جو قریب ہو پہر جو قریب ہو **ف** اس حدیث کو ترمذی و ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ نیکی کرنے میں مان پہلی ہے باپ سے اور میں درجہ بڑھ کر ہے والد سے پہر باپ پہلے ہو اقربا سے پہر رشتہ داروں میں جو زیادہ قریب ہو وہ مقدم ہے ۳ ابن عباس کے پاس ایک مرد آیا اوس نے کہا میں ایک عورت سے تنگنی کرنا چاہتا ہوں اُس نے مجھ سے نکاح کرنے کا انکار کیا میرے غیر نے اسکو پیغام بجا عورت نے اُس سے نکاح کرنا چاہا مگر اُس پر غیرت آئی میں نے اسکو مار ڈالا کیا میرے لئے تو بہر ہے ابن عباس نے کہا تیری مان زندہ ہے کہا نہیں کہا تو یہ کہ رسول اللہ عزوجل کے اور نزدیک ہوا اُس سے جتنا تجھے بن سکے عطا بن یسار کہتے ہیں میں پاس ابن عباس کے گیا اور کہا تم نے اسکی مان کی زندگی کا سوال کیوں کیا تھا کہا اے اللہ عزوجل منیٰ بر الوالد یعنی میں نہیں جانتا کہ کوئی عمل اقرب بنجدا ہو نیکی کرنے سے ساتھ مان کے **ف** حدیث دلیل ہے اس بات پر

میت
نہروا
ست تر
میں کہا
دہ کہتے
در حدیث
ہوا کہ بعد
ما زو
بن اسکو
ہر کی

کہ بڑا درود پر کفارہ کبار فزوب ہو سکتا ہی حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ ایک شخص پاس حضرت کے آیا کہ میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میرے لئے توبہ ہے فرمایا تیری مان ہے کہ انہیں کہ تیری خالدی کہا مان فرمایا اس کے ساتھ نیکی کر روادہ الترمذی واللفظ لہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرطہما یہ حدیث مرفوع متفقہ حدیث موقوف باب ہی عایشہ کہتی ہیں حضرت نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں قرأت سنئی میں نے کہا یہ کون ہے کہا حارث بن النعمان کذلک الوبر کذلک البر وکان ابرو الناس بامہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان اس سے ثابت ہوا کہ مان کے ساتھ نیکی کرنے سے جنت ملتی ہے واللہ اعلم

باب نیکی کرنے کا باپ کے ساتھ

۱ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہا گیا اسی رسول خدا کس کے ساتھ نیکی کرے فرمایا مان کے ساتھ کہا پھر کس کے ساتھ فرمایا مان کے ساتھ کہا پھر کس کے ساتھ فرمایا مان کے ساتھ کہا پھر کس کے ساتھ کہا باپ کے ساتھ **ف** حدیث دلیل ہے تیرے والد پر لکن مان کو بہترین بار مقدم رکھا ہے ۲ ابو ہریرہ نے کہا ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہ آپ مجھ کو کیا حکم کرتے ہیں فرمایا نیکی کر ساتھ اپنی مان کے اُسے پہنچا دیا فرمایا بروا ملک اُسے پہنچا دیا فرمایا بروا ملک یعنی مان کے ساتھ نیکی کر حبی چوتھی بار اعادہ کیا تو فرمایا بروا باک یعنی باپ کے ساتھ نیکی کر **ف** صحیحین میں ابو ہریرہ سے آیا ہے کہ ایک مرد نے آکر کہا اسی رسول خدا لوگوں میں کون شخص زیادہ قہدار ہے اچھے بڑا و کا میرے فرمایا تیری مان اُسے کہا پھر کون فرمایا تیری مان کہا پھر کون فرمایا تیری مان کہا پھر کون فرمایا تیرا باپ (سجگاہ یہی مان کو تین بار اور باپ کو بعد مان کے ذکر کیا ہے اس سے مزید حسن صحبت بڑی تعین والدہ کے بنسبت والد کے ثابت ہوئی ہے

باب نیکی کرنے کا مان باپ کے ساتھ اگرچہ وہ دونوں اسپر مکرین

۱ ابن عباس نے کہا ہے جس مسلمان کے مان باپ مسلمان ہیں اور وہ صبح کو اُنکے پاس حاضر ہوتا ہے

بامیداجر تو کہو لہذا ہی اللہ واسطے اُسکے دو دروازے یعنی جنت کے اور اگر ایک ہو مان باپ میں تو ایک
 دروازہ اور اگر اُن دونوں میں سے ایک کو اسنے خفا کر دیا اور غصہ دلایا تو راضی نہیں ہوتا اُس سے
 اللہ جب تک کہ وہ اس سے راضی نہ ہو کہ وہ ان ظلماتِ اقال و ان ظلماتِ باطن باپ ظلم کریں کہا
 اگرچہ وہ دونوں ظلم کریں **ف** حدیث دلیل ہے عظیم حق ابوبکر کہ اگرچہ اُسے حق میں اولاد کے
 کوئی کارروائی ظالمانہ نہ ہو جائے تب بھی اُنکی اطاعت سے سرتابی نہ کرے کیونکہ اللہ کی رضامندی
 اور ناراضگی مان باپ کی خوشی اور ناخوشی کی پوتوف ہے دوسرا لفظ ابن عباس کا رفعیہ ہے کہ جسے صبح کی اور
 وہ اللہ کا مطیع ہے حق میں والدین کے تو اُسکے لئے دو دروازے بہشت کے کھل جاتے ہیں اور اگر ایک
 ہو تو ایک اور جسے صبح کی اور وہ عاصی ہو اللہ کا حق میں والدین کے تو کھل جاتے ہیں واسطے
 اوسکے دو دروازے و فرخ کے اور اگر ایک ہو تو ایک ایک مرد نے کہا اگرچہ وہ ظلم کریں تین بار
 کہا و ان ظلماتِ مہرہ البیہقی فی شعب الایمان اس رفع سے صحت و دفع حدیث
 باب کی ثابت ہوئی و اللہ اعلم

باب مان باپ سے نرم گفتگو کرنا بجا حیت میں دبا رہے

طیلس بن میاس کہتے ہیں میں ہمراہ نجدات کے تھا مجھے کچھ گناہ ہوئے میں اُنکو کبار سمجھتا تھا
 میں نے یہ ذکر ابن عمر سے کیا کہ وہ کیا ہیں میں نے کہا کذا و کذا کہا یہ کبار نہیں ہیں کبار تو اُن میں ایک شرک
 کرنا ساتھ اللہ کے دوسرے قتل کرنا کسی جان کا تیسرے بہانہ لڑائی پر سے چوتھے تہمت حرام کی لگانا
 چاہی عورت کو پانچویں سو دیکھنا چھٹے یتیم کا مال کھانا ساتویں الحاد کرنا مسجد میں آٹھویں مسخرہ پن کرنا
 نویں رونامان باپ کا حقوق و لہ سے پہر ان عمر نے مجھے کہا کیا تو اگ سے ڈرتا اور بہشت میں جانا چاہتا
 میں نے کہا اے واللہ کہا کیا تیرے مان بایں زندہ ہیں میں نے کہا میری پاس میری مان ہے کہا واللہ اگر تو اُسکے
 ساتھ نرم کلام کرے اور اُسکو کھانا کھلائے تو تو جنت میں جائے جب تک کہ کبار سے بچتا ہے **ف** حدیث

سرت کے
 خالہ کی کہا
 وقال صحیح
 نے فرمایا
 عن ذلک
 الایمان

پر کس کے
 باپ کے
 کہا ایک
 کہا فرمایا
 یا تو فرمایا
 رسولی را
 میری مان
 بعد مان
 رین
 نہ ہوتا ہے

دلیل ہی اس بات پر کہ عقوق مادر و پدر مجھ کیا یہ مہلکات کے ہی اور ان باپ کے ساتھ تبواضع پیش آنا اور انکی خدمت کرنا اور انکو رولی کپڑا وقت حاجت کے دینا سو جبات دخول جنت سے ہی ۳ عروہ سنے کہا و اخفض لہما جناح الذل من الرحمة جہکا انکے لئے بازو ذلت کا رحمت سے یعنی جو چیز وہ چاہیں اُس سے باز نہ مطلب یہ ہوا کہ انکے سامنے خاکساری فرمان برداری ہر ایک امر میں کرتا رہے دم نہارے جو کچھ کہیں ویسا ہی کرے بجز اختیار شرک کے :

باب مان باپ کو بدلا دینا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدلا نہیں دیتا کوئی بیٹا اپنے باپ کو مگر یہ کہ اسکو کسی کا ملک یا خرید کر کے آزاد کر دے **ف** اس میں یہ اشارہ ہے کہ اولاد کو والدین کے ساتھ بصورت حصول قدرت کے ایسا کرنا چاہئے کہ بہر انکے لئے جزا احسان ہی واللہ المستعان اس حدیث کو مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے ۳ ابو ہریرہ کہتے ہیں حاضر ہوا پاس ابن عمر کے ایک مردیمانی وہ گھر کا طواف کرتا تھا اپنی مان کو پیٹہ پر لادے ہوئے کھتا تھا **ع**

انی لہا البعیر المذل
ان اذعرت رکابہا لم اذع

کہا ای ابن عمر تو دیکھتا ہے کہ میں نے اسکا بدلہ کیا کہا نہیں اور نہ ایک بار کے پشت پر لادنے سے پہلے ابن مقام میں آئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر کہا ای ابن ابی موسیٰ ہر دو رکعت کفارہ ہوتی ہیں اوس چیز کی جو سامنے اُنکے ہی **ف** معلوم ہوا کہ جن مان کا اس سے زیادہ ہے کوئی اسکو اپنی پشت پر لاد کر حج کر لے ہنوز اسے کہہ بدلا مان کے حقوق کا ادا نہیں کیا نیز یہ بات معلوم ہوئی کہ نماز اگرچہ دو رکعت ہو مکفر ذنوب ہوتی ہے ولیلہ الحمد **ع** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ابو ہریرہ کو مروان غلیفہ کہتا تھا یہ نہ دی اہلیفہ میں رہتے انکی مان ایک گہر میں اور یہ دوسرے گہر میں ہوتے جب باہر نکلتا چاہتا دوروازہ پر مان کے کٹرے ہو کر کہتے السلام علیک یا امناہ ورحمة اللہ وبرکاتہ یعنی اٹنی

تہم پر اللہ کی سلامتی و رحمت و برکت ہو وہ کہتین و علیک یا بنی و رحمة اللہ و برکاتہ یہ کہتے رحمت
 اللہ کما برہتینی صغیرا یعنی رحمت کرے اللہ تجہ پر جس طرح پالا تو نے مجھ کو چھوٹا سا وہ کہتین رحمت
 اللہ کما برہتینی کبیرا تجہ پر ہی اللہ رحمت کرے جس طرح نیکی کی تو نے مجھ سے بڑے ہو کر ہر جب
 گمراہ بنانا چاہتے تب بھی اسی طرح کرتے ۴۷ ابن عمر و کہتے ہیں ایک روایت اس حضرت کے آیا بیعت کرنا
 چاہتا تھا ہجرت پر اور مان باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا تھا فرمایا داپس جا پاس آنکے اور ہنسا انکو جس طرح
 کہ رلایا ہی تو نے اُن دونوں کو **ف** معلوم ہوا کہ رضا والدین مقدم ہی اختیار ہجرت پر تھا ابوہریرہ
 غلام ام مانی ہمراہ ابوہریرہ کے اُنکی زمین واقع عقیق مین گئے جب ابوہریرہ اُس زمین مین داخل
 ہوئے چلا کر کہا علیک السلام ورحمة اللہ و برکاتہ یا امتنا اُنہوں نے جواب دیا وعلیک
 السلام ورحمة اللہ و برکاتہ پر کہا رحمت اللہ کما برہتینی صغیرا مان نے کہا یا بنی و انت
 فخرنا اللہ خیر و رضی عنک کما برہتینی کبیرا موسیٰ راوی نے کہا ابوہریرہ کا نام عبد اللہ بن عمر
 تھا **ف** حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ مان باپ پر سلام کرنا داخل حقوق و برابرین ہی

باب مان باپ کی نافرمانی کرنے کا

عبدالرحمن بن بکرہ اپنے باپ سے راوی ہیں کہ حضرت نے فرمایا کیا خبر ندون مین تمکو اکبر الکبار کی
 تین بار اسی طرح کہا عرض کیا مان یا رسول اللہ فرمایا اشراک باللہ عقوق والدین پر حضرت سے یہ بیٹہ
 گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے اور کہا سن لو اور قول زدو ہی یہاں تک اسکی تکرار کی کہ میں نے کہا یعنی اپنے جی
 مین کہ کاش چپ ہوں **ف** اس حدیث کو شیخین و ترمذی نے روایت کیا ہے زیادت لفظ و
 شہادۃ الزور حدیث دلیل ہے اس پر کہ مان باپ کی نافرمانی کرنا اکبر کبیرہ ہی اور مرتبہ اسکا بعد شرک
 کے ہی ۴۸ و زاد کاتب بغیرہ بن شعبہ نے کہا ہے کہ معاویہ نے بغیرہ کو لکھا کہ تو نے جو بات حضرت سے سنی
 ہو وہ مجھ کو لکھ کر بھیج دے و راوی کہتے ہیں بغیرہ نے مجھ سے لکھوایا اور میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا کہ میں نے حضرت

میش کا ناؤ
 غروہ سے

یعنی جو چیز
 امر مین کرتا

یا کخرید کر کے
 قدرت کے
 ابو داؤد
 بن عمر کے

سے تہم پر
 مین اس چیز
 پر لا کر
 وہ دوسری کثرت
 یقین کرنا تھا
 نہ نکلنا چاہتے
 یعنی اسی

کو سنا منع کرتے تھے کثرت سوال واضاعت مال ذلیل قال سے **ف** ظاہر میں اس حدیث کو ترجمہ
 باب سے مطابقت نہیں ہے لیکن صحیح بخاری میں بذیل دیگر کتب یہ روایت اس لفظ سے آئی
 ، ان الله حرم عليكم عقوق الاصلهات وواد البنات ومنعاهات وكره لكم قيل و
 قال وكثرة السؤال واضاعة المال یہ الفاظ مطابق ترجمہ الباب کے ہیں منذری نے
 کہا ہی رواہ البخاری وغیرہ عقوق والدین میں وعید سخت آئی ہے حدیث ابن عمر میں فرمایا ہی
 کبار یہ ہیں اشراک باللہ عقوق والدین قتل نفس تین غوس رواہ البخاری اسی طرح حدیث
 انس میں عقوق کا ذکر مجملہ کبار کے فرمایا ہی رواہ الشیخان والترمذی اسی طرح حضرت کی کتا
 میں جو عمر بن حزم کے ماتہ اہل میں کو بھیجی تھی یوں تھا کہ اکبر کبار نزدیک اللہ کے دن قیامت
 کے یہ ہیں اشراک باللہ قتل نفس مومن بغیر حق بہاگن راہ خدا میں دن رحمت کے تاقرانی زمان
 باپ کی شاکہ تہمت لگانا یا بھی عورت پر شکیسنا جادو کا کٹنا سو کا کٹنا مال یتیم کا الحدیث
 رواہ ابن حبان فی صحیحہ حدیث دلیل ہی ہے کہ یہ اعمال اکبر کبیرہ ہونے میں برابر یکدیگر میں
 اور غالب حدیث میں عقوق والدین کو بعد شرک باللہ کے بلا فصل ذکر کیا ہی اس میں اشارت ہے طرف
 عظمت معصیت عقوق کے **ف** عاق کے حق میں کئی حدیثیں آئی ہیں حدیث ابن عمر میں فرمایا
 کہ تین شخص ہیں جنکی طرف اللہ دن قیامت کے نظر نہ کرے گا ایک عاق والدین دوسرا من عمر تیسرا انسان
 عطا پر کہا کہ تین آدمی بہشت میں بنائیں گے عاق والدین و دیوث و جلد رواہ النسائی والبیہق
 واللفظہ باسنادین جیدین والحاکم وقال صحیح الاسناد وروی ابن حبان فی صحیحہ
 شرطہ الاول منذری نے کہا دیوث بتشدید یا وہ شخص ہے جو اپنی اہل کو زنا پر برقرار رکھے اور جاتا
 ہو کہ اس کے گھر والے زنا کرتے ہیں ترجمہ وہ عورت ہے جو مردانہ وضع بنائے ابن عمر کا لفظ
 یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا تین شخص ہیں جن پر اللہ نے جنت کو حرام کیا ہے بدن فمور عاق اور دیوث

جو خشت
 والذ
 بخول
 راہ
 وہ شخص
 پتیا ہی
 وکذب
 ابو ہریرہ
 انکو نہ
 ثوبان
 فراز رحمہ
 الی یوم
 الحاکم
 دن پر
 دیتا ہی
 اس
 منہ
 خاتمہ
 بدن

جو خبث کو یعنی حرام کاری کو اپنے اہل یعنی گمراہوں میں برقرار رکھتا ہے رواہ احمد واللفظ لہ
والنسائی والذہبی والحاکم وقال صحیح الاسناد لفظ اہل شامل جملہ دم خانہ ہی اور زوجہ
بدخول اولی اس میں داخل ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جنت کی ہوا پائسو برس کی
راہ سے آتی ہے لیکن منان بالصل اور عاق و مدمن خمر اسکو نہ پائینگا رواہ الطبرانی فی الصغیر یعنی
وہ شخص جو احسان یا کوئی سا اچھا کام کر کے منت رکھتا ہے اور مان باپ کا نافرمان ہے اور ہمیشہ شراب
پیتا ہے ابو امامہ رفعاً کہتے ہیں تین شخص ہیں کہ قبول نہیں کرتا اللہ اُنسے فرض اور نہ نفل عاق و مدمن
و مذبذب قدر رواہ ابن ابی عاصم فی کتاب السنۃ باسناد حسن یعنی جو شخص تقدیر کو جھٹلاتا ہے حدیث
ابو ہریرہ میں فرمایا ہے چار شخص ہیں جن پر اللہ پرکھ انکو بہشت میں نہ لیجائے اور وہ ان کی نعمت کا مزہ
انگو نہ چکھائے مدمن خمر شود و غار اکل مال یتیم یعنی عاق والدین رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد
ثوبان کا لفظ رفعاً یہ ہے تین چیزیں ہیں کہ اُنکے ہونے کوئی عمل نفع نہیں دیتا شرک باللہ حقوق والدین
فرار جنت سے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو بکرہ رفعاً کہتے ہیں کل الذنوب یؤخر اللہ منها ما شاء
الی یوم القیامۃ الا حقوق الوالدین فان اللہ یجھلہ لصاحبہ فی الحیوۃ قبل الممات رواہ
الحاکم وقال صحیح الاسناد و لا صیحا یعنی اللہ تعالیٰ جس کسی گناہ کی سزا چاہتا ہے قیامت کے
دن پر اُنہا رکھتا ہے مگر نافرمانی والدین کی کہ اسکی سزا مرنے سے پہلے اسی دنیا کی زندگی میں جلد اسکو
دیتا ہے حدیث طویل ابن ابی اوفیٰ میں آیا ہے کہ ایک جوان کی زبان سے کلمہ مرنے وقت نہ نکلتا تھا
اسلئے کہ اسکی ماں اُس سے ناراض تھی جب حضرت کے کہنے سے اُس نے قصود سعاد کی بات اُسکے
منہ سے کلمہ نکلا رواہ الطبرانی و احمد مختصلاً اس سے معلوم ہوا کہ حقوق والدین موجب سوء
خاتمہ ہوتا ہے اسی طرح شہرین حوشب نے دیکھا کہ بعد عصر کے ایک قبر سے ایک مرد نکلتا ہے سر گرد ہے کا
بدن انسان کا اور تین آوازیں گدھے کیسی کر کے قبر میں بند ہو جاتا ہے اسکی ماں سے پوچھا کہ ہاں نہ سزا

پتیا تھا میں کہتی تھی اللہ سے ڈر کب تک تو شراب خواری کر لگا وہ کہتا تھا کہ تو تو گدھے کی طرح آواز کرتی
 ہو وہ بعد عصر کے مر گیا اب ہر دن اسی وقت قبر پر پہنچ کر باہر نکلتا ہوں اور تین بار گدھے کی آواز کر کے قبر
 میں بند ہو جاتا ہوں رواہ الاصبہانی بطولہ اس حدیث کو ابو العباس اصم نے نساہور میں سامنے حفاظ
 کے لکھوایا کسی نے اسپر انکار کیا معلوم ہوا کہ عقوق والدین کا انجام سخت بد ہوتا ہے خواہ امر معروف
 میں ہو یا نہی منکر میں عمر بن مروہ جہنی کہتے ہیں ایک آدمی پاس حضرت کے آیا کہا ای رسول اللہ میں نے کوا
 دی ہے جو سب بات کی کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ اور پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں اور زکوٰۃ
 دیتا ہوں اپنے مال کی اور روزہ رکھتا ہوں مجھ کو کیا ملیگا فرمایا جو شخص اس حال پر مرے گا وہ ہمراہ نبیین
 و صدیقین و شہداء کے دن قیامت کو ہوگا اس طرح آواز پنی دو انگلیاں کھڑی کین جب تک کہ اُس نے
 نافرمانی مان باپ کی نکلی ہوگی رواہ احمد والطبرانی باسنادین احدهما صحیح وابن خزیمة
 وابن حبان باختصار معلوم ہوا کہ عقوق حاجی حسنات وقامع صالحات ہوتا ہے ولہذا ذکر عقوق
 کا ہمراہ کیا ہے ذنوب کے بہت احادیث میں آیا ہے یہ سب حدیثیں دلیل ہیں اس پر کہ عاق ابویں کا
 ہر خیر و سعادت دنیا اور نجات و نعمت آخرت سے محروم ہوتا ہے اللہ العالیۃ +

باب لعنت کی ہے اللہ نے لاعن الدین پر

ابو الطفیل کہتے ہیں علی سے پوچھا کہ حضرت نے تم کو کسی ایسی شے کے ساتھ خاص کیا ہے جس کے ساتھ
 سب لوگوں کو خاص نہیں کیا کہا ہاں حضرت نے کسی ایسی شے کے ساتھ خاص نہیں کیا ہے جس کے
 ساتھ لوگوں کو خاص نہ کیا ہو مگر وہ شے جو میری تلوار کے میان میں ہے ہر ایک صحیفہ نکالا اُس میں
 لکھا تھا لعنت کی اللہ نے اُس شخص پر جس نے فوج کیا واسطے غیر اللہ کے اور لعنت کی اللہ نے اُس
 شخص پر جس نے چڑایا زمین کے منارے کو اور لعنت کی اللہ نے اُس شخص پر جس نے لعنت
 کی اپنے مان باپ پر اور لعنت کی اللہ نے اُس شخص پر جس نے جگہ دی محدث یعنی بعتی و بدعت کہ



ف بہ چار شخص ہیں جنکو اللہ کا ملعون فرمایا ان میں ایک لاعن والدین بھی ہیں پہلا جو تون
میں زیادہ ہوتی ہے کہ وہ مان باپ کو برا کہا کرتی ہیں خواہ زندہ ہوں یا مردہ حدیث باب ردہی ان
جملہ صوفیہ پر جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ علم باطن کا آنحضرت صلعم سے ذریعہ علی مرتضیٰ سیدنا ہے
اور علما نظر ہر کو وہ علم نہیں پہنچا سو جبکہ ذریعہ سے حصول اس علم کا بیان کرتے ہیں وہ خود اس
باب میں منکر ہیں اپنی تخصیص کے ساتھ کسی شیعہ کے علاوہ سب لوگوں سے حدیث ابو ہریرہ میں
فرمایا ہے لعنت کی ہے اللہ نے سات شخصوں پر سات آسمانوں کے اوپر سے اور ان سات میں سے
ایک پر تین بار لعنت کی ہے اور ہر ایک کو ان میں سے ایسی لعنت کی جو اسکو کافی ہے فرمایا ملعون
ہو وہ شخص جسے قوم لوٹا کا سا کام کیا یہ لفظ تین بار کہا ہے کہ ملعون ہے جسے ذبح کیا یعنی کوئی جانور
واسطے غیر اللہ کے ملعون ہے جسے نافرمانی کی اپنے مان باپ کی الحدیث رواہ الطبرانی والحا
وقال صحیح الاسناد؛

باب نیکی کرے مان باپ سے جب تک کہ معصیت نہ ہو

ابوالدرداء کہتے ہیں وصیت کی مجبور رسول خدا نے تو با تون کی فرمایا شریک نہ کر اللہ کا کسی شے کو
اگرچہ تو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے اور ترک نہ نماز فرض کو دیدہ و دانستہ جو کوئی نماز کو عداۃ ترک کرتا ہے
اُس سے ذمہ بری ہو جاتا ہے اور نہ پی شراب کی یہ کبھی ہی ہر شر کی اور اطاعت کر مان باپ کی اگرچہ
حکمرین جنکو کہ نکلیاے تو دنیا سے سو تو نخل جاؤ نیکے کہنے سے اور مت جھگڑو البیان امر سے اگرچہ
تو دیکھے کہ تو تو ہی ہے اور مت بہاگ زحمت سے اگرچہ تو ہلاک ہو جائے اور تیرے ساتھی بہاگ کہڑے
ہوئے ہوں اور نچ کر اپنا مال اپنے گمراہوں پر اور مت اٹھا لائی اپنی اہل اپنی سے اور ڈراتا رہ
انکو راہ خدا میں **ف** ان لو اشیاہ کو ایک سیاق میں گناہی تھمے انکے ایک اطاعت والدین
بھی ہے اگرچہ حدیث باب میں قید مالو لیکن معصیۃ نہ کو نہیں ہے لیکن ادگہ دیگر سے یہ قید استفاد

از کرتی
رے کے قبر
منے حفاظ
مرحوم
یہی
یہی
ور زکوۃ
ہے
ضمیمہ
کر عفو
میں کا
ساتھ
کے
میں
اُس
ت
کے

ہو چکی ہو واللہ اعلم تعاذ بن جبل کا لفظ یہ ہے کہ وصیت کی مجھ کو حضرت نے دس کلمات کی فرمایا بشریک
 انکر اللہ کا کسی چیز کو اگرچہ قتل کیا جائے اور آگ میں جلایا جائے اور نافرمانی تکرمان باپ کی اگرچہ وہ حکم
 دین شجکو کر نکل جائے تو اپنے اہل و مال سے الحدیث رواہ احمد ۲ ابن عمر کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت
 کے آیا کہا میں آیا ہوں کہ بیعت کروں تمہاری ہجرت پر اور میں اپنے مان باپ کو روٹا پھوڑا آیا ہوں فرمایا اے
 جیاس آنکے اور ہنسا انکو جس طرح کہ رلایا ہو تو نے اونکو **ف** رواہ ابوداؤد ایضا ابوسیرہ
 کا لفظ یہ ہے کہ ایک مرد آیا وہ اذن چاہتا تھا حضرت سے جہاد کا فرمایا احمی والدک اُسے کہا مان
 فرمایا فقیہما فجاہد رواہ مسلو وغیرہ حدیث دلیل ہے بروالدین پر اور یہ کہ رضا انکی مقدم ہے
 طاعت غیر واجب پر اس مضمون کی ایک حدیث پہلے ہی ذیل فایہ میں گزرنے کی ہے ۳ ابن عمر نے کہا ہے
 ایک مرد پاس حضرت کے آیا ارادہ جہاد کا رکھتا تھا فرمایا کیا تیرے مان باپ زندہ ہیں کہا مان فرمایا
 فقیہما فجاہد یعنی تو انہیں دونوں کی خدمت میں جہاد کر **ف** معلوم ہوا کہ خدمت والدین
 مقدم ہے جہاد فی سبیل اللہ پر اور اگر وہ مانع ہوں تو پہر بالاولیٰ باز رہنا چاہئے اسلئے کہ غالباً جہاد میں
 کفایہ ہوتا ہے اور فرض عین اتفاقاً اس حدیث کو بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی نے ہی روایت
 کیا ہے سہم کا نقطہ دوسری روایت میں یوں ہے ایک مرد آیا اُسے کہا ای رسول خدا میں بیعت کرتا ہوں
 تمہاری ہجرت و جہاد پر میں جو یا ہے اجر ہوں اللہ سے فرمایا تیرے مان باپ میں سے کوئی زندہ ہے کہا مان
 دونوں زندہ ہیں فرمایا تو اللہ سے اجر کا خوا مان ہی کہا مان فرمایا فاجر حج الی والدیک فاحسن صحبتہما
 یعنی آنکے پاس جا کر اچھی طرح برتاؤ کر کہ یہی تیری ہجرت اور تیرا جہاد ہے ابو سعید کہتے ہیں ایک مرد نے اہل
 یمن میں سے ہجرت کی طرف حضرت کے فرمایا یمن میں کوئی تیرا ہے کہا میرے مان باپ ہیں فرمایا انک
 شجکو اذن دیا ہے کہ انہیں فرمایا جا اذن مانگ اگر اذن دین تو جہاد کر ورنہ انکے ساتھ نیکی کر رواہ
 ابوداؤد انس کہتے ہیں ایک مرد آیا پاس حضرت کے اور کہا انی استغنی الجہاد ولا اقلد علیہ میں

جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھ کو طاقت نہیں ہو فرمایا اہل بقیع من والدیک احد تیرے مان باپ میں کوئی
باقی ہو کہا میری مان ہو فرمایا فایل اللہ فی برہا فاذا فعلت ذلک فانت حاج ومعتمد مجاہد رہا
ابو یعلیٰ والطبرانی واسنادہما جید؛

باب مان باپ کو پایا مگر جنت میں نکلیا

ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے تین بار کہا خاک آلودہ ہو نا کہ اسکی کہا کس کی ای رسول خدا فرمایا جس نے
پایا اپنے مان باپ کو بڑھاپے میں یا ایک کو اُن دونوں میں سے ہر وہ دفعہ میں گیا ف یعنی وہ
بڑا بد نصیب ہو جس نے بوڑھے مان باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی بلکہ ترک خدمت سے
دور رخ کا سختی ہو اس حدیث کو مسلم نے بھی روایت کیا ہے مگر اس نقطہ سے ثم لم یدخل الجنة
حدیث طویل جابر بن عمرو میں آیا ہے اتانی جبریل فقال یا محمد من ادرك ابویہ فمات فدخل
النار فابعد الله قل امین قلت امین الحدیث مرواہ الطبرانی بسند احسن ابو ہریرہ کا لفظ یہ
ہو من ادرك ابویہ او احدہما فلم یدیرہما فدخل النار فابعد الله الخ رواہ ابن حبان ماکم
کا لفظ حدیث کعب بن عجرہ سے یہ ہو بعد من ادرك ابویہ الکبر عندہ او احدہما فلم یدخل الجنة
طبرانی کا لفظ ابن عباس سے یون ہو من ادرك والدیہ او احدہما فلم یدیرہما فدخل النار فابعد
الله واسحقہ قلت امین حدیث مالک قشیری میں فرمایا ہو من ادرك احد والدیہ ثم لم یغفرلہ
فابعدہ الله وفی رواية اسحقہ س رواہ احمد من طریق احمد احسن یہ سب احادیث متقارب المعانی
ہیں ان سے معلوم ہوا کہ طاعت و خدمت والدین سے جنت ملتی ہے اور اگر اسکے خلاف میں دفعہ ہر حدیث
طحیرین معاویہ میں آیا ہے کہ طلحہ نے کہا میں پاس حضرت کے آیا اور کہا ای رسول خدا میں جہاد کرنا چاہتا ہوں
راہ خدا میں فرمایا تیری مان زندہ ہوئے کہا مان فرمایا الزود رجلہا فم الجنة رواہ الطبرانی یعنی اُسکے
پاؤں کے پاس حاضر رہ کہ جنت اُسی جگہ ہے ابوامامہ کہتے ہیں ایک مرد نے کہا ای رسول خدا کیا حق

ہی والدین کا ولد پر فرمایا ہا جنتک و نارک سواہ ابن ماجہ یعنی مان باپ تیرے بہشت و دوزخ
 ہیں اگر تو انکا مطیع ہو تو جنتی ہوگا اور اگر عاق ہو تو دوزخی ہوگا تاہم پاس حضرت کے آئے تھے کہا ای
 رسول خدا میں غزاکرنا چاہتا ہوں یعنی جہاد اور تمہارے پاس مشورہ لینے کو آیا ہوں فرمایا تیری مان
 ہی کہا مان فرمایا فالزمہا فان الجنة عند رجلہا سواہ ابن ماجہ والنسائی والفظلہ والحاکم و
 قال صحیح الاسناد وسواہ الطبرانی باسناد جید ولفظہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم استیشر فی
 الجہاد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذان قلت نعم قال الزمہما فان الجنة تحت رجلہما ان حدیث
 سے کمال مرتبہ کی عظمت و تقدیم والدین کی جملہ طاعات کفایہ پر بخوبی ثابت ہوتی ہو گویا مابہ النجاة والہلاک
 انہیں کی طاعت و محبت ہی۔

باب جس نیکی کی اپنے باپ سے بڑھاتا ہی اللہ عمر اس کی

امعاذ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جو جسے نیکی کی اپنے باپ سے خوشی ہو اسکو تر یادہ کی اللہ نے عمر
 اسکی **ف** مراد معاذ بن انس ہیں اس حدیث کو ابویعلیٰ و طبرانی و حاکم و اصہما و سنجی روایت
 کیا ہی حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے انس بن مالک رفعاً کہتے ہیں جسکو یہ بات خوش آئے اسکی
 عمر میں صاف ہی ہو اور اسکے رزق میں زیادتی وہ اپنے مان باپ سے نیکی کرے اور صلہ رحم کرے
 رواہ احمد و رواہ صحیح بھہم فی الصحیح و هو فی الصحیح باختصاص ذکر البر ثوبان کا لفظ مرفوعاً یون
 ہو مرفوعاً ہو تاہی رزق سے بسبب گناہ کے جو اس سے ہو ہی اور نہیں رد کرتی قدر کو مگر دعاؤ
 نہیں بڑھاتی عمر کو مگر نیکی رواہ ابن ماجہ و ابن حبان و الحاکم و قال صحیح الاسناد سلمان کا
 لفظ رفعاً ہے ہی لا یرد الفضاء الا الدعاء ولا یرید فی العمر الا البر رواہ الترمذی وحسنہ اگرچہ
 ان احادیث میں ذکر بر کا بلا قید والدین آیا ہی لکن والدین اس حکم میں بدخول اولی داخل ہیں لہذا
 حدیث ابن عمر میں فرمایا ہی ہوا ابائکم تبرکوا بنا وکم وعفوا تعفنا وکم سواہ الطبرانی باسناد

حسن یعنی ختم نبی کر د اپنے آباؤ کے کنیکٹی کریں جسے تمہارے ابتداء اور بار بار ساری تمنا کہ پارسا ہیں تمہاری سہیل

بابِ بشرکِ بابِ کے لئے استغفار کرے اور اللہ کی بخشش مانگے

ابن عباس نے کریمہ امایلیغن عندك الکبراحدھما اوکلاھما الی قولہ صغیراین کہا ہے

اسکو منسوخ کر دیا ہے اُس آیت نے جو سورہ براءت میں ہے ماکان للنبي والذين امنوا ان يستنقظوا

للمشركين ولو كانوا اولي قربى من بعد ما تبين لهم انه اصح التحريم **ف** يعني ج

آداب و حقوق والدین کے آیت اولیٰ میں نازل ہوئے ہیں وہ سب برقرار ہیں مگر ایک استغفار

کہ جب معلوم ہو گیا کہ وہ اسلام پر نہیں مراہی تو اب اُس کے لئے طلبِ مغفرت کرنا خائے اُس لئے

کہ مشرک بختا نہیں جاتا ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کام سے جس طرح اپنے نبی کو منع کیا ہے

اسی طرح سب ایمانداروں کو بھی تمام کے مسلمانوں میں سیکڑوں آدمی تعزیر پرست پر

پرست گور پرست شرک آلودہ بدعت اندودہ مرجأتے ہیں انکی آسودہ اولاد انکے لئے استغفار

فیضات صدقات کرنی ہو سوبہ امر ممنوع ہو زمین بحر اسکے کہ نہ کی بر باد گئے لازم ہوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا

باب نیکی کرنے کا مشرک باپ کے ساتھ

اسعد بن ابی وقاص کہتے ہیں میرے حق میں چار آئین اللہ کی کتاب کی نازل ہوئی ہیں میری

ان نے قسم کھائی تھی کہ وہ نہ کھائیگی اور نہ پیے گی یہاں تک کہ میں محمد صلعم کو چھوڑ دوں اللہ نے یہ راستہ

يُحْيِي وَإِنْ جَاهِدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي فإِذَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَمَصَاجِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا

عروفا ووسرے میں ایک تلوار لے لی تھی وہ مجھے پسند آئی تھی میں نے حضرت سے کہا یہ مجھے دیدو

پیغمبر ہدایت الی یسئلونک عن الانفال تیسرے مین میا ہوا حضرت میرے پاس آئے مینے

ما احرى رسول هدايين چاهتا ہوں کہ اپنا مال بانٹ دوں کیا نصف دے دوں کہا نہیں

یہی کہانت حضرت عامرؓ رہے اس کے بعد ثلث جائز رہا چوتھے میں شراب

پی نہی ہمراہ ایک قوم انصار کے اُن مین سے ایک آدمی نے میری ناک کو ایک جُڑے
 سے اونٹ کے مارا مین پاس حضرت کے آیا اللہ نے تحریمِ خم کی نازل کی **ف**
 حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ سوا فعل شرک و کفر کے باقی امور مین مان باپ
 کی اطاعت کرے اور اُنکے ساتھ دنیا مین اچھا برتاؤ رکھے ۳۱ اسماء بنت
 ابوبکر کہتی ہیں کہ میری مان آئی عہد حضرت مین راغب ہو کر یعنی کچھ مال مانگنی
 آئی اور وہ مشرک تھی مینے حضرت سے پوچھا کیا مین صلہ کروں
 فرمایا مان **ف** حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ صلہ رحم کرنا مشرک مان باپ سے درست ہے یہ
 حدیث صحیحین مین اس لفظ سے آئی ہے کہ اسماء نے کہا میری مان آئی اور وہ مشرک تھی عہد حضرت
 مین مینے حضرت سے استفتا کیا کہ میری مان آئی ہے اور وہ راغبہ ہے یعنی طامعہ ہے کچھ مانگنے آئی
 ہے کیا مین اُسکو صلہ کروں فرمایا مان صلہ کر اپنی مان کو اُسکو ابو داؤد نے بھی اس لفظ سے روایت
 کیا ہے کہ آئی پاس میرے مان میری رغبت کرنے والی عہد قریش مین یعنی طامع و سائل احسان ہو
 اور وہ راغبہ تھی یعنی کارہ اسلام کی اور مشرک مینے حضرت سے کہا میری مان میری پاس آئی ہے اور
 وہ راغبہ مشرک ہے کیا مین اُسکو صلہ کروں فرمایا صلی امّا ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مان باپ
 ایسی چیز ہیں کہ اگرچہ کافر مشرک ہوں لکن اُنکے ساتھ احسان و سلوک کرنا اور اُنکے حقوق و آداب کا
 سچا رکھنا ضرور ہے اگرچہ بعد موت کے اُنکے لئے استغفار کرنا منع ہے ۳۲ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک
 حُلّہ سیرا بکئے ہوئے دیکھا کہا اے رسول خدا تم اُسکو خرید لو جمعہ کے دن اور جب پاس تمہارے
 کسی جگہ کے اچھی آوین اُسکو پہنا کر فرمایا یہ اُس شخص کا لباس ہے جس کے لئے حصّہ نہیں ہے
 یعنی آخرت مین بہرہ ویسے محلّے پاس حضرت کے آئے آپ نے ایک حُلّہ پاس عمر کے بھیجا کہا مین اُسکو
 کس طرح پہنوں اور تم نے اُسکے حق مین جو کہا ہے سو کہا فرمایا مینے بہرہ محلّہ شکو پہننے کو نہیں دیا ہے لکن تو

اسکو بیچڈال یا کسی اور کو پہنا عمر نے وہ حملہ اپنے ایک بھائی کو اہل مکہ سے بھیج دیا قبل اسکے
کہ وہ اسلام لائے **ف** اس میں دلیل ہے اس پر کہ صلہ رحم کرنا رشتہ دار قریب سے گو وہ
کافر ہو درست ہے خصوصاً جبکہ وہ حاجتمند بھی ہو جیسے مان اسما بنت ابی بکر کی

باب مان باپ کو گالی دے مرنے کے

احیث ابن عمرو بن فرمایا ہے کہ منجملہ کبائر کے یہ بات کہ گالی دے آدمی اپنے مان باپ
کو کہا کس طرح گالی دیگا فرمایا کسی کو گالی دیگا وہ اسکے مان باپ کو گالی دیگا **ع**

دہن خویش بدشنام میا لاصاب

لکین زر قلب بر کس کہ دہی باز وند

۴ ابن عمرو کہتے تھے کبائر میں سے ہے نزدیک اللہ کے کہ مرد اپنے باپ کو گالی دے **ف**
اس میں ہر طرح کا بُرا کتنا داخل ہے خواہ زندہ مان یا پوکے یا مردہ کو مطلب یہ ہے کہ گالی دے مان باپ
کی طرف سے ایسی بات ہو جس سے غصہ آئے رنج پہنچے تکلیف ہو تب بھی انکا شکوہ نہ کرے
اُنکو کو سے نہیں کوئی بدکلمہ اُنکے حق میں اپنی زبان سے نہ نکالے چہ جائے اسکی کہ قفس و دشنام کے
کہ یہ ایک گناہ کبیرہ ہے اور ایسا گناہ ہے جس کا تعلق حقوق عباد سے ہے قطع نظر اس نئی شرعی
کے اہل عقل و شرف کے نزدیک یہ حرکت بے برکت داخل خصال ارذال و ادب باش ہے
عمدہ و سنجیدہ لوگ کسی غیر شخص اور ادنیٰ خلق کو گالی گلوچ نہیں کرتے پھر مان باپ سے
اعزہ کا کیا ذکر ہے یہ حدیث صحیحین و ابو داؤد و ترمذی میں ہے ابن عمرو سے روایا آئی ہے مگر
اس لفظ سے کہ منجملہ کبائر کے ہے گالی دینا مرد کا اپنے والدین کو کہا اے رسول خدا کیا کوئی شخص
اپنے مان باپ کو بھی گالی دیتا ہے فرمایا مان کسی شخص کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اسکے باپ کو
گالی دیتا ہے اور کسی کی مان کو گالی دیتا ہے وہ اسکے مان کو گالی دیتا ہے دوسرا لفظ صحیحین کا یوں
ہو کہ ان من الکبائر ان یلعن الرجل والدیہ قبل یا رسول اللہ و کیف یلعن الرجل والدیہ

ایک جڑے

کی ف

مان باپ

ماہر بنت

مال مانگنی

لرون

رست ہے یہ

محمد حضرت

نگنے آئی

سے روایت

حسان ہو

آئی ہوا

ن باپ

آداب کا

نے ایک

ہم ہمارے

نہیں ہے

میں اسکو

و لکن تو

قال یسب اب الرجل فیسب اباه ویسب امه فیسب امه ترجمہ اسکا اگر چچا اس جگہ
دشنام دہی کو حکم لعن میں رکھا ہے یہ وعید میں ابلغ ہے

باب عقوبت حقوق والدین کی کیا ہے

احديث ابو بکرہ میں فرمایا ہے کوئی گناہ لائق تر اس کے نہیں کہ اُسکے کرنے والے کے لئے عقوبت
میں جلدی کی جائے علاوہ اُسکے جو واسطے اُسکے ذخیرہ ہو یعنی آخرت میں یعنی وقطیعت رحم سے
ف یعنی یہ ہے کہ ناحق حاکم اسلام پر خروج کرے اور امام وقت کی اطاعت سے باہر
نکل جائے قطع رحم یہ ہے کہ بلا وجہ شرعی نانا چھوڑے اور رشتہ داروں سے منہ موڑے
اللہ ان دونوں گناہوں کی سزا قیامت سے پہلے اسی دنیا میں دیتا ہے انکا وبال جلد انکے
صاحب پر آتا ہے یہی حال مکر کا بھی ہے قال تعالیٰ ولا یحیی الملک الیسی الا باہلہ اور فرمایا
انما یغیکو علی الفسک اور فرمایا وتقطعوا ارحامکم ۴ عمران بن حصین کہتے ہیں حضرت نے
فرمایا تم کیا کہتے ہو زنا و شرب خمر و سرقہ میں بہنے کہا اللہ و رسول جانیں فرمایا یہ فواحش ہیں یعنی
بے حیائی و بے شرمی کے کام اور ان میں عقوبت ہو کیا خبرندون میں تمکو اکبر کیا کی شرک باللہ
عز وجل عقوبت والدین اور حضرت تکبہ لگائے تھے پہر اُٹھ بیٹے اور کہا اور یعنی کلام دروغ و
اس حدیث سے عقوبت پر عقوبت کا ہونا ثابت ہوا اور پہلی حدیث سے عقوبت عقوبت کا

باب رونا مان باپ کا

اطیار نے ابن عمر کو سنا کہتے تھے رونا مان باپ کا منجملہ عقوبت و کبائر کے ہے ف یہ
حدیث موقوف ہے مطلب یہ ہے ہر جو شخص اپنے والدین کو اپنی حرکات و افعال و اعمال و اقوال
و احوال سے رُلاتا ہے وہ عاق اور مرتکب گناہ کبیرہ کا ہے اُسکو سزا جزا اس گناہ کی ضرورت لگی
انکا رُلا نا کچھ ہنسی ٹھٹھانہیں ہے

باب مان باپ کا دعا کرنا

۱ ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہوتین دعائیں مستجاب ہوتی ہیں انکے قبول ہونے میں کچھ شک نہیں
ہو ایک دعا مظلوم کی دوسری دعا مسافر کی تیسری دعا والدین کی اولاد پر **ف** اس ارشاد
سے یہ غرض ہو کہ انسان کو ان دعوات ثلاث سے بچنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ بد دعا کریں اور وہ
دعا لگ جائے بلکہ ان سے دعوات حسنات حاصل کرے کیونکہ یہ ہر شخص مستجاب الدعوات ہوتا
ہیں ۲ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہو کہ حضرت نے فرمایا بات نکلی کسی آدمی کے بچے نے مہد میں
مگر عیسیٰ بن مریم اور صاحب جبرج نے کہا اے رسول خدا صاحب جبرج کون تھا فرمایا جبرج ایک
مرد عابد تھا اپنی خانقاہ میں رہتا ایک گاؤ کا چرانے والا اُس خانقاہ کی جڑ میں اگر ٹھہرتا ایک
عورت گاؤن والوں میں سے پاس اُس چرانے والے کے آتی جاتی ایک دن اس عابد کی
مان آئی کہا اے جبرج وہ نماز میں تھا اُس نے اپنے جی میں کہا میری مان ہوا میری نماز پہر نماز کو مان پر اختیار
کیا مان نے دوبارہ اُسکو چلا کر پُکارا اُس نے پہر اپنے جی میں کہا اُمّی وصلاتی پہر نماز ہی کو مان
کے پکارنے پر اختیار کیا مان نے تیسری بار پُکار کر پُکارا اُس نے کہا اُمّی وصلاتی پہر یہی دیکھا
کہ نماز پڑھی جب کچھ جواب اُسکو نہ دیا تو اُس نے کہا اللہ موت نہ دے تجھے اے جبرج جب تک کہ تو صو
موسات کی ندیکھے یعنی زانیات کی اوپالیں پہر گئی اُس عورت کو پاس بادشاہ کے لائے
اُس نے بچا جانا تھا پوچھا یہ کس کا ہو کہا جبرج کا کہا وہ جو صاحب صومعین خانقاہ ہی کہا مان بادشا
نے کہا اُسکا صو ٹوٹا دو اور اُسکو میر پاس لاؤ اُسکے صو کو گدالین سے مارا وہ گر گیا اور جبرج کا ہاتھ اُس کی
گردن سے رسی میں باندھا پہر اُسکو لیکر چلے اُسکا گزر زندیون پر ہوا اونکو دیکھ کر تبسم کیا
اور وہ زانیات ہی اسکی طرف لوگوں میں نظر کرتی تھیں بادشاہ نے کہا یہ کیا کہتی ہو کہا
کیا کہتی ہو کہا یہ اعتقاد رکھتی ہو کہ یہ بچا اسکا تجھے پیدا ہوا ہو جبرج نے کہا تو ایسا اعتقاد کرتی ہو کہا

رُجکا اس جگہ

کے لئے عفت

طبیعت رحم سے

سے باہر

مہر موڑے

جلد لکے

اور فرمایا

فرت نے

ش میں لینی

شکر باللہ

وغ

کا

ت یہ

ان اقوال

سے لگی

مان کہا وہ چوٹا بچا کمان ہو کہا وہ اسکی گود میں موجود ہو اسکی طرف منہ کر کے کھاتا رہا اب کون ہو
 کہا شبان کا و پادشاہ نے کہا ہم تیرا صومہ سونے کا بنادین گمانیں کہا چاندی کا گمانیں کہا پیرس کا
 کہا جیسا تھا ویسا ہی کر دو کہا تو کس بات پر سکرایا تھا کہا ایک بات تھی جس کو میں پہچان گیا میری
 مان کی دعا محکو لگ گئی پہر اسکو خبر دی اوس قصہ کی **ف** حدیث دلیل ہو تقدم پراجابت
 والدین کی عبادت خدا پر اس لئے کہ عبادت مفروضہ و متطوعہ کا عوض ہو سکتا ہو اور مان باپ
 کی جب عبادت نہ کی تو وقت نکل گیا اب اسکا بدل شکل ہو اسی جگہ سے یہ بات بھی تھی کہ آجتا
 حضرت کی واجب تھی اگرچہ آدمی نماز میں ہوتا جس طرح کہ یہ قصہ ایک حدیث مرفوعہ میں
 آیا ہو پیغمبر بھی اپنی ساری امت کا باپ ہوتا ہو بلکہ مان باپ سے بڑھ کر

باب عرض کرنا اسلام کا نصرانی مان پر

ابو ہریرہ کہتے تھے محکو جس کسی یہودی و نصرانی نے شتا و دست رکھا میں اپنی مان کا
 مسلمان ہونا چاہتا تھا وہ انکار کرتی تھی ایک بار میں نے کہا اُس نے نماز میں پاس حضرت کے آیا
 اور کہا اللہ سے اُسکے لئے دعا کرو آپ نے دعا کی میں اُسکے پاس گیا اُس نے دروازہ بند کر لیا
 تھا مجھ سے کہا یا ابو ہریرہ میں مسلمان ہو گئی میں نے حضرت کو خبر دی اور کہا میرے لئے اور میری
 مان کے لئے اللہ سے دعا کیجئے کہا اللھم عبدک ابو ہریرۃ و امہ اجمہما الی الناس یعنی
 اے اللہ تو اسکو اور اسکی مان کو دوست کر دے طرف لوگوں کے **ف** یعنی سب لوگ
 ان دونوں کو دوست رکھیں اور محبت سے پیش آئیں چنانچہ ایسا ہی ہوا واللہ الحمد والمنة

باب نیکی کرنا مان باپ سے بعد اونکے مرنے کے

ابا اسید کہتے ہیں ہم پاس حضرت کے تھے ایک مرد نے کہا اے رسول خدا کیا باقی ہو
 میرے والدین کی قبر میں سے کچھ بعد انکی موت کے جو میں بجا لاؤں فرمایا مان چار خصلتیں ہیں

ایک دعا کرنا واسطے اُن دونوں کے دوسرے استغفار کرنا اُنکے لئے تیسرے جاری کرنا اُنکے
 عہد کا جو تھے اکرام کرنا اُنکے دوست کا اور صلہ کرنا ایسے ناطے کا جو اُنکی طرف سے ہو **ف**
 ابو اسید کا نام مالک بن ربیعہ ساعدی ہو اور وہ مرد سائل ایک شخص تھا بنی سلمہ میں کاج اس
 حدیث کو ابو داؤد و ابن ماجہ و ابن حبان نے بھی روایت کیا ہو آخر روایت ابن حبان میں اتنا
 زیادہ آیا ہو کہ اُس شخص نے کہا اے رسول خدا یہ تو اکثر و اطیب ہو فرمایا اسپر عمل کر ۲ ابو ہریرہ
 کہتے ہیں میت کے لئے بعد اُسکی موت کے اُسکا درجہ بلند ہوتا ہو وہ کتابا ہو اے رب یہ کیا شے
 ہو کہا جاتا ہو تیرے فرزند نے تیرے لئے استغفار کی تھی **ف** معلوم ہوا کہ مردہ
 کو ثواب عمل حسنہ کا پھنچتا ہو خصوصاً طرف سے اولاد کی و ثبہ الحمد للہ محمد بن سیرین کہتے ہیں ہم
 ایک رات پاس ابو ہریرہ کے تھے اُنہوں نے کہا اللھم اغفر لانی ہر ذنبا و لا ملہ و لمن استغفر
 لھما محمد کہتے ہیں تب سے ہم اُن دونوں کے لئے استغفار کیا کرتے ہیں تاکہ دعائے ابو ہریرہ
 میں داخل ہوں **ف** ابو ہریرہ نے اپنی ماں کے لئے دعا کی تھی لکن اور وں کو بھی اُس میں
 شامل کر لیا معلوم ہوا کہ مومن کی استغفار مومن کو نفع کرتی ہو ہم حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو
 بندہ جب مرجاتا ہو تو عمل اُسکا منقطع ہو جاتا ہو مگر تین چیزیں ایک صدقہ جاریہ دوم وہ علم جس سے
 نفع لیا جاوے تیسرے دلہ صالح جو باپ کے لئے دعا کرے **ف** یعنی ہر شے بخیر بادیت
 صالحات کے ہیں صدقہ جاریہ جیسے باغ سرسے و سخا علم نافع جیسے خدمت کتاب و سنت کی
 تخریر تفسیر و تشریح و ترجمہ و سخا ۵ ابن عباس نے کہا ایک شخص نے حضرت سے کہا میری ماں
 مر گئی اُسے کچھ وصیت انہیں کی کیا اُسکو کچھ نفع ہوگا اگر میں اوسکی طرف سے صدقہ دون فرمایا
ف ان یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اجر صدقے کا میت کو پہنچتا ہو اور عبادت مالی کا ثواب
 اموات کو ملتا ہو جبکہ یہ کام بطور نیابت کے کرے بیان میں حقوق والدین و اولاد کے رسالہ

بہر باپ کون ہو
 انہیں کہا کہ پس کا
 پان گیا میری
 مردم پر اجابت
 اور مان باپ
 ہی تھی کہ آجتا
 رقع میں

مان کا
 ت کے آیا
 ہ بند کر لیا
 میری
 یعنی
 سب لوگ
 ولند
 ک
 باقی ہو
 ن ہیں

اسعاد العباد جامع جملہ حقوق و اداب ہے

باب نیکی کرنا اس شخص کے ساتھ جسکو اسکا باپ صلہ کرتا تھا

ایک اعرابی کا گزر سفر میں ہوا اسکا باپ عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا اُس نے ابن عمر سے کہا کیا تو فلاں شخص کا بیٹا نہیں ہے؟ کہا ہاں پہر حکم دیا کہ جو گدہ میرے پیچھے آتا ہے وہ اسکو دو اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اسکو دیا بعض ہمراہیوں نے کہا کیا اسکو دو درہم کافی نہ تھے کہا حضرت نے فرمایا یہ نگاہ رکھ اپنے باپ کی دوستی کو اسکو قطع نہ کر کہ بھما دے اللہ تیرا نور **ف** اصل امر میں وجوہ اور نہی میں تحریم ہے معلوم ہوا کہ یہ صلہ واجب اور قطع صلہ حرام ہے ۲ حدیث ابن عمر میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ان ابراہیم بن ابرہہ یصل لرحل اہل ودابیہ یعنی بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے **ف** اس حدیث کو مسلم نے عبد اللہ بن دینار سے اس طرح پر روایت کیا ہے کہ ابن عمر کو ایک مرد اعرابی مکہ کی راہ میں ملا ابن عمر نے اسکو سلام کیا اور اپنے حمار پر سوار کر لیا جب خود سوار ہوتے تھے اور اپنے سر کی بگڑی اسکو دی ابن دینار کہتے ہیں ہم نے کہا اللہ تعالیٰ تمکو ٹھیک رکھے یہ لوگ گنوار ہیں تموڑے میں راضی ہو جاتے ہیں ابن عمر نے کہا اسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تھا اور میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے ان ابراہیم بن ابرہہ ولد اہل ودابیہ ابوبکر کہتے ہیں میں مدینہ میں آیا میرے پاس ابن عمر آئے اور کہا تو نے کچھ جانا کہ میں تیرے پاس کیوں آیا ہوں میں نے کہا نہیں کہا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے جو شخص یہ چاہے کہ اپنے باپ کا صلہ قبر میں کرے وہ باپ کے بہائیوں کا صلہ کرے اور میرے اور تیرے باپ کے درمیان اخار و ود تھا میں نے چاہا کہ میں اسکو جوڑوں رواہ ابن حبان فی صحیحہ **بابت قطع کرنا اس شخص کے ساتھ جسکو اسکا باپ صلہ کرتا تھا کہ تیرا نور مجھ جائے** اعباد رقی کہتے ہیں میں بیٹھا تھا مسجد مدینہ میں ہمراہ عمر بن عثمان کے کہ اتنے میں عبد اللہ بن سلام

اپنے بر
پہر کر
ساتھ
فیظ
جب
یہہ با
باپ
تور و

ابو
الود
دوس

زیار
بار

ابو
لیکن
رع

اش

اپنے برادر زادے پڑیکا لگائے ہوئے آئے عمر مجلس سے چل دیے پھر انکی طرف جھکے ابن سلام نے
پھر کر کہا اے عمر بن عثمان تو کیا چاہتا ہو دوبار یا تین بار اسی طرح کہا قسم ہو اُسکی جسے محمد کو حق کے
ساتھ ہیسا اللہ کی کتاب یعنی توریت میں دوبارہ آیا ہو لا قطع من کان یصل اباب
فیظاً بذلک نورک **ف** شاید عثمان و عبد اللہ آپس میں وصلت و محبت رکھتے تھے
جب عمر بن عثمان نے انکا حفظ بقتضائی معاملہ والد نکلیا تو عبد اللہ نے بطور نپہ و اندرز کے اُنکو
یہ بات سنائی گویا وصلت کو انارت نور اور قطع کو اطفال و نوجو الکلام الہی ٹھیرا یا معلوم ہوا کہ جو لوگ
باپ کے دوست و آشنا ہوں اُنکے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے جو باپ کیا کرتے تھے اگر ایسا نہ کریگا
تو روشنی دور ہو کر اندھیرا آئے گا :

باب دوست و کثرت ہوتا ہے

ابو بکر بن حزم ایک صحابی سے راوی ہیں کہ اُسنے کہا کہ یتک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
الود یقوت الارث یعنی شکو اتنا کافی ہو کہ حضرت نے فرمادیا ہو کہ دوست و ارث یکدیگر ہوتا ہو **ف** یعنی
دوست کو رعایت و صلہ دوست کا کرنا چاہئے کہ یہ بخلہ حقوق اسلام کے ایک حق ہر ع بریدن
زیار ان خلاف و فاست :

باب آدمی اپنے باپ کا نام نہ لے اور باپ سے پہلے نہ بیٹھے اور نہ اُسکے آگے چلے

ابو ہریرہ نے دو شخصوں کو دیکھا ایک سے کہا یہ تیرا کون ہو اُسنے کہا میرا باپ ہو کہا تو اسکا نام
لیکر نہ پکار اور نہ اُسکے آگے چل اور نہ اس سے پہلے بیٹھ **ف** یہ ادب ہو باپ کا جسکی
رعایت ہر حال میں لازم ہوتی ہو :

باب کیا باپ کو کنیت سے یاد کرے

اشہ بن حوشب کہتے ہیں ہم ساتھ ابن عمر کے کھلے سامنے اُسنے کہا المصلیٰ یا اباعبدالرحمن

یہ کہتا تھا

عمر سے کہا کیا تو

اور اپنے سر سے

سرت لے فرمایا

صل امیرین وجو

بن عمر بن اباب

یہ کہی کہ آدمی

عبد اللہ بن دینا

نے اُسکو سلام کیا

ابن دینار کہتے

تھے بن ابن عمر

ابراہیم صلہ

اور کہا تو نے

نے تیرے شخص

برے اور تیرے

صحیحہ

یہ کہتے

عبد اللہ بن سلام

ابن دینار کہتے ہیں ابن عمرؓ نے کہا لکن ابو حفص عمرؓ قضا ف یعنی سالم نے اپنے باپ کو کنیت سے یاد کیا اور ابن عمرؓ نے اپنے باپ کو اس سے معلوم ہوا کہ بیٹے کا باپ کو کنیت سے یاد کرنا درست ہے

باب صلہ رحم واجب ہے

الکلبی بن منفہ کہتے ہیں میرے دادا نے حضرت سے کہا میں کس کے ساتھ نیکی کروں فرمایا تیری ماں کے ساتھ اور باپ کے ساتھ اور بہن اور بھائی کے ساتھ اور غلام کے ساتھ جو تیرے ساتھ رہتا ہے یہ حق واجب اور رحم موصول ہے وف حدیث دلیل ہے اس پر کہ یہ لوگ اہل صلہ رحم ہیں ۲ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جب یہ آیت اتری وانذر عشیرتک الا قرین حضرت نے کہے ہو کر پکارا ای بنی کعب بن لؤئی پھر اپنی جانوں کو آگ سے ای بنی عبدمنان پھر اپنی جانوں کو مار سے ای بنی ہاشم پھر اپنی نفس آگ سے ای بنی عبدالمطلب پھر اپنی جان آگ سے ای فاطمہ بنت محمدؐ انھیں نفک من النار فرمائی لا املک لا من اللہ شیئا غیر ان لکم رحما سا بلھا بیلھا یعنی ای دشمن رسول تو اپنی جان آگ سے پھڑپھڑا رہی تیرے لئے کسی شیوہ کا مالک نہیں ہوں بجز اسکے کہ ای لوگو تمہارا رشتہ ہے مجھے سو میں اُس نے کو ترک کرنا کونگا وف حدیث دلیل ہے کہ صلہ رحم واجب ہے اگرچہ اہل رحم کفار ہوں مراد ترک کرنے سے ناطے کے صلہ رحم کرنا ہے اور یہ بھی جتنا دیا کہ تم اس بہرہ سے پرزہنا کہ ہم رشتہ دار پیغمبر ہیں ہمیں عذاب نہ ہوگا بلکہ عذاب یوں نہ ہوگا کہ تم ایمان لے آؤ اچھے کام کرو نری قرابت کچھ نافع نہیں ہوگی اگرچہ اولاد نبی کیون نہ ہو ع بندگی بایں پیغمبر زادگی منظور نیست !

باب صلہ رحم کا

ابو ایوب انصاری کہتے ہیں کہ ایک اعرابی رستہ میں سامنے حضرت کے آیا کہا مجھے خبر دو کہ کون چیز مجھے جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرتی ہے فرمایا عبادت کر اللہ کی شریک نہ کر ساتھ اس کے کسی شیوہ کو اور قائم رکھ نماز اور دے زکوٰۃ اور صلہ رحم کر وف حدیث دلیل ہے وجوب

صلہ رحم

جب یہ

کو مطلوب

فرمایا گیا

کہ جو

فدال

نفس

اعلیٰ

یہ جو

حکم کیا

حقہ

اما تعذر

گویا کہ

الی عنہ

علو

محسوس

پاس

اگرچہ

صلہ رحم پر سبب انفصال ذکر کے ہمراہ عدم شرک و نماز و زکوٰۃ مسلم کا بقیہ یہ ہے کہ صلہ رحم تو رحم والے کا جبہ اعرابی پشت پر ہر چلا فرمایا ان تمسک بآمرتہ بہ دخل الجنة شیخین نے حدیث باب کو مٹوا لار وایت کیا ہے ۲ ابو ہریرہ رنفا کتے ہیں اللہ نے خلق بنائی جب فارغ ہوا تو رحم کھڑا ہوا فرمایا کیا ہے کیا یہ مقام ہو پناہ پکڑنے والے کا ساتھ تیری طبیعت سے فرمایا کیا تو اسپر راضی نہیں ہے کہ جوڑون میں اُسکو جو صلہ کرے تیرا اور قطع کروں اُسکو جو قطع کرے تجھکو کمان مان ای رب فرمایا فذلک لک پہر ابو ہریرہ نے کہا اگر تم چاہو یہ آیت پڑھو فہل عسی تون تولیتون نفسدافی الارض ولتقطعوا ارحامکم اولئک الذین لعنہم اللہ فاصمہم و اعمی ابصارہم و اس حدیث کو شیخین نے صحیحین میں بھی روایت کیا ہے حدیث دلیل یہی وجوب صلہ رحم پر اور ایک وعید شدید ہے قطع رحم پر ۳ ابن عباس نے کہا اللہ نے ابتداء حکم کیا اوجب حقوق کا اور دلالت فرمائی افضل اعمال پر جبکہ اُسکے پاس کوئی شے ہو فرمایا انفق حقہ والمسکین وابن السبیل اور یہ سکھایا کہ جب اُسکے پاس کوئی شے نہ ہو تو پھر وہ کیا کرے پس فرمایا و اما تعرض عنهم ابتغاء رحمة من ربک ترجوها فقل لہم قولا ميسورا یعنی وعدہ حسنہ کرے گویا کہ وہ وعدہ پورا ہو گیا ہے اور شاید یہ وعدہ حسنہ انشاء اللہ کہنا ہو ولا تجعل بدک مغلولۃ الی عنقک یعنی تو کچھ نہ دے ولا تبسطھا کل البسط یعنی جو تیرے پاس ہو وہ تو دیدے فقعد علوماً یعنی پھر جو کوئی بعد اسکے تیرے پاس آئے وہ تجھکو ملامت کرے اور تیرے پاس کچھ نہ پائے محسورا جبکو تو نے دیا ہے وہ تجھکو حسر کرے ف حاصل اس اثر کا یہ ہے کہ اگر انسان کے پاس کچھ دینے کو ہو تو اول نائے والے کو دے پھر مسکین کو پھر مسافر کو یہ دینا واجب ہے اور اگر کچھ دینے کو نہیں ہے تو وعدہ کر دے کہ جب ہو گا تو اللہ چاہے گا دوں گا :



پسے باپ کو کنیت سے یاد کرنا درست ہے

کر دین فرمایا تیری

تیرے ساتھ

لکھ رحم میں ۲

ایک بنی کب بن

پڑا اپنے نفس

املاک لک

و اپنی جان

بشتہ پر مجھے

ی اگلا اہل رحم

سے پرزینا

پہلے کام کرو

بیت :

مجھے خبر دو

ریک کر ساتھ

ہر وجوب

باب صلہ رحمی فضیلت کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا ای رسول خدا میرے رشتہ دار لوگ ہیں میں انکا صلہ کرتا ہوں وہ مجھ سے قطع کرتے ہیں میں انکے ساتھ احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بُرائی کرتے ہیں اور جہالت سے پیش آتے ہیں اور میں اُن سے حکم کرتا ہوں فرمایا اگر یہی بات ہے جو تو کہتا ہے تو گویا تو اُنکے منہ میں گرم راکھ ڈالتا ہے اور تیرے ساتھ ہمیشہ ایک پُست پناہ طرف سے اللہ کی اُسر رہے گا جب تک کہ تو اس خصلت پر ہو **ف** اس حدیث کو مسلم نے بھی روایت کیا ہے حدیث دلیل ہے فضل صلہ رحمی پر ۲ حدیث عبدالرحمن بن عوف میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں رحمن ہوں میں رحم پیدا کیا اور اپنے نام میں سے اُسکا نام نکالا اب جو کوئی اُسکو صل کرے گا میں اُسکو جوڑوں لگا اور جو کوئی اُسکو کاٹے گا میں اُسکو قطع کروں گا **ف** اس حدیث کو ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے منذری نے کہا اس تصحیح میں نظروں سے رواہ ابن حبان ایضاً من طریق معمر قال الترمذی عن البخاری وحدیث معمر خطم حدیث عائشہ میں فرمایا ہے رحم لگتا ہے عرش سے کہتا ہے جو کوئی جوڑے مجھ کو جوڑے اُسکو اللہ اور جو کوئی کاٹے مجھ کو کاٹے اُسکو اللہ رواہ الشیخان مسلم ابوالعباس نے کہا میں وہ طین ابن عمرو پر داخل ہوا وہ ط ایک زمین ہے طائف میں اُنہوں نے کہا حضرت نے ہمارے لئے اپنی اٹھلی چوڑی اور فرمایا رحم ایک شاخ ہے رحمن سے جو کوئی اُسکو جوڑتا ہے اللہ اُسکو جوڑتا ہے اور جو کوئی اُسکو قطع کرتا ہے اللہ اُسکو قطع کرتا ہے رحم کے لئے ایک زبان طلق و لوق ہوگی دن قیامت کے **ف** طاق کہتے ہیں تیز زبانی کو ذوق کہتے ہیں فصیح بلیغ کو ابن عبید نے کہا مرد شجہ سے قرابت مشتبکہ ہے جیسے رگون کا اُتھماؤ ایک دوسری میں ہوتا ہے سعید بن زید کا لفظ رفعا یہ ہے کہ یہ رحم ایک شجہ ہے رحمن سے جس نے اُسکو قطع کیا اللہ نے جنت اُسر حرام کر دی رواہ احمد والبیہاقر ورواہ

ثقات کم عائشہ نے رفعاً کہا ہے رحمہ شجرہ اللہ سے جسے وصل کیا اسکا وصل کیا اسکو اللہ نے
اور جسے قطع کیا اسکو قطع کیا اسکو اللہ نے **ف** شجرہ بکسر ثین وضم شین و اسکان جیم آیا ہے
حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ رحمہ شجرہ جو حمن سے کتا ہے ای رب میں کاٹا گیا ای رب میرے
ساتھ بُرائی کی گئی ای رب میں مظلوم ہوا ای رب ای رب اللہ اسکو جواب دیتا ہے کہ کیا تو اسپر
راضی نہیں ہو کہ میں وصل کروں تیرے واسطے کو اور قطع کروں تیرے قاطع کو رواہ احمد
باسناد جمید قوی وابن حبان انس کا لفظ رفعاً یہ ہے رحمہ شجرہ کو پکڑے ہوئے
زبان ذوق سے کتا ہے اللہ وصل من وصلنی و قطع من قطعنی اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے
انا الرحمن الرحیم وانی شققت للرحم من اسمی فمن وصلها وصلته ومن بکها بکتہ
سرواہ الدراز باسناد حسن مراد بتک سے قطع ہے حجنہ بفتح حاء چرخے کے تھکے کو کہتے ہیں
جس پر تانگے کو بٹتے ہیں :

باب صلہ رحم عمر کو پڑھاتا ہے

انس بن مالک نے رفعاً کہا ہے جو کوئی یہ چاہے کہ اُسکے رزق میں کشادگی ہو اور اُسکی اہل میں
تاخیر وہ صلہ رحم کرے **ف** یہ حدیث صحیحین میں بھی اسی طرح آئی ہے ۲ ابو ہریرہ کا لفظ
مرفوعاً یوں ہے جسکو یہ بات خوش آئے کہ اُسکے رزق میں بسط اور اُسکے اثر میں تاخیر ہو اسکو
چاہئے کہ وہ صلہ رحم کرے **ف** پہلی حدیث میں لفظ من احب تھا اور اس حدیث کا لفظ
من سترہ ہے باقی متن یکسان ہے فقط سند کا فرق ہے یہ حدیث بخاری میں بھی اسی لفظ
آئی ہے ترمذی کا لفظ یہ ہے تم سیکو اپنی نسب کہ صلہ کرو احرام کا صلہ رحم محبت ہے اہل میں
مشارہ ہے مال میں مناسہ ہے اثر میں ترمذی نے اسکو غریب کہا ہے و سرواہ الطبرانی من یحسد
الغلاب بن خازجۃ کل لفظ الترمذی باسناد لا بأس بہ انس سے رفعاً مروی ہے کہ صدقہ

دار لوگ ہیں میں
میرے ساتھ بُرائی
بات ہے جو تو کتا
طرف سے اللہ
نے ہی روایت
ہو اللہ تعالیٰ
کوئی اسکو وصل
اس حدیث
کہا اس تصحیح
یہ حدیث مع خطہ
اسکو اللہ اور
ابن عمر پر
جی اٹھلی ہوئی
اسکو قطع
طاق
شجرہ ہے
ایک شجرہ
و رواہ

وصلہ رحم سے اللہ عمر ٹریا تاہو اور بری موت کو دور کرتا ہو اور مکروہ و محذور کو دفع فرماتا ہو طراہ
ابو یعلیٰ بیان میں صلہ رحم کے رسالہ ایقاظ النیام بصلۃ الاحرام اردو زبان میں جامع
وعدو و عید ہو ۛ

باب چہ اپنا رشتہ جوڑتا ہی اُسکے گہروالے اُسکو دوست رکھتے ہیں

ابن عمر نے کہا ہو جو اپنے رب سے ڈرا اور اُسے اپنا رشتہ جوڑا اُسکی اجل میں دیر کی گئی
اور اُسکا مال زیادہ ہوا اُسکے اہل اُسکو دوست رکھتے ہیں ۲ دوسرا لفظ ابن عمر کا یہ ہے من
اتقی ربہ و وصل رحمہ انسی لہ فی عجم و ثری مالہ و احبہ اہلہ مطلب سکا وہی ہو
جو اوپر گزرا مضمون ان ہر دو اثر کا علی مرتضیٰ سے رفعاً یون آیا ہو جسکو یہ بات خوش آئے
کہ اُسکی عمر دراز ہو اور رزق وسیع اور بری موت اُس سے دور ہو وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ
رحم کرے رواہ عبد اللہ بن احمد فی نزوائذہ والبخاری باسناد جید والمحاکم ابن عباس
کا لفظ مرفوعاً یہ ہے کہ تو ریت میں لکھا ہو جو شخص یہ چاہے کہ اُسکی عمر بڑھے اور اُسکا رزق زیادہ
ہو وہ صلہ رحم کرے رواہ البخاری باسناد کلاباس بہ والمحاکم و صحیحہ لکن ان اخبار میں
ذکر احبہ اہلہ کا نہیں آیا ہو ۛ

باب نیکی کرنا اقرباً لا قرب سے

امقدام بن حدی کہب نے سنا کہ حضرت فرماتے تھے اللہ وصیت کرتا ہو تمکو تمہاری ماٹون
کے ساتھ پہر وصیت کرتا ہو تمکو تمہاری ماٹون کی پہر وصیت کرتا ہو تمکو تمہارے باپوں کی پہر
وصیت کرتا ہو تمکو اقرب فالاقرب کی **ف** حدیث دلیل ہے تقدیم پرمان کی باپ پر اور
اسپر کہ بعد مان باپ کے جو رشتہ میں نزدیک تر ہو پہلے اُس سے صلہ رحم کرے پہر وہ
جو کہ بعد اُسکے قریب تر ہو یعنی قرب و بعد قرابت اور ترتیب صلات کو ملحوظ رکھے ۛ سلیمان

سولی غم
میں تنگی
تین بار
داخل
اُسکے پار
فرماتے

الجمعة
کے اللہ
امام
جو کچھ
عیال
ہو ترجمہ
انکو دیکھا

باب
اعباد
ہوتا ہو
نہ بیٹھ
آیا دونوں

حضرت

مولیٰ عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آئے پاس ہمارے ابو ہریرہ عشیہ بخشبہ شجیبہ کو اور کس
میں گئی کرتا ہوں ہر قاطع رحم پر جب ہمارے پاس اٹھ کھڑے ہوئے تو کوئی نہ اٹھا انہوں نے
تین بار یہ کلمہ کہا ایک جوان اپنی پھپی کے پاس جس سے قطع کر چکا تھا دو برس سے آیا اور اُس پر
داخل ہوا پھپی نے کہا اے بیتجے تو کیسے آیا کہا میں ابو ہریرہ کو سنا کہ وہ کذا و کذا کہتے تھے کہا
اُسکے پاس جا کر پوچھ کہ انہوں نے یہ بات کیوں کہی وہ گیا اور پوچھا کہا میں نے حضرت کو سنا
فرماتے تھے ان اعمال بنی آدم تعرض علی اللہ تبارک و تعالیٰ عشیہ کل خمیس لیلۃ
الجمعة فلا یقبل عمل قاطع رحم یعنی لوگوں کے عمل ہر خشبہ کے تیسرے پہر کو شب جمعہ
کے اللہ کے سامنے لائے جاتے ہیں قاطع رحم کا عمل قبول نہیں ہوتا **ف** اس حدیث کو
امام احمد نے بھی ابو ہریرہ سے رفعاً روایت کیا ہے روات احمد ثقات ہیں **م** ابن عمر نے کہا ہے
جو کچھ مرد اپنی جان و اہل پر خرچ کرتا ہے یا سید اجر اللہ اُسکو اُس نفقہ کا اجر دیتا ہے تو شروع کر
عیال سے اگر زیادہ ہو تو اقرب فالاقرب کو دے اگر کم ہو تو عطا کر **ف** حدیث دلیل
ہے ترجمہ باب پر معلوم ہوا کہ خیرات و صدقات عام سے صدقہ ارحام اہل قرابت مقدم ہے جب
انکو دیکر بچے تب غیر کو دے اول خویش بعدہ درویش :

باب اُس قوم پر رحمت نہیں اترتی جنہیں کوئی قاطع رحم ہوتا ہے

ابو عبد اللہ بن ابی اوفی نے رفعاً کہا ہے کہ رحمت نہیں اترتی اُس قوم پر جنہیں کوئی ناتا توڑنے والا
ہوتا ہے **ف** انہیں ہانی کا لفظ یہ ہے کہ ابن ابی اوفی نے کہا ہم پاس حضرت کے بیٹے تھے فرمایا
نہ بیٹے پاس ہمارے آجکے دن کوئی قاطع رحم ایک جوان حلقہ میں سے اٹھا اپنی خالہ کے پاس
آیا دونوں کے درمیان کچھ بخشش تھی خالہ سے معافی چاہی اور خالہ نے اُس سے پھر مجلس میں آیا
حضرت نے فرمایا ان الرحمة لا تنزل علی قوم فیہم قاطع رحم و رواہ الطبرانی مختصر باللفظ ۱۸

کو دفع فرماتا ہے شاہ
وزبان میں جامع

تجربہ بین

سین دیر کی گئی

بن عمر کا یہ ہر من

لباس کا وہی ہے

ت خوش آئے

دے ڈرے اولیہ

کو ابن عباس

کا رزق زیادہ

ان اخبار میں

ری ماؤں

یون کی پہر

باب پر اور

پہرہ

۲۰ سلیمان

الملئكة لا تنزل على قوم فيهم قاطع رحم واولائك من ملائكة رحمت بين حديث وعيد شديد ہو قطع رحم پر:

باب قاطع رحم کا کتنا گناہی

ابو جریز بن مطعم رفعاً کہتے ہیں داخل نہو گا جنت میں قاطع رحم **ف** یہ حدیث صحیحین و ترمذی میں بھی آئی ہے اس میں دلیل ہے حرمان قاطع رحم پر دخول جنت سے مفہوم مخالف اسکا یہ ہوا کہ وہ دفع میں جائے گا ۲ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہو رحم شجرہ ہے جس سے کہتا ہو اور رب میں ظلم کیا گیا اور رب میں قطع کیا گیا اور رب انی انی یعنی میرے ساتھ کذا و کذا ہوا اللہ اسکو یہ جواب دیتا ہو لا تضلین ان اقطع من قطعک واصل من وصلک **ف** یہ حدیث مبسوط تر اس سے پہلے گذر چکی ہے معلوم ہوا کہ جزاء قطع بھی قطع ہے یہ جزاء بطور وفاق ہے **ف** سعید بن سہمان کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ کو سنا کہ وہ پناہ مانگتے تھے امارت صبیان و سفہاء سے ابن جریز جہنی نے ابو ہریرہ سے کہا اسکی نشانی کیا ہے کہا رحم قطع کیا جائے سنو مطاع ہوا و مرشد کا عصیان کیا جائے **ف** یعنی جب یہ ہر سہ امر ظاہر ہوں تو وہ زمانہ بڑ کون کے امیر و حاکم ہونے کا اور احمقوں کے پادشاہ و رئیس ہونے کا ہو یہ نشانی مطابق واقع کے پائی گئی چنانچہ ایک مدت دراز سے کسی جگہ امارت صبیان ہو اور اگر حکما امارت سفہاء حماقت نشان ہے:

باب عقوبت قاطع رحم کی دنیا میں

ابو بکرہ نے رفعاً کہا ہو نہیں ہو کوئی گناہ لائق تر اس کے کہ جلدی کرے اللہ اس گناہ والے کے لئے عقوبت دنیا میں مع اس عقوبت کے جو اس کے لئے ذخیرہ کر رہی ہے آخرت میں قطع رحم و بخی سے **ف** یعنی یہ ایسا گناہ ہو کہ اسکا وبال دارین میں قاطع پر پڑتا ہو خسر لدنیا و الاخرة ذلك هو الخسران المبين اس حدیث کو ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے حاکم نے کہا صحیح الاسناد ہے لفظ اسکا یہ ہے من البخی وقطیعة الرحم اصباحی کا لفظ یہ ہے:

بہشت میں لے جائیگا کہا وہ کیا ہیں اور رسول خدا یا نبی انت وامی فرمایا تعطی من حرمک وتصل
 من قطعک وتعفو عمن ظلمک یعنی دے اُسکو جو تجھ سے جوڑ اُسکو جو تجھے کاٹے بخش اُسکو
 جو تجھ پر ظلم کرے جب تو یہہ کر لیا تو اللہ تجھ کو جنت میں لے جائیگا رواہ البزار والطبرانی والحاکم
 وقال صحیح الاسناد لکن اسکی سند میں سلیمان بن داؤد یحییٰ واہی ہر حدیث عقبہ بن عامر میں آیا ہے
 یعنی حضرت کا ہاتھ پکڑ کر کہا مجھے خبر دو فاضل اعمال کی فرمایا اور عقبہ بصل من قطعک واعط
 من حرمک واعرض عمن ظلمک فی رآیۃ واعفو عمن ظلمک رواہ احمد والحاکم و نراذلا و من
 اسناد ان یمد فی عمرہ ویبسط فی رزقہ فلیصل رحمہ و رواہ احمد اسنادی احمد ثقات
 علی مرتضیٰ رفعاً کہتے ہیں کیا نہ بتاؤں میں تجھ کو اکرم اخلاق دنیا و آخرت صلہ کر اُسکو جو قطع کرے
 تجھ کو دے اُسکو جو محروم رکھے تجھ کو معاف کر اُسکو جو ظلم کرے تجھ پر رواہ الطبرانی معاذ بن انس کا
 لفظ رفعاً یہہ کہ افضل الفضائل ان تصل من قطعک وتعطى من حرمک وتعفو عمن
 شتمک یعنی افضل فضائل یہہ ہیں کہ وصل کر قطع سے دے محروم کرنے والے کو درگزر کر گالی
 دینے والے سے رواہ الطبرانی

دُشنام خلق را ندہم جزو عا جواب	ایرم کہ تلخ گیرم و شیرین عوض کنم
حدیث عبادہ بن صامت میں فرمایا یہی کیا دلالت نکروں میں نکو اُس چیز پر جس کے سبب اللہ تمہارے درجے اونچے کرے کہا ان یا رسول اللہ فرمایا حلیم کر اُس پر جو جہل کرے تجھ پر معاف کر اُسکو جو ظلم کرے تجھ پر دے اُسکو جو محروم رکھے تجھ کو صلہ کر اُسکو جو قطع کرے تجھ سے رواہ البزار والطبرانی	
باب جاہلیت میں صلہ رحم کیا تھا پہر مسلمان ہو گیا الحکیم بن حزام نے حضرت سے کہا بھلا اُن کا مون کا کیا حال ہے جو میں نے بطور عبادت جاہلیت میں کئے تھے صلہ و عتاق و صدقہ تجھ کو اُن میں کچھ اجر ہو گا فرمایا اسلمت علی ما سلف من خیر	

یعنی بسبب اسلام لانے کے وہ خیرات گذشتہ ہی باقی ہیں اگر اسلام نہ لاتا تو کچھ اجر ان امور کا ملتا
ف یہ حدیث بڑی بشارت ہو واسطے اون نو مسلموں کے جنہوں نے اسلام سے پہلے
 اچھے کام اور ثواب کے لئے کئے ہیں کہ وہ اعمال انکے نفع بخش ہونگے اسکے ضد یہ ہے کہ معاذ اللہ کوئی
 مسلمان عامل صالح ہو کر مرتد ہو جائے کہ اسکے سارے عمل بچھڑ ہو جاتے ہیں اگر تائب نہیں ہوا ہو

نسأل اللہ العافیۃ

باب کہ کرنا رشتہ دار مشرک کو اور بدیہ دینا

اس جگہ بخاری نے وہی حدیث ابن عمر کی عمر سے دربارہ حلیہ سیرا لکھی ہے جو کہ زیر باب برالوالد
 المشرک گرد چکی ہو سند اور بعض الفاظ کا فرق ہے آخر حدیث کا لفظ یہ ہے فاحداها عمر کا خلیہ من
 امۃ مشرک **ف** معلوم ہوا کہ صلہ کرنا ذی رحم مشرک سے درست ہے اسی طرح کافر کو بدیہ و
 تحفہ بھیجا اور جب اتحاد کافر درست ہوا تو کافر سے قبول کرنا بدیہ کا بھی درست ہوگا حضرت سے یہ
 فعل ثابت ہے لیکن آپ ہدایا کا عوض ہی غالباً بالضرور کرتے تھے :

باب تم اپنے نسب سے کہ صلہ کر سکو

اجیر بن مطعم نے عمر بن خطاب کو اسٹنا کہ منبر پر کھتے تھے سیکو تم اپنے نسب پر صلہ کرو اپنے
 رحمنوں کا واللہ درمیان ایک مرد اور اسکے بھائی کے کوئی شے ہوتی ہے اور اگر وہ جان لے کہ
 درمیان اسکے اور بھائی کے رحم داخل ہے تو یہ علم اسکے بھائی کے انتہاک سے باز رکھے **ف**
 یعنی باہم دو مسلمانوں کے رنج آجاتا ہے اور انہیں کوئی قرابت نامعلوم ہوتی ہے کہ اگر معلوم ہو جائے
 تو وہ رنج جاتا رہے اسلئے معلوم کرنا رشتہ کا واسطے صلہ اور عدم قطع کے ضرور ہے ابن عباس
 نے کہا تم نگاہ رکھو اپنے انساب کو کہ صلہ کرو اپنے ارحام کا کیونکہ انہیں ہر بعد رحم میں جبکہ نزدیک
 ہو اگرچہ بعید ہو اور نہ قرب ہو رحم کا جبکہ دور ہو اگرچہ قریب ہو اور ہر رحم دن قیامت کے آئینکا

حکم و فصل
 کاٹے بخش اسکو
 طبرانی والحکم
 بن عامر بن آیاہ
 عک و اعط
 نراد الاون
 ی احمد ثقات
 جو قطع کرے
 ذین الش کا
 و لصفہ عن
 و رکز کرگالی

بے اللہ
 حان اسکو
 را الطبرانی
 ہو گیا
 جاہلیت
 خیر

سلسلے اپنے صاحب کے گواہی دیکھا صلہ کی اگر صلہ کیا ہوگا اور قطع کی اگر قطع رحم کیا ہوگا ف
یعنی جو دو کا رشتہ ہو لکن جب رشتہ ہو تو قریب ہی اور اگر کوئی قریب ہی لکن رشتہ میں الگ ہو تو وہ رشتہ دائر

باب کیا غلام کہہ سکتا ہے کہ میں فلان قبیلہ کا غلام ہوں

ابو الحسن بن ابی حلیب کہتے ہیں مجھے ابن عمر نے کہا میں انت تو کن لوگوں میں سے ہو میں
کہا یتیم میں سے ہوں کہا من القسہو او من موالیہم خود انہیں سے یا ان کے غلاموں میں سے
میں نے کہا من موالیہم کہا تو نے یوں کیوں نہ کہا من موالیہم اذا ف معلوم ہوا کہ غلام
کو درست ہو کہ جس قوم کا غلام ہوا ان کا نام لے دے :

باب قوم کا غلام حکم میں قوم کی ہی

ارافع کہتے ہیں حضرت نے عمر سے کہا تو اپنی قوم میرے لئے جمع کر عمر نے جمع کی جب سب لوگ دروازے
پر حضرت کے حاضر ہوئے عمر نے جا کر کہا میری سب قوم جمع ہوا انصار نے سنا کہا قریش میں کوئی
وحی آئی ہوگی سننے دیکھنے والے سب آئے کہ دیکھیں حضرت اُن سے کیا کہتے ہیں حضرت باہر نکل کر درمیان
ان کے کھڑے ہوئے اور فرمایا تم میں کوئی غیر تھا یا نہیں کہا ہاں ہم میں ہمارا حلیف ہی اور ہمارا بھائی
غلام فرمایا ہمارا حلیف ہم میں سے ہی اور ہمارا بھائی ہم میں سے اور ہمارے غلام ہم میں سے تم میں سے
کہ میرے دوستدار تم میں مفتی لوگ ہیں سو اگر تم متقی ہو تو فہماور نہ دیکھو کہ میں ایسا نہ ہو کہ لوگ دن
قیامت کے اعمال لیکر آئیں اور تم اُن کا لیکر آؤ پھر اعراض کرے اللہ تم سے پہر لپکا کر فرمایا ای لوگو
اور دونوں ہاتھ اٹھا کر قریش کے سروں پر رکھے ای لوگو قریش اہل امانت ہیں جو کوئی بغی کر لگا
اُن کے ساتھ اوندھاؤ ای لگا اللہ اُس کو ناک کے بل تین باریوں ہی فرمایا ف حدیث دلیل ہو
اس بات پر کہ حکم موالی کا وہی حکم قوم کا ہی اسی جگہ سے یہ مثل نکل ہی ضرب الغلام
اھانة المولى :

باب جس نے پرورش لی دو یا ایک دختر لی

احقہ بن عامر نے رفعا کہا ہے جس کسی کی تین دختر ہوں اور اُس نے صبر کیا آپر اور پسنایا انکو اپنی وسعت سے تو وہ اوٹ ہونگی اُسکی آگ دوزخ سے ۳ ابن عباس رفعا کہتے ہیں جس کسی مسلمان کو دو دختر نے پالیا پر اُس نے اچا برتاؤ کیا ساتھ اُنکے لکن داخل کرینگے وہ اُسکو بہشت میں یہ حدیث نزدیک ابن ماجہ کے باسناد صحیح اس لفظ سے آئی ہے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان کہ اُسکی دو دختر ہوں وہ اُنکے ساتھ احسان کرے جب تک وہ اُسکے ساتھ ہیں یا یہ اُنکے ساتھ ہے لکن وہ دونوں اُسکو بہشت میں داخل کرینگے ورواہ ابن حبان ایضا والحا کہ وقال صحیح الا سننک ۳ جابر بن عبد اللہ کا لفظ رفعا یوں ہے جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ انکو گمیرن جگہ دے اور کفالت کرے اور مہربانی کرے تو اُسکے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے البتہ ایک مرد نے بعض قوم میں سے کہا ہلا اگر دو ہوں ای رسول خدا فرمایا دو بھی **ف** اس حدیث کو احمد نے باسناد جید اور بزار و طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور یہ لفظ نہایت وہ کی ہے کہ اُنکا بیادہ کر دیا انس نے رفعا کہا ہے جس نے پالا دو دختر کو یہاں تک کہ وہ بالغ ہوں انکیکا وہ شخص اور میں دن قیامت کے اس طرح اور اپنی انکلیوں کو ملایا رواہ مسند ترمذی کا لفظ یہ ہے جو شخص پالے گا دو دختر کو داخل ہونگا میں اور وہ جنت میں انکی طرح اور اشارہ کیا طرف دو انگشت کے بالجملہ اللہ کی رحمت و مغفرت بہانہ جو ہے پرورش اولاد پر وعدہ جنت کا فرمایا ہے واللہ الحمد

باب جس نے پالا تین بہنوں کو

ابو سعید خدری رفعا کہتے ہیں کسی شخص کی تین دختر یا تین خواہر ہوں میں اور وہ اُنکے ساتھ احسان کرنا ہے تو جنت میں جاویگا **ف** یہ توسیع ہے دائرہ رحمت کی کہ پرورش خواہر کا بھی وہی اجر کہما جو دختر کا تھا اس حدیث کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے

یا ہوگا

لی تو وہ نرستہ دار

امہون

من سے ہوئے

لامون میں سے

علوم ہوا کہ غلام

ب لوگ درواز

ش میں کوئی

نخل کر درمیا

سجا اور ہمار

سے تم شمس

لوگ دن

فرمایا ای لوگو

بجی کر لگا

ث دلیل ہے

ب الغلام

فأدبهن واجسن إليهن ونزوهن فله الجنة النس کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جو جس نے پرورش کیا دو یا تین دختر کو یا دو یا تین خواہر کو یہاں تک کہ وہ جدا ہوں یا مرجائیں تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہونگے اور اشارہ کیا طرف سبابہ و وسطی کے سردار ابن حبان :

باب فضیلت اسٹیجی جس نے پیالا اپنی دختر واپس کر دیا

اموی بن علی بن ابیہرہ نے کہا کہ میں نے سراقہ بن جشم سے کہا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری دختر واپس کی گئی طرف تیرے کوئی کمانے والا اسکا سوائے تیرے نہیں ہو یہ حدیث دوسرے طریق سے یوں آئی ہے کہ حضرت نے کہا اے سراقہ اگر تم نے بن معدی کرب زعماء سے کہا کہ میں نے جو کھلایا تو نے اپنی جان کو وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کھلایا تو نے اپنی اولاد کو وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کھلایا تو نے اپنے خادوم کو وہ تیرے لئے صدقہ ہے یہ حدیث ترجمہ باب میں صریح نہیں ہو لیکن اشارۃ النفس یا نحوائے خطاب سے شامل بنت مردودہ وغیرہ ہے :

باب موت بنات کی آرزو کرنا مکروہ ہے

ابن عمر کے پاس ایک آدمی تھا اور اسکے بیٹیاں تھیں اُس نے تمنا کی کہ وہ مرجائیں ابن عمر نے غصہ کیا اور کہا کیا تو انکو رزق دیتا ہے ؟ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ اولاد کا مرنا چاہنا بڑا ہی جاہلیت والے اسی خوف محتاجی یا عار سے اولاد کو زندہ درگور کر دیتے تھے اللہ نے کہا کہ رزاق تمہارے اور اُنکے ہم ہیں :

باب اولاد مجنبہ بخلہ ہے

اعلیٰ شہ قتی بن ایک دن ابو بکر نے کہا واللہ نہیں ہے روئے زمین پر کوئی شخص دوست مجھ کو عمر سے پہلے نہ لکھ کر پہرائے اور کہا اے دخترک میں نے کیا قسم کھائی تھی میں نے کہا یہ قسم کھائی تھی

کہا عزیز ترجمہ اور اولاد پسندہ تر ہوتی ہے یعنی دلکوف یعنی عمر کے احب ہونے کا مطلب
 یہ ہے کہ وہ اعز بہین ورنہ دلی محبت میں اولاد کا درجہ بڑا ہوا ہے ۳ عبد الرحمن بن ابونعم کہتے
 ہیں میں حاضر تھا پاس ابن عمر کے جبکہ ایک مرد نے اُنسے سوال خون پیشہ کا کیا کہا تو کون
 ہوا اُس نے کہا اہل عراق سے ہوں کہا اس شخص کی طرف ذرا دیکھو یہ مجھے خون پیشہ کا سوال
 کرتا ہے اور ابن لوگون نے نبی کے بیٹے کو قتل کیا ہے میں نے حضرت کو سنا ہے فرماتے تھے ہا
 ریحانی من الدنيا **ف** ان دونوں اثر کو کچھ علاقہ ترجمہ الباب سے نہیں ہے بجز اسکے
 کہ انہیں ذکر مزید محبت اولاد کا ہے اس اثر کو بخاری نے اپنی صحیح میں بھی روایت کیا ہے لیکن اس لفظ
 سے کہ ایک مرد نے سوال مجرم کا ابن عمر سے کیا شعبہ کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ وہ یہہ چپتا
 تھا کہ مجرم مکی کو قتل کرے یا نہیں ابن عمر نے کہا اہل عراق مکی کا سوال کرتے ہیں حالانکہ ابن
 بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر چکے ہیں حضرت نے فرمایا ہے ہا ریحانی من الدنيا ریحان کا
 اطلاق رزق و رحمت و راحت و دلیر آتا ہے یا مراد گل ریحان ہے کہ جس طرح پہول خوشبودار کو
 سونگتے ہیں اسی طرح اولاد بھی مشوم و مقبیل ہوتی ہے حدیث بریدہ میں آیا ہے کہ حضرت کو خطبہ
 کرتے تھے کہ اتنے میں حسن و حسین آئے دو لال کرتے پہنے ہوئے لڑکھڑاتے تھے حضرت نے
 ہنبر پر سے اتر کر انکو اٹھایا اور اپنے سامنے رکھ لیا پھر کہا اللہ نے سچ کہا ہے ائمانا اموالکم و
 اولادکم فتنۃ میں ان دونوں بچوں کو چلتے اور لڑکھڑاتے دیکھا مجھے صبر نہ ہو سکا یہاں تک
 کہ قطع حدیث کر کے انکو اٹھایا سراوہ الترمذی والبودائع والنسائی **ف** باقی
 رہا ترجمہ الباب سو خولہ بنت حکیم نے کہا ہے کہ حضرت باہر نکلے ایک کو دلپس فرخ خود سے گود
 میں لئے ہوئے تھے اور فرماتے تھے انکو یتیموں و یتیموں و یتیموں و انکو لمن یتیمان
 اللہ سراوہ الترمذی حدیث ابوسعید میں فرمایا ہے الولد ثمرة القلب انه مجبنة بمخللة

یا ہر جس نے پرورش
 اور وہ جنت میں

شہ کو

ت میں شجوا اعظم
 والا اسکا سوائے

و سراقۃ الہم ۳ متدا
 ہر اور جو کھلایا

ہر تیرے لئے صدقہ
 ترجمہ باب میں

۶۶

ن ابن عمر نے
 کہ اولاد کا مرنا
 تھے تھے اللہ

س دوستی مجھ کو
 سم کا ہی تھی

مختارۃ الخرجہ ابو یعلیٰ مناوی نے شرح جامع صغیر سیوطی میں کہا ہے کہ اسکی اسناد ضعیف ہے

باب اولادنا پچھے کو کہتے ہیں

ابراہیم کہتے ہیں میں نے حضرت کو دیکھا اور حسن آپکے دوش پر تھے آپ کہتے تھے اللہم اونی احبہ فاحبہ یعنی اے اللہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسکو دوست رکھ۔
یہ اٹھانا حسن کا خارج نماز تھا بدلیل دعا اور امامہ کو عین نماز میں اٹھاتے دہرتے تھے کسی نے اسی جگہ سے کہا ہے ع سوار دوش رسول خدا اسلام علیک؛

باب اولاد آٹکھ لگی خٹلی ہوتی ہے

اجیر بن نفیر کہتے ہیں ہم ایک دن پاس مقداد بن اسود کے بیٹے تھے ایک مرد کا گذر ہوا اس نے کہا خوشی ہو ان دو آنکھوں کو کہ انہوں نے حضرت کو دیکھا ہے واللہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھی دیکھتے جو تو نے دیکھا اور دمان حاضر ہوئے جہاں تو حاضر ہو اسقدر غصے میں آئے میں تعجب کرنے لگا کہ اسنے تو سوائے خیر کے کچھ نہیں کہا پر مقداد نے اسکی طرف منہ کر کے کہا کون چیز اس مرد کو حامل ہوئی اس بات پر کہ وہ ایسے محضر کی تمنا کرے جس سے اللہ نے اسکو عذاب رکھا جانتا نہیں کہ اگر حاضر ہو دمان تو کیونکر ہوتا واللہ حضرت کے پاس ایسی اقوام حاضر ہوئی جنکو اللہ نے اوندھے منہ آنکلی ناک کے بل جہنم میں ڈالا ان اقوام نے حضرت کی بات قبول نہ کی اور نہ آپ کی تصدیق کی تم لوگ اللہ کی حمد نہیں کرتے کہ جب اللہ نے تمکو نکالا تو تم نہیں پہچانتے مگر اپنے رب کو اور جو کچھ تمہارے نبی لائے ہیں تم اسکی تصدیق کرتے ہو اللہ حال جیسے کوئی نبی مبعوث ہوا ہو فقرت و جاہلیت میں وہ نہیں دیکھتے کہ دنیا افضل ہے تپستی سے حضرت فرقان لائے جس سے حق و باطل میں جدائی ہوئی اور باپ بیٹے کے درمیان علیحدگی پڑی یہاں تک کہ آدمی اپنے باپ یا بیٹے کو کاہن دیکھتا اور اللہ نے اُس کے

دل کا قفل ایمان سے کھول دیا تھا اور جانتا تھا کہ اگر وہ ہلاک ہوگا تو آگ میں جا بیگا تو پھر اس کی
آنکھ ٹھنڈی نہ ہوگی اور وہ جانتا تھا کہ اس کا دوست آگ میں ہوا اللہ نے فرمایا ہر والدین یقولوا
ربنا ھب لنا من امرنا واجنا وذریاتنا قرۃ اعین **ف** مطابقت حدیث کے ترجمہ
باب سے ظاہر ہو کہ ولد قرۃ العین ہر بلکہ زوج بھی بدلیل آیت کریمہ مقداد رضی اللہ عنہ نے
عہد نصیحت تمنائی مذکور پر کی یعنی تو نے زمانہ حضرت کو ایک آسان بات آرام کا کام سمجھا ہو اگر
تو اس وقت پر آشوب میں ہوتا خدا جلنے اس نیت و ارادہ پر قائم رہتا کہ نہیں **س**

دیدن کو نبی سوزنداشت

ہر کہ اور وی بہبود نداشت

کیونکہ وہ عہد ایک بڑے امتحان کا وقت تھا اللہ کا شکر کرنا چاہئے کہ اس نے بلا آزمائش تم کو
مسلمان پیدا کیا :

باب دینا کثرت مان ولد کی اپنے حب کو

انس کہتے ہیں ایک دن میں پاس حضرت کے گیا بس میں تھا اور میری مان اور ام حرام
میری خالہ اتنے میں حضرت آئے فرمایا میں تم کو نماز نہ پڑھاؤں اور یہ فرمانا غیر وقت نماز میں تھا
ایک مرنے قوم میں سے **س** رت نے انس کو کہا کہ کڑا کیا ہوگا کہا اپنی داہنی طرف
پہر تم کو نماز پڑھائی پہر ہم گمراہوں کے لئے دعا کی ہر خیر دنیا و آخرت کی میری مان نے کہا اور رسول خدا
خوید ملک انسل دع اللہ لہ یعنی اپنے خادم اس کے لئے دعا کرو میرے لئے ہر خیر کی دعا کی
آخ **ع** ایہ تھی اللہم اکثر مالہ و ولدہ و بارئ لہ **ف** اس دعا کا یہ اثر ظاہر
ہوا کہ انس کا باغ سال بہر میں دو بار پھل لاتا اور یہ سو نفر اپنی اولاد کے لیکر طواف کعبہ کرتے
معلوم ہوا کہ اس طرح کی دعا کرنا درست ہے :

ملکی اسناد وضعیت ہے

تے تھے اللہم اینی

ت رکھ **ف**

دہرتے تھے کسی نے

مرد کا گذر ہوا

تے ہیں کہ ہم بھی دیکھتے

تے میں تعجب کرنے

کے کہا کون چیز

دے اسکو عجب

سی اقوام حاضر

حضرت کی بات

سکو نکالا تو تم

رہے ہو اللہ

قل چہرت پستی

کے درمیان

نے اس کے

باب مائیں مہربان ہوتی ہیں

انس بن مالک کہتے ہیں ایک عورت پاس عائشہ کے آئی عائشہ نے تین کجوریں اُسکو دین
اُس نے ہر ایک بچے کو ایک کجوری اور ایک اپنے لئے رکھی بچوں نے وہ دونوں دانے کجور کے
کمائے اور اپنی ماں کی طرف دیکھنے لگے ماں نے اُس ایک دانے کے دو ٹکڑے کئے اور ہر بچے
کو آدھا ٹکڑا دیا اتنے میں حضرت آئے عائشہ نے یہ حال آپ سے کہا فرمایا مجھ کو اس سے کیا تعجب
ہوتا ہو لقد جہما اللہ جہمتھا حبیتھا یعنی اللہ نے رحم کیا اس پر بسبب اسکے رحم کرنے کے اپنے بچوں پر
ف حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اُسکے ساتھ دو دختر تھیں اُس نے
مجھے سوال کیا سو اسے ایک دانہ کجور کے میرے پاس کچھ نہ پایا میں نے وہ دانہ اُسکو دیا اُس نے
دانے کو دو دونوں دختروں میں بانٹ دیا اور خود کچھ نہ کھایا پہراٹھ کر چلی گئی اتنے میں حضرت
آئے میں نے یہ قصہ اُس سے کہا فرمایا من ابتلی من هذه البنات بشئ فاحسن الیہن کن لہ ستر
من النار متفق علیہ ظاہر سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو قصے ہیں واللہ اعلم

باب بوسہ لینا بچوں کا

اعایشہ کہتی ہیں ایک گنوار آیا پاس حضرت کے اُسے کہا تم اپنے بچوں کا بوسہ لیتے ہو تم
انکا بوسہ نہیں لیتے فرمایا کیا میں تیرا مالک ہو سکتا ہوں اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت
چھین لی ہو ف یہ حدیث متفق علیہ ہے اس میں دلیل ہے اس پر کہ بچوں کو پیار کرنا
اور انکو چومنا ایک شان ہے رحمت خدا کا ۲ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے حسن بن علی کا بوسہ
لیا آپ کے پاس اقرع بن حابس نہیں بیٹھے تھے اقرع نے کہا میرے دس بچے ہیں میں نے
اُن میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا حضرت نے اُنکی طرف دیکھ کر فرمایا من کلایرحم کلایرحم
یعنی جو رحم نہیں کرتا ہر اس پر بھی رحم نہیں کیا جانا ف یہ حدیث جابر بن عبد اللہ سے بھی

بغیر اس قصہ کے باین لفظ آئی ہو لایرحم اللہ من کایرحم الناس متفق علیہ

باب ادب باپ کا اور بیٹی کرنا باپ کا اولاد سے

اولید بن نمیر نے اپنے باپ کو سنا کہتے تھے کہ وہ لوگ یوں کہا کرتے تھے کہ صلاح طرف سے
اللہ کے ہو اور ادب طرف سے آباؤ کے یعنی باپ کو چاہئے کہ اولاد کو ادب دے
حدیث جابر بن سمرہ میں فرمایا ہوا آدمی اگر اپنے ولد کو ادب دے تو یہ بہتر ہو اُسکے لئے
ایک صاع صدقہ دینے سے رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب عمرو بن سعید
کا لفظ رفعا یہ ہر کسی باپ نے اپنے ولد کوئی عطا نہیں دی افضل ادب حسن سے
رواہ الترمذی مہللا والبیہقی فی شعب الایمان ۲ نعمان بن بشیر نے کہا ہر کچھ کو
میرے باپ پاس حضرت کے لئے گئے گو دین لادے ہوئے اور کہا ای رسول خدا میں تمکو
گواہ کرتا ہوں کہ میں نے نعمان کو کذا کذا دیا فرمایا کیا تو نے اپنے سب بچوں کو دیا ہر کچھ نہیں
فرمایا میرے سوا کسی اور کو گواہ کر پھر فرمایا کیا تجھ کو یہ بات خوش نہیں آتی کہ تیرے سب بچے
نیکی میں برابر ہوں کہا ہاں فرمایا تو اب ایسا نکر بخاری لئے کہنا یہ شہادت طرف سے حضرت
کے خصمت نہیں ہو **ف** تسویہ کرنا عطا میں بحق اولاد واجب ہو اور خلافت اسکے جوڑ
یہ حدیث صحیحین میں بھی موطا آئی ہو آخر لفظ اُسکا یہ ہر لاشہد علی جوہر متفق علیہ
اور اسکو مسلم نے بھی جابر سے روایت کیا ہو وانی لاشہد الا علی حق بحث اس مسئلہ کی
کتاب دلیل الطالب میں ہو

باب بیٹی کرنا باپ کی بیٹے سے

ابن عمر نے کہا اللہ نے نام اٹھا ابار کہا اس لئے کہ انہوں نے آباؤ و ابناء و دون کے
ساتھ نیکی کی جس طرح تیرے باپ کا تجھ پر حق ہو اسی طرح تیرے بیٹے کا تجھ پر حق ہو **ف**

کچھ یوں اُسکو دین
دائے کچھ کے
بے کئے اور ہر بچے
اس سے کیا تعجب
تہ کے اپنے بچوں پر
خیر تہین اُس نے
سکو دیا اُس نے
تہ میں حضرت
ہیں کن لہ ستر
را علم

یہ لیتے ہو ہم تو
دل سے محبت
کو پیار کرنا
بن علی کا تو
میں میں
رحم لایرحم
شد سے بھی

بیان حقوق اولاد کا رسالہ اسعاد العباد میں ہے:

باب جو رحم نہیں کرتا اُس پر ہی رحم نہیں لیا جاتا

احديث ابو سعيد بن فریاء یہ من کلایرحو کلایرحو یعنی جو رحم نہیں کر وہ مرحوم ہی نہیں ہوتا۔
جریر بن عبد اللہ کلایرحو اللہ من کلایرحو الناس رفعاً باب قبلة الصبیان میں گذر چکی ہے اسکو
مسلم نے بھی روایت کیا ہے ۳۳ دوسرا لفظ جریر کا مرفوعاً یہ ہے من کلایرحو الناس کلایرحمه
اللہ **ف** حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جیسی نہیں جاتی ہے رحمت مگر بد بخت سے سراواہ
احمد والترمذی ابن عمر کو لفظ مرفوعاً یوں ہے الرحمن یرحمہ الرحمن یرحمہ من فی الارض
یرحمہ من فی السماء رواہ ابوداؤد والترمذی یہ حدیث مسلسل بالا ولینکوبی پہنچی ہے و
للہ الحمد ہم عائشہ کہتی ہیں کہ لہ اعرابی لوگ پاس حضرت کے آئے اُمین سے ایک مرد نے کہا
اے رسول خدا کیا تم بچوں کو پیار کرتے ہو واللہ ہم تو انکو پیار نہیں کرتے ہیں فرمایا او اعلک
لک ان کان اللہ نزع من قلبک الرحمة یعنی میں کیا کروں اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت
لے لی ہے **ف** یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے ۵۵ ابو عثمان کہتے ہیں کہ عمر نے ایک شخص کو مارا
سفر کیا عامل نے کہا میرا تنے اتنے بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا عمر نے نعم کیا یا کہا
ان اللہ عز وجل کلایرحو من عباده الا ابرہو یعنی اللہ اپنے بندوں میں سے اُسی بند پر
مہربانی کرتا ہے جو کہ زیادہ نیکو کار ہو اُمین :

باب رحمت سو جزوی ہے

ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں اللہ نے رحمت کو سو جزو کیا ہے بتاؤ گے جزا اپنے پاس رکھے ہیں اور
زمین میں ایک جزو اتارا ہے اسی جزو کے سبب سے خلق آپس میں رحم کرتی ہے یہاں تک کہ
اسپ اپنا کڑا اپنے بچے سے اوٹھا کرتا ہے اس ڈر سے کہ کہیں اُسکو لگ نہ جائے **ف**

بیان میں سعت رحمت خدا کے آیات قرآن اور احادیث صحیحہ بکثرت آئی ہیں یہ جگہ استیفاء کی نہیں ہے حدیث سبقت رحمتی علی غضبی شاہد باب ہو بطور اس رحمت مبرور کا حق میں اہل تقویٰ کے یوم النشور پر وجہ کمال ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

باب وصیت حق میں ہمسایہ

احادیث عایشہ میں فرمایا ہے ہمیشہ جبریل جگو وصیت کرتے ہیں ہمسایہ کی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب اُسکو وارث ٹھیرا دیں گے **ف** یہ حدیث متفق علیہ ہے بخین نے اسکو صحیحین میں روایت کیا ہے ۲ ابوشیرخ خزاعی روایت کرتے ہیں جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور یوم آخرہ وہ احسان کرے اپنے پڑوسی کے ساتھ اور جو کوئی ایمان لایا ہو اللہ اور یوم آخرہ پر وہ اکرام کرے اپنے سہمان کا اور جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور یوم آخرہ پر وہ اچھی بات کہے یا چُپ ہے **ف** حدیث دلیل ہے اس پر کہ ترک حق جار و ضیف و قول خیر گو یا نہ نہ ترک ایمان کے ہے اس حدیث کو مسلم نے بھی روایت کیا ہے مگر ابو ہریرہ سے بادی تفاوت لفظ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا کہ واللہ لایومن واللہ لایومن واللہ لایومن قبل من یأمر رسول اللہ قال الذی لایامن جائزہ بوائقہ متفق علیہ قسم کھانا دلیل ہے عدم سبالتہ پر اس میں صریح نفی کی ہے ایمان کی اُس شخص سے جسکے ہمسایہ اُسکے شر و فساد سے امن میں نہیں رہ سکتے اس سے زیادہ اصرار یہ وعید ہے کہ حدیث انس میں فرمایا ہے لایدخل الجنة من لایامن جائزہ بوائقہ سزاوارہ مسلو بخانا بہشت میں ایسے شخص کا دلیل ہے عدم حصول ایمان پر واللہ اعلم و رواہ احمد والبخاری ایضاً و زاد احمد قالوا بوائقہ قال شرہ

باب حق ہمسایہ کا

امقداد بن اسود کہتے ہیں حضرت نے اپنے اصحاب سے زنا کو پوچھا کہا حرام ہے اللہ و رسول

آتا

بی نہیں ہوتا

گذر چکی ہے اسکو

باس لایرحمہ

ت سے سراواہ

امن فی کارضہ

جگو بوی پہنچی ہے و

باس مردنے کہا

مایا و املاک

دل سے رحمت

بشخص کو مل

نے عزم کیا یا کہا

اے اسی بند پر

کے ہیں اور

ہاں تک کہ

نے

نے زنا کو حرام کیا ہو فرمایا اگر کوئی مرد دس عورتوں سے زنا کرے یہہ آسان تر ہو اُسپر اس بات سے کہ زن ہمسایہ کے ساتھ زنا کرے چوری کو پوچھا کہا حرام ہو اللہ و رسول نے دزدی کو حرام کیا ہو فرمایا اگر کوئی دس گروں سے چرائے تو یہ سہل تر ہو اس سے کہ ہمسایہ کے گھر سے چرائے **و** اس حدیث کو احمد نے مسند میں بروایت ثقات اور طبرانی نے کبیرہ و وسط میں بھی روایت کیا ہو بلفظ ما تقولون فی الزنا الخ:

باب ہمسایہ سے ابتداء کرے

اس جگہ وہی حدیث عائشہ ابن عمر سے رفعاً ذکر کی ہو جو اوپر گزر چکی یعنی ما نزل جبریل یوصینی بالجراح حتی ظننت انہ سیورثہ لکن اس میں ذکر بدایت کا نہیں ہو مطلقاً تاکید حفظ حق جار فرمائی ہو ان لفظ سیورثہ سے بغوائی خطاب اگر استفادہ کیا جائے تو ہو سکتا ہو ۲ ابن عمر کے لئے ایک بکری بیچ کی گئی وہ اپنے غلام سے کہنے لگے تو نے ہمارے ہمسایہ یودی کو بھی ہدیہ بھیجا یا نہیں اہدیت لجا سنا الیہودی کیونکہ میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے ہمیشہ جبریل مجھ کو وصیت کرتے ہیں ہمسایہ کی یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اُسکو وارث بنا دیں گے **و** مراد وصیت سے یہہ ہو کہ مجھ سے کہتے رہتے ہیں کہ تم اپنی اُمت کو حکم و رعایت حقوق ہمسایہ کا منون ہو یا کا فرم عائد نے کہا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے ما نزل جبریل یوصینی بالجراح حتی ظننت انہ لیورثہ معنی ایک ہیں فقط بجای لفظ سیورثہ لفظ لیورثہ آیا ہو

باب جو زیادہ قریب ہو پہلے اُسکو ہدیہ دے

عائشہ کہتی ہیں میں نے کہا اے رسول خدا میرے دو ہمسایہ ہیں میں کس کو ہدیہ بھیجوں فرمایا جسکا دروازہ تجھ سے قریب تر ہو ان دونوں میں سے ۲ عائشہ نے کہا قلت یا رسول اللہ ان لی جارین فالی ایہما اہدی قال اقربھما منک بابا **و** یہ ہدینہ حدیث اول ہو مگر دوسرا

طریق سے آئی ہے:

باب ہمسایوں میں اَدُنے فالادنی کو مقدم کرے

احسن سے سوال ہمسایہ کا کیا کہا جائے گھر آگے چالیس گھر پیچھے چالیس گھر واپس چالیس گھر بائیں و یعنی ہر چہار جانب میں چہل خانہ تک حکم ہمسائیگی کا ہو یہ گویا غایت جوار بتائی ورنہ اطلاق جار کا اہل بلد پر بھی آیا ہو ۲ ابو ہریرہ کہتے تھے ہمسایہ دور سے قبل قریب کے ابتدا کرے بلکہ قبل اقصیٰ کے بدایت بالادنے کرے:

باب بند کرنا اپنے در کا ہمسایہ سے

ابن عمر کہتے ہیں ہمپر وہ زمانہ آیا یا وقت آیا تھا کہ کوئی شخص زیادہ حق دار اپنے دینار و درہم کا اپنے بہائی مسلمان سے نہ تھا پیراب دینار و درہم دوست تر ہو ایک ہمارے کو اپنے برادر مسلم سے بے حضرت کو سنا فرماتے تھے کہ ہمسایہ آویختہ ہونگے اپنے ہمسایہ سے دن قیامت کے وہ کہے گا اے رب اسے بند کر لیا تھا دروازہ اپنا مجھ سے اور اپنے معروف سے مجھ کو منع کیا و معلوم ہوا کہ یہ تعلق ہمسایہ محتاج کو ہمسایہ غنی کے ساتھ ہوگا:

باب آپ پیٹ مہر کر نکھائے ہمسایہ کو چھو کر

ابن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ مومن نہیں ہو جوسیر شکم ہوتا ہو اور اس کا ہمسایہ گرسنہ ہے و نفی ایمان دلیل ہے عظیم حق جار پر:

باب شور بازیاہ کر دے تاکہ ہمسایوں میں تقسیم ہو

ابو ذر کہتے ہیں وصیت کی مجھ کو میرے خلیل صلعم نے تین امر کی ایک یہ کہ صلح و طاعت کروں اگرچہ غلام اطراف بریدہ ہو اور جب شور با بناؤں تو پانی زیادہ کروں پھر پڑوسیوں کے گھر کو دیکھوں اور کچھ معروف اُنکو پہنچاؤں یعنی شور با دون اور نماز پڑھوں وقت پر

ترہو اسپر اس بات
نے زد دی کو
ہمسایہ کے گھر سے
نفی نے بکیر واسط

تا نزال جدید
ہر مطلقا تاکید
لے تو ہو سکتا ہے
ہمسایہ بود
فرماتے تھے
لو وارث
است کو حکم
تا نزال جدید
ورنہ آیا ہو

سے
ن فرمایا جسکا
نہ ان لی
ہو مگر دوسرا

اگر امام پڑھ چکا ہو تو تیری نماز ہو گئی ورنہ یہ نماز نافلہ ہے ۳ ابو ذر نے کہا حضرت نے فرمایا ای
اباذر توجب شورا پکا لئے تو پانی شورے کا زیادہ کرادراپنے ہمسایوں کی خبر لے یا بانٹ
ہمسایوں میں :

باب بہتر ہمسایوں کا ذکر

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں بہتر یا نزدیک اللہ کے وہ ہے جو اپنے پیار کے ساتھ اچھا ہو اور بہتر
ہمسایوں میں نزدیک اللہ کے وہ ہے جو اچھا ہو واسطے پڑوسی کے **ف** یعنی رعایت
کرنے والا حقوق اصحاب جیران کا اللہ کے نزدیک خیر اصحاب و جیران ہوتا ہے :

باب ذکر جار صالح کا

احادیث نافع بن عبد الحارث میں فرمایا ہو مرد مسلمان کی سعادت ہو کہ مسکن و اسع اور جار
صالح اور مرکب نہی ہو **ف** معلوم ہوا کہ گھر کا تنگ ہونا ہمسایہ کا بد ہونا سواری کا سرکش
ہونا خلاف خوش نختی ہے :

باب ذکر ہمسایہ بد کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک دعا حضرت کی یہ ہے یہی اللہ عزوجل ان اعداءک من جارس السوء فی دار القلم
فان داسرا لدنیا یتحول **ف** ظاہر سیاق یہ ہے کہ یہ استعاذہ ہے جو آخرت سے کیونکہ یہ فرمایا ہے
کہ دنیا کا ہمسایہ تو قتل مکان بھی کر جاتا ہے یعنی بخلاف آخرت کہ وہاں جس کا جو ارٹا سوتا اس جگہ
سے یہ استعاذہ بھی کر سکتے ہیں کہ عالم برزخ میں بھی جو ارب سے بچنا اچھا ہو و لکن اہل علم و صلاح
ہمیشہ قبر و دفن میں قرب قبور صلحاء و اتقیا کا قصد کیا کرتے ہیں کیونکہ ہمسایہ بد کی وجہ سے
بسبب اسکے مغرب ہونے کے اس مقبور غریب کو بھی اندر پہنچتی ہو گو یہ خود مغرب نہ ہو واللہ
اعلم ۳ حدیث ابو موسیٰ میں فرمایا ہو قائم نہوگی قیامت یہاں تک کہ مرد اپنے ہمسایہ و برادر

و پدر کو قتل کر لگاف اس کا مصداق مدت دراز سے مشہور ہوئے دلیل ہو قریب است پر

من روضہ زمانہ در حکم

کرمبا و ازین بستر گرد

باب پڑوسی کو بیتلے

ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت سے کہا اے رسول خدا فلاں زن رات کو قائم دن کو صائم رہتی
ہو اور اچھے کام کرتی ہو اور صدقہ دیتی ہو اور اپنے ہمسایوں کو اپنی زبان سے ستاتی ہو فرمایا
اُس میں کوئی خیر نہیں ہو وہ اہل نار میں سے ہو کہا فلاں نماز فرض پڑھتی ہو اور رمضان کا روزہ
رکھتی ہو اور پیڑ کے ٹکڑے صدقہ دیتی ہو اور کسی کو ستاتی نہیں ہو فرمایا وہ اہل جنت سے ہو
ف یہ حدیث نزدیک احمد بیہقی کے بھی ابو ہریرہ سے رتھا آئی ہو مگر اس لفظ سے کہ
ایک مرد نے کہا اے رسول اللہ فلاں کی کثرت نماز و روزہ و صدقہ کا ذکر کیا جاتا ہو بجز اسکے
کہ وہ اپنے ہمسایوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہو فرمایا ہی فی الناکر کہا فلاں کی قلت صیام
و صدقہ و صلوة کا ذکر ہوتا ہو اور وہ پارہ نامی اقط صدقہ کرتی ہو اور اپنے ہمسایوں کو اپنی
زبان سے نہیں ستاتی ہو فرمایا ہی فی الجنۃ مرقا شرح مشکوٰۃ میں ہی فی النار کے تحت
میں کہا ہو کہ آگ میں جانا اسکا بسبب ارتکاب نفل کے ہو جس کا ترک مباح تھا اور بسبب اکتساب
اذی کے جو شرع میں حرام ہو اور اسکی نظیر میں بہت سے لوگ واقع ہیں یہاں تک کہ وقت دخول
بیت شریف و استلام رکن منیف کے اسی قبیل سے عمل ظلم ہو کہ مال حرام جمع کر کے بنا مسجد
و مدارس و اطعام طعام میں صرف کرتے ہیں انتہی ۴ عمارہ بن غراب کی چھی کہتی ہیں کہ میں نے
عائشہ سے پوچھا کہ ہم میں کسی کا شوہر بی بی کا ارادہ کرتا ہو تو اسکا نفس اسکو روک دیتا ہو اسلئے کہ
وہ غضب میں ہوتی ہو یا اسکا جی نشاط میں نہیں ہوتا ہم اس بات میں کوئی حرج ہو یعنی گناہ کہاں
شوہر کا حق تجھ پر یہ کہ اگر وہ تیرا ارادہ کرے اور تو بالان شتر پر ہو تب ہی تو اسکو منع نہ کرے کہا میں

نے فرمایا اے
رے یا بانٹ

ہو اور بہتر
رعایت
ہو

اور جار
ی کا سرکش

ف دالم قلم
کہ یہ فرمایا کہ
س جگہ
لم و صلاح
سے
و اللہ
و برادر

سبب در پکارا
چہ خواہی حسن
کہ در شریعت
نویزین گناہی نیست

کہا ہم میں کسی ایک کو حیض آتا ہے اور اُسکے اور شوہر کے لئے بجز ایک بستر یا ایک مکان کے اور نہیں
 ہو وہ عورت کیا کرے کہا اپنی ازار اپنے اوپر خوب کس کر باندھے اور شوہر کے ساتھ سو رہے
 شوہر کو مافوق ازار مباح ہو حالانکہ میں مجکو خبر دے گی کہ حضرت کیا کرتے تھے ایک بار میری رات تھی میں نے
 کچھ جو پیسے اور قرص بنائے حضرت اگر دروازہ بہر کر مسجد میں چلے گئے آپ جب سونے کا قصد
 کرتے تو دروازہ بند کر لیتے اور مشک کا منہ باندھ دیتے اور پیالہ او اندھا کر دیتے اور چراغ بجھا دیتے
 میں نے راہ دیکھی کہ آپ پہر کر آئیں تو میں آپ کو قرص کھلاؤں آپ نہ آئے یہاں تک کہ میں سو گئی اور
 حضرت کو سردی لگی آپ میرے پاس آئے اور مجکو اٹھایا اور فرمایا مجھے گرم کر مجھے گرم کر میں نے کہا
 میں حیض سے ہوں فرمایا تو اپنی دونوں رانیں کھول دے میں نے دونوں رانیں کھول دیں اپنا خضہ
 اور سر میری ران پر رکھا یہاں تک کہ گرم ہو گئے ایک ہمارے ہمسایہ کی بکری آئی اور اُس نے گھر میں
 گھس کر قصد قرص کا کیا وہ لیکر چلی گئی مجکو قلع ہوا حضرت جاگ اٹھے میں دروازے تک دوڑی
 فرمایا لے لے جو تو قرص سے پائے اور دربارہ گو سفند اپنے ہمسایہ کو ایذا دے **ف** یہی جملہ
 اخیر ولا توذی جابرک فی شاقہ مطابق ترجمۃ الباب ہو **م** حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو بخانیکا
 جنت میں وہ شخص کہ اس میں نہیں ہے ہمسایہ اُسکا شر و فساد سے اُسکے یہ حدیث پہلے ہی گذر چکی ہے
باب کوئی ٹروسن ٹروسن کو حقیر نہ کری اگرچہ ایک سم کو سفند ہی کیون
اعمر بن حازم سہلی کی دادی کہتی ہیں حضرت نے مجھے کہا اے گروہ سو من عورتوں کی حقیر نہ کرے
 کوئی عورت تم میں سے اپنی ٹروسن کو اگرچہ ایک کراغ سوختہ گو سفند ہو **م** ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے
 کہ حضرت نے کہا یا نساء المسلمات یا نساء المسلمات لا تحقرن جاعة لجمارتھا ولو فرسن
ف دوسرا لفظ انکار فعا یون ہے تم بدیہ بیجو بدیہ دور کرنا ہو سینہ کے کیفہ کو حقیر نہ کرے
 کوئی جملہ اپنی جملہ کو اگرچہ شوق فرسن شاة ہو ذکر فرسن میں کہ احقر شیار ہے جو کچھ مبالغہ ہے

عدم احتیاج
 ابو
 توجا کر
 ہمسایہ
 یہ حدیث
 میں نے
 کر
 نے
 اوس
 حضرت
 شکو
 آیا
 حضرت
 کے
 اللہ
 و
 با

عدم احتقار و رد ہدایا میں وہ مخفی نہیں ہے

باب شکایت جابر کا

ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میرا ایک ہمسایہ ہے وہ مجھ کو ایذا دیتا ہے کہ
تو جا کر اپنا سامان نکال کر راہ میں رکھ دے اُس نے یہی کیا لوگ جمع ہو گئے کہا تم جھگڑو کیا ہوا کہامیر
ہمسایہ مجھ کو ستاتا ہے میں نے حضرت سے کہا تھا مجھے فرمایا کہ تو جا کر اپنی متاع راہ میں رکھ دے لوگ
یہ شکر کہنے لگے اللھم العنہ اللھم اخرہ یہ خبر اُس ہمسایہ کو پہنچی وہ آیا اور کہا اپنے گھر چل
میں تجھ کو ہرگز ایذا نہ دوں گا **ف** یہ ذکر زمانہ نبوت کا ہے اب تو اگر سارا شہر کسی ہمسایہ پر لعنت
کرے تب بھی کچھ اثر نہ ہو اور ایذا رسانی سے باز نہ آئے ۲ ابو جحیفہ کہتے ہیں ایک مرد
نے حضرت سے شکایت کی اپنے ہمسایہ کی فرمایا اپنا سامان اٹھا کر راہ میں رکھ دے جو کوئی
اُدھر سے نکلے گا وہ اُس کو نفیرن کر لے گا چنانچہ ہر گزرنے والا اُس کو لعنت کرتا تھا وہ پاس
حضرت کے آیا اور کہا لوگ یوں کہتے ہیں فرمایا اللہ کی لعنت انکی لعنت سے بڑھ کر ہے اور جسے
شکوہ کیا تھا اُس کو فرمایا تیرا کام ہو گیا یا شل اسکے ۳ جابر کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے
آیا اپنے جار کی تعدی کہنے کو وہ درمیان رکن و مقام کے تھا کہ اتنے میں حضرت آئے اُس نے
حضرت کو دیکھا اور ایک اور شخص آپکی برابر تھا سفید کپڑے پہنے ہوئے نزدیک اُس جگہ
کے جہاں جائز پر نماز پڑھتے ہیں جب حضرت سامنے آئے اُس نے کہا بابی انت و امی یا رسول
اللہ یہ کون شخص تھا ساتھ تمہارے برابر تمہارے سفید کپڑوں والا فرمایا کیا تو نے اُس کو
دیکھا کہا ہاں میں نے خیر کثیر دیکھی فرمایا یہ جبریل تھے رسول میرے رب کے فائز یوحییٰ
بالجہار حتی ظننت انہ جاعل لہ میراثا

سکات کے اور نہیں

ساتھ سو رہے

سیری رات تھی میں

ب سونے کا قصد

تھے اور چراغ بجھا دیتے

کہ میں سو گئی اور

میں گم کر دینے کہا

ول دین اپنا خاصا

ور اُس نے گھر میں

سے نکل دوڑی

تھی جلد

فرمایا ہر چاہیگا

پیلے بھی گزرتی تھی

ہر کیوں تھی

کی حقیر کرے

لفظ یہ ہے

ہاں لو فتن

کو حقیر کر کے

کچھ سیالندہ ہے

باب جو اذادی اپنی ہمسایہ کو یہاں تک وہ نکل جائے

اٹو بان کہتے تھے جب کوئی دو شخص قطع کر لے ہین تین دن سے زیادہ پہر ایک مرتا ہوا اور وہ دونوں اسی مصارت پر مرتے ہین تو دونوں ہلاک ہوتے ہین اور ظلم نہین کرکاوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ پر اور مقہور کرتا ہوا اسکو یہاں تک باعث ہوتا ہوا اسکو یہ ظلم اس بات پر کہ وہ اپنے گھر سے نکل جائے لکن ہلاک ہو جاتا ہوا

باب ذکر ہمسایہ یہودی کا

اجماہد کہتے ہین مین پاس ابن عمرو کے تھا او لکا ایک لڑکا بکری کی کمال او دھیر ہا تھا کما او لڑکے جب تو فارغ ہو تو ہمارے ہمسایہ یہودی سے شروع کر ایک مرد نے قوم مین سے کہا کیسا یہودی سے شروع کرے اصلحک الله کما ینے حضرت کو سنا وصیت فرماتے تھے ہمسایہ کی یہاں تک کہ ہم ڈرے کہ اب اسکو وارث بنا دینگے و ہر قصہ پہلے ہی گزر چکا ہوا مگر تقاوت سند و لفظ

باب ذکر کرم کا

ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت سے پوچھا کون آدمی اکرم ہو کہا اگر محمد عند الله اتقا ہو یعنی جو بڑا ستقی ہو وہی نزدیک الله کے زیادہ کریم ہو کہا ہم یہ نہین پوچھتے ہین تو آیا اکرم مردم یوسف نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ بن کہا ہم یہ نہین پوچھتے ہین کہا پہر کیا معادن عرب کو پوچھتے ہو کما مان فرمایا فخیار کو فی الجاہلیۃ خیار حکم فی الاسلام اذا فقہوا یعنی جو لوگ تم مین بحالت کفر بہتر گئے جاتے تھے وہ اسلام مین بھی بہتر ہین جبکہ علم حاصل کر لیں و اس حدیث کو مسلم نے بھی مختصر اس لفظ سے روایت کیا ہوا الناس معادن کما دن الذہب والفضۃ خیار ہم فی الجاہلیۃ خیار ہو فی الاسلام اذا فقہوا مطلب یہ ہو کہ جاہلیت مین تفاوت بالانساب تھا اور اسلام مین بالاحساب ہوا و اول معتبر نسب جنگ

کہ ثانی نہو پس جب فقہیہ ہونگے تو برابر تہر نیک ورنہ شرف افتہ کو ہوگا و لہذا جملہ سادات سے علماء اطر اشرف ہیں اور نرے شرف سے اہل تقویٰ افضل و اللہ اعلم

باب احسان کرنا سالتہ نیک و بدے

المحدث بن حنفیہ نے کہیہ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان میں کہا ہو ہی مسجلۃ للبر والفا یعنی یہ آیت عام ہر حق میں ہر اچھے برے کے ابو عبید اللہ نے کہا مسجلۃ یعنی ہر مسئلہ پر

باب فضیلت یتیم کے پالنے والے کی

احديث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو وورنے والا رائد وں اور سکینوں پر جیسے مجاہد راہ خدا میں اور جیسے صائم النہار اور قائم اللیل و اسکو ابن ماجہ نے ہی روایت کیا ہو صحیحین شریفین کا لفظ اخیر ابو ہریرہ سے یہ ہو کا لقاؤ لا یفترو کا لقاؤ لا یفطر

باب فضیلت اُسکی جو اپنے یتیم کو پالے

عائشہ نے کہا میرے پاس ایک عورت آئی اُسکے ساتھ دو لڑکیاں اُسکی نہیں اُسے مجھے سوال کیا میرے پاس کچھ نہ پایا مگر ایک دانہ کھجور کا میں نے وہ اُسکو دیدیا اُس نے دونوں دختر کو باٹ دیا پھر اُسہ کر چلی گئی حضرت آئے میں نے اُسے کہا فرمایا من بلی من هذه البنات شیئاً فاحسن الیہن کن لہ ستر من النار و یہ حدیث پہلے دوبار گزر چکی ہو تکرار جناب بخاری کی دلیل ہو غایت تفقہ دقیق پر رحمہ اللہ تعالیٰ

باب فضیلت اُسکی جو یتیم بین الاہلین کو پالے

امرو فری کہتے ہیں حضرت نے فرمایا میں اور کامل یتیم جنت میں مثل ان دونوں کے ہونگے سفیان نے کہا یعنی سوطی اور اسام حسن کہتے ہیں ایک یتیم طعام ابن عمر پر حاضر ہوتا تھا ایک دن کہنا ننگوایا اور اُس یتیم کو بلایا وہ نہ ملا جب ابن عمر فارغ ہو چکے تب آیا ابن عمر نے اُسکے لہو کہانا

یعنی دیکھا
جبکہ اب بیان
یاد دونوں کو

بے

سمر جاتا ہو
نہیں کر کوئی
بات پر کر

تہا کہا

کہا کی

یہا تک

ند و لفظ

یعنی جو

میرے

رب

فقہوا

لین

دن

بیم

بیک

منگوایا اوسکے پاس کمانا نہ تھا ستو و شہد لائے کہا یہ کہا و اللہ تو معبود نہوا حسن کہتے ہیں بن جبر
واللہ معبود نہوئے مہل بن سعد کا لفظ رخصا یہ ہے میں اور کافل یتیم جنت میں یوں ہونگے
اور سب ابہ و وسطی سے اشارہ کیا مہل ابو بکر بن حفص کہتے ہیں عبداللہ کمانا نہ کھاتے مگر
اُنکے دسترخوان پر یتیم ہوتا ف ان احادیث میں ذکر یتیم بین ابویہ کا نہیں ہے شاید مطلب
اسکا یہ ہوگا کہ جب مطلق یتیم کا یہ حکم ہے تو جو یتیم بین ابویہ ہے وہ بھی مستحق اس
رعایت کا ہے :

باب بہتر گھر وہ گھر ہی جس میں کوئی یتیم ہو اور اُس کے

ساتھ احسان کیا جائے

احديث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو بہتر گھر مسلمانوں میں وہ گھر جس میں یتیم ہو اُسکے ساتھ احسان
کیا جاتا ہو اور بدتر گھر مسلمانوں میں وہ گھر جس میں یتیم ہو اور اُسکے ساتھ بُرائی کی جاتی ہو میں او
کافل یتیم جنت میں ہونگے مثل ان دونوں کے اور اشارہ طرف دو انگشت کے کیا :

باب یتیم کے لئے مثل پیر مہربان ہو

اعبدالرحمن بن ابی کہتے ہیں داؤد نے کہا تھا کن للیتیم کلاب الرحیمو اور توجان رکہ کہ
جس طرح تو بولے گا اوی طرح تو کاٹے گا :

دہقان سا بخودہ چہ خوش گفت با پسر

کلاہ نور چشم من بجز از کشتہ ندر وی

محتاجی بعد تو نگری کے بہت بُری ہو اور اس سے زیادہ یا بدتر گراہی ہو بعد ہدایت کے توجہ
اپنے یار سے وعدہ کرے تو پورا کر اُس وعدہ کو اگر تو ایسا کر لگا تو تیرے اور اوسکے بیچ عداوت
ہو جائیگی اور پناہ مانگ اللہ کی ایسے صاحب سے کہ اگر تو یاد دلانے تو وہ تیری مدد نہ کرے
اور اگر تو بھول جائے تو وہ تجھ کو یاد نہ دلائے م حسن کہتے ہیں میں نے ایسے مسلمان پائے ہیں

کہ اُن میں کا کوئی شخص صبح کو یوں کہتا یا اہلیہ یا اہلیہ یتیم کو یتیم کو یا اہلیہ یا اہلیہ
مسکین کو مسکین کو یا اہلیہ یا اہلیہ جائز کر جائز کر واسع بخیر حکم وانتم کل يوم
تدخلون یعنی اسی میرے گھر والو ذرا اپنے یتیم و مسکین و ہمسایہ کی خبر رکھو تمہارے خیار جلد
چلے گئے اور تم ہر دن زویل ہوتے جاتے ہو صبح حسن کہتے تھے تو چاہے تو ایک ایسے فاسق کو
دیکھ کہ تیس ہزار صرف کر کے آگ کی تہ میں جاتا ہو اللہ اُسکو قتل کرے اُسکو کیا ہوا ہو کہ اُسے اپنا
حصہ اللہ کی طرف کا ایک ذرا سی قیمت پر فروخت کر دیا

دیر و زکوئی سیف و شان	پہانہ نئی بزر خیریدم
امشب بخمار سرگر انم	زرداوم و در در خیریدم

اور اگر تو چاہے تو اُسکو بیض و مرید دیکھ راہ شیطان میں اُسکے لئے کوئی واعظ نہیں ہے نہ اُسکے
نفس سے اور نہ لوگوں میں سے ہم اسماعیل بن عبید کہتے ہیں میں نے ابن سیرین سے کہا میرے
پاس ایک یتیم ہو کہ اُسکے ساتھ وہی برتاؤ کر جو تو اپنے بیٹے سے کرتا ہو اور مارا اُسکو جیسے تو اپنے
بیٹے کو مارتا ہو

باب فضیلت اُس عورت کی جس نے اولاد پر صبر کیا اور شوہر نکلیا

احديث عوف بن مالک میں فرمایا ہو میں اور زن سیاہ رخسار کہ اپنے شوہر سے رائد ہو گئی
اور اپنی اولاد پر صبر کیا مثل ان دونوں انکلیون کے جنت میں ہونگے **ف** لفظ حدیث
کا سفاء الخدین ہو مراد سفید و سوا قلیل ہو یا سیاہی کے ساتھ کوئی اور رنگ مراد یہ ہے کہ اُس
پرورش اولاد میں اپنے نفس کو خوار کرے اور کسی طرح کی زینت و زینت کی یہاں تک کہ رنگ
اُسکے چہرے کا متغیر ہو کر سیاہی مائل ہو گیا اس حدیث کو منذری نے بلفظ روایت کیا ہے
یعنی ضعیف بتایا ہے ابو داؤد کا لفظ یہ ہے میں اور زن سفاء الخدین مثل ان دونوں کے

وہ قیامت کو ہونگے یزید بن زریع واسطی نے اشارہ کیا طرن سبابہ واسطی کے جو عورت کہ
رائڈ ہو گئی اور صاحب منصب و جمال تھی اُسے اپنی جان کو اپنے یتیموں پر روکا یہاں تک کہ
وہ جِد اہوئی یا مری مندری کہتے ہیں السفحاء ہی التي تغدو لهن الى الكوفة والسواد
من طول الامثة يريد بذلك انهن احبست نفسهن على اولادها ولعنوا نزع ففتحاج
الى الزينة والتضع للزوج انتهى معلوم ہوا کہ روکنا نفس کا تابوع ایام واسطی استحصا
اس فضل کے کافی ہو یہ ضرور نہیں ہو کہ وہ تمام عمر بے شوہر رہے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہر
سب سے پہلے میں دروازہ جنت کا کہو لوں گا لیکن ایک عورت کو دیکھوں گا کہ وہ شتابی کرتی ہو مجھ پر
کہو نکاح یہ کیا ہو اور تو کون ہو وہ کہے گی انا المرقعة فعدت علی ایام میں ایک عورت ہوں کہ یتیموں
پر بیٹھ رہی یعنی میں نے بسبب انکی پرورش کے دوسرا شوہر نہیں کیا سواہ ابو یعلیٰ و اسنادہ حسن
انشاء اللہ تعالیٰ

باب ادب و نیایتیم کو

اشمید عتکیہ کہتے ہیں عایشہ کے سامنے ذکر ادب یتیم کا ہوا کہ امین مارتی ہوں یتیم کو یہاں تک کہ
وہ منبسط ہو ف حدیث دلیل ہو جو ادب یتیم پر بغرض تعلیم و تہذیب اخلاق ہ

باب فضیلت اُس شخص کی جس کا کوئی بچہ مر گیا ہو

۱ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں نہیں مرنے کسی مسلمان کے تین بچے پہر اسکو آگ چھوئی مگر قسم پوری کرنے
کو ف اشارہ ہر طرف اس آیت کے وان منکم الا و احدھا کان علی ربک حتما مقضیا
۲ ابو ہریرہ نے کہا ایک عورت پاس حضرت کے آئی بچہ لیکر کہا اللہ سے دعا کرو میں تین بچے
دفن کر چکی ہوں فرمایا احتظرت بحظائر شدید من الناس یعنی تو ایک مضبوط دائرہ میں ہو گئی
آگ سے ۳ خالد غنسی کہتے ہیں میرا ایک بیٹا مر گیا مجھ کو سخت رنج ہوا میں نے کہا اے ابو ہریرہ تم نے

حضرت سے کوئی ایسی شے نہیں مٹنی ہے جس سے ہمارے جی کو طرف سے ہمارے مردوں کے تشکیک نہ
 کہا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے صغارا کو دعائیں اللہ تعالیٰ یعنی تمہارے چوڑے بچے جنت
 کے کیڑے ہونگے یعنی بہشت میں چلتے پھرتے گمروں میں گھسٹتے پھرتے ہم جابر بن عبد اللہ نے
 رنھا کہا ہے جسکے تین بچے مرے اور اُس نے امید اجر کی رکھی وہ جنت میں جا بیگا ہمنے کہا اے رسول خدا
 اور دو فرمایا اور دو بیٹے جابر سے کہا واللہ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر تم ایک کہتے تو حضرت ایک
 کو بھی فرما دیتے کہا وانا اظنہ واللہ ابو ہریرہ نے کہا ایک عورت بچہ لیکر پاس حضرت کے
 آئی کہا اللہ سے اسکے لئے دعا کرو کہ میں تین بچے دفن کر چکی ہوں فرمایا احتظرت بمخاطبہ نذیلة
 من النار یہ حدیث عنقریب گزر چکی ہے فقط سند کا تفاوت ہے وہ بھی قلیل اس میں
 بشارت و دخول جنت کی خبر عن الاولاد پر حق میں مسلمات مومنات کے ہے واللہ الحمد ابو ہریرہ
 نے کہا ایک عورت پاس حضرت کے آئی کہا اے رسول خدا ہکو طاقت تمہاری مجلس میں آنے کی
 نہیں ہے ایک دن کا وعدہ کرو کہ اُس دن میں ہم پاس تمہارے آئیں فرمایا وعدہ تیرا ظاہر شخص کا
 گھر جو اُسی وعدے پر حضرت اُنکے پاس آئے منجملہ احادیث کے یہ بھی فرمایا نہیں ہے تم میں کوئی
 عورت جسکے تین بچے مرے ہوں اور وہ امید اجر کی رکے لکن وہ جنت میں جا بیگی ایک عورت
 نے کہا اور دو فرمایا اور دو سہیل راوی اس حدیث کے متشدد تھے حدیث میں اور خوب یاد
 رکھتے کسی کو یہ طاقت نہ تھی کہ اُنکے پاس بیٹھ کر لکھتا ہے ام سلیم کہتی ہیں میں ایک دن پاس
 حضرت کے تھی مجھے فرمایا اے ام سلیم نہیں ہیں دو مسلمان کہ مرین تین بچے اُنکے لکن داخل کر گیا اللہ
 اُن دونوں کو جنت میں اپنے فضل رحمت سے اُنکے حال پر بیٹے کہا اور دو کہا اور دو ف
 معلوم ہوا کہ موت ولد سے مان باپ دونوں مغفور ہوتے ہیں اگر صبر و احتساب کیا ہے ۸
 صعبہ بن معاویہ کہتے ہیں مجھے ابو ذر نے مشک لادے ہوئے بیٹے کہا تمہاری اولاد نہیں

جو عورت کہ
 وہاں تک کہ
 اللہ والسود
 وجہ فتنہ
 سبب استحقاق
 وہ میں فرمایا ہے
 لڑتی ہے جو ہمیں
 ہوں کہ تین
 اسناد حسن

وہاں تک کہ

پوری کرنے

تمام قضیہ

بن تین بچے

رازہ میں گئی

ہریرہ تھے

ہو کہا میں تجھے حدیث سناؤں میںے کہا مان کہا میںے حضرت کو سنا فرماتے تھے نہیں ہر کوئی مسلمان
 کہ مرین تین بچے اُسکے جو بلوغ کو نہیں پہنچے لکن داخل کر گیا اُسکو اللہ جنت میں اپنے فضل و رحمت
 سے جو اُنکے حال پر ہوا اور نہیں ہر کوئی شخص کہ آزاد کیا اُسے کسی مسلمان کو لکن کر گیا اللہ عزوجل
 ہر عضو اُسکا فکاں اُسکا اُسکے ہر عضو سے یعنی ہر عضو اُسکا عوض میں اُسکے عضو کے اگ سے
 چوٹ جا گیا ۹ انس کا لفظ رفعا یہ ہر جسکے تین بچے مرے اللہ اُس بچے کو اور انکو اپنی دنیا
 رحمت سے بہشت میں لے جا گیا **ف** یہ بیان رسالہ تسلیم المصاب میں تفصیل وار ہے چکا
 اُسدن اہل غنا و عافیت کو اہل بلا و آفت پر کثرت عطا یا و مزایا دیکھ کر رشک آویگا کہیں گے
 کہ کاش ہماری کہاں دنیا میں قیچی سے کتری جاتی کتاچ ہم بھی اس مشوبہ کے مستحق و اہل ہوتے

باب کر اُس کا جسکا کوئی سقط مر گیا ہے

اسہل بن حنظلہ کے بچہ پیدا نہوتا تھا انہوں نے کہا اگر اسلام میں ایک بچہ سقط ہو میرے لئے
 پیدا ہو اور میں اسیداجر کروں تو یہ دوست تر ہو مجکو اس بات سے کہ ساری دنیا و مافیہا میرے
 لئے ہو یہ ابن الحنظلہ اُن لوگوں میں سے تھے جنہوں نے نیچے درخت کے بیٹ کی تھی **ف**
 میں کہتا ہوں کہ میرے دو بچے اسلام میں مرے ایک تام الخلق دوسرا سقط میں اپنے رب سے
 اسیداجر کی رکھتا ہوں ۲ عبد اللہ کہتے ہیں حضرت نے کہا تم میں کس کو مال اپنے وارث
 کا دوست تر ہو اپنے مال سے کہا اور رسول خدا ہم میں کوئی نہیں ہو مگر اُسکو اپنا مال اپنے وارث
 کے مال سے دوست تر ہو حضرت نے فرمایا جان لو کہ نہیں ہو تم میں کوئی لکن مال اُسکے وارث کا
 دوست تر ہو اُسکو اپنے مال سے تیرا مال وہ ہو جو تو نے آگے بھیجا اور تیرے وارث کا مال وہ
 ہو جو تو نے پیچھے چھوڑا فرمایا تم رقبہ کو کیا شمار کرتے ہو کہا رقبہ وہ ہے جسکے اولاد نہیں ہوتی
 فرمایا نہیں و لکن رقبہ وہ ہے جسے کوئی بچہ آگے نہیں بھیجا فرمایا ہلا تم پہلوان کس کو گنتے ہو کہا

جسکو لوگ بچاڑ نہ سکیں فرمایا نہیں و لکن پہلوان وہ ہے جو مالک ہے اپنے نفس کا وقت غضب کے

باب حسن ملکہ کا

اعلیٰ بن ابی طالب کہتے ہیں کہ جب حضرت بہاری ہوئے کہا اے علی میرے پاس ایک طبقہ
لا میں اُس میں وہ بات لکھوں کہ جس سے میری اُمت گمراہ نہ ہو میں ڈرا کہ کہیں مجھ پر سبقت
نکریں میں نے کہا میں اپنے ذراع سے حفظ صحیفہ کرتا ہوں اور حضرت کا سر در میان میرے
ذراع و عضد کے تھا آپ وصیت کرتے تھے نماز و زکوٰۃ و مالیک کی یہاں تک کہ آپ کی روح
نکل گئی اور حکم دیا شہادت ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدا ورسوله کا جس نے ان دونوں
کی شہادت دی وہ حرام ہوا اگر پر ف اور احادیث میں بھی آیا ہے کہ جس کا آخر کلام یہ
کہ یہوتا ہے وہ بہشت میں جاتا ہے بلکہ جسکو مرتے وقت یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ لا الہ الا
اللہ وہ بھی داخل جنت ہو گا مراد اس شہادت و علم سے اخلاص توحید و نفی شرک ہے رسول اللہ
کا لفظ رفعاً یہ ہے اجابت کر دواعی کی اور ہدیہ واپس نہ کرو اور مسلمانوں کو نہ مار و سب علی
نے کہا آخر کلام حضرت کا یہ تھا الصلوٰۃ و اتقوا اللہ فیما ملکت یما نکم

باب سوء ملکہ کا

ابوالدرداء لوگوں سے کہتے تھے ہم تمکو اُس سے بھی زیادہ پہچانتے ہیں جیسے کہ بیٹھو اب
کو پہچانتا ہے پہنے پہچان لیا تمہارے خیار کو تمہارے شرار سے تمہارے خیار وہ ہیں جنکی خیر
کی امید اور انکے شر سے امن ہو اور تمہارے شرار وہ ہیں جنسے خیر کی امید اور ان کے شر سے
امن نہیں ہو اور ان کا آزاد کیا ہوا آزاد نہیں ہوتا ف بیٹھ کہتے ہیں طیب نواشی و دواپ
و بہائم کو بیٹھ جمع ہو بیٹھ کے بیٹھ کو بیٹھ بھی کہتے ہیں ابو امامہ کہتے تھے کنود وہ ہے جو اپنے
عطا کو روکتا ہے اور تنہا اُترتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے حسن کہتے ہیں ایک مرد نے اپنے

ابو النخوع
کیا ان کا
دو بندہ
علی بنی
تھا

مسلمان
فضل حضرت
اللہ عزوجل
سے
لو اپنی زیادت
دار ہو چکا
ہیں گے
و اپنی
سے
ما فیہا ہے
ف
نے رب کے
وارث
نے وارث
رث کا
مال وہ
میں ہوتی
تے ہو گا

غلام کو حکم دیا کہ اونٹ پر پانی لائے وہ غلام سو گیا اُس مرد نے ایک شعلہ لگ کا لاکر اُسکا منہ
جھلس دیا وہ غلام ایک گنوئین میں گر گیا جب صبح ہوئی پاس عمر بن خطاب کے آیا عمر نے
اُسکے منہ کا جھلسا ہونا دیکھ کر آڑا کر دیا

باب خادم کا کنوار کے ہاتھ فروخت کر دینا

اعمر نے کہا عائشہ نے ایک کنیز بیکری تھی عائشہ بیمار ہوئیں اُنکے بھتیجوں نے ایک طبیب کو
سے پوچھا اُسے کہا تم مجھے ایک زن مسحورہ کی خبر دیتے ہو جسکو اُسکی کنیز نے جادو کیا ہے میں نے غیر
عائشہ کو دی عائشہ نے کہا تو نے مجھے سچ کیا ہے کہا ہاں تو کہی بخت نہ پائیگی پر کہا اسکو شرار عرب
کے ہاتھ بیچو **ف** زط ایک جنس ہے سودان و ہندو میں بعض نے کہا انہیں کو نہندی میں
جٹ اور جاٹ کہتے ہیں

باب عفو کرنا خادم سے

ابو امامہ کہتے ہیں حضرت آئے آپ کے ساتھ دو غلام تھے ایک علی کو دیا اور کہا اسکو مت
مارنا میں منع کیا گیا ہوں مارنے سے اہل صلوٰۃ کے اور میں اسکو جب سے میں آیا ہوں سزا
پڑھتے دیکھا ہے اور دوسرا غلام ابو ذر کو عطا کیا اور فرمایا اسکے حق میں نیکی کی وصیت قبول کر
ابو ذر نے اُسکو آزا کر دیا پوچھا کیا کیا کہا آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اُسکے ساتھ بھلائی کروں
میں نے اُسکو آزا کر دیا ۲۱ انس کہتے ہیں حضرت مدینہ میں آئے آپ کے پاس کوئی خادم نہ تھا
ابو طلحہ میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت کے پاس لے گئے اور کہا اے نبی اللہ انس ایک لڑکا ہوشیار عقلمند ہے
یہ آپ کی خدمت کر لگایا میں نے حضرت کی خدمت کی سفرو میں جب سے مدینہ میں آئے یہاں تک
کہ وفات پائی میں نے جو کچھ کیا مجھے نہ کہا کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں نے کیا
مجھے نہ فرمایا کہ تو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا **ف** حدیث دلیل ہے کمال خلق نبوی پر کہ

کسی فعل و ترک النس پر کبھی اعتراض نہ کیا اسی کا نام خلق عظیم ہو:

باب غلام چوری کرے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مملوک جب چرائے تو اُسکو بیچ ڈال اگرچہ ایک نش پر ہو ابو عبد اللہ یعنی بخاری رح نے کہا نش میں درہم ہوتے ہیں اور نواۃ پانچ اور اوقیہ چالیس:

باب خادم قصو کرے

القیط بن صبرہ کہتے ہیں میں پاس حضرت کے آیا راعی نے ایک بچہ بکری کا چراگاہ کو بھیج دیا تھا حضرت نے فرمایا تو یہ خیال نہ کرنا کہ ہماری سو بکریاں ہیں ہم انکا زیادہ ہونا نہیں چاہتے راعی جب بچہ لایا ہم اُسکی جگہ ایک گوسفند بچ کر نیگے پہرہ دیا کہ نہ مار تو اپنی عورت کو جیسے کنیز کو مارتا ہے اور جب تو ناک میں پانی ڈالے تو مبالغہ کر گریہ کہ تو روزہ دار ہو:

باب جسے مہر لگا دی خادم پر ڈر سے بدگمانی کے

ابو العالیہ کہتے ہیں ہکو حکم دیا جاتا تھا کہ ہم مہر لگائیں خادم پر اور ماپ دین اور گن دین اس کراہت سے کہ کہیں اُنکو بڑی عادت نہ ہو جائے یا کوئی ہم میں بدگمان ہو:

باب جس نے گنا خادم پر ڈر سے گمان کے

اسلمان نے کہا میں گنتا ہوں عرق کو اپنے خادم پر ڈر سے گمان کے دوسرا لفظ انکا یہ ہے ہوائی کا عدد العلق خشية الظن:

باب ادب خادم کا

ابن عمر نے ایک غلام اپنا سونا یا چاندی دیکر بھیجا تھا اُس نے اُسکو بدلوایا اور مہلت دی بولنے میں جب پہر کر آیا تو اُسکو کوڑے مارے درد دہندہ اور کہا جائے آمیری چیز اور قبل نہ کر اُسکو ابو مسعود کہتے ہیں میں اپنے ایک غلام کو مارتا تھا پس بُشت سے ایک آواز سُنی کہ جان لے

الحمد لله
حدیث صحیح علیہ
جو اپنے معنی میں ہے

ع
عراق بالکسر والفتح
یا ان درنا می شکند
زیر زبیر و درندہ ملام

کا منہ
میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

میں

ای باب اسعد کہ اللہ قادر تر ہے تجہ پرتجہ سے اس پر مینے پہر کر دیکھا تو رسول خدا تھے مینے کہا ای رسول خدا
یہ آزاد ہے اللہ کے لئے فرمایا اگر تو اسکو آزاد نکرتا تو خجگوگ چھوٹی یا پٹ مارتی ہے

باب مت کہ کہ اللہ تیرا چہرہ بُرا کر دے

احديث ابو ہریرہ میں فرمایا ہر مت کہو قبحہ اللہ وجہہ ۲ دوسرا لفظ انکا یہ ہر مت کہو
قبح اللہ وجہہ ۲ وجہ من اشبه وجہک یعنی بگاڑ دے اللہ صورت تیری اور اُسکی
جسکی صورت تیری سی ہو کیونکہ اللہ عزوجل نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہر مت ظاہر
سیاق اس تعلیل کا حکم متشابہ میں ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ صورت و شکل سے پاک ہے مگر یہ کہ
مراد وجہ سے صفت ہو

باب چہرہ کو مار میں بچاؤ

احديث ابو ہریرہ میں فرمایا ہر جب تم میں کوئی اپنے خادم کو مارے تو چہرہ سے بچے و
یعنی منہ پر نہ مارے ۲ جابر کہتے ہیں حضرت کا گدرا یک دایہ پر ہوا اسکو داغ تھا اُسکے ہتھوڑ
سے دھواں نکلتا تھا فرمایا لعنت کرے اللہ اُس شخص پر جس نے یہ کام کیا داغ نہ لے کوئی چہرہ کو اور غار چہرہ
باب جو طمانچہ مارے اپنے غلام کو وہ اسکو آزاد کر دی بغیر اِجاب

اہلال بن یساف کہتے ہیں ہم کپڑا بیچتے تھے گرمین سوید بن مقرن کے اتنے میں ایک چوکری نے
نخل کو ایک مرو سے کچھ کھا اُسے ایک طمانچہ اسکو مارا سوید بن مقرن نے کہا تو نے اسکو طمانچہ مارا
میں سات میں کا ساتواں تھا ہمارے پاس نہ تھا مگر ایک خادم ہم میں سے کسی نے اسکو ایک طمانچہ
مار دیا تھا حضرت نے حکم دیا کہ اسکو آزاد کر دو ۲ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے جس نے طمانچہ جڑا اپنے
غلام کو یا حد مارا اسکو جو اسے نکلتا تھا تو کفارہ اس قصور کا آزاد کر دینا ہے اسکو ۳ بخاری بن سوید
بن مقرن کہتے ہیں مینے اپنے ایک غلام کو طمانچہ مارا وہ بہاگ گیا بچو میرے باپ نے بلایا اور کہا اقصا

یعنی
بچو

کہ ہم اولاد مقرر سات تھے ہمارا ایک خادم تھا کسی نے ہم میں سے اُسکو ایک طمانچہ مار دیا تھا یہ خبر سلسلے حضرت کے ہوا فرمایا اُوںکو حکم دے کہ وہ اُسکو آزاد کر دیں کہا اُنکے پاس کوئی خادم نہیں ہے بجز اسکے فرمایا اس سے خدمت لیں جب غنی ہوں تو اسکا رستہ خالی کر دیں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا غلام مضر و بکاستب و منسوب ہے واجب نہیں ہر کم سودید بن مقرر فرمائی نے ایک مرد کو دیکھا کہ اُسنے اپنے غلام کو طمانچہ مارا کہا تجھے نہیں معلوم کہ صورت حرام ہے یعنی چہرے پر مارنا اور میں ساتواں تھا سات بہائیوں میں زمانہ حضرت میں ہمارا فقط ایک خدمتگار تھا ہم میں سے کسی نے اُسکو طمانچہ مار دیا تھا حضرت نے ہکو حکم دیا کہ ہم اُسکو آزاد کر دیں ۵۰ زاذان کہتے ہیں ہم پاس ابن عمر کے تھے اُنہوں نے اپنے ایک غلام کو بلایا جسکو مارا تھا اُسکی پشت کو ملی کہا کیا شجکو تکلیف دیتی ہو اُسنے کہا نہیں پھر اُسکو آزاد کر دیا پھر ایک لکڑی زمین پر سے اٹھا کر کہا مجھکو اس میں برابر اس عود یعنی لکڑی کے بھی اجر نہیں ہے شینے کہا اے ابا عبد الرحمن تم یہ کیوں کہتے ہو میں نے حضرت کو سنا ہے کہ فرماتے تھے جسے ماری اپنی مملوک کو حد جو اُسے نہیں کی یا طمانچہ مارا اُسکے منہ پر تو کفارہ اسکا یہی ہے کہ اُسکو آزاد کر دے؛

باب قصاص غلام کا

اعمار بن یاسر کہتے تھے نہیں مارتا ہے کوئی شخص اپنے غلام کو اور وہ ظالم ہو اُسکے لئے لکن قصاص لیا جائیگا اُس ضارب سے دن قیامت کے ۲۰ بولیلے نے کہا سلمان باہر نکلے چارہ اُنکے دابہ کا آ رہی سے گرتا تھا اپنے خادم سے کہا اگر مجھکو ڈر قصاص کا نہ تو میں شجکو دوسند کر تا یعنی مارتا پیٹنا حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے تم ادا کرو حقوق اہل حقوق کو بے سینگ کی برکات قصاص سینگ والی سے لیا جائیگا ہم ام سلمہ کہتی ہیں حضرت میرے گھر میں تھے ایک چھوڑی کو چھڑا اُس نے دیر لگائی حضرت کے چہرے پر غصہ نمایاں ہوا ام سلمہ پر دے کے پاس گئیں دیکھا کہ وہ کیسل رہی ہے

لے بالہ
علف دانہ
حراج

حضرت کے پاس مسواک تھی فرمایا اگر ڈر قصاص کا یعنی بدلے کا دن قیامت کے نہ تو تا مین تجھ کو اس مسواک سے درونا کر تا محمد بن یحیٰی نے کہا وہ کیسلی تھی ایک ہیہمہ سے جب میں اس کو پاس حضرت کے پکڑ لائی تو میں نے کہا یہ قسم کھاتی ہو کہ اس نے آپ کا پکارنا نہیں سنا اس وقت حضرت کے ماتھ میں مسواک تھی ۵۵ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا جو جس نے کسی کو مارا اُس سے قصاص لیا جائیگا دن قیامت کے ۶۶ و سر الفظ انکار فعا یہ ہے جس نے ظلم کسی کو مارا اُس کا قصاص ہوگا دن قیامت کے :

باب پہناؤ انکو جو تم پہنتے ہو

اعبادہ بن الولید بن عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں اور میرے باپ طلب علم کو اس قبیلہ انصار میں نکلے قبل اسکے کہ وہ ہلاک ہو جائیں سب سے پہلے جس کو پہنے دیکھا ابو الیہ صاحب رسول خدا تھے اُنکے ہمراہ ایک اُنکا غلام تھا ابو الیہ پر ایک لنگی اور چادر مینی تھی اور اُنکے غلام پر بھی ایک لنگی اور چادر مینی تھی میں نے کہا ای چچا تم اس غلام کی لنگی لیکر اس کو چادر دیدو یا چادر لیکر لنگی دیدو تو تم پر با اُس پر ایک حُلہ ہو یعنی ایک جنس کے دو کپڑے اُنہوں نے میرے سر پر ڈالتے پھر کہہ کما اللہم بارک فیہ ای بنتیجے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کا دل نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا اور اشارہ کیا طرف رگ قلب کے حضرت کو کہ فرماتے تھے کہلاؤ انکو جو تم کھاؤ اور پہناؤ انکو جو تم پہنوا اور اگر میں اس کو متاع دنیا عطا کروں تو یہ آسان تر ہے مجھ پر اس بات سے کہ پہر میری حسنات دن قیامت کے لے لے ۲ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت وصیت کرتے تھے خیر کی ساتھ مملوئین کے اور فرماتے تھے کہلاؤ انکو جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ انکو جو تم پہنتے ہو اور عذاب نہ دو اللہ عزوجل کی خلق کو ف یعنی خدام و ممالیک و مملوکات کو طرف سے طعام و لباس کے آسائش میں رکھے رزق یلون جاہلون کی طرح رات دن لوٹتی غلام کو مار پیٹ نکلیا کرے کہ یہ داخل ظلم ہو اور ظلم دن قیامت کے ظلمات ہوگا اور مظلوم ظالم کی حسرت

چہین لیگا اور اگر حسنات نہ ہوں تو مظلوم کی سیئات ظالم پر ڈالی جائیں گی :

باب غلاموں کو گالی دینا بُرا کمنا

اس معروبن سوید کہتے ہیں میں نے ابو ذر پر ایک حملہ اور اُنکے غلام پر ایک حملہ دیکھا سبب اس کا پوچھا کہ میں نے ایک شخص کو گالی دی تھی اُس نے میری شکایت حضرت سے کی حضرت نے فرمایا تو نے اُسکو عار دلائی اُسکی مان کی میں نے کہا ہاں فرمایا تمہارے بھائی تمہارے خادم ہیں اللہ نے اُنکو تمہارے ہاتھوں کے نیچے کیا ہو سو جس کسی کا بھائی اُسکا زیر دست ہو تو چاہئے کہ وہ اُسکو جو آپ کہائے کہلائے اور جو آپ پہنے پہنائے اور تم تکلیف نہ و اُن کو اُس چیز کی جو غالب ہو انپر اور اگر ایسی تکلیف غالب دو تو مدد کرو اونکی **و** یعنی محنت و مشکل کام میں مخدوم خادم کا شریک ہو جائے اُسکی طاقت سے زیادہ کام لے :

باب کیا اپنے غلام کی اعانت کرے

اسلام بن عمر ایک صحابی سے حدیث کرتے ہیں کہ حضرت نے کہا تمہارے ارقاء یعنی عبید و غلام تمہارے بھائی ہیں تم انکے ساتھ احسان کرو مدد لو اُنسے اُس کام پر جو غالب ہو تمپر اور مدد دو اُنکو اُس کام پر جو غالب ہو انپر ابو ہریرہ کہتے ہیں اعانت کرو عامل کی اُسکے عمل پر اللہ کا عامل نامراد نہیں ہوتا یعنی خادم :

باب غلام کو اُس کی طاقت سے زیادہ کام کی تکلیف نہ

احدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو مملوک کو کہنا کپڑا اُسکا دینا چاہئے اور تکلیف نہ دے ایسے کام کی جسکی طاقت اُسکو نہ ہو دوسرے طریق سے لفظ ابو ہریرہ کا رفعاً یہ ہے ہر اللہ والے طعامہ و کسوتہ ولا یکلف الا ما یطیق سم معرو کہتے ہیں ہمارا گذرا ابو ذر پر ہوا انپر ایک کپڑا تھا اور غلام پر حملہ یعنی دو کپڑے پہنے کہا تم اگر اسکو لیتے اور سوا اسکے اور اسکو دیتے تو حملہ ہو جائیگا

میں جنگو
سکو پاس
ماہرین
لیگا دن
ت کے :

س قبیلہ
صاحب
میں نے غلام
چاؤ لیکر
سر پاتہ
دن کا
تے تے
آسان
اللہ کہتے
وریناؤ
و کات
غلام
میں
کی حسنا

حضرت نے فرمایا ہر اخوانکم جعلہم اللہ تحت ایدیکم نصرتکم اخوہ تحت یدہ فلیطعہ مما
یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا ینکف ملغلبہ فان کلفہ ما یغلبہ فلیعنه علیہ
اسکا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے حدیث دلیل ہر تسوئہ طعام و لباس من عمل بہن بحق مالیک و عبیدہ

باب خرچ کرنا مرد کا اپنے غلام و خدمتگار پر صدقہ ہی

امقدام نے رفقا کہا ہر جو کھلایا تو نے اپنی جان کو وہ صدقہ ہے اور جو کھلایا اپنی اولاد کو اور بی بی
کو اور خادم کو وہ صدقہ ہے قرینہ ظاہر یہ ہے کہ مرد خادم سے ملوک ہر کثیر ہو یا غلام لکن
لفظ خادم عام ہے ہر خدمت گزار کو پس خدمتگار کا کھلانا بھی داخل صدقہ ہوگا گو ملوک نہ ہو بلکہ ملازم
ہو واللہ اعلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بہتر صدقہ وہ ہے جو تو نگری کو باقی رکھے اور کا ہاتھ نیچے
کے ہاتھ سے بہتر ہی عیال سے شروع کر تیری جو روکستی ہے مجھ پر خرچ کر یا مجھ کو طلاق دیدے یعنی چھوڑ
دے تیرا ملوک کتنا ہے مجھ پر خرچ کر یا مجھے فروخت کر دے تیرا بیٹا کتنا ہے تو مجھے کسکو سوچتا ہے ابو ہریرہ
نے کہا حضرت نے حکم دیا صدقہ کا ایک مرد نے کہا میرے پاس ایک دینار ہے فرمایا اپنی جان پر خرچ
کر کہا میرے پاس ایک اور ہے کہا اپنی زوجہ پر خرچ کر کہا میرے نزدیک ایک اور ہے فرمایا اپنے خادم
پر صرف کر پھر تو بیٹا تر ہے بعض نے کہا مرد خادم سے اس جگہ دابہ سواری ہے لکن لفظ
خادم مجموعہ خود شامل ہر خادم ہو انسان ہو یا کوئی حیوان :

باب جب غلام کے ساتھ کھانا مکروہ رکھیے

ابن الزبیر نے جابر کو سنا کہ کسی نے اُسے پوچھا خادم مرد کا جبکہ مشقت و گرمی کو اُس سے کفایت
کر یعنی تو اُسکے ساتھ کیا کرنا چاہئے کہا حضرت نے حکم دیا ہو کہ اُسکو بلالے کھانا اور اگر کوئی تم
میں اُسکے ساتھ کھانا پسند کرے تو اُسکے ہاتھ میں ایک نوارہ طعام کا رکھ دے :

باب غلام کو وہ کہلائے جو آپٹیاے

اجابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کان النبی یوصی بالملوکین خیرا ویقول اطعموہم مما
تاکلون والبسوہم من لبوسکم ولا تعذبوا خلق اللہ **ف** یہ حدیث پہلے گز چکی ہے:

باب کیا خادم ہمراہ اُسکے وقت کہانے کے بیٹھے

احدیث ابو ہریرہ میں فرمایا جو تم میں جب کسی کے پاس اُسکا خادم طعام لیکر آئے تو اُسکو بٹال لے
اگر قبول نہ کرے تو کچھ اُس میں سے اُسکو دیدے ۳ ابو مخنف ورہ کہتے ہیں میں نے پاس عمر کے بیٹھا
تھا کہ اسنے صفوان بن اُمیہ ایک بڑا طباق لائے کئی نفر اُسکو ایک عبا میں لادے ہوئے
تھے سامنے عمر کے وہ جفٹہ رکھ دیا عمر نے کچھ مساکین لوگ اور کچھ لوگوں کے غلام بلاؤ انہوں
نے گرد عمر کے بیٹھے کر ہمارہ عمر کے کہا یا پھر عمر نے اُسوقت یہہ کہا فعل اللہ بقوم اولی اللہ
قومایرغبون عن امرائکمھوان یا کلوا معھو یعنی بڑا کرے اللہ اُس قوم کا یا ملامت کرے
اللہ اُس قوم کو جو اپنے غلاموں کے ساتھ کھانا کھانے سے بے رغبتی کرتے ہیں صفوان نے
کہا سن لو واللہ ہم اُنسے رغبت نہیں کرتے لکن اُنپر اختیار کرتے ہیں واللہ ہم اُنکا طعام طیب
نہیں پاتے کہ خود ہی کھائیں اور اُنکو کہلائیں:

باب غلام جب آقا کو نصیحت کرے

احدیث ابن عمر میں فرمایا ہو غلام نے جب سید کی غیر خواہی کی اور اپنے رب کی اچھی طرح
عبادت بجالایا تو اُسکو دہراجر ہوگا ۴ ایک شخص نے عامر شعبی سے کہا ایو اباعمرہم آپس
میں یہہ چرچا کرتے ہیں کہ جب کسی شخص نے ام ولد کو آزاد کر دیا پھر اُسکو بیاہ لیا تو وہ مثل اُسکو
ہوا جو اپنی بدن پر سوار ہوتا ہو عامر نے کہا ابو بردہ اپنے باپ سے راوی ہیں کہ حضرت نے
اُنسے کہا تہاتین آدمی ہیں جنکو دہراجر ہو ایک وہ مرد اہل کتاب کا جو اپنے نبی پر ایمان لایا

طیغہ صما

لبہ ف

ایک وعید

فہی

کو اور بی بی

و یا غلام لکن

ل نمو بلکہ غلام

تا تہہ نیچے

یعنی چھوڑ

ما ہو ۳ ابو ہریرہ

جان پر حضرت

یا اپنے خادم

کو لکن لفظ

سے کہاتہ

در اگر کوئی تم

اور محمد صلعم پر ہی ایمان لایا اُسکے لئے دواجر ہیں دوم بندہ ملوک جبکہ اُسنے حق اللہ کا اور حق آپ
سوالی کا ادا کیا تیسرے وہ شخص کہ اُسکے پاس ایک کنیز تھی جس سے وہ وطی کرتا تھا پہر اُسکو لہا
ادب سکھایا اور بہتر تعلیم کی پہر اُسکو آزاد کر کے اُس سے نکاح کر لیا اُسکے لئے دواجر ہیں پہر
عامر نے کہا اعطینا کھا بغیر شئی وقد کان یرکب فیما دونہا الی المدینۃ یعنی یہ حدیث
میںے تجھکو صفت میں عنایت کی ورنہ اس سے کم حدیث میں لوگ سوار ہو کر مدینہ تک جاتے تھے **ف**
ایک وجہ تفصیل سلف کی خلف پر یہ بھی ہو کہ اُنہوں نے جان و مال فدا کر کے ایک ایک حدیث
کے لئے سفر دور و دراز کیا اُنپر تو یہ مشقت و کلفت پڑی پھلون کو وہ احادیث گہریٹے ہاتھ
آئے مہندہ کچھ قدر و قیمت اس نعمت عظمیٰ کی نہیں پہچانتے ہیں اب ہر ملک اجر میں یہ دونوں
فریق برابر ہو سکتے ہیں کہاں ثواب اُس جہاد کا اور کہاں اجر اس راحت کا پہر جن لوگوں
نے خلف میں سے تبلیغ اخبار نبویہ و آثار سلفیہ کی امت مابعد کو کی ہو خواہ بدریں قدریں خواہ
بتالیف و تصنیف خواہ باشاعت کتب متقدمین خواہ تشہیل تراجم مؤلفات مفسرین و محدثین انکا
مرتبہ مقدم ہو سائر امت متاخرین پر اور اجر بقدر نصب ہوتا ہو اب ہر مسلمان انصاف نشان
خود اپنے حق میں اور دوسروں کے حق میں حق بات کہہ سکتا ہو اور عدل کی داد دلیسکتا ہو **ابو**
رفعا کہتے ہیں جو ملوک اچھی طرح عبادت اپنے رب کی کرتا ہو اور سید کا فرض اطاعت و نصیحت بجا
لاتا ہو اُسکے لئے دواجر ہیں ہم ابو بردہ اپنے باپے رفعا راوی ہیں کہ ملوک کو دہراجر ہو جبکہ وہ
اللہ کا حق اُسکی عبادت یا حسن عبادت میں اور حق اپنے ملک کا جو کہ اُسکا مالک ہو ادا کرتا ہو:

باب بندہ راعی ہے

۱۔ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہو تم سب راعی ہو اور تم سب سے سوال اُسکی رعیت کا ہو گا وہ
جو امیر ہو گو کون پر راعی ہو اور وہ مسئول ہو گا اپنی رعیت سے اور مرد راعی ہو اپنے گھر والوں پر

اور وہ مسئلہ ہوگا اپنی رعیت سے اور غلام مرد کا راعی ہر مال پر اپنے سید کے اور وہ مسئلہ ہوگا
اُس سے سُن رکھو تم سب راعی ہو اور سب سے سوال ہوگا اُسکی رعیت کا ہم عبد اللہ بن عبد مولا
عالیہ زوج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں میں ابو ہریرہ کو سنا کہتے تھے بندہ نے جب اطاعت کی اپنے سید کی
تو اطاعت کی اُس نے اللہ عزوجل کی پہر جب نافرمانی کی اپنے سید کی تو نافرمان ہو اور وہ اللہ عزوجل کا

باب جو شخص بیع چاہے کہ میں غلام بنوں

۱۔ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے بندہ مسلم نے جب اللہ کا حق اور اپنے سید یعنی اقا کا حق ادا کیا تو اُسکے
لئے دو اجر میں قسم چاہی اُسکی جس کے ہاتھ میں ہو جان ابو ہریرہ کی اگر جہاد نہ تو تاراہ خدا میں اور حج
اور نیکی کرنا ساتھ مان کے تو میں دوست رکھتا اس بات کو کہ ملوک ہو کر مردوں و مدارس
تتنا کا حصول دو اجر پر ہے شبہ ایسا غلام مالک سے بہتر ہوگا کیونکہ مالک کو اُسکے اعمال کا ایک
اجر ملیگا خواہ زیادہ ہو یا کم اور غلام مذکور کو دہرا ثواب ملے گا سو اپنا بہلا کون نہیں چاہتا ہے؟

باب یوں نہ گئے کہ میرا بندہ

۱۔ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں نکلے کوئی تمہارا میرا بندہ میری کنیز تم سب اللہ کے بندے ہو اور
سب عورتیں تمہاری اللہ کی کنیز ہیں اور کو تو یوں کہو کہ میرا غلام میری جاریہ میرا جوان میری
جوان زن و عبد و است کی اضافت طرف غیر رب کے مشورہ نہ کر ہوتی ہے گو قصہ سہمی میں
نہو اسلئے اطلاق و استعمال سے ایسے الفاظ مومن کفر کے منع فرمایا اسی جگہ سے عبد اللہ بن عبد بن
و نحو ہا نام رکھنا منع ہے؟

باب کیا لفظ سیدی کے

۱ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے نکلے کوئی تمہارا عبدی و امی اور نہ کہ ملوک سرب و
سرب بلکہ قتائی و فتائی و سیدی و سیدی کے تم سب ملوک ہو اور رب اللہ عزوجل ہے؟

یہاں اور حق ہے
ماہر اسکو لہا

چہرین پر

یہ حدیث

تہ ف

حدیث

یہ ماہر

یہ دونوں

چہرین لوگوں

ریس خواہ

مشتین انکا

نشان

سب

سب

سب

سب

سب

سب

سب

سب

سب

۲۔ مطرف کے باپ کتے بن مین وفد بنی عامر مین پاس حضرت کے گیا انہوں نے کہا انت سیدنا
فرمایا سیدنا سید ہر کہا افضلنا فضلا واعظنا طولا فرمایا تم اپنی بات کرو کہیں شیطان
شکو اپنا وکیل نہ ٹھہرا لے وہ یہ نہی ابتدا اسلام مین تھی واسطے دفع منطۃ شرک کے جب لوگ
توحید کو بخوبی سمجھ گئے تو اجازت دی سید کہنے کی:

باب مرد راعی ہی اپنی اہل مین

۱۔ حدیث ابن عمر مین فرمایا ہو تم سب راعی ہو اور تم سب مسئول ہو اپنی رعیت سے امیر راعی ہو اور
وہ مسئول ہو گا اور مرد راعی ہو اپنے گھر والوں پر اور وہ مسئول ہو گا اور عورت راعی ہو گھر پر اپنے
شوہر کے اور وہ سوال کی جائیگی تم لو تم سب راعی ہو اور سب کے سب مسئول ہو گے اپنی رعیت
سے یعنی دن قیامت کے مالک بن حورث کہتے ہیں ہم آئے پاس حضرت کے اور ہم جوان قریب یکدیگر
تھے یعنی عمر مین بیس دن تک پاس حضرت کے رہے حضرت کو گمان ہو کہ ہم اپنے گھر جانا چاہتے ہیں ہم سے
پوچھا کہ تم اپنے گھر کن کو چوڑا آئے ہو ہم نے بیان کیا حضرت نرم دل مہربان تھے فرمایا اپنے گھر دن کو جاؤ
انکو سکھاؤ اور حکم کرو اور نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہو کہ مین نماز پڑھتا ہوں اور جب نماز حاضر
ہو تو ایک شخص تم مین کا اذان دے اور جو شخص تم مین بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے:

باب عورت راعی ہے

۱۔ حدیث ابن عمر مین رفا آیا ہو کلکو راع و کلکو مسئول عن رعیتہ الامام راع و هو مسئول
عن رعیتہ والرجل راع فی اہلہ والملاۃ راعیۃ فی بیت زوجہا والخادم فی مال
سیدہ یعنی یہ الفاظ حضرت سے سنے ہیں مین خیال کرتا ہوں کہ یہ بھی فرمایا ہو الرجل
فی مال ابیہ ترجمہ اس حدیث کا پہلے گذر چکا ہو مراد اس رعایت سے یہ ہو کہ اگر
کسی سے ان مین کسی طرح کی خیانت یا رقت یا عدم دیانت و امانت ہوگی تو اسکا سوا فائدہ قیامت میں ہوگا

باب جسکے ساتھ احسان کیا جائے وہ اُسکا بدلہ لاکرے

۱۔ جابر بن عبد اللہ نے رفعا کہا ہر جسکے ساتھ کوئی نیکی کی گئی وہ اُسکا بدلہ لاکرے اگر نہ پائے وہ چیز جس سے بدلہ لاکرے تو اُسپر شکر کرے کیونکہ جب اُسپر شکر کریگا تو گویا اُسکی شکر گزاری کی اور اگر پوشیدہ رکھے گا تو گویا کفرانِ نعمت کیا اور جو کوئی آراستہ ہو اُس چیز سے جو اُسکو نہیں ملے گی ہر تو گویا اُسے دو کپڑے فریب کے پہنے ہیں ۲ ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے جو کوئی پناہ مانگے اللہ کی اُسکو پناہ دو جو کوئی سوال کرے اللہ کا نام لیکر اُسکو دو اور جو کوئی تمہارے ساتھ احسان کرے اُسکا بدلہ لاکر دو اگر نیا تو اُسکے لئے دعا کرو یہاں تک کہ وہ جان لے کہ تمہنے اُسکا بدلہ لاکر دیا ہے

باب جو کوئی مکافات نہ پائے وہ محسن ہے لئے دعا کرے

انس کہتے ہیں مہاجرین نے کہا اور رسول خدا لیکنے الفدا سارا اجر فرمایا نہیں جب تک تم دعا کرو گے اللہ سے واسطے اُنکے اور شکر کرو گے اُسپر یعنی تب تک شکوہ ہی اجر ملے گا :

باب جس نے شکر کیا لوگوں کا

۱۔ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ لا یشکر الناس یعنی شکر نہیں کرتا ہوا اللہ کا وہ شخص جو لوگوں کا شکر نہیں کرتا ہوا یعنی محسن کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس میں اللہ کا شکر بھی ادا ہوتا ہے ۲ دوسرا لفظ انکار رفعاً یوں ہے اللہ تعالیٰ نے نفس سے کہا کہ نخل اُسے کہا میں نہ نکلونگا مگر ناخوشی سے :

باب معونت کرنا مرد کا اپنے بہائی کو

۱ ابو ذر کہتے ہیں حضرت سے کہا گیا کہ کون اعمال بہتر ہیں فرمایا ایمان لانا اللہ پر اور جہاد کرنا اُسکی راہ میں کہا گیا کون گردن افضل ہے فرمایا اگر ان ترقیت میں اور نفیس تر نزدیک اپنی اہل کے کہا ہلا اگر بعضا عمل نہ کر سکے فرمایا اعانت کرے کسی صانع کی یا کام کر دے کسی خرق

نے کہا انت سیدنا
میں شیطان
کے جب لوگ

راعی ہوا
ہر گھر پر اپنے
اپنی عیت
قریب بیکر
تہ ہیں ہمسے
ن کو جاؤ
ماز حاضر

موسو
مال
الرجل
کہ اگر
بائیں گے

یعنی بے وقوف کا کہا ہلا اگر میں اس سے بھی ضعیف نکلوں فرمایا چوڑے تو لوگوں کو شہر سے کہ
یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تو اپنی جان پر کرتا ہے؟

باب اہل معروف دنیا میں اہل معروف دین آخرت میں

اقبصہ بن برہہ اسدی کہتے ہیں میں پاس حضرت کے تھائیے سنا آپ فرماتے تھے اہل معروف دین
نیکی اور احسان کرنے والے دنیا میں آخرت میں بھی اہل معروف ہونگے اور اہل منکر دنیا میں آخرت
میں بھی اہل منکر ہونگے ۳ حرمہ بن عبد اللہ گمر سے چل کر حضرت کے پاس آئے اتنا تھیرے کہ حضرت
نے اُنکو پچا ناجب کوچ کیا جی میں کہا واللہ میں حضرت کے پاس جاؤں گا یہاں تک کہ میرا علم زیادہ ہو
کہتے ہیں میں چلا یہاں تک کہ سامنے حضرت کے کھڑا ہوا میں نے کہا آپ مجھ کو کیا حکم کرتے ہیں میں کیا کروں
فرمایا اے حرمہ معروف کر منکر سے بچ پھر واپس ہو کر پاس اپنی سواری کے آیا پھر میں متوجہ ہوا یہاں
کہ اپنی اُسی جگہ کے قریب جا کر کھڑا ہوا اور میں نے کہا اے رسول خدا کا تھری فعل فرمایا ائت
المعرف واجتنب المنکر وانظر ما یجب اذ نک ان یقول لک القوم اذا قمت من عندهم فاق
وانظر الذی تذکر ان یقول لک القوم اذا قمت من عندهم فاجتنبہ یعنی جو بات تو م کی تجھ کو
پسند آئے کہ وہ تیرے حق میں کہیں تو وہ کام کر اور جس بات کا کہنا قوم سے تجھ کو برا لگے اُس سے تو
بچ جب میں پرا تو میں سوچا دیکھا کہ ان دو کلموں نے کوئی چیز نہیں چھوڑی یعنی اس ارشاد میں سکر
معروف و منکر آگئے ۴ معمر کہتے ہیں میں نے اپنے باپ سے حدیث ابو عثمان کی سلمان سے ذکر کی کہ
سلمان نے کہا ہوا ان اهل المعروف فی الدنیا هم اهل المعروف فی الاخرة باپ نے کہا میں نے اس
حدیث کو ابو عثمان سے سنا ہے وہ اسکو سلمان سے روایت کرتے تھے تب میں نے جانا کہ یہ حدیث
اسی طرح پرچہ پر میں نے کبھی کسی سے اُسکو بیان نہیں کیا ۴ ابو عثمان کہتے ہیں قال رسول اللہ

صلو مثله:

باب ہر معروف صدقہ

۱۔ حدیث جابر بن عبد اللہ میں فرمایا کہ کل معروف صدقہ ابو موسیٰ کا لفظ رفعاً یہ ہے ہر مسلمان پر صدقہ ہو کہا اگر نہ پائے فرمایا اپنے ماتون سے کام کرے اپنی جان کو نفع دے اور خیرات کرے کہا اگر یہ نہ کر سکے یا یہ نہ کیا فرمایا تو کسی حاجت مند مہو کی اعانت کرے کہا اگر یہ نہ کیا فرمایا خیر معروف کا حکم دے کہا اگر یہ نہ کیا فرمایا شر سے باز رہے کہ یہ بھی واسطے اس کا ایک صدقہ ہے۔ اباذرے خبر دی کہ میں نے حضرت سے سوال کیا تھا ای العل افضل قال ابعان باللہ وجہاد فی سبیلہ قال فای الرقاب افضل قال اغلاھا ثمنا وانفسھا عند اہلہا قال الامرات ان لو افعل قال تعین صانعا او تفسع لا خرق قال الامرات ان لو افعل قال تدع الناس من الله فانھا صدقة تصدق بھما عن نفسك و ترجمہ اس حدیث کا عنقریب ہے۔ باب معوۃ الرجل اخاہ گذر چکا ہے بعض الفاظ کا فرق ہے معنی متقارب ہیں ام ابو ذر کہتے ہیں حضرت سے کہا گیا اے رسول خدا دثور والے یعنی مالدار لوگ اجور لے گئے یعنی ثواب نماز پڑھتے ہیں ہماری طرح اور ذرہ رکھتے ہیں ہماری طرح اور اموال نہ اند خیرات کر دیں فرمایا کیا اللہ نے تمکو وہ چیز نہیں دی ہے جو تم صدقہ کرو گے پیچ و تہجد صدقہ ہو اور شکر گاہ ایک تمہاری صدقہ ہو کہا کیا اس کی شہوت میں صدقہ ہو فرمایا اگر حرام میں رکھی جائے تو کیا اسپر گناہ نہو گا سو اگر اسکو حلال میں رکھے گا تو اس کے لئے اجر ہو گا و حدیث دلیل ہے رحمت الہی پر کہ ہر شہوت مباح پر ہی مثل ذکر خدا ایک اجر مرتب فرمایا غریب پروردہ نواز اسی کی ذات بے انباز ہو دگر پیچ :

باب ایذا کی چیز کے دور کرنے کا

۱۔ ابو ہریرہؓ اسلمی کہتے ہیں میں نے کہا اے رسول خدا مجھے ایسا کام بتاؤ جو جنت میں لے جائے فرمایا دور کر ایذا کو راہ سے لوگوں کی و ایذا جیسے پتھر کا منشاخ کسی درخت کی جوارہ

ون کو شر سے کہ

ین

ہل معروف یعنی

نیامین آخرت

رے کہ حضرت

یہ علم زیادہ ہو

میں کیا کروں

وجہ ہوا تنگ

رایا ائت

تہ عندہم فائ

تو کی تھکو

اُس سے تو

رشاد میں سکر

سے ذکر کی کہ

کہا میں اس

یہ حدیث

سول اللہ

چلنے والوں کو ستاتی ہو یہاں سے فضیلت مٹ کر بنانے کی ثابت ہوئی لیکن یہ فضل ہمراہ
نیت صالح کے معتبر ہو والا فلاں حدیث ابو ہریرہ میں زفحاً آیا ہو ایک مرد کا گذر کانٹے پر راہ
میں ہوا آئے کہا میں اس کانٹے کو دور کر دوں گا کسی مسلمان کو ضرر نہ پہنچائے اللہ نے
اُس شخص کو بخش دیا **ف** ظاہر یہ ہے کہ حجر ذنیت پر قبل عمل کے یہ مغفرت ہوئی ہوگی
واللہ اعلم حدیث ابو ذر میں فرمایا ہو عرض کئے گئے مجھ پر اعمال میری امت کے اچھے او
برے میں انکے محاسن اعمال میں یہ پایا کہ ایذا کو راہ سے دور کیا اور مسادہ اعمال میں
یہ پایا کہ مسجد میں آب مٹی تھا وہ دفن نہ کیا گیا

باب قول معروف کا

۱۔ حدیث عبداللہ بن زید خطمی میں فرمایا ہو ہر معروف ایک صدقہ ہو **ف** یہ حدیث لعموم
خود شامل قول معروف ہی ہو ۲۔ انس کہتے ہیں حضرت کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی فرماتے
اسکو پاس فلانہ کے لیجاؤ وہ خدیجہ کی دوست تھی فلانہ کے گھر لیجاؤ وہ خدیجہ کو دوست کہتی
تھی ۳۔ خدیفہ نے کہا تمہارے نبی نے کہا ہر کل معروف صدقہ ہے

باب ساک بہاجی کے کمیت میں جانا اور کچھ اپنے دوش پر نیل

میں اپنے گھر والوں کے پاس لانا

۱۔ عمر بن ابی قرہ کنڈی کہتے ہیں میرے باپ نے اپنی بہن سلمان پر عرض کی انہوں نے انکار کیا
اور انکی ایک کنیز سے جسکو بقیہ کہتے تھے نکاح کر لیا ابو قرہ کو یہ بات پہنچی کہ درمیان خدیفہ و سلمان
کے کچھ ہر یعنی ناخوشی وہ تلاش میں سلمان کی آئے خبر ملی کہ وہ اپنے مقلد میں ہیں یعنی ساگ بہاجی
کے کمیت میں یہ اسی طرف گئے اُنسے ملاقات ہوئی اُنکے ساتھ ایک نیل تھی اُس میں کچھ ساگ
تھا اپنی لاشی نیل کی رسی میں داخل کر کے اسکو کندھے پر رکھ کر گئی تھی کہا اے اباعبداللہ تمہارے

اور خلیفہ کے چچ مین کیا ہو کہا مسلمان کہتا ہو وکان اکا انسان عجولا پہر دونوں چل کر مسلمان کے
گھر گئے مسلمان گھر مین چلے گئے اور کہا السلام علیکم پہر ابو قرہ کو اذن دیا وہ اندر گئے وہاں ایک
نہا لچہ دروازے پر رکھا تھا اور نزدیک اُنکے سر کے کچھ اینٹیں تھیں اور ایک جھول اونٹ کی کہا
اپنی کنیز کے فرش پر بیٹھ وہ اس فرش کو اپنے لئے بچھاتی ہو پہر لگے باتیں کرنے کہ خلیفہ ایسی
چیزیں ذکر کرتے تھے جو حضرت اپنے غصے مین اقوام سے فرماتے تھے لوگ سچاں اگر مجھے پوچھتے مین
کہتا خلیفہ کو اپنی بات کا علم زیادہ تر ہو اور مین اس امر کو پسند نہ کرتا تھا کہ درمیان اقوام کے
عداوتیں پیدا ہوں کسی نے خلیفہ کے پاس جا کر کہدیا کہ مسلمان نہ تمہاری تصدیق کرتا ہو اور
نہ تکذیب تمہاری بات کی خلیفہ میرے پاس آئے اور کہا یا مسلمان بن اور مسلمان مینے کہا
یا حذیفہ ابن ام حذیفہ تم باز ہو ورنہ مین تمہارے مقدمہ مین عمر کو لکھو لگا جب مینے اُنکو
عمر کا ڈر دکھایا تب اُنہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا حالانکہ حضرت نے فرمایا ہو کہ مین اولاد آدم سے ہوں
مینے جس کسی بندے کو اپنی امت مین سے نفرین کی ہو یا بُرا کہا ہو بغیر کئے کے اے اللہ تو اُسکو
اُس شخص پر صلوة یعنی رحمت و دعا کر دے ۳ ابن عباس کہتے مین عمر نے کہا ہمارے ساتھ
ہماری قوم کی زمین پر چلو ہم باہر نکلے پچھلے لوگوں مین ایک مین تھا اور ابی بن کعب اتنے مین
ایک ابراہیم ابی نے کہا اللہم اصر ف عنا اذا ہا ہم اُنہیں جا لے اُنکے حال تر ہو گئے تھے
کہا ما اصابکم الذی اصابنا یعنی تم نہیں بھیگے جس طرح کہ ہم بھیگے مینے کہا ابی نے اللہ سے دعا
کی تھی کہ اس بادل کی ایذا کو ہم سے پہر دے عمر نے کہا لا دعوتم لنا معکم یعنی تمہیں اپنی تساہل
ہمارے لئے کیون دعا نہ کی **ف** مطابقت اس اثر کی ترجمہ الباب سے فقط اتنی ہو کہ
اس مین ذکر خروج الی الارض کا ہو :

یہ کہنے لگتی
ہے بالضمیر و
زور

فضل ہمراہ
رکاتے پر راہ
اللہ نے
ہوئی ہوگی
کے اچھے او
اعمال مین

حدیث بعمر
جائی فرماتے
سست کہتی

نیز نیک

نے انکا کیا
یفہ و مسلمان
ساگ بہا جی
مین کچھ سا
اللہ تمہارے

باب نکلتا طرف ضیعہ کے

۱۔ ابو سلمہ کہتے ہیں میں پاس ابو سعید خدری کے گیا وہ میرے یار تھے میں نے کہا تم ہمارے ساتھ طرف نخل کے نہیں نکلتے وہ ایک کمل سیاہ اوڑھے تھے **ف** حدیث دلیل ہے جواز گلگشت باغ و نخلستان پر **۲** علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت نے ابن مسعود کو حکم دیا کہ درخت پر چڑھ کر کچھ آئینہ سے لائیں آپ کے اصحاب نے عبداللہ کی پٹلی دیکھی اور ہنسے انکی پٹلیاں بہت باریک تھیں بلی پتلی تین حضرت نے فرمایا تم کیا ہنستے ہو عبداللہ کا پائون میزان میں کوہ احد سے زیادہ ہماری ہوگا **ف** حدیث دلیل ہے فضل ابن مسعود پر یہ نہفت تو یہ مغفرت و رحمت دیتی ہے؛

سہاب
بن ابی
سعود

باب مسلمان اپنے بہائی کا آئینہ ہے

۱۔ ابو ہریرہ کہتے تھے میں نے اپنے بہائی کا جب اُس میں کوئی عیب دیکھا تو اُسکی اصلاح کر دیتا ہوں **۲** اسکو ابو ہریرہ نے رفعا بھی اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ میں نے آئینہ ہے اپنے بہائی کا اور میں برادر میں ہوں روکتا ہوں اُس پر اس کے ضیعہ کو اور گھیرتا ہوں اُسکو پیچھے سے اسکے یعنی مال جان کا حافظ ہوتا ہوں **۳** مستور نے رفعا کہا ہے جس نے کہا یا عیسیٰ مسلمان کے ایک لقمہ اللہ اُسکو ویسا ہی لقمہ جہنم کا کھلائیگا اور جو پہنایا گیا بدلے مرد مسلمان کے پہنایا گیا اللہ اُسکو جہنم سے اور جو کوئی کھڑا ہوا عیسیٰ مسلمان کے مقام پر یا سمعہ میں تو اللہ کھڑا کرے گا اُسکو مقام پر یا سمعہ میں دن قیامت کے؛

باب کون سالعب و مزاح جائز ہے

۱۔ حدیث والدہ سائبہ میں رفعا آیا ہے نہ لے کوئی تم میں متاع اپنے صاحب کی نہ بطور لعب اور نہ بطور جد اور جب کوئی تم میں عیسیٰ اپنے صاحب کا لے لے تو اُسکو واپس کر دے **ف** یعنی ہنسی یا بے ہنسی میں کسی کی چیز لے لینا اور اُسکو تنگ و حیران کرنا اور اُس شے کو چپا رکھنا یا

داب رکھنا منع ہو بلکہ اول تو لے نہیں اور اگر بے علمی سے لے لی ہو تو واپس کر دے :

باب دلالت کرنے والا خیر پر مثل فاعل خیر ہوتا ہی

ابو سعود انصاری کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا میں تمہک گیا ہوں مجھے سوار کرا دو فرمایا مجھے سواری نہیں ملتی لیکن تو فلاں شخص کے پاس جا شاید وہ تجھ کو سوار کرا دے وہ اُسکے پاس گیا اُسنے اُسکو سوار کرا دیا اُسنے اگر حضرت کو خبر دی فرمایا من دل علی خیر فلاہ اجر فاعلہ یعنی جو کوئی دلالت خیر پر کرتا ہو اُسکو برابر فاعل خیر کے اجر ملتا ہے یہ حدیث سنن میں اس لفظ سے بھی آئی ہے الدال علی الخیر کفاعلہ :

باب عفو و صفحہ کرنے کا لوگوں سے

۱۔ انس کہتے ہیں ایک یہودیہ حضرت کے پاس گوسفند زہر آلودہ لائی حضرت نے کچھ اُس میں سے کھایا پھر وہ عورت پکڑی آئی کہا کیا ہم اُسکو قتل نہ کریں فرمایا نہیں میں ہمیشہ اثر اُس زہر کا حضرت کے اُتوات میں پہچانتا ہوں حدیث دلیل ہے اس پر کہ اُسنے تو کوئی گستاخانہ میں نہیں رکھی تھی لیکن حضرت نے اتنے بڑے قصور کو معاف کر دیا اور درگزر فرمائی اسی جگہ سے بعض اہل اللہ اپنے خون کو بھی معاف کر دیتے تھے جیسے امام حسن علیہ السلام نے قاتل کو معاف کر دیا تھا یا مزامنہ جان جانان رح نے ۴ دہب بن کیسان نے ابن الزبیر کو بالائی منبر سنا کہتے تھے خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض عن الجاہلین پھر کہا واللہ اللہ نے حکم نہیں کیا انکے اخذ کرنے کا مگر لوگوں کے اخلاق سے سوسم ہر اند کی میں انکو لوگوں سے اخذ کروں گا جب تک کہ انکی صحبت میں رہوں گا ہم ابن عباس نے رفعا کہا ہے سیکھو اور آسانی کرو مشکل میں نہ ڈالو اور جب غصہ آئے کسی کو تم میں ٹوہ خاموش ہو رہے :

یعنی کام
دوسرے صفحہ
انصاری میں
پہلے لکھا ہے

غم ہمارے ساتھ
بجواز گلگشت
پڑھ کر کچھ سُنین
باریکد بلی
دہ بہاری

ہو تو اُسکی
من آئینہ ہی
ہو پیچھے سے
مان کے
ہے ہنسی کا
کڑا کر لگا

ب اور
ت یعنی
ہنسی یا

باب انبساط کرنا لوگوں کے ساتھ

۱۔ عطا بن یسار کہتے ہیں میں ابن عمر سے ملائیے کہا مجھے خبر دو حضرت کی صفت کی توریت میں کہا میں انسان و اللہ وہ موصوف ہیں توریت میں ساتھ بعض صفت کے جو قرآن میں ہے یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہداً ونبیاً وحرز اللامین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بقظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا یدفع بالسیدۃ السیدۃ ولكن یعفو و یغفر ولن یقبضہ اللہ تعالیٰ حتی یتیوبہ الملة العجاء بان یقولوا لا اله الا اللہ و یتفتح بہ اعینا عمیاء اذ انما صما وقلوبنا غلفا ۲ ابن عمرو نے کہا یہ آیت جو قرآن میں ہے یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہداً ونبیاً ونبیاً ونبیاً اسی طرح توریت میں ہے ہم معاویہ نے کہا ہم نے اپنے حضرت سے ایک بات سنی اللہ نے مجھ کو اُس بات سے نفع دیا فرماتے تھے توجہ پیروی شک کی لوگوں میں کر لگا تو انکو بگاڑ دیکھا سو میں اُن میں اتباع ریت کا نہیں کرتا ہوں کہ انکو بگاڑ دوں و یعنی ہر شخص کے حق میں بدگمان اور شک رہنا اچانہیں ہو اس شکلی مزاج ہونے سے لوگ بگڑ جاتے ہیں ہم ابو ہریرہ کہتے ہیں میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور ان دونوں آنکھوں نے دیکھا کہ حضرت نے اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں کھنسن یا حسین کے پکڑے اور پاؤں اُنکے حضرت کے قدم پر تھے اور حضرت فرماتے تھے چڑھ وہ لڑکا چڑھا حتیٰ کہ اُسے دونوں قدم اپنے حضرت کے سینے پر رکھے پھر حضرت نے کہا اپنا منہ کھول پھر اسکا بوسہ لیا پھر فرمایا اللہ احبہ فانی احبہ و یہ قصہ دلیل ہے کمال فضل و منقبت حسن یا حسین پر علیہما سلام اللہ تعالیٰ اور اس حدیث سے نہایت انبساط حضرت کا ساتھ لوگوں کے ثابت ہوا قرآن میں فرمایا ہوا انک لعلی خلق عظیمہ

باب مسکرا نے کا

۱۔ جریر کہتے تھے نہ دیکھا مجھ کو حضرت نے جب سے کہ میں اسلام لایا لیکن میرے منہ پر تبسم فرمایا

اور کہا داخل ہو گا اس دروازے سے ایک مرد غیر ذی یمن اُسکے چہرہ پر مسخ ملک ہی پر جریر
آئے وہ تبسم بطور انبساط کے تھا اور حق میں جریر کے ایک نوید مغفرت ہوئے

بر آسمان چارم سج بیارت	تبسمی ز تو بہر علاج می طلبد
------------------------	-----------------------------

۳ عائشہ کہتی ہیں میں نے حضرت کو کبھی مسنہ بہر کہ ہنستے نہیں دیکھا کہ آپ کا کوا نظر آئے بس ہی
تبسم کرتے تھے وہ کہتی ہیں اور جب بادل یا ہوا کو دیکھتے آپ کے چہرے میں پہچانا جاتا تھا
ای رسول خدا لوگ تو ابر کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اس امید سے کہ اُس میں پانی ہو گا اور
میں مکو دیکھتی ہوں کہ جب تم ابر دیکھتے ہو تو تمہارے چہرے میں کراہت پہچانی جاتی ہے کہ
ای عایشہ مجھ کو کس نے امن دیا ہے اس سے کہ اُس میں عذاب ہو ایک قوم ہو اسے
معذب ہوئی اور ایک قوم نے اس ابر سے عذاب دیکھا قالوا ہذا عارض مضطرب

باب ضحک کا

۱- ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کم کر ہنسنا بیشک کثرت ضحک کی مردہ کرتی ہے دل کو

مباد و در صد و بیشمار خندیدن	کہ صبح باخت نفس برد و بار خندیدن
------------------------------	----------------------------------

۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم بہت نہ ہنسا کرو کہ بہت ہنسنا دل کو مارتا ہے ۳ ابو ہریرہ کہتے ہیں
حضرت ایک گروہ پر اپنے اصحاب سے نکلے وہ ہنستے اور باتیں کرتے تھے فرمایا قسم ہے اُسکی جسکے
ہاتھ میں ہے جان میری اگر تم جانو جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تم تمہارا اور دو تم بہت پر چلے گئے
اور قوم کو رلایا اللہ نے حضرت کو وحی کی اے محمد تو کیوں نا امید کرتا ہے میرے بندوں کو تب پہر
آئے اور فرمایا ابشر واسعد و واقار بوا یعنی خوش ہو جاؤ اور سید ہو رہو اور اچھے کام کرو

باب جب سامنے آئے تو پورا سامنے آئی اور جب پیہر پہر تو پورے پیہر پہر

۱- ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت سے حدیث کرتے تو یوں کہتے حد ثنیہ اہدب الشفرین ابیض

توریتین

یا ایہا النبی

لک المتوکل

یعفو و لغیر

نہ اعدنا

نا اسلنا

بات سنی

نکو بگاڑ

لے حق میں

کہتے

دونوں

اور حضرت

مغفرت نے

کمال

ط حضرت

فرمایا

الکشمین اذا قبل اقبل جميعا واذا اذبراد بر جميعا لوترعين مثله ولن تراه يعني يهتد
 بحسب اُس شخص نے بیان کی ہے جو بہت لہنی لپکوں کا اور سفید پہلو ہے جب سامنے ہوتا ہے تو پورا
 ہوتا ہے اور جب پشت پیرتا ہے تو پوری پیرتا ہے یعنی مڑ کر نہیں دیکھتا بلکہ وقت اقبال و ادبار کے
 یکساں تمام بدن مقبل و مدبر ہوتا ہے کسی آنکھ نے ویسا شخص نہیں دیکھا اور ندیکے گی حسان
 بن ثابت نے کہا ہے

واحسن منك لو ترقط اعيني	واحسن منك لو تلاء النساء
خلقت هرا عن كل عيب	كانك قد خلقت كما تشاء

باب جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہے

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے ابو الیثم سے کہا تیرے پاس کوئی خادم ہے؟ کہا نہیں فرمایا
 ہمارے پاس جب قیدی آوین تو تو بھی آنا حضرت کے پاس دو اس آئے اونکے ساتھ تیسرا
 نہ تھا ابو الیثم آئے حضرت نے فرمایا ان دو میں سے ایک پسند کر لے کہا آپ ہی میرے لئے پسند
 کر دین فرمایا المستشاکر مومن لے اسکو کرینے اسکو نماز پڑھتے دیکھا ہے اور قبول کر اسکے حق میں
 وصیت خیر کی انکی عورت نے کہا تو نہ پہنچو گا اُس بات کو جو حضرت نے اسکے باری میں فرمائی ہے
 مگر یہ کہ تو اسکو آزاد کر دے کہایہ آزاد ہے حضرت نے فرمایا اللہ نے نہیں بھیجا کوئی نبی اور خلیفہ
 لکن اُسکی دو بھانہ ہوتے ہیں لیکہ وہ جو اسکو حکم معروف کا دیتا اور منکر سے منع کرتا ہے اور دو سرالطاف
 وہ جو اُسکے فساد میں قصور نہیں کرتا ہے اور جو بچا برے بھانے سے وہ بچ گیا ہے

باب مشورہ کا

۱۔ ابن عباس نے یہ آیت یون پڑھی و شاورهم فی بعض الامر حسن نے کہا واللہ
 مشورہ نہ لیا کسی قوم نے کبھی لکن راہ پائی اُسکی جو بہتر تھا پاس اُن کے پہر یہ آیت پڑھی

وامرہو شوریٰ بیہم

باب گناہ اُسکا جس نے اشارہ کیا اپنی بہائی پر غیر رشک کا یعنی مصلحتی

۱۔ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہو جس نے کہا مجھ پر بیٹے نہیں کہا، وہ بنا رکھے نشست گاہ اپنی آگ میں اور جس سے مشورہ لیا اُسکے بہائی مسلمان نے اور اس نے اشارہ کیا اُس پر بغیر رشک کے تو یہ خائن ہوا اُسکا اور جس نے فتویٰ دیا کوئی فتویٰ بغیر رشک کے تو اُسکا گناہ فتویٰ لینے والے پر ہو

باب دوستی رکھنا لوگوں کے درمیان

۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قسم ہر اسکی جسکے ہاتھ میں ہر چاریری داخل نہو گے تم حجت میں یہاں تک کہ مسلمان ہو اور مسلمان نہو گے تم یہاں تک کہ آپس میں دوستی رکھو اور سلام پہلنا دوست بنو اور دور رہو دشمنی سے کہ یہ حالقہ ہو میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ بال مؤنثی ہو و لکن دین کو مؤنثی ہو و حدیث دلیل ہر اس پر کہ باہم اہل اسلام کے اتحاد چاہئے نہ بغض و فساد کہ اس سے تنہا خرابی دنیا کی ہوتی ہے بلکہ دین بھی برباد جاتا ہو ۲۔ ابراہیم بن ابی اسید سے بھی مثل اسکے روایت ہے

باب الفت کا

۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ روح دو مومنوں کی ملاقات کرتی ہے ایک دن کی راہ میں اور نہیں دیکھا ہے ایک نے اون دو میں سے اپنے صاحب کو ف یعنی یہ ملاقات بسبب الفت غالباً کے ہوتی ہے اگرچہ سابقہ مصوری ہو ۲۔ ابن عباس کہتے ہیں تمہارے نعمتوں کا تو کفران اور رحم کا قطع ہوتا ہے جیسے مثل تقارب قلوب کے کوئی شے نہیں دیکھی یعنی ۵

خلل پذیر بود ہر بنا کہ می بینی

بجز بنائی محبت کہ خالی از خلل است

عمیر بن ابی جحہ کہتے ہیں ہم باتیں کرتے تھے کہ سب سے پہلے جو چیز کہ لوگوں سے اٹھ جائے گی وہ الفت ہے ۵

کیا چپ رہی ہو یا وہ کہیں جا کے گر گئی

ای جان تھمارے دور میں الفت کہہ گر گئی

باب مزاح یعنی ظرافت و خوش طبعی کرنے کا

۱- انس بن مالک کہتے ہیں حضرت اپنی بعض عورتوں پر آئے اُنکے ہمراہ ام سلمہ تھیں فرمایا یا
ابجشۃ مریدا سوقک بالقواریر یعنی اے ابجشہ آہستہ روی کر مانگنے میں ان شیشوں کے اقبالا
نے کہا حضرت نے وہ بات کہی کہ اگر کوئی شخص تم میں کا کتا تو تم اس پر عیب لگاتے وہ بات یہ ہے
سوقک بالقواریر عورتوں کو تشبیہ شیشوں سے دی سرعت کسر میں ابجشہ نام تھا شتریان
حدی خوان کا

یا حادی العیسى نقاً بالقواریر

کہو من قلوب رفاقِ اثر عیسٰی

۲ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت سے کہا آپ ہمسے مداعت کرتے ہیں یعنی مزاح فرمایا میں نہیں کہتا مگر
حق یعنی میری ہنسی و ظرافت بھی سچی ہوتی ہے سلم بکر بن عبید اللہ کہتے تھے حضرت کے اصحاب خنزیر بازی
کرتے جب حقایق ہوتے تو وہی رجال ہوتے یعنی باہم خوش طبعی کرتے لکن وقت تحقیق کے
علماء تھے ہم عائشہ نے پاس حضرت کے مزاح کیا انکی مان نے کہا اے رسول خدا بعض عبادات
یعنی مزاحات اس قبیلہ کنا نہ کے ہیں فرمایا بل بعض مزاحنا هذا للی یعنی بلکہ بعض مزاح ہمارا بھی
اسی قبیلہ کا ہے انس بن مالک کہتے ہیں ایک آدمی آیا وہ حضرت سے سواری مانگتا تھا فرمایا
میں تجھکو اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا اُس نے کہا اے رسول خدا بہلا میں اس ولد ناقہ کو کیا
کروں گا فرمایا وھل تلدا لابل الا النوق یعنی اونٹوں کو یہی اونٹنیاں تو جنتی ہیں

باب مزاح کرنے کا ساتھ بچے کے

۱- انس بن مالک کہتے ہیں حضرت اختلاط کرتے تا انکے میرے چھوٹے بھائی سے کہتے یا ابا عیبر
ما فعل الغنیر یعنی کوئی تھمارے چڑیا کیا کرتی ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے ماتمہ حسن حسین
کا پکڑا پہرہ انکے پاؤں اپنے پاؤں پر رکھ کر کہا اوپر چڑھو

باب حسن خلق کا

۱۔ حدیث ام الدرداء میں فرمایا ہے نہین ہر کوئی چیز ترازو میں زیادہ ہماری حسن خلق سے و حسن خلق سے مراد دوستی جملہ اخلاق ظاہر و باطن اور احسان صورت و معنی ہی نہ فقط کشادہ پیشانی و بشارت و جہ ۲ ابن عمر کہتے ہیں حضرت نہ بد کلام تھا اور نہ متکلف بکلام بد اور فرماتے تھے بہتر لوگ تمہارے وہ ہیں جنکے اخلاق بہت اچھے ہیں ۳ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے حضرت کو سنا فرماتے تھے میں خبر دو لگا تمکو کہ کون دوست تر ہے مجھ کو اور قریب تر ہے مجھ سے مجلس میں دن قیامت کے قوم خاموش رہی آپ نے دو مائیں بار اعادہ اس کلام کا کیا قوم نے کہا ہاں ای رسول خدا فرمایا احسنکو خلقا یعنی وہ شخص جس کا خلق بہت اچھا ہو ۴ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے انا بعثت لاکتم صالحی الاخلاق یعنی میری بعثت واسطے تمام اخلاق صالحہ کے ہوئی ہے ۵ عائشہ نے کہا اختیار نہین دیا گیا حضرت کو درمیان دو امر کے مگر جو ان میں آسان تر تھا اُسکو اختیار کیا جب تک کہ وہ گناہ نہ تھا اگر گناہ ہوتا تو بعد موم ہوتے اُس سے اور بدلانہ لیا حضرت نے اپنے نفس کا گریہ کہ اللہ کی کسی حرمت کا ہنگ ہوتا تو اللہ عزوجل کے لئے انتقام لیتے ع در عفو لذتی ست کہ در انتقام نیست ۶ عبد اللہ نے کہا اللہ نے بانٹا در میان تمہارے اخلاق کو جس طرح کہ بانٹا در میان تمہارا ارزاق کو اور اللہ دیتا ہے مال اُسکو جسکو دوست رکھتا ہے اور جس کو دوست نہین رکھتا اور نہین دیتا ایمان مگر اُسی شخص کو جسکو دوست رکھتا ہے اب جو کوئی بخل کرے مال کے خرچ کرنے میں اور ڈرے دشمن سے لڑنے میں اور خوف کرے رات کی مشقت اُٹھانے سے اُسکو چاہیے کہ وہ اس قول کو کثرت سے کہے لا الہ الا اللہ و سبحان اللہ و الحمد للہ واللہ اکبر یعنی یہ اقوال بدل ہیں سخا و جہاد و تہجد کے وللہ الحمد



باب حسن خلق کا جب کہ فقیہ ہو جاوین

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ آدمی اپنے حسن خلق سے درجہ قائم باللیل کا پالیتا ہے ۳۳ و سوا لفظ انکار فرمایا ہے بہتر تمہارا اسلام میں وہ شخص ہے جس کے اخلاق بہت اچھے ہوں جبکہ فقیہ ہو جا سکے ثابت بن عبید کہتے ہیں نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو جلیل تر جبکہ بیٹھے ہمراہ قوم کے اور نہ خوش نشین تراپنے گھر میں زید بن ثابت سے :

باب سخاوت نفس کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے نہیں ہر تو نگری کثرت سامان سے و لکن تو نگری نفس کی بے نیازی ہے یعنی تو نگری بدل ست نہ مال ۳۴ انس کہتے ہیں میں نے حضرت کی دس برس خدمت کی مجھے کہی اُن نے کہا اور جو شے میں نے نہ کی مجھے نہ کہا کہ تو نے یہ نہ کیا اور جو شے میں نے کی مجھے نہ کہا کہ تو نے کیوں کی ۳۵ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت رحیم تھے آپ کے پاس جو کوئی آتا اُس سے وعدہ کرتے اور پورا کرتے اگر آپ کے پاس کچھ ہوتا نماز کی اقامت ہوتی تھی کہ ایک اعرابی آیا اُس نے آپ کا کپڑا لپکا اور کہا میرا تھوڑا سا کام باقی رہ گیا ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اُسکو بھول جاؤں آپ اُسکے ہمراہ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ اُسکے کام سے فارغ ہوئے پھر اگر نماز پڑھی ۳۶ ابن زبیر کہتے ہیں میں نے ان دو عورتوں عایشہ و اسماء سے بڑھ کر کوئی عورت سخی تر نہیں دیکھی دونوں کا جو مختلف تھا عایشہ ایک شے کو دوسری شے کے ساتھ جمع کرتی رہتیں جب اُنکے پاس بہت سی چیزیں جمع ہو جاتیں تب بانٹ دیتیں اور اسما کل کے لئے کوئی شے اپنے پاس نہ رکھتیں :

باب شیخ یعنی نجل شدید کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جمع نہیں ہوتا غبار راہ خدا میں اور دھواں جہنم کا جو ف میں کسی بندے کے ہرگز اور نہیں جمع ہوتا شیخ و ایمان دل میں کسی بندے کے ہرگز و ظاہر سیاق یہ ہے کہ مراد

راہ خدا سے جہاد ہو لکن اگر عزم لفظ کا اعتبار کریں تو یہی ہو سکتا ہے اللہ کا فضل عظم اور کرم جم ہو ۳
 حدیث ابو سعید خدری میں رفعا آیا ہے کہ دو خصلتیں ہیں کہ نہیں جمع ہوتی ہیں مومن میں بخل و سوء خلق ۳
 ابن عباس کہتے ہیں حضرت سے پوچھا کون سا دین احب الی اللہ ہے کہا حنفیہ صحیحہ ۴ صحیح صدیق شیعہ کی
 ہم ابن عمر کہتے ہیں چار خصال ہیں جب وہ تجھ کو عطا ہوئے تو اب ضرر نہ کرے گی تجھ کو وہ چیز جو کہ الگ رہی ہے
 تجھ سے بخل و دنیا کے حسن خلق عفاف طہرہ و صدق حدیث و حفظ امانت ۵ ابو ہریرہ نے رفعا کہا ہے تم جانتے
 ہو کہ کون چیز بہت داخل کرتی ہے دوزخ میں کہا اللہ و رسول جانین فرمایا دوا جوف فرج و فم اور بہت
 داخل کرنے والی جنت میں تقویٰ اللہ کا اور حسن خلق ہے ۶ ام الدرداء کہتی ہیں ایک رات ابو الدرداء
 نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے روتے تھے اور کہتے تھے اللھم احسن خلقی فحسب خلقی صبح تک یونہی
 کہتے رہے میں نے کہا ای ابو الدرداء آج ساری تمہاری دعا نہ تھی مگر اسی حسن خلق میں کہا ای ام الدرداء
 بندہ مسلم اپنا خلق نیک کرتا ہے یہاں تک کہ وہ حسن خلق اس کو جنت میں لیجا سکے اور اپنے خلق کو بد کرتا ہے
 یہاں تک کہ بد خلقی اس کو دوزخ میں لیجائے گی اور بندہ مسلم بخش دیا جاتا ہے اور وہ سوتا ہوتا ہے
 میں نے کہا ای ابو الدرداء کیونکر اس کی مغفرت ہوتی ہے اور وہ نائم ہوتا ہے کہا اس کا بھائی رات کو اٹھ کر
 تہجد پڑھتا ہے اور اللہ سے دعا کرتا ہے اللہ اس کی دعا قبول کرتا ہے اور وہ اپنے بھائی کے لئے دعا کرتا ہے
 اس کے حق میں ہی اللہ دعا قبول فرماتا ہے اسامہ بن شریک کہتے ہیں میں پاس حضرت کے تھا اعراب
 آئے اور بہت سے اعراب آئے ادھر ادھر سے سب لوگ چپ ہو گئے سوا ان کے کوئی بات نہ کرتا تھا
 انہوں نے کہا ای رسول خدا کیا ہم پر حرج یعنی گناہ ہو گا و کذا امین امور ناس سے جولا باس بہا ہیں
 کچھ اشیاء کا ذکر کیا حضرت نے فرمایا ای اللہ کے بند اللہ نے حرج کو موقوف رکھا ہے مگر وہ شخص جس سے
 کسی امر ظلم کو فرض کر لیا ہے کہ وہ حاج و ملاک ہے کہا ای رسول خدا ہم دعا کریں فرمایا ان ای بندہ اللہ
 کے ثم وادار و کرد اللہ عزوجل نے کوئی بیماری نہیں بنائی مگر اسکے لئے شفا رکھی ہے سوا ایک بیماری

پالیتا ہے ۳ دور
 جبکہ فقہیہ ہو جا
 اور نہ خوش

میں بے نیازی
 جسے کہی اُن
 کہا کہ تو نے
 سے وعدہ کرتے
 پکا پکا کر پٹا
 لے ہر اکڑی
 ان دو قوتوں
 شے کو دوسری
 نہیں اور اسما

میں کسی بند
 ہے کہ مراد

کے کہا وہ کون ہے؟ رسول خدا فرمایا مجھ یا کہا ای رسول خدا بہتر چیز جو انسان کو ملی ہو کیا ہے
 فرمایا خلقِ حسن ۸۰ ابن عباس کہتے ہیں حضرت ابو دناں سے ساتھ خیر کے اور بڑے ابو دناں
 میں ہو جاتے تھے جبکہ جبریل آپ سے ملاقات کرتے جبریل ہر شب رمضان میں آتے حضرت اُنکو
 قرآن سناتے جبریل کی ملاقات سے حضرت سچ مرسلہ سے بھی زیادہ توجہ ادا ہوجاتے ۹ حدیث
 ابی مسعود انصاری میں فرمایا ہے حساب لیا گیا ایک شخص کا تھے پہلے لوگوں میں اُسکے لئے کوئی خیر
 نہ ملی لکن وہ ایک آدمی تھا کہ لوگوں سے ملتا جلتا رہتا اور آسودہ حال تھا اپنے غلاموں سے کتنا
 درگزر کرتا تھا تملک سے اللہ نے فرمایا فتنحقن احق بذلک منہ پھر اُس سے تجاوز فرمایا ۱۰
 نکتہ نوازی و انصاف پروری اسی کا نام ہے کہ جو کام بندے سے اچھا بنجائے وہ کام طرے سے
 اللہ کے حق میں بندے کے بالاولیٰ صادر ہو ۱۱ ابو ہریرہؓ نے کہا ہے سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ما یدخل الجنة قال تقوی اللہ وحسن الخلق قیل وما اکثر ما یدخل النار قال الا جوعا
 الفم والفرج ۱۲ ترجمہ اس حدیث کا پہلے گزر چکا ہے حدیث دلیل ہے اس پر کہ تقویٰ و خلقِ حسن جو
 دخول جنت ہوگا اور دوزخ میں جانا اکثر بسبب شہوت بطن و شہوت فرج کے ہوتا ہے یہ دونوں شہوت
 منجملہ مہلکات کے ہیں انکا بیان رسالہ لسان العرفان وغیرہ میں بسط سے کیا گیا ہے ۱۳ اناس بن
 سیمان انصاری نے حضرت سے بڑا شتم کو پوچھا تھا فرمایا بڑ حسن خلق ہے اور اِثم وہ ہے جو تیرے
 جی میں تنے بنے اور تو لوگوں کا مطلع ہونا اُسپر مکر وہ جانے ۱۴ اس سے بہتر و جامع حد
 حسنہ و سیئہ کی نہیں ہو سکتی یہ حد شامل جملہ انواعِ بُرا اور محیط جمیع اقسامِ آثام ہے

باب بخل کا

۱۔ جابر کہتے ہیں حضرت نے فرمایا کون سردار ہے تمہارا ای نبی سلمہؓ نے کہا جابر بن قیس مگر ہم
 بخیل جانتے ہیں فرمایا کون بیماری بدتر ہے بخل سے بلکہ تمہارا سردار عمرو بن الجموح ہے یہ عمرو

اُنکے اصنام پر جاہلیت میں مقرر تھا اور حضرت کی طرف سے ولیمہ کرتا جبکہ حضرت بیاہ کرتے **و**
 یعنی سخی النفس تھا حدیث دلیل ہے اس پر کہ مرد بخیل لائق سرداری کے نہیں ہوتا ہے سردار وہ ہے
 جو سخی جواد فیاض ہو ۳ ورا د کا تب مغیرہ نے کہا ہے کہ معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ کو خط لکھا کہ تُو نے
 حضرت سے جو شے سنی ہو وہ لکھ نہ بھیج مغیرہ نے لکھا کہ حضرت منع فرماتے تھے قیل وقال وخصاعت مال
 وکثرت سوال اور شمع و مات وحقوق اہمات وواد بنات سے **و** یہ سب چہ چیزیں ہیں جن سے
 شایع نے نہی فرمائی ہے قیل وقال سے مراد گپ شب زیادہ کوئی کلام فضول کرنا ہے اور منع سے مراد
 بخل اور مات سے مراد طمع کرنا ہے ۴ جابر کہتے ہیں سوال نہ کئے گئے حضرت کسی شے سے کہی اور آپ نے
 لاکھا ہو یعنی انکا کر لیا ہو **۵**

مگر با شہد لا الہ الا اللہ

ترفت لازبان مبارکش ہرگز

حدیث دلیل ہو دم بخل پر

باب مال صالح واسطے مرد صالح کے ہی

۱۔ عمرو بن معاص کہتے ہیں حضرت نے مجھ کو کھلا بھیجا اور حکم دیا کہ میں اپنے کپڑے و ہتھار دست
 کر کے آؤں میں نے ایسا ہی کیا اور آیا آپ وضو کر رہے تھے میری طرف غور سے دیکھا پھر نگاہ نیچی
 کی اور کہا اے عمرو میں چاہتا ہوں کہ تجھ کو ایک لشکر پارس کر کے بھیجوں اللہ تجھ کو غنیمت کا مال سے
 میں تیرے لئے مال کی رغبت صالح کرتا ہوں میں نے کہا انی لہ اسلام و رغبة فی المال انما اسلمت
 رغبة فی الاسلام یعنی میں کچھ مال کی رغبت و خواہش کے لئے مسلمان نہیں ہوا ہوں میں غنیمت
 اسلام کی وجہ اسلام لایا ہوں میں ہمراہ رسول اللہ کے رہوں گا فرمایا اے عمرو نعم المال الصالح
 للہ الصالح یعنی اچھا مال اچھے آدمی کے لئے ہونا چاہیئے :



باب جس نے صبح کی امن سے اپنے نفس میں

۱۔ عبید اللہ بن جحش انصاری رُفعا کہتے ہیں جس نے صبح کی اپنے نفس میں امن سے اور اپنے جسد میں وہ بغافیت رہا اور اُسکے پاس ایک دن کا طعام ہو تو گویا اُسکے لئے سناری دنیا جمع کر دی گئی **ف** حدیث دلیل پر زہد و قناعت اور عدم کفران نعمت پڑے

باب طیب نفس کا

۱۔ عبداللہ بن حبیب جنہی اپنے بہائی سے راوی ہیں کہ حضرت اصحاب پر باہر آئے آپ پر اثر مل گیا تھا اور طیب النفس تھے ہم نے گمان کیا کہ اپنے اہل کے پاس گئے ہونگے ہم نے کہا اور رسول خدا ہم آپ کو طیب النفس یعنی خوش دل دیکھتے ہیں فرمایا اے ان الحمد للہ پر ذکر غنا کا ہوا فرمایا کچھ درہنیں غنا کا واسطے اُسکے جو متقی ہوا وصحت واسطے متقی کے بہتر ہو غنا سے اور طیب نفس نعمت ہو ہم حدیث نواس بن سہمان انصاری گزر چکی ہو کہ اٹھ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اٹھ فقال البر حسن الخلق والاثم ماحال في نفسك وكرهت ان يطعم عليه الناس سم النس کہتے ہیں حضرت احسن واجود و اشجع مردم تھے ایک رات مدینہ والے گہرائے لوگ طرف آواز کے چلے حضرت او دہر سے اُنکے سامنے آئے لوگوں سے پہلے طرف آواز کے گئے تھے فرمانے لگے لن تراخوا لن تراخوا یعنی مت ڈرو مت ڈرو آپ ابو طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے پٹھان پر اسپر زین نہ تھا آپ کے گلے میں تلوار تھی فرمایا میں نے اس اس کے ایک دیا پایا یا یہ اسپ ایک دریا ہو ہم حدیث جابر میں رُفعا آیا ہو کہ ہر معروف صدقہ ہو اور منجملہ معروف کے ایک یہ ہو کہ ملے تو اپنے بہائی سے بکشا وہ رولی اور گرائے تو اپنے دلو سے برتن میں اپنے بہائی کے ۛ

باب عَمَلٌ مَلُوفٌ مَلِيٌّ وَاجِبٌ هِيَ

اس باب میں حدیث ابی ذر جس میں ذکر صنائع و اخلاق کا ہو گزر چکی ہو یعنی مُسْتَلِ النَّبِيِّ ﷺ

ای لا اعمال خیر قال ایمان باللہ و جہاد فی سبیلہ قیل فای الرقاب فضل قال اغلاھا ثمنا و نفسھا
 عند اھلھا قال افرایت ان لو استطع بعض العمل قال تعین صانعا او تصنع لاخرق قال افرایت
 ان ضعفتم قال تدع الناس من الشرف فانھا صدقة تصدقہا علی نفسک **ف** مراد
 صانع سے وہ ہرچہ کہ کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے صاحب صنعت ہے اخرق وہ جو امر واجب العلم سے
 جاہل ہو اور کوئی صنعت و کاریگری اُسکے ہاتھ میں نہ ہو حدیث ابو موسیٰ بھی پہلے اس سے گزرتی تھی
 ہر جس میں ذکر اعانت ملوث کا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے علی کل مسلم صدقة قال افرایت ان لو
 یجہد قال فلیعل فلیتفع نفسه ولیتصدق قال افرایت ان لو یستطع اولم یفعل قال العین
 ذال الحاجة الملهوف قال افرایت ان لو یستطع اولم یفعل قال فلیا مر با لمعروف قال
 افرایت ان لو یستطع اولم یفعل قال یمسک عن الشرف انما لہ صدقة **ف** تکرار ان اعمال
 کی مولف نے فقط بوجہ اختلاف لفظ ترجمہ الباب کی ہے و مان یہ لفظ تھا باب ان کل معرفت
 صدقة اور یہاں یہ لفظ ہے جو عنوان میں مذکور ہوا ترجمہ ان ہر دو حدیث کا باب شرا الین ذکر کیا
باب حسنی دعائی اللہ سے کہ اُسکے خلق کو اچھا کر دے

۱- حدیث ابن عمر دین آیا ہے کہ حضرت یہ دعا بہت کرتے تھے اللھم انی اسألك الصحة والعفة
 والامانة وحسن الخلق والرضا بالقدر **ف** جامعیت اس دعا کی ظاہر ہے کہ کوئی حسنہ
 خارج اسکے دائرہ سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت کو جو اسع الکلم عطا فرمائی تھی مہنر بن بابویس
 کہتے ہیں کہ ہم عائشہ پر داخل ہوئے ہم نے کہا اے ام المؤمنین حضرت کا خلق کیا تھا کہا انھا خلق قرآن
 تھا تم سورہ مومنون پڑھتے ہو قد اطلع المؤمنون پڑھو نہ بد نے پڑھا الی قولہ لفر وجھو حافظی کہ ایسی
 حضرت کا خلق تھا **ف** یعنی جس قدر اخلاق حسنہ کا ذکر قرآن میں آیا ہے وہ حضرت کا روزمرہ تھا
 رسالہ روزمرہ اسلام غالب اخلاق اسلام و عادات سید الانام پر مشتمل ہے لکن اکثر لوگ غافل

راپنے
 کیا جمع

اگر عمل کا

سوال خدا

و نہین

صحت

ولا کم

النس

وا کے

تراجوا

گلے

ین رفا

روئی

صلی
 النبی

معتل طبع بے شوق و کم ہمت ہیں انصاف کا کیا ذکر ہو علم باخلق ہی نہیں یہاں تک کہ اس زمانے میں حکم ع مساوی قیام عند قیام محاسن آب غالب منکرات زمانہ معروفات ٹھہر گئے ہیں و بالعکس اس عکس القضیہ کا انجام بحر قیام ساعت کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا واللہ اعلم

باب مومن طعنہ زن نہیں ہوتا ہی

۱۔ سالم بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ کو نہیں سنا کہ کہی کسی انسان کو لعنت کرتے ہوں بلکہ رفقاً کہتے تھے لایق نہیں ہو مومن کو کہ لعان ہو و ۲ جابر بن عبد اللہ نے رفقاً کہا ہو کہ اللہ دوست نہیں رکھتا ہو فاحش متفحش اور چیخنے والے کو بازاروں میں ف فاحش وہ ہو جو گالی کیے متفحش ہو جو تکلف بد زبان بنے ہم عائشہ نے کہا یہودی پاس حضرت کے آئے کہا السلام علیکم عائشہ نے کہا و علیکم و لعنکم اللہ و غضب اللہ علیکم فرمایا مہلایا عائشہ علیک بالرفق و ایاک و الغضب و الفحش یعنی بس اے عائشہ تو نرمی کیا کر اور سختی و بد زبانی سے بچ کہتا تھے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا فرمایا تو نے نہیں سنا کہ میں نے کیا کیا میں نے بد دعا انکی انہیں پر پیر دی سو میری دعا تو قبول ہوئی حق میں ان اور انکی بد دعا میرے حق میں قبول نہو گی ہم عبد اللہ نے رفقاً کہا ہو مومن طعان لعان فاحش بدی نہیں ہوتا یعنی بد زبان و معلوم ہو کہ ان امور کو منافات ہو ایمان سے ۵ ابو ہریرہ کا لفظ فحاشیہ ہو مرد و رویہ کو لائق نہیں ہو کہ امین ہو و یعنی ذو و حنین امین نہیں ہوتا ہو اور یہ ظاہر ہے کیونکہ اگر امانت دار ہوتا تو ہر ایک کے منہ پر اسکی سی نکلتا ۶ عبد اللہ نے کہا ہو اللہم اخلا المؤمن الفحش یعنی برا الیم خلق مومن کا یہ ہے کہ گالی گلو ج کرے علی نے کہا ہو لعن اللعان و مروان نے کہا یعنی وہ لوگ ملعون ہیں جو لوگوں کو لعنت کیا کرتے ہیں

باب لعان کا

۱۔ ابو الدرداء نے رفقاً کہا ہو کہ لعانین دن قیامت کے شہداء و شفعاء نہو گئے ۲ ابو ہریرہ رفقاً

اس زمانے
میر گئے ہیں
م

ہوں بلکہ
کو اللہ دوست
کے متفق وہ ہے
نے کہا
الفحش
کیا کافر یا
حق میں آ
فاحش
وہ ہر یہ کا
ہوتا ہے اور
الہم اخلا
عالمی

رہ رہا

کہتے ہیں صدیق کو بچا ہے کہ لعان ہو ف اور ب میر نام بھی صدیق ہو تو مجھ کو بھی اس عیب سے
بچانا ۳ حذیفہ کہتے ہیں تلامعن کیا کسی قوم نے لیکن ثابت ہو گئی انہیں لعنت یعنی غالباً عولعن
کاملا عن یہ ہوتا ہے جبکہ ملعون اسکا اہل نہیں ہوتا ۴

باب جس نے اپنے غلام کو لعنت کی پہر اسکو آزاد کر دیا

۱- عائشہ کہتی ہیں ابو بکر نے اپنے بعض غلاموں کو لعنت کی تھی حضرت نے فرمایا اے ابوبکر! لعن
و صدیقین کلا و رب الکعبۃ دو بار یا تین بار اسی طرح فرمایا اُسدن ابو بکر نے بعض قریق یعنی
غلام اپنے آزاد کر دیئے اور حضرت کے پاس آکر کہا کہ اب میں پہر ایسا کام نہ کروں گا ۵

باب تلامعن کرنا اللہ کی لعنت و غضب نار کے ساتھ

۱- حدیث سمرہ میں فرمایا ہے تم تلامعن نہ کرو اللہ کی لعنت اور اللہ کے غضب اور آگ کے ساتھ

باب لعنت کرنا کافر کو

۱- ابو ہریرہ نے کہا حضرت سے کہا کہ بد دعا کرو اللہ سے مشرکوں پر فرمایا میں لعن مبعوث نہیں ہوں
ولکن مبعوث ہوا ہوں رحمت و کرمہ و ما اسئلناک الا رحمة للعالمین شاید یہ اس حدیث کی ۶

باب تمام یعنی خیل خور کا

۱- ابراہیم بن ہمام کہتے ہیں ہم ساتھ حذیفہ کے تھے اُن سے کہا گیا کہ ایک آدمی بات عثمان کو پہنچایا کرتا
کہا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے داخل نہو گا جنت میں قتات یعنی تمام ۷ اسماء بنت یزید کہتی ہیں
حضرت نے فرمایا کیا خبر دون میں تمکو تمہارے خیال کی کہا ان فرمایا الذین اذا سرفوا ذکر اللہ یعنی
وہ لوگ جنکو دیکھ کر خدا یاد آئے کیا خبر دون میں تمکو تمہارے شرار کی کہا ان فرمایا چلنے والے چلو گے
لیکھ فساد ڈالنے والے درمیان دو ستون کے جستجو کرنے والے عیب کی حق میں برے لوگوں کے

باب جس نے چیمائی کی بات سن کر پھیلائی

۱۔ علی ابن ابی طالب نے کہا ہر کہ قائل فاحشہ اور شائع کرنے والا اسکا گناہ میں برابر ہیں ۲۔ شہیل بن عوف کہتے تھے یوں کہتے ہیں کہ جس نے فاحشہ سن کر پھیلا یا وہ شہیل اس کے جس نے فاحشہ ظاہر کیا س عطا کہتے تھے کہ شیعہ زنا پر نکال چاہئے کہ اُس نے فاحشہ کی اشاعت کی ہر ف ظاہر سیاق یہ ہے کہ مراد اس سے اظہار واقع ہونہ قذف مجرور پر جب قذف محضہ ہشتادوہ ہیں تو اس اشاعت پر بھی کچھ عذاب درکار ہے ؟

باب غیب کا

۱۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ انکو نو اعجاز مذاہب بذر افان من ورائہم بلادہ مدبر حاکم و امور امتا حلالہ و حرامہ یعنی تم جلد باز نہ بنو کہ جہٹ پٹ اذاعت کرنے لگو اور راز فاش کر دو تمہا کے پیچھے ایک بلائے سخت و درشت اور فتن و راز مدت نہایت شاق ہیں ۲۔ ابن عباس نے کہا تو جب چاہے کہ اپنے پار کے عیب ذکر کرے تو تو اپنے نفس کے عیوب کا ذکر کرے

ایک دم منافقہ نشین درکین خویش

خواہی کہ عیبہائی تو بر تو شود عیان

اہل عقل نے کہا ہر عیب مردم نمودن عیب خود بمردم نمودن است ۳۔ ابن عباس نے تفسیر و لاتفر و انفسکم میں کہا ہر کہ طعن بکرے بعض تمہارا بعض پر ہم ابو جہیر بن ضحاک کہتے ہیں ہمارے حق میں یہ آیت اتری ہے و لاتنابزوا بالقاب یعنی حق میں بنی سلمہ کے حضرت ہمارے پاس آئے ہم میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کے دو نام نہوں حضرت کہتے ای فلان لوگ کہتے ای رسول خدا وہ اس نام سے غصہ کرتا ہوا ۵۵ عکرہ کہتے تھے میں نہیں جانتا کہ کس نے اپنے صاحب کے لئے طعام تیار کرایا ابن عباس یا انکے ابن عم نے کہا اس درمیان میں کہ چو کری انکے روبرو کام کر ہی تھی کہ آنے میں ایک نے ان دونوں میں سے کہا ای زانیہ کہا چہ رہ اگر یہ تجھ کو دنیا میں حد نما رہے گی

تو آخرت میں تو ضرور ہی حد مار گئی کہا بھلا اگر ایسا ہی ہو کہا اللہ دوست نہیں رکھتا ہو فاحش
مستفحش کو یہ بات کہ ان اللہ لا یحب الفاحش المستفحش ابن عباس نے کہی تھی یہ حد
عبداللہ کی پہلے گز چکی ہو لیس المومن بالطعان ولا اللعان ولا الفاحش ولا البذی؛

باب تمارح کا

۱۔ ابو بکر کہتے ہیں ایک شخص کا ذکر پاس حضرت کے ہوا ایک مرد نے اسپرٹنا خیر کی فرمایا افسوس نہ
جنگو تو نے گردن اپنے بھائی کی کاٹ ڈالی بار بار یہی فرماتے رہے پھر کہا کہ اگر کوئی تم میں لا محالہ
مارح ہو تو یوں کہے احسب کذا وکذا اگر دیکھتا ہو کہ وہ اُسی طرح کا ہو حسیبہ اللہ اور کسی کا
ترکیہ اللہ پر نہ کرے ۲ ابو موسیٰ کہتے ہیں حضرت نے ایک مرد کو سنا کہ ایک مرد پر شتا کرنا ہو اور مبالغہ
سے کرتا ہو فرمایا ہلاک کی یا کاٹی تم نے پشت مرد کی و معلوم ہوا کہ مدح سے مدح کو نقصان
پہنچتا ہو تو پھر مارح کو بالادلی زیان شایان ہو گا ۳ ابراہیم سہمی کے باپ کہتے تھے ہم پاس عمر کے
بیٹے تھے کہ ایک مرد نے ایک مرد پر اس کے روبرو شتا کی عمر نے کہا عقرب الرجل عقرب اللہ ۴ عمر
کہتے تھے مدح بوجہ محمد راوی اثر نے کہا یعنی جیکہ اُسکو قبول کر لے؛

باب شتا کرنا اپنے صاحب اگر اسپرٹنا مومن ہو

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا نعم الرجل ابوبکر نعم الرجل عمر نعم الرجل ابو عبیدہ
نعم الرجل اسید بن حضیر نعم الرجل ثابت بن قیس بن شماس نعم الرجل معاذ بن عمرو
بن الجمح نعم الرجل معاذ بن جبل پھر فرمایا کہ بئس الرجل فلان و بئس الرجل فلان یہاں تک
کہ سات آدمی گئے و یعنی سات شخصوں کو اچا کہا اور سات کو بُرا بتلایا جنگو اچا فرمایا اُنکی طرف
سے اس بات کا امن تھا کہ وہ اپنی شتا سُکر عجب نکر ٹنگے ۲ عایشہ نے کہا ایک مرد نے حضرت سے اُن
چاؤ فرمایا بئس ابن العشیۃ جب وہ اندر آیا حضرت اُسکے لئے ہشاش ہوئے اور اُسکے

ابن شہیل
یاسم عطا
یہ ہو کہ مراد
ت پر یہی

اعلیٰ و
کر دو مہما
کنے کہا تو

تفسیر
کہتے ہیں
کے پاس
ول خدا
عام تیار
ی کر اٹھ
سے گی

ساتھ انبساط کیا جب وہ چلا گیا تو ایک دوسرے شخص نے اذن چاہا فرمایا نعم ابن العشیرۃ جب وہ داخل ہوا اُسکے ساتھ ویسا انبساط نکلیا جیسا کہ اُس دوسرے کے ساتھ کیا تھا اور نہ ویسی ہشاش کی جیسی کہ اُس دوسرے کے ساتھ کی تھی جب وہ باہر گیا بیٹے کہا ای رسول خدا تم نے فلان کے واسطے یوں کہا اور ہشاش ہوئے اور فلان کے واسطے یوں کہا اور اُسکے ساتھ ویسا برتاؤ نکلیا فرمایا ای عائشہ ان من شر الناس من اتقى الفحشه یعنی وہ بہت بُرا آدمی ہو جس سے بسبب اُسکی بدزبانی کے پرہیز کریں:

باب خاک ڈالو منہ میں مدح کرنے والوں کے

۱۔ ابو عمر کہتے ہیں ایک آدمی کھڑے ہو کر ایک امیر پر امر امین سے شکر کرنے لگا متحدہ اُسکے منہ میں خاک ہونے لگے اور کہا ہکو حضرت نے حکم دیا کہ ہم وجوہ ملاحین میں خاک ڈالیں ۲ عطاء بن رباح کہتے ہیں کہ ایک مرد کی مدح کرتا تھا نزدیک ابن عمر کے ابن عمر اُسکے منہ کی طرف خاک پھینکے لگے اور کہا حضرت نے فرمایا ہو جب تم دیکھو مدح کرنے والوں کو تو جو نکو اُنکے منہ میں مٹی ۳ رجاء بن ابی رجاء کہتے ہیں میں ایک دن محجن کے ساتھ آیا اور مسجد اہل بصرہ تک پہنچا بریدہ سلمیٰ ایک باب پر ابواب مسجد سے بیٹھے تھے مسجد میں ایک شخص تھا اُسکو سکہ کہتے تھے وہ نبی نماز پڑھتا تھا جب ہم باب مسجد تک پہنچے وہ ایک چادر اوڑھے تھے اور بریدہ صاحب مزاحات تھے یعنی مرو لطفیف ظریف کہا امحجن تم ایسی نماز پڑھتے ہو جیسے سکہ پڑھتا ہو محجن نے کچھ جواب نہ دیا اور پھر سے اور کہا حضرت نے میرا تہہ کپڑا ہم چلنے لگے یہاں تک کہ اُحد پر چڑھے حضرت نے دمان سے طرف مدینہ کے جہانکا اور کہا ویل امھا من قریۃ یتزکھا اھلہا کا عمر انکون یعنی خرابی ہو اس قریہ کی اُسکے لوگ اسکو چوڑ دینگے جبکہ یہ خوب آباد ہوگا یہاں دجال آوے گا ہر باب پر اسکے ابواب سے ایک فرشتہ کھڑا ہوگا دجال اندر اسکے نجا سکے گا یہاں تک کہ جب ہم مسجد میں آئے حضرت نے ایک

آدمی کو دیکھا کہ نماز پڑھتا ہوا اور سجدہ و رکوع کرتا ہی مجھے فرمایا یہ کون ہو میں لگا اسکی تعریف کرنے مبالغہ سے مینے کہا ای رسول خدا ہذا فلان و ہذا فرمایا ٹھیرا سکونہ سنا کہ تو اسکو ہلاک کر دے پھر حضرت چلے یہاں تک کہ جب نزدیک حجروہ کے پہنچے تاہم جھٹکے اور فرمایا ان خیر دیکھو ایسے تین بار اسی طرح کہا یعنی بہترین تمہارا وہ ہو جو سہل تر ہو؛

باب شعر میں مدح کرنا

۱- اسود بن سیرع کہتے ہیں میں پاس حضرت کے آیا مینے کہا ای رسول خدا آپ نے اللہ کی حمد بہت محاسن سے کی اور اللہ نے آپ کی مدح کی فرمایا میں تیرا رب حمد کو دوست رکھتا ہوں میں حضرت کو شعر پڑھ کر سناتے لگا اتنے میں ایک مرد وراز قد اصلع نے اذن چاہا حضرت نے کہا اب تو سکوت کرو وہ شخص آیا اور ایک ساعت بات کر کے چلا گیا مینے پھر شعر پڑھنا شروع کیا وہ شخص پھر آیا حضرت نے پھر مجھ کو چپ کیا وہ چلا گیا دو یا تین بار اسی طرح اُس نے کیا مینے کہا یہ کون شخص ہو جسکے لئے آپ نے مجھ کو چپ کر دیا فرمایا ہذا اجل لا یحب الباطل یہ ایک شخص ہو کہ باطل کو دوست نہیں کرتا **و** حدیث شعر ہو شعر کے باطل ہونے پر خصوصاً جبکہ حمد خدا و رسول میں نہاد و حکمت سے خالی ہو ۲ اسود بن سیرع کہتے ہیں مینے حضرت سے کہا مدحتک و مدحت اللہ عزوجل **و** اس سے جواز حضرت کی مدح کا نکلا لکن مبالغہ و اطراء سے پرہیز چاہئے حضرت نے خود اپنی مدح میں مبالغہ کرنے سے منع فرمایا ہو تا بدیگر سے چہ رسد شعراء اسلام یا بعض علماء اعلیٰ یا مشائخ کرام کی بالا خوانی اس بارہ میں محبت شرعی نہیں ہو بلکہ محمل افسوس دینے ہو عفا اللہ عنہم؛

باب شاعر کو خوفِ شر سے دینا

۱- ابو یحییٰ کہتے ہیں ایک شاعر پاس عمران بن حصین کے آیا اُسکو کچھ عطا کیا اُس نے کہا تم شاعر کو دیتے ہو کہا ابقی علی عرفی میں اپنی آبر و بچاتا ہوں؛

باب دوست کا اکرام اس طرح نکری کہ اشتقاق گزی

۱- ابن عون محمد سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے اکرام نہ کر تو اپنے دوست کا اس طرح کہ اسپر گران گذرے

باب زیارت کا

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جب عیادت کرتا ہو مرد اپنے بھائی کی زیارت کرتا ہو اسکی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو اچھا اور تیرا چلنا اچھا تو نے اپنی جگہ بہشت میں بنائی ۳۴ ام در داو کتنی ہیں زیارت کی ہماری سلمان نے مدائن سے طرف شام کے پایادہ اور وہ ایک کمل اوڑھے تھے اور اندر در یعنی سر او بل کمر سے کہو سے ہوئے ابن شہود نے کہا سلمان کو دیکھا اوپر ایک کمل تھا وہ مطہم الراس ساقط الاذنین تھے یعنی ارش انسنے کہا گیا تم نے اپنے نفس کو بد صورت کر لیا کہا ان الخیر خیر الاخرۃ

باب کسی قوم کی زیارت کو جانا اور انکے پاس کھانا کھانا

۱- انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت نے زیارت کی ایک اہل بیت انصار کی پر انکے پاس کھانا کھایا جب باہر نکلے حکم دیا ایک جگہ کا گھر میں وہاں بساط پر پانی چڑک دیا اسپر نماز پڑھی اور انکے لئے دعا کی ۳ ابو طلحہ نے کہا عبد اللہ بن ابی اسامیہ پاس ابو العالیہ کے آئے وہ اون کا کپڑا پہنے ہوئے تھے ابو العالیہ نے کہا یہ کپڑے رہبان کے ہیں مسلمان جب ایک دوسرے کی ملاقات کرتے تجمل کرتے ۳ عبد اللہ بن ابی اسامیہ نے کہا اسامیہ نے ایک جہ طیارہ کا کھانا لا اسپر ایک رقعہ بالشت برابر دیباچ کا تھا اور ہر دو سنگان اس کے مکھوف بدیباچ تھے کہا یہ جہ رسول خدا صلعم کا جسکو وہ واسطے وفود کے اور دن جمعہ کے پہنتے تھے ۴ ابن عمر نے کہا عمر نے ایک حد استبرق کا پایا اسکو پاس حضرت کے لئے اور کہا آپ اسکو خرید لو اور جمعہ کے دن پہنا کرو یا جب کسی جگہ سے اچھی آیا کرین فرمایا اسکو وہ شخص پہنتا ہو جسکا حصہ آخرت

سندین
مکملہ نوی
سر ۱۲
مکملہ نوی
۶ یض

میں نہیں ہو حضرت کے پاس محلّ آئے ایک محلّ پاس عمر کے بھیجا اور ایک اسامہ کو اور ایک علی کو عمر نے کہا اور رسول خدا آپ نے میرے پاس بھیجا اور میں نے سنا جو آپ نے اس بارہ میں فرمایا تھا کہا تو اسکو فروخت کر ڈال یا کوئی کام اپنا اس سے نکال :

باب فضیلت ملاقات کی

۱۔ ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ایک مرد نے زیارت کی اپنے بھائی کی ایک گائون میں اللہ نے ایک زشتہ اُسکی راہ پر لگا رکھا اُس نے کہا تو کہاں جاتا ہو کہا میرا ایک بھائی ہو اس گائون میں کہا اُسکی کوئی نعمت ہو تجھ پر جسکی رعایت تو کرتا ہو کہا نہیں میں اُسکو اللہ کی راہ میں دوست رکھتا ہوں اُس نے کہا میں اللہ کا قاصد ہوں طرقتیرے اللہ نے تجھ کو دوست رکھا جس طرح تو نے اُس کو دوست رکھا :

باب آدمی ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور حق نہیں ہو اسی ساتھ اُنکے

۱۔ ابو ذر نے کہا میں نے حضرت سے عرض کیا کہ کوئی شخص ایک قوم کو دوست رکھتا ہے اور عمل میں لائق ساتھ اُنکے نہیں ہو سکتا فرمایا انت یا اباذر مع من احببت میں نے کہا انتی احب اللہ ورسولہ فرمایا انت مع من احببت یا اباذر یہ حدیث ایک مردہ جان بخش او فوید روح افزا ہو واسطے محبان خدا و رسول و صحابہ و اہل بیت و صلحاء راست کے سلفا و خلفا کیونکہ اس میں خوشخبری دی ہے الحاق کی باوجود قصر عمل و طول اہل کے ۲ انس کہتے ہیں ایک مرد نے حضرت سے سوال کیا کہ ای نبی اللہ قیامت کب ہوگی فرمایا تو نے اُسکے لئے کیا تیاری کی ہو اُس نے کہا میں نے کچھ بڑی تیاری نہیں کی اتنی بات ہو کہ میں اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہوں فرمایا اللہ مع من احب الناس کہتے ہیں فما لایت المسلمین فرحوا بعدک السلام

اللہ ما فرحوا بوجہک :

باب فضیلت کلان سالگی

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جس نے رحم کیا ہمارے صغیر پر اور نہ پہچانا حتیٰ ہمارے بڑے کا وہ ہم میں سے نہیں ہے ۲ ابن عمر کا لفظ بھی رفقاً یون ہی ہے کہ من لمرحوم صغیرنا و یعرف حق کبیرنا فلین منایہ حدیث ان سے بطریق دیگر بھی آئی ہے ۳ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کا لفظ رفقاً یہ ہے لیس منامن لمرحوم صغیرنا و یحکم کبیرنا و یحکم صغیرنا ہم ابو امامہ کا لفظ رفقاً یون ہی من لمرحوم صغیرنا و یحکم کبیرنا فلین منامن لمرحوم صغیرنا و یحکم صغیرنا ان سب الفاظ کے متقارب یکدیگر میں ہیں اخلاق نے کہا ہے کہ بڑے کو برابر باپ کے سمجھے اور برابر کو بجائی برادر اور خرد کو بچائے پس سر

باب اجلال کبیر کا

۱۔ اشعری نے کہا ہے مجملہ اجلال خدا کے ایک الہام کرنا ہی بڑا ہے مسلمان کا اور حامل قرآن کا جو اس میں غالی اور اس سے جانی نہیں ہے اور اگر ام کرنا بادشاہ عادل کا ف غالی وہ ہے جو اپنی کوشش تجوید قرات میں بغیر فکر صرف کرتا ہو جانی وہ ہے جو قرات چوڑ کر تاویل تفسیر میں مشغول ہوتا ہو ۲ ابن عمر کا لفظ رفقاً یہ ہے لیس منامن لمرحوم صغیرنا و یحکم کبیرنا

باب جو بڑا ہو وہی ابتدا کلام و سوال کری

۱۔ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی شمرہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل و محیصہ بن مسعود خیبر میں آئے اور نخل میں متفرق ہو گئے عبداللہ بن سہل مارے گئے عبدالرحمن بن سہل و حوالیدہ و محیصہ لہران مسعود پاس حضرت کے آئے اپنے صاحب کے امر میں گفتگو کرنے لگے عبدالرحمن نے بات چیت شروع کی یہ اصغر قوم تھے حضرت نے عبدالرحمن سے کہا کہ لکبر یعنی بڑے کو بات کرنے دے یہ بھی نے کہا یعنی لیلاً الکلام الا کبر تب انہوں نے دربارہ صاحب خود گفتگو کی حضرت نے فرمایا تم اپنے قتیل یا صاحب کے مستحق ہو سکتے ہو چپاس قسمین کہا کر کہا ای رسول خدا یہ

ایک ایسا امر ہو جس کو ہم نے نہیں دیکھا فرمایا یہو دچاس قسین کہا کرتے ہی ہو جائیں گے کہا ای رسول
وہ قوم کفار میں تب حضرت نے اپنے پاس سے فدیہ دیا یعنی دیت دی سہل کہتے ہیں اُن اونٹوں
میں سے بیٹے ایک نافر پایا کہ وہ اُنکے تھان میں داخل ہوا اُسے ایک ٹھوکر اپنے پائوں کی کھجوری

باب جب بڑا بات نہ کرے تو کیا چھوٹا گفتگو کرے

۱۔ ابن عمر کہتے ہیں حضرت نے فرمایا مجھے خبر دو ایک درخت کی کہ اُسکی مثال جیسے مسلمان اُسکا
سیوہ ہر وقت اذن سے اُسکے رب کے آتا ہو اُسکے پتے نہیں چڑتے میرے جی میں آیا کہ وہ کج
کا درخت ہو لیکن میں نے کلام کرنا مکروہ جانا اور مان ابو بکر و عمر تھے جب وہ کچھ نہ بولے تو حضرت
نے فرمایا یہ نخلہ ہو جب میں ہمراہ باپ کے باہر نکلا میں نے کہا ای باپ میرے جی میں یہ بات
آئی تھی کہ وہ درخت نخلہ ہو کہا تجھ کو کس نے منع کیا تھا کہ تو کہے اگر تو کہتا تو مجھ کو یہ کہنا تیرا کذا
و کذا سے دوست تر ہوتا کہا مجھ کو کسی نے منع نہیں کیا مگر میں نے تم کو اور ابابکر کو بات کہتے نہ دیکھا
اس لئے اپنا بولنا مکروہ جانا

باب بڑوں کو سردار بنانا

۱۔ حکیم نے کہا میرے باپ قیس بن عاصم نے مرتے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ اللہ سے
ڈرو اور اپنے بڑے کو سردار بناؤ قوم جب اپنے بڑے کو سردار بناتی ہو تو اپنے آباء کی خلعت
ہوتی ہو اور جب کسی چھوٹے کو سردار ٹھیراتی ہو تو حقیر کرتی ہو آباء کو اُنکے اکفاد یعنی برابر والوں
میں اور مال لو اور خرچ کرو کہ یہ مال شرف کریم ہو اور اسکی وجہ سے بے نیازی حاصل ہوتی ہو
لیڈم سے اور بچہ سوال کرنے سے کہ مسئلہ مردم آخر کسب مرد ہو اور جب میں مرجاؤں تو نوہ نہ کرو
کیونکہ حضرت پر نوہ نہیں کیا گیا اور بعد موت کے مجھے ایسی زمین میں دفن کرو کہ بکر بن اہل
نجا نے کہ میں کہاں دفن ہوں کیونکہ میں اُسے جاہلیت میں مغالط کرتا تھا

باب نیا پہل کا چھوٹے بچے کو جو حاضر ہو

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا، حضرت کے پاس جب گد پہل لاتے فرماتے اللھم بارک لنا فی مدینتنا و مدنا و صاعنا بركة مع بركة پہر بچوں میں جو سب سے زیادہ چوٹا ہوتا اور آپ کے پاس اُسدم حاضر ہوتا اُسکو ویدیتے **ف** مناسبت اس مناولت کی ظاہر ہو کہ ثمرہ جدید اور ولد صغیر دونوں حدیث الحدیث بالرب ہوتے ہیں اور ولد ان طرف ثمرات کے جلد جھکتے ہیں :

باب رحمت کرنا صغیر پر

۱۔ حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ میں رفعاً آیا ہے لیس منامن لہو رحمہ صغیرا و یعرف حق کیدنا یعنی وہ ہماری راہ پر نہیں ہو جو چھوٹے پر مہربان نہو اور بڑے کے حق کو نہ پہچانے اس میں اپنا اور پرایا دونوں برابر ہیں :

باب معانقہ کرنا صبی سے

۱۔ یعلیٰ بن مرہ کہتے ہیں ہم باہر نکلے ساتھ حضرت کے اور بلائے گئے طعن طعام کے ناگمان حسین راہ میں کیل رہے تھے حضرت نے شتابی کی سامنے قوم کے پہرہ دونوں ہاتھ اپنے پیلائے کہی اوہر ہاتھ لاتے اور کہی اوہر لیجاتے حسین کو ہنساتے یہاں تک کہ انکو پکڑ لیا اور ایک ہاتھ اپنا انکی ٹھوڑی میں اور دوسرا سر میں رکھ کر گلے سے لگایا اور پیار کیا پھر فرمایا حسین منی وانا منہ احب الله من احب الحسين والحسين سبط من کلا سبطا **ف** حدیث دلیل ہے معانقہ و تقبیل صبیان پر اور اس میں تنقیب ہی اہل بیت رسالت کی اور انکو طعن اپنے منسوب کیا ہے اور خبر دی ہے کثرت سادات کی نسل حسین سے :

باب بوسہ لینا مرد کا چھوٹی لڑکی کو

۱۔ بکیر نے دیکھا کہ عبداللہ بن جعفر زینب بنت عمر بن سلمہ کا بوسہ لیتے تھے وہ دو برس کی

یا قریب دو سال کے ہوگی ۲ حسن نے کہا اگر تجھے بن سکے کہ تو ندیکے طرف بالون کے کسی ایک کے اپنے گھر والوں میں سے مگر یہ کہ تیری بی بی ہو یا دختر کہ تو تو ایسا کر:

باب ہاتھ پیرنا سر پر بچے کے

۱- یوسف بن عبداللہ بن سلام نے کہا نام رکھا میرا حضرت نے یوسف اور محکو اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر ہاتھ پیرا ۲ عائشہ کہتی ہیں کہ میں پاس حضرت کے گڑیوں سے کیلتی تیری ساتھ والیان تھیں جو میرے ساتھ کیلا کرتے تھے جب حضرت آئے تو وہ چپ جاتیں حضرت اُنکو میرے پاس بھیجتے تاکہ وہ میرے ساتھ کیلیں:

باب چھوٹے بچے سے کنا ای بیٹے

۱- ابو عجلان محاربی کہتے ہیں میں ابن الزبیر کے لشکر میں تھا میرے چچا کا ایک بیٹا مر گیا اور اُس نے وصیت کی تھی ایک شتر کی راہ خدا میں منے اُسکے بیٹے سے کہا مجھے وہ اونٹ دیدے میں ابن الزبیر کے لشکر میں ہوں اُس نے کہا ابن عمر کے پاس چل ہم اُسے پوچھ لیں ہم پاس ابن عمر کے آئے کہا اے ابابعد الرحمن میرے باپ کی وفات ہو گئی اُنہوں نے ایک اپنے اونٹ کی وصیت راہ خدا میں کی ہے اور یہ میرے چچا کا بیٹا لشکر ابن الزبیر میں ہو گیا میں اسکو وہ اونٹ دیدوں ابن عمر نے کہا یا بھئی اے بیٹے میرے اللہ کی راہ ہر عمل صالح ہو اگر تیرے باپ نے یہی وصیت اپنے حمل کی راہ خدا و جل میں کی ہے تو جب تو کسی قوم مسلمان کو دیکھے کہ وہ کسی قوم مشرکین سے لڑتی ہو تو یہ اونٹ اُنکو جو اللہ کر فاقہ ہذا واصحابہ فی سبیل غلمان قوم الیہم یضع الطابع

۲ حدیث دلیل ہے اس پر کہ لفظ سبیل اللہ ہر عمل صالح کو شامل ہے اگرچہ غالباً اطلاق اس لفظ کا غزو و جہاد پر آتا ہے ۳ حدیث جریر بن زبیر سے روایا ہے من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ عز وجل یعنی جو کوئی لوگوں پر رحم نہیں کرتا ہو اللہ بھی اُس پر مہربان نہیں ہوتا ہے ۴ مناسبت اس حدیث کی

ترجمہ باب سے اسی قدر ہو کہ صغیر کو یا نبی کہنا منجملہ ارحم کے ہو ۳۴ قبیصہ بن جابر نے عمر کو سنا کہتے تھے جو رحم نہیں کرتا وہ رحم نہیں کیا جاتا اور نہیں بخشا جاتا وہ شخص جو بخشا نہیں اور نہ معاف کیا جاتا ہر شخص جو معاف نہیں کرتا اور بچایا نہیں جاتا وہ شخص جو نہیں بچاتا **ف** حاصل یہ ہے کہ ہر شخص کے ساتھ مہربانی برتاؤ کیا جاتا ہو جیسا برتاؤ وہ لوگوں کے ساتھ کرتا ہو مثل سایرین آیا ہے کما تدرین تذا ان پس اگر کوئی شخص ارحم غافر عافی واقعی ہو تو مرحوم مغفور معفو و متوفی ہوگا والا فلا:

باب چہم کہ اُسکو جو زمین میں ہے

۱- جابر نے عمر سے روایت کیا ہے کہ لا یرحم من لا یرحم ولا یعفو من لا یعفو ولا ینیب علی من لا ینیب ولا یتوب من لا یتوب فی اس اثر کا ترجمہ گزر چکا ۲ معاویہ بن ذہ اپنے باپ سے راوی ہیں کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا اے رسول خدا میں بکری بیچ کر تا ہوں مجھے اُسپر رحم آتا ہے یا یونہی بکری پر رحم کرتا ہوں کہ اُسکو بیچ کر دے تو فرمایا الشاکۃ ان رحمتنا رحمت اللہ دوبار اسی طرح کہا یعنی اگر تجھکو بکری پر رحم آتا ہے تو اللہ تجھپر رحم کرے گی **ف** یہ دلیل ہے اس پر کہ ارحم ذی حیات نزدیک اللہ کے مرحوم ہوتا ہے اللھم ارحنا ۳ ابو ہریرہ کہتے ہیں میں نے صدیق مصدوق ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے لا تنزع الرحمة الا من شقی چہنی نہیں جاتی رحمت و مہربانی مگر شخص بد بخت سے ہم جبریر نے رفعا کہا ہے من لا یرحم الناس لا یرحمہ اللہ اس کا ترجمہ گزر گیا بوجہ سند دیگر مکرر آئی ہے:

باب حمت عیال کا

۱- حدیث انس بن مالک میں آیا ہے کہ حضرت ارحم مردم تھے ساتھ عیال کے آپ کا ایک فرزند شیر خوار تھا ناحیہ مدینہ میں شوہر اُسکی دودھ پلانے والی کا آہنگ تھا ہم اُسکے پاس جایا کرتے اُسکا گہرا ذخرسے دُغان دار ہوتا حضرت اُس بچے کو پیار کرتے اور سونگتے ۴ ابو ہریرہ

کہتے ہیں حضرت کے پاس ایک مرد آیا اسکے ساتھ ایک بچہ تھا وہ اُس بچے کو لپٹائے لیتا تھا
فرمایا کیا تجھ کو اسپر رحم آتا ہے کہا مان فرمایا اللہ ارحم بک منک بہ وہو ارحم الراحمین
یعنی اللہ کی رحمت تجھ پر تیری رحمت سے اس بچے پر زیادہ تر ہے حدیث دلیل ہے رحمت عیال پر
خلق کو عیال اللہ کہتے ہیں کیونکہ رب سارے خلق کا اللہ ہے اور اللہ ارحم الراحمین ہے تو
اُسکا رحم سب لوگوں کو شامل و عام ہے و اللہ ارحم اور کامل ظہور اس مرحمت کا دین آخرت کے
ہو گا کیونکہ یہ مان سب میں ایک رحمت ہے اور وہ ان اس رحمت سمیت سو چستین ہونگی و اللہ العزیز

باب رحمت بہائم کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے کہ ایک آدمی راہ میں چلا جاتا تھا اُسکو زور کی پیاس لگی
اُس نے ایک گنواں پایا وہ اُس میں اُترا اور پانی پیا پھر باہر نکلا ایک گتے کو زبان نکالے دیکھا
کہ ماری پیاس کے مٹی کھا رہا تھا اُس شخص نے کہا اس گتے کو بھی ویسی ہی پیاس لگی ہے جیسی
پیاس مجھ کو لگی تھی کنوئین میں اُتر کر اپنا موزہ پانی سے بہرا اور اُسکو دہن سے پکڑ کر اُس گتے
کو پلایا اللہ نے اُسکا شکر مانا اور اُسکو بخش دیا کہا اے رسول خدا کیا ہے کو بہائم میں اجر ہے فرمایا
فی کل ذات کبد رطب اجر یعنی ہر جگر تر میں ثواب ہے یہ بیان ہے اللہ کی نکتہ نوازی کا
بحکم فمن یعمل مثقال ذرۃ خیر ایدہ ۲ ابن عمر رفعاً کہتے ہیں کہ غضب ہوئی ایک عورت چچے
ایک بلی کے اُسکو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ ماری بہوک کے وہ مر گئی یہ عورت اُسکی وجہ سے
دوزخ میں گئی واللہ اعلم اُس سے کہا گیا کہ نہ تو تو نے اسکو کم لایا اور پلایا جبکہ باندھ رکھا تھا
اور نہ تو نے اُسکو چھوڑ دیا کدہ میں کے کپڑے مکوڑے کھاتی ہے یہ ذکر ہے اللہ کی نکتہ گیری کا
بحکم فمن یعمل مثقال ذرۃ شرا یدہ ۳ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے ارحموا رحموا واغفروا یغفر اللہ
لکم یعنی رحم کرو کہ تم پر رحم کیا جائے اور قصو معاف کر دے کہ اللہ تجھ کو بخشے خرابی ہے واسطے اتنا

قول کے یعنی بات سُنکر یا دینیں رکھتے خرابی ہو واسطے اصرار کرنے والوں کے جو اپنے فعل پر جیسے ہوئے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ حدیث ابو امامہ میں رُفعا آیا ہے من رحم ولود یحیة رحمہ اللہ یوم القیامة یعنی جو شخص رحم کرے یا اگرچہ ذبیحہ پر ہو تو رحم کریگا اُسکو اللہ دن قیامت کے فیجہ پر رحم کرتا اس طرح ہوتا ہے کہ اُسکو تیز چری سے بچ کرے کُند آگ سے بسمل کر کے چھوڑے کہ جان اُسکی سختی سے دیر میں نکلے دوسری حدیث میں آیا ہے اِذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ :

باب چڑیا کے انڈے کو لیے لینا

۱۔ عبد اللہ کہتے ہیں حضرت ایک منزل میں اُترے ایک مرد نے انڈے چھوڑے لے لئے وہ ایک ظاہر ہو شل کنجشک کے چھوڑے حضرت کے سر مبارک پر اُڑنے لگی فرمایا تم میں سے کس نے اُسکو انڈے لیکر ستایا ہے ایک مرد نے کہا میں نے اُسکے انڈے لئے ہیں فرمایا پھر دے اُس پر رحم کیا

باب پرندہ کا پیچہ میں رکھنا

۱۔ ہشام بن عروہ کہتے ہیں ابن الزبیر مکہ میں تھے یعنی وہاں کے خلیفہ اور اصحاب حضرت چڑیوں کو تقصص میں اُٹھاتے تھے اس میں دلیل ہے جو اصل طیر پر اقصا میں

ادراکن دولة صحبة القناص
فلسین حسن تبسم القرآن

طوبی لطیر من فی الاقصا
ادراکن صیادا ملحقا باسما

۳۔ اس کہتے ہیں حضرت داخل ہوئے ایک بیٹا ابو طلحہ کا دیکھا اُسکو ابو عیمر کہتے تھے اُسکی ایک چڑیا تھی غیر نام جس سے وہ کہتا تھا فرمایا یا ابا عیمر ما فعل او این النغیر فظاہر سیاق یہ ہے کہ اُس بچے پر بابت لب بالطیر کے کچھ انکار فرمایا :

باب اچھی بات کا پہنچانا لوگوں میں

۱۔ ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط نے حضرت کو سُنا فرماتے تھے کذاب نہیں ہے وہ شخص جو لوگوں

میں صلح کرانے اور اچھی بات کہنے یا پہنچانے کہا میں نے نہیں سنا کہ رخصت دی ہو حضرت نے کسی جھوٹ
میں جو لوگ بولتے ہیں مگر تین امین ایک اصلاح بین الناس دوسرے بات کرتا مرد کا اپنی جورو سے
تیسرے بات کرتا جورو کا اپنے شوہر سے :

باب جھوٹ بولنا اچھا نہیں ہے

۱- حدیث عبد اللہ میں رفعا آیا ہو لازم پکڑو تم سچ بولنا سچ راہ دکھاتا ہو طرف نیکی کے اونٹنی
راہ دکھاتی ہو طرف جنت کے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہو یہاں تک کہ نزدیک اللہ کے صديق لکھا
جاتا ہو یعنی بڑا سچا اور سچو تم جھوٹ بولنے سے جھوٹ راہ دکھاتا ہو طرف فجور کے اور فجور راہ دکھاتا
طرف آگ کے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہو نزدیک اللہ کے بڑا جھوٹا
عبد اللہ نے کہا درست نہیں ہے جھوٹ نہ جہنم اور نہ ہرل میں اور نہ یہ کہ وعدہ کرے کوئی تم کو
اپنی بیٹی سے کسی شے کا پہرہ و خاکہ اسکو یعنی اپنی اولاد سے ہی جھوٹی بات کہے کہ کسی غیر کا ذکر کرے

باب صبر کرنا لوگوں کی ایذا رسانی پر

۱- حدیث ابن عمر میں فرمایا ہو وہ مومن جو لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہو اور انکی ایذا رسانی پر صبر
کرتا ہو وہ بہتر ہو اس شخص سے جو لوگوں سے مخالفت نہیں کرتا ہو اور نہ انکی ایذا پر صابر ہو :

باب صبر کرنا اذی پر

۱- حدیث ابو موسیٰ میں فرمایا ہو نہیں ہے کوئی شخص یا کوئی شے صابر تر اذی پر جسکو وہ سنا ہے
اللہ غرور دل سے وہ تو اس کے لئے ادعا و دعا کرتے ہیں اور وہ انکو عافیت میں رکھتا ہو اور زرق
دیتا ہو ۲ عبد اللہ کہتے ہیں حضرت نے ایک تقسیم کی جس طرح کہ بعض تقسیم کیا کرتے تھے ایک مرد نے
انصار میں سے کہا واللہ یہ وہ قسمت ہے جس سے ارادہ وجہ اللہ کا نہیں کیا گیا میں نے کہا میں
یہ بات حضرت سے کہو نکامین پاس حضرت کے آیا آپ اصحاب میں تھے میں نے کان میں یہ ذکر

سچے
رحمہ اللہ

ذبح پر
کہ جان

لئے وہ

کے کس نے
چرخ کیا

یوں کو

ایک
سیاق

لوگوں

کر دیا حضرت پر شاق گذرا اور آپ کا چہرہ بدل گیا اور غضب میں آگئے یہاں تک کہ سینے چاٹا کہ میں
آپ کو غیب نکر تا پہر فرمایا قد اودى من ہى بالکذ من ذلک فصبر یعنی موسیٰ علیہ السلام کو اس
بہی زیادہ ستایا گیا تھا انہوں نے صبر کیا:

باب آپس میں صلح کر دینا

۱۔ ابو الدرداء، رفعا کہتے ہیں کیا خبر ندون میں تمکو ایسے درجہ کی جو افضل ہے نماز و روزہ و صدقہ
سے کہا ان فرمایا صلح ذات البین اور فساد ذات البین کس سے مؤید ہے والاہی ۳ ابن عباس نے
کریمہ اتقوا للہ واصلحو اذات بینکم میں کہا ہے کہ یہ نہ تخریج ہو طرف سے اللہ کے بندوں پر
کہ اللہ سے ڈرین اور آپس میں میل کریں:

باب جھوٹ بولنا کسی شخص سے اور وہ اُسکو سچا جانے

۱۔ سفیان بن اُسید حضرتی رفعا کہتے ہیں بڑی خیانت ہو کہ تو اپنے بہائی سے ایک بات کہے
وہ تو تجکو سچا جانے اور تو اُس سے جھوٹ بولے:

باب بہائی سے کسی شے کا وعدہ کر کے خلاف کرنا

۱۔ ابن عباس نے رفعا کہا ہو مت جھگڑ اپنے بہائی سے اور دل لگی نہ کر اُس سے اور نہ کوئی
ایسا وعدہ کر جس کو تو خلاف کرے:

باب طعن کرنا النساء میں

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو و شعبہ میں جنگو میری امت نہیں چھوڑتی ہو ایک نیاحت یعنی آواز
روانہ و دون پر دوم طعن کرنا النساء میں یعنی کسی کی ذات میں نقصان نکالنا و یہ حدیث
ایک ہجرہ ہو اس لئے کہ جیسا فرمایا ویسا ہی اب تک غالباً پایا جاتا ہو:



باب دوست پرگنا آدمی کا اپنی قوم کو

۱۔ مُسئد نے کہا میرے باپ سے میں سنا کہ وہ کہتے تھے میں نے حضرت سے کہا کیا یہ بھی عصیت ہو کہ آدمی اپنی قوم کی مدد و ظلم پر کرسے فرمایا مان ؟

باب مرد کا ہجرت کرنا

۱۔ عوف بن حارث مان کی طرف سے برادر عایشہ سے وہ کہتے ہیں کہ عایشہ سے کہا کہ ابن الزبیر نے ایک بیع میں یا ایک عطایہ میں جو عایشہ نے اُنکو دی تھی کہا ہو کہ واللہ عایشہ باز رہیں ورنہ میں اُنپر تنگی کروں گا عایشہ نے کہا آیا ابن الزبیر نے یہ بات کہی ہو کہا مان عایشہ نے کہا میں اللہ کی نذر مانی ہو کہ میں ابن الزبیر سے کہی ایک بات بھی نہ کروں گی ابن الزبیر نے مہاجرین سے سفارش کرنا چاہا جبکہ عایشہ کی جدائی کو زمانہ دراز گذرا عایشہ نے کہا واللہ میں کسی کی سفارش ہرگز قبول نہیں کرنے کی اور اپنی نذر کو ہرگز حائث نہ کروں گی جیب ابن الزبیر پر زمانہ دراز گذرا مسوٰ بن مخرمہ و عبد الرحمن بن اسود مردم بنی زہرہ سے گفتگو کی اور کہا تمکو خدا کی قسم ہو کہ تم دونوں نزدیک عایشہ کے جاؤ اُنکو یہ بات کہ درست ہو کہ وہ میری طبیعت کی نذر مانیں یہ دونوں اپنی اپنی چادر اوڑھ کر چلے اور عایشہ سے اذن چاہا اور کہا السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا ہم آئیں عایشہ نے کہا آؤ کہا ہم دونوں آئیں احوام المؤمنین کہا مان تم سب اندر آؤ عایشہ کو یہ معلوم نہ تھا کہ ان دونوں کے ہمراہ ابن الزبیر بھی ہیں جب یہ اندر گھر کے آئے ابن الزبیر نے پردہ میں جا کر عایشہ سے معافہ کیا اور رو کر اُنکو قسم دلانے لگے اور مسوٰ و عبد الرحمن نے بھی عایشہ کو قسم دلانی کہ تم ایسے بات کرو اور قبول کرو اور کہنے لگے تم جانتی ہو کہ حضرت نے منع فرمایا ہو جدائی سے اور آدمی کو حلال نہیں ہو کہ وہ اپنے بہائی کو تین رات سے زیادہ جدا رکھے جب تذکیر و تخریج بہت کی تب عایشہ نے بھی اُنکو تذکیر

فرمائی اور رونے لگیں اور کہا میں نے نذر مانی ہے اور نذر سخت ہو وہ پیچھے پڑے رہے یہاں تک کہ عائشہ نے ابن الزبیر سے بات کی پھر اپنی نذر کے بدل میں چالیس گروہین آزاد کیں پھر وہ بعد از ادائیگی چھل رقبہ کے یاد کر کے اتنا روئیں کہ انکی اور بھی انکے آنسوؤں سے تر ہو جاتی

باب ہجران مسلم کا

۱۔ حدیث انس بن مالک میں رفع آیا ہے کہ باہم بغض نکرو اور حسد نکرو اور ایک دوسرے سے پشت نہ پھیرو اللہ کے بندے آپس کے بھائی ہو جاؤ مسلمان کو درست نہیں کہ اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ جُدار کے ۲ ابواب کا لفظ رفعاً یہ ہے حلال نہیں ہے کسی کو کہ جُدار کے اپنے بھائی کو تین رات سے زیادہ دونوں ملاقات کریں پھر سیر کرے اور وہ رُکے بہتر ان دونوں میں وہ ہو جو ابتداً السلام کرے ۳ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یوں ہے آپس میں بغض نکرو اور منافست یعنی حسد نکرو اللہ کے بندے برادر یکدیگر ہو ۴ انس رفعاً کہتے ہیں مودت مکی دو شخصوں نے اللہ کے لئے یا اسلام کے لئے پھر جدائی ڈالی درمیان اُن دونوں کے اول گناہ نے جسکو ایک انہیں کا حادث کرے ۵ ہاشم بن عاصم انصاری ابن عم انس بن مالک جبکہ باپ دن اُٹھ کے مارے گئے تھے وہ رفعاً سمعاً کہتے ہیں حلال نہیں ہے کسی مسلمان کو کہ قطع کرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ وہ دونوں پہرنے والے ہوتے ہیں حق سے جینک کہ اپنے صرام یعنی قطع پر ہیں اور جو انہیں اول رجوع کرتا ہو اسکا سبق فی کفارہ اوسکے گناہ کا ہوتا ہے اور اگر دونوں اسی صرام پر مر گئے تو دونوں جنت میں کہی سجاوینگے اور اگر سلام کیا اسپر اور اُسے اسکی تسلیم کو قبول نکلیا تو فرشتہ جواب اسکے سلام کا دیتا ہے اور دوسرے کا جواب شیطان دیتا ہے ۶ عائشہ کہتی ہیں حضرت نے مجھے فرمایا میں تیرے غصے اور رضا کو پہچانتا ہوں کہا کیونکر اور کس طرح آپ پہچانتے ہیں فرمایا توجیب خوش ہوتی ہے تو کستی ہو بلی و رب محمد اور جب تو غصے میں ہوتی ہے تو کستی ہو و سہ ابوہم

نہیں

عائشہ نے کہا سچ ہی میں نہیں چوڑتی مگر نام تمہارا ہے

باب چوڑنا اپنے بہائی کا یکساں تک

۱- حدیث ابو خراش سلمیٰ میں فرمایا ہے جس نے چوڑا اپنے بہائی کو یکساں تو یہ برابر اسکے خون بہانے کے ہو ۲ ایک صحابی نے قبیلہ اسلم کے رفعا کہا ہے کہ جدائی مسلمان کی یکساں تک مثل اسکے خون کے ہو مجلس میں محمد بن المنکدر اور عبداللہ بن ابی عتاب نے انہوں کو کما قد معنا هذا

باب ذکر متحجرین کا

۱- حدیث ابو یوب انصاری میں رفعا آیا ہے کہ حلال نہیں کسی مسلمان کو کہ جدار کے اپنے بہائی کو تین دن سے زیادہ ملاقی ہوں دونوں پہر نہ پہیرے پہر اور نہ پہیرے سے وہ اور نہ تین دن وہ ہو جو ابتدا بہ سلام کرے ۲ ہشام بن عامر نے رفعا کہا ہے کہ لا یحل لمسلم یمسک مسلماً فوق ثلاث لیل فافہما ناکبان عن الحق مادام علی صراطھما وان اولھما فیئنا کیون کفارتہ لہ سبقہ بالفیئ وانھما ان ماتا علی صراطھما لم یدخلا الجنة جمیعاً **ف** اس حدیث کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے ترجمہ الباب سند علیہ ہے

باب ذکر شخنائہ یعنی عداوت کا

۱- ابو ہریرہ رفعا کہتے ہیں لا تباعضوا ولا تحاسدوا کو فواعبا داللہ اخوانا ترجمہ اسکا پہلے گزر چکا ہے ۲ دوسرا لفظ انکار فاعیون ہے یا نیکو تو بدترین مردم دن قیامت کے نزدیک اللہ کے شخص دور وہ کو جو آتا ہے پاس اسکے ایک منہ سے اور پاس اسکے دوسرے منہ سے ۳ تیسرا لفظ انکار فواعیہ ہے جو تم گمان سے بیشک گمان کذب حدیث ہے اور بخش نکرو اور نہ حسد اور نہ بغض اور نہ تنافس اور نہ تدابر و کو فواعبا داللہ اخوانا **ف** بخش یہ ہے کہ سامان کی تعریف کرے واسطے ترویج کے یا قیمت بڑھا دے اور خریدنا منظور نہوتا کہ دوسرا پس جائے

تدابر سے مراد اعراض کرنا ہی ایک کا دوسرے سے ہم چوتھا لفظ انکار فعلا یہ ہے کہ کوئلے جاتے ہیں دروازے جت کے دن دوشنبہ و پخشنبہ کے ہر بندہ جو کسی شے کو اللہ کا شریک نہیں کرتا ہی بخشا جاتا ہے مگر وہ مرد جس کے درمیان اور اُس کے بہائی کے دشمنی ہوتی ہے کہتے ہیں ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ باہم صلح کر لیں ۵ ابو ذر کہتے تھے کیا بیان نہ کر دن میں تم سے وہ جو بہتر ہو واسطے تمہارے صدقہ و صیام سے صلاح ذات البین اور سن رکھو کہ دشمنی موٹنے والی ہے **ف** یہ اثر پہلے رفعا ذکر ہو چکی ہے ابن عباس نے رفعا کہا ہے تین چیزیں ہیں جس کسی شخص میں نہونگی اُس کے اور گناہ بخشدیے جائینگے جس کو اللہ چاہے گا ایک ایہ کہ مراد شریک نہ کرنا تھا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو دوسرے یہ کہ جادو گر نہ تھا تابع جادو گر ان تیسرے یہ کہ اپنے بہائی پر کینہ نہ رکھتا تھا :

باب سلام کافی ہوتا ہے صرم یعنی قطع سے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے درست نہیں کسی شخص کو کہ جدار کے مومن کو تین دن سے زیادہ پہر جب اُس پر تین دن گزرے تو اُس سے ملکر اُس پر سلام کرے اگر سلام کا جواب دیا تو دونوں شریک اجر ہوئے اور اگر نہ دیا تو سلام کرنے والا ہجرت سے بری ہوا :

باب تفرقہ کرنا درمیان احداث یعنی نو جوانوں کے

۱۔ ابن عمر نے کہا عمر اپنے بیٹوں سے کہتے تھے تم جب صبح ہو کرے تو متفرق ہو جایا کرو ایک گھر میں جمع نہ ہو جیسے تیرے درگاہا کہ باہم قطع کرو یا درمیان تمہارے کوئی شریک ہو :

باب مشوہ دینا اپنے بہائی کو اگر چہ اُس نے مشوہ طلب کیا ہو

۱۔ ابن عمر نے ایک راعی اور غنم کو ایک مکان خراب میں دیکھا پہر ایک بہتر مکان دیکھا راعی سے کہا افسوس ہے تجھ کو ای راعی تو جگہ ان بکریوں کی بدل دے میں نے حضرت کو سنا

فرماتے تھے کل جامع مسئلہ عن رعیتہ

باب مکروہ رکنا برمی مثل کو

۱- حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے ہمارے لئے بڑی کمات نہیں ہے عفو و کریمو الاپنی ہیہ
میں جیسے کتا کہ اپنی تو آپ کتا ہے :

باب ذکر مکروہ فریب کا

۱- ابو ہریرہ نے فرمایا کہ اہل اللہ من غر کریمہ و الفاجر خبیث یعنی ایماندار آدمی دھوکے
میں آجاتا ہے اور صاحب کرم ہوتا ہے اور بدکار آدمی فریبی اور کجغوس ہوتا ہے **ف** اس سچ
کو شیخ امام سراج الدین قزوینی نے منجملہ احادیث موضوعہ کتاب مصلایح کے گناہوں لکن مخبرج
اسکے امام احمد و ترمذی و ابو داؤد و تہمین اور وارڈ کرنا امام بخاری رح کا اس حدیث کو اس
کتاب میں دلیل واضح ہے اس پر کہ یہ حدیث موضوع نہ ہوگی غایت مافی الباب یہ ہے کہ
ضعیف ہولعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے یہ افادہ کیا ہے کہ طبع مومن سے
غرارت و قلت فطنت للشرا و ترک تجنب از شر محمود ہے اور یہ کچھ اسکے جمل و نادانی و بیوقوفی
و محقق کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ بوجہ کرم و حسن خلق کے ہے اور کہی یہ تقریر کی جاتی ہے کہ مومن سلیم الصد
حسن الظن ہوتا ہے اور بواطن امور کا مجرب نہیں ہے اسکو و خائل صدور پر اطلاع نہیں ہوتی ہے
اور یہ بات امور دنیا میں ہوتی ہے جبکہ تعلق حقوق نفس سے ہے وہ ان امور میں سہل انگار
اور بے پروائی کرتا ہے اور کچھ اہتمام اٹھا نہیں رکھتا یا امر آخرت سو وہ اُس میں بیدار مغرور
مشتغل باصلاح دین و تزوید اللہ ہوتا ہے معذک حضرت نے یہ تنبیہ بھی کر دی ہے کہ لا یلغ
المومن من حرم احد مرتین یعنی ازیک سو راخ دوبار گزیدہ نہ شیو و مطلب یہ ہے کہ جب ایک بار
فریب میں آجاتا ہے تو پھر دوبارہ اُس میں گرفتار نہیں ہوتا یعنی اسکو چاہئے کہ وہ ہمیشہ دھوکے

میں نہ آیا کرے یہ تعلیم ہر حرم کی رہا منافق سو وہ مکار فریبی و غبار ہوتا ہی درمیان لوگوں کے فساد و مکرو فریب لیکر دوڑتا ہی ہفتش وقتان ہو وہ کسی کی چالاکی اور خدایت میں نہیں آتا ہی اور نہ اپنی جان کے لئے اسپر راضی ہر انتہی حکایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ عادت تھی کہ جب اپنے کسی غلام کو نمازی عابد پر پیر گار پاتے تو اسکو آواز دے دیتے کسی نے کہا یہ تمکو دھوکا دینے کو دیندار بننے میں تاکہ آزادی حاصل ہو نفس الامین اس طرح پر تمہیں میں کہا من خد غابا للہ انخذ غناله یعنی جو کوئی ہمکو اللہ کا نام لیکر دھوکا دیگا ہم اسکے دھوکے میں آجائیں گے یہ اسلئے کہ ایماندار آدمی نیک گمان ہوتا ہی ہر جواب فریب نہیں کرتا وہ دوسرے کو بھی فریبی نہیں جانتا لہذا اسکے مکرو خدع میں آجاتا ہی خصوصاً جبکہ وہ اسکے رب کے نام و نشان سے فریب دے واللہ اعلم

باب سبب کا

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں دو آدمیوں نے گالی گفٹہ کیا بعد حضرت میں ایک نے گالی دی دوسرا چپ رہا حضرت بیٹھے تھے پھر دوسرے نے جواب دیا حضرت اٹھ کھڑے ہوئے کہا آپ اٹھ کھڑے ہوئے فرمایا فرشتے کھڑے ہو گئے میں بھی انکے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا یہ شخص جب تک خاموش تھا فرشتے اسکو جواب دیتے تھے جب اس نے بھی گالی دی تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے ۳ ایک مرد پاس ام الدرداء کے آیا اور کہا کہ ایک شخص نے تمکو سامنے عبد الملک کے بڑا کہا ہوا نمونہ لگا کہ ان لوگوں بامالیں فینا فقد طال ما تکلینا بامالیں فینا یعنی اگر ہمارا ذکر ساتھ برائی کے ہوا جو کہ ہم میں نہیں ہو تو مدت تک ہماری ایسی تعریف ہی ہوئی ہو جو ہم میں نہ تھی ۳ عبد اللہ نے کہا جب کوئی آدمی اپنے صاحب سے کہتا ہو کہ تو میرا دشمن ہو تو ان دو میں سے ایک اسلام سے خارج یا اپنے صاحب سے بری ہو جاتا ہی مگر جس نے توبہ کر لی :

باب پانی پلانے کا

۱۔ ابن عباس نے رفقاً کہا ہو ابن آدم میں تین سو ساٹھ سلامی ہیں یا استخوان ہیں یا جوڑ ہیں ہر ایک پر ہرون میں ایک صدقہ ہو ہر کلمہ طیبہ صدقہ ہو اور مدد کرنا آدمی کا اپنے بہائی کو صدقہ ہو اور ایک گھونٹ پانی پلانا صدقہ ہو اور دو کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے صدقہ ہو :

باب دودشنام باز جو گھین گناہ اُس کا اول ہے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو المستبان ما قال فعلی البادی ما لم یعد المظلوم یعنی گناہ و دشنام دہی کا اُسپر ہو جسے اُن دو میں سے پہلے گالی دی جب تک کہ مظلوم نے زیادتی نہیں کی ہو
و یعنی ایک گالی کے عوض میں ایک ہی گالی دی ہو اور اگر وہی ہیں تو اب مظلوم ظالم نہ بنے گا
 ۲۔ انس کا لفظ رفقاً یہ ہو المستبان ما قال فعلی البادی حتی یعد المظلوم حضرت نے کہا تم جانتے ہو کہ عصفہ کیا ہو کہا اللہ و رسول جانیں فرمایا ایک کی بات دوسرے کو پہنچانا کہ باہم فساد کریں اور فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے وحی کی ہو کہ اگر کو تو تم خاکساری کرو کوئی تمہارا کسی پر بغاوت نہ کرے :

باب دودشنام باز شیطان پہن ایک دوسرے پر دعویٰ طبل کرتے

اور دروغ بندی کرتے ہیں

۱۔ عیاض بن ہمار نے کہا اے رسول خدا کوئی شخص تجھ کو گالی دیتا ہو فرمایا المستبان منیطاناً یتماکزان و یتکاذبان اسکا ترجمہ وہی ہو جو ترجمہ الباب ہو ۲ دوسرا لفظ انکار رفقاً یہ ہو کہ اللہ نے مجھے وحی کی ہو کہ تم تواضع کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر نفی نہ کرے اور کوئی کسی پر فخر نہ کرے یعنی کہا اے رسول خدا اہل اگر کوئی آدمی گالی دے مجھے ایک اہل مجلس کے روبرو جو مجھ سے کمتر ہیں اور میں اُسکو جواب دوں کیا میں مجھ پر کچھ گناہ ہو فرمایا دودشنام باز و شیطان

یان لوگوں

تین میں نہیں

اللہ عنہما کی

یتے کسی نے

سطح پر

بکھا ہم اسکے

نہیں کرتا

وہ اسکے

ی دوسرا

ب اللہ کرے

بوش تھا

مر د پاس

ب بالیس

میں ہو تو

آدمی ہے

جب سے

ہیں کہ ایک دوسرے پر دعویٰ باطل کرتے اور ایک دوسرے کو کاذب بتاتے ہیں عیاض نے
کہا میں حرب تھا واسطے حضرت کے بیٹے ایک ناقہ قبل اسلام کے یہیجا اپنے قبول فرمایا اور
کہا میں عطا، مشرکین کو مکروہ رکھتا ہوں؛

باب سلمان کو گالی دینا برا کہنا فسوق یعنی اسلام سے خارج ہونا

۱- حدیث سعد بن مالک بن رفاع آیا ہے سبب المسلمو فسوق اس کا ترجمہ ہی
ترجمہ الباب ہے یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ فرقہ دشنام باز صحابہ اسلام سے خارج ہے
۲ انس نے کہا حضرت فاحش لعان ستاب نہ تھے وقت عتاب کے اتنا کہتے مالہ ترب
جبینہ یعنی اسکو کیا ہوا ہوا اسکا ماتھا مٹی میں ملے یعنی یہہ خوار ہو محمد عبد اللہ کا لفظ رفاعا ہے
سبب المسلمو فسوق وقالہ کفر یعنی لڑنا سلمان سے کفر ہے ۴ ابو ذر نے رفاعا کہا ہے تہمت
نہ لگائے کوئی آدمی کسی کو یعنی بدنام کرے اور نہ کفر کی تہمت لگائے کہ یہہ تہمت اسی پر ہے کہ
آتی ہو اگر صاحب اسکا اس لائق نہیں ہوتا ہاں اسی جگہ سے رافضی کو فوارہ لعنت
کہتے ہیں کہ اسکا تبرا اسی پر ہے کہ گرتا ہے ولہذا الحمد ۵ دوسرا لفظ ابو ذر کا رفاعا یہہ جس نے
دعویٰ کیا سو اپنے باپ کا اور وہ جانتا ہے تو بیشک کا فرہوا اور جس نے دعویٰ کیا ایک
قوم کا جن میں کا وہ نہیں ہے تو بنار کسی جگہ اپنی آگ سے اور جس نے کا فر کہا کسی شخص کو
یا کہا عدو اللہ اور وہ ایسا نہیں ہے تو یہہ کہنا اسی پر لوٹ پڑتا ہے ۶ سلیمان بن صرد نے کہا
دو آدمیوں نے گالی گلوچ کی سامنے حضرت کے ایک کو انہیں نہایت غضب آیا یہاں تک کہ
اسکا چہرہ پھول گیا اور تغیر ہو گیا حضرت نے فرمایا مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر وہ اسکو کہتا
تو یہہ اسکا غصہ جاتا رہتا اس شخص نے پاس اس کے جا کر کہا کہ حضرت نے یوں فرمایا ہے کہ اعدو
باللہ من الشیطان الرجیم کہہ کہ تو مجھ میں کوئی باس دیکھتا ہے میں کیا دیوانہ ہوں چلا جا

ف غصہ اسی لئے حرام ہے کہ وقت غصے کے عقل قائم نہیں رہتی ہے جنوں اور کیا ہے اسی
 زوال عقل کا نام ہے خصوصاً مقابلہ میں ارشاد آنحضرت کے یہ کہنا کہ کیا میں دیوانہ ہوں اگر دیوانگی
 نہیں ہے تو اور کیا ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
 العظیم عبد اللہ نے کہا نہیں ہیں دو مسلمان مگر ان کے بیچ میں اللہ کی طرف سے ایک پردہ
 ہے جب ایک اُن میں کا اپنے صاحب سے کوئی کلمہ بھجکتا ہے تو اللہ کے پردے کو ہاڑ ڈالتا ہے
 اور جب ایک نے دوسرے کو کاڑ کما تو اُن دو میں سے ایک کا فر ہو گیا **ف** سرعت کرنا
 تکفیر مسلموں میں نہایت بد بات ہے تکفیر کے لئے تصریح کفر درکار ہوتی ہے محققین کے نزدیک
 تاویل سے کفر نہیں آتا خصوصاً مسائل فرعیہ میں تائیس تکفیر کرنا عجیب قضیہ حیرت خیز و
 قصہ دہشت آمیز ہے کج کل سودا تکفیر و تضلیل کا بہت سستا ماتہ آتا ہے بائع و مشتری میں
 ضرور ایک نہ ایک کا فر ہو جاتا ہے نسأل اللہ العافیۃ عن انواع شرک و بدع مکفرہ میں جہل
 عذر نہیں ہو سکتا ہے :

باب جس نبی کو کون سی دو بدو کلام نہ کیا

۱۔ عائشہ کنتی بن حضرت نے ایک چیز کی اور اُس میں رخصت دی ایک قوم نے اُس سے تنزہ
 کیا یہ بات حضرت کو پہنچی خطبہ پڑھا اللہ کی حمد کی پہر فرمایا تو مون کا کیا حال ہو کہ ایسی شے سے
 تنزہ کرتے اور نہایتے ہیں جسکو میں کرتا ہوں قسم ہو اللہ کی کہ میں علم مردم ہوں ساتھ اللہ کے
 اور سخت تر اٹھاؤ **ف** حدیث دلیل ہے اس پر کہ جو شخص اُس شے سے بچے جسکا قصد و حضرت
 سے معلوم ہے اور وہ اس بچنے کو تقویٰ و طہارت سمجھے تو وہ متبع ہو کیونکہ تقویٰ اتباع
 نبی میں ہوتا ہے نہ ابتداء طبع میں ۲ انس کہتے ہیں حضرت کمتر کسی شخص کے روبرو ایسی بات
 کہتے جو اُسکو بری لگے ایک دن آپ کے پاس ایک شخص آیا اُس پر اثر زردی کا تھا جب اُنہ گیا

میاض نے
 نفرمایا اور

بیچ ہونا

کا ترجمہ ہے

سے خارج ہے

الہ ترب

لفظ رفعا ہے

ہا ہر تہمت

تسی پر ہر کر

ارہ لعنت

ہے جس نے

کیا ایک

شی شخص کو

صردنے کہا

یہا تک کہ

وہ اسکو کتا

ہے کہ اعوذ

ہوں چلا جا

آپ نے اصحاب سے فرمایا کاش وہ اس زردی کو دگرگون کر دیتا یا دور کر دیتا:

باب ایک کا دوسرے کو منافق کہنا کستی و دل کی وجہ سے

۱۔ علی کہتے ہیں حضرت نے مجھ کو اور زبیر بن العوام کو بیجا اور ہم دونوں سوار تھے فرمایا جاؤ یہاں تک کہ کذا و کذا روئے تک پہنچو وہاں ایک عورت ہو اسکے ساتھ ایک خط ہر طرف سے جا۔
کے بنام مشرکین تم جا کر اسکو لے آؤ ہم نے اسکو راہ چلتے اونٹ پر اسکے پایا جہاں حضرت نے
پتہ دیا تھا ہم نے کہا وہ خط کہاں ہے جو تیرے ساتھ ہے کہا میرے ساتھ کوئی خط نہیں ہے ہم نے
اسکی اور اسکے اونٹ کی تلاشی لی ہمارے صاحب نے کہا ہکو تو کوئی خط نہیں ملتا ہے
میں نے کہا حضرت نے جو خط نہیں فرمایا ہے قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں ہے جان میری میں شجگو نگا
کر نکلیا تو خط نکال کر دے اُس نے اپنا ہاتھ طرف کمر کے بڑھایا اور وہ ایک ازار اُون کی پہنے
ہوئے تھی اور خط نکال کر دیا ہم پاس حضرت کے آئے عمر نے کہا عا طب نے اللہ و رسول
و مومنین کی خیانت کی مجھے چوڑ دو کہ میں اسکی گردن ماروں اور کہا تو نے یہ خط کیسا
لکھا کہا اور کچھ بات نہیں ہے مگر میں ایمان رکھتا ہوں اللہ پر مینے چاہا کہ قوم پر ایک میرا
احسان رہے حضرت نے فرمایا اے عمر اسے پیچ کہا کیا یہ بدر میں حاضر تھا شاید اللہ نے
انکی طرف جہانکھا اور فرمایا کہ تو تم جو چاہو تمہارے لئے جنت واجب ہو گئی ہے عمر کی آنکھوں سے
آنسو بہے اور کہا اللہ و رسول جانیں!

باب جس نے اپنے بھائی کو کافر کہا

۱۔ ابن عمر کا لفظ نفعا یہ ہے جس شخص نے اپنے بھائی کو کہا یا کافر تو ایک نے اُن میں سے
رجوع بالکفر کیا ۲۔ دوسرا لفظ نکار نفعا یوں ہے جب دوسرے کو کافر کہا تو ایک اُنہیں کافر
ہو گیا وہ شخص جسکو اس نے کافر کہا ہے اگر کافر ہی تو یہ سچا ہے اور اگر ولسیا نہیں ہے جیسا کہ اس نے

کہا ہو تو یہی کہنے والا کافر ہو کر بہرا ہے

باب خوش ہونا و شمنوں کا

۱- حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ حضرت پناہ مانگا کرتے تھے سو قضا و شہادت اعداء سے و
حصن حصین میں یہ دعا یوں آئی ہے اللھم انی اعوذ بک من جھل البلاء و درک الشقاء
و سوء القضاء و شماتۃ اعداء :

باب اسراف کرنا مال میں

۱- ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے اللہ پسند کرتا ہے تمہارے لئے تین کام اور خفا ہوتا ہے تمہیں کلام
سے پسند کرتا ہے تمہارے لئے یہ کہ عبادت کرو تم اللہ کی اور شریک نہ کرو ساتھ اُس کے کسی شے
کو اور پکڑو تم سب رستی اللہ کی اور خیر خواہی کرو اُس شخص کی جس کو اللہ نے تمہارے امرا کا
والی کیا ہے اور ناخوش رکھا ہے واسطے تمہارے قیل و قال و کثرت سوال و اضاعت مال
کو ۲ ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں و ما اففقتم من شئ فهو یخلفه و هو خیر الار
قین
کہا ہے یعنی بغیر اسراف و تقیر کے :

باب ذکر مُبذَرین کا

۱- ابو العَبَّیدِیْن کہتے ہیں میں نے عبد اللہ سے سوال مبذَرین کا کیا کہا یہ وہ لوگ ہیں جو غیر حق
میں صرف کرتے ہیں ۲ ابن عباس نے کہا مبذَرین صرف کرنے والے ہیں غیر حق میں یعنی
ایسی جگہ جہاں اللہ کی مرضی نہیں ہے یہ وصف امراء و رؤساء میں ہر جگہ ہر قرن میں موجود
رہا ہے الا ماشاء اللہ اور بعض جاہل مولوی و فقیر بھی اس سرف میں گرفتار ہیں :

باب اصلاح منازل کا یعنی گھرن کی دستی کا

۱- ابن عمر منبر پر کہتے تھے درست کرو اپنے لئے اپنی جگہوں کو اور ڈراؤ ان سانپوں کو پہلے

اس سے کہ وہ مکہ و مدینہ کیونکہ ان کے مسلمان ہمارے لئے ظاہر نہو گئے اور ہم نے اللہ اُن سے صلح نہیں کی جب سے کہ ہم ان کے دشمن بنے ہیں:

باب خرچ کرنا بنیاد میں

۱۔ خباب نے کہا آدمی اجر پاتا ہے ہر شے میں مگر بنا، میں یعنی جو مال عمارت بیوت و نحو میں خرچ ہوتا ہے اس کا کچھ ثواب نزدیک اللہ کے نہیں ہے روپیہ پیسے کا مٹی میں ملتا ہے:

باب کام کرنا آدمی کا اپنے مزدوروں کے ساتھ

۱۔ نافع بن حاصم کہتے ہیں ابن عمر نے اپنے بھتیجے سے جو وہ طے سے آیا تھا کہ تیرے عمال کام کرتے ہیں کہا مجھے نہیں معلوم کہا اگر تو تقفی ہوتا تو تو بھی وہ کام کرتا جو تیرے عمال کرتے ہیں پر ہماری طرف ملتفت ہو کر کہا آدمی جب اپنے عمال کے ساتھ کام کرتا ہے اپنے گھر میں یا مال میں تو وہ اللہ عزوجل کے عمال ہیں سے ایک عامل ہوتا ہے:

باب تناول کرنا بنیان میں

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے قیامت قائم نہو گی یہاں تک کہ درازی کریں لوگ بنیان میں **ف** یہ حدیث معجزہ روشن ہے اس زمانہ کا تناول بنیان دیکھ کر یقین ہوتا ہے کہ اب زمانہ قیام ساعت کا سایہ گستر ہو اشراف اُس کے نمایاں ہو گئے م حسن کہتے ہیں ہم گھروں میں حضرت کی بی بیوں کے زمانہ خلافت عثمان بن عفان میں داخل ہوتے اور ان کی چتیں اپنے ہاتھ سے چھو لیتے **ف** اُس زمانہ کے سقف چار گز سے زیادہ اونچے نہ تھے اب چار چند اُس کے بلندی سقف کی رکھی جاتی ہے یہ سرف و تندیر میں داخل ہر دم داؤد بن قیس کہتے ہیں میں نے حجرات دیکھے جہرید نخل کے وہ باہر سے بالوں کے ٹاٹ سے چُپے ہوئے تھے میں گمان کرتا ہوں کہ گھر کا عرض یعنی صحن دروازہ حجرہ سے گھر کے دروازہ تک قریب چہ یا سات گز کے ہو گا اور اندر کے

گہ کا اندازہ دس گز ہوگا اور گمان کرتا ہوں کہ اونچائی درمیان آٹھ سات کے ہوگی اسی کے قریب اور میں قریب دروازہ عالیشانہ کے کھڑا ہوا وہ مغرب رو یہ تھا **ف** ظاہر سیاق مقتضی اسکا ہو کہ مراد گز سے اس جگہ شرعی گز ہوگا جو ایک ماٹہ کا ہوتا ہے نہ سماوی گز جو قریب دو ماٹہ کے ہوتا ہے حدیث دلیل ہے قصر بنا پر ع بنا را قصر میگوند یعنی مختصر باید ۴۷ عبد اللہ رومی کہتے ہیں میں ام طلق کے پاس گیا میں نے کہا تمہارے گھر کی چہت بہت قصیر ہے کہا اے بیٹے اسیر المؤمنین عمر بن خطاب نے اپنے عمال کو لکھا ہو کہ تم اپنی بنا کو طویل نہ کرو کہ یہ تمہارے ایام کی بدی ہو کسی نے کیا خوب کہا ہے **۵**

ستدفن عن قریب فی القرب

الایا صاحب القصور العلی

لذو اللہوت وابنوا الخراب

لہا ملک بنا دی کل یوم

باب جو شخص گھر بنائے

۱۔ حباب بن خالد و سواہ بن خالد پاس حضرت کے آئے حضرت ایک دیوار یا گھر درست کر رہے تھے ان دونوں نے آپ کی اعانت کی ۲ قیس بن ابی حازم کہتے ہیں ہم پاس خباب کے گئے انکی عیادت کرنے کو انہوں نے سات داغ دیئے تھے کہا ہمارے اگلے یار چل بسے دنیا نے انکو کچھ نقصان ندیا اور ہم نے وہ کچھ پایا جس کے لئے ہم کوئی جگہ نہیں پاتے ہیں مگر خاک اور اگر حضرت نے ہمکو منع نکلیا ہوتا کہ ہم موت مانگیں تو میں موت مانگتا پہر ہم پاس انکے دوسری بار آئے وہ ایک دیوار اپنی بنا رہے تھے کہنے لگے مسلم کو ہر شے کے خرچ کرنے میں اجرت ملے گی مگر اس شے میں جو خاک میں ملاتا ہے یعنی عمارت میں ۳ ابن عمر کہتے ہیں حضرت نے گزر کیا اور میں ایک جو پڑا اپنا درست کرتا تھا فرمایا یہ کیا ہو میں نے کہا اپنے جو پڑے کو درست کرتا ہوں اے رسول خدا فرمایا الامر اسع من ذلک لفظ حدیث کا شخص جو شخص کہتے ہیں اس گھر کو

ر آن سے

یامین چہت

کام کرتے

سہاری

تو وہ

تین

ب

میں

پنے

پند

ہیں

گھر کا

رکے

جو خوب دینی سے بنایا جائے ۵

داشت لقمان کی کریمہ تنگ	چون گلو گاہی وسیئہ چنگ
بوالفضولی سوال کرو از وکر	کین چہ خانہ ست یک بدست سہ فی
بادم سرد و چشم گریان پیر	گفت هذا لمن ہوت کثیرا

باب ذکر مسکن و اسع کا

۱- حدیث نافع بن عبد الوارث میں رفعاً آیا ہے کہ مرو کی سعادت میں ہو کر مسکن و اسع و جاصالح و کریم بنی

باب بنانا غرفوں کا

۱- ثابت ہمراہ انس کے ایک زاویہ میں تھے بالائی غرفہ اتنے میں اذان سنی نیچے اترے ثابت بھی اترے قدم قریب قریب رکھے اور کہا میں ساتھ زید بن ثابت کے تھا وہ میرے ساتھ اسی طرح کی چال چلے تھے پہر کہا کہ تو نے جانا کہ میں تیرے ساتھ کیوں اس طرح چلا اور میں یہ کام کیوں تیرے ساتھ کیا یہ اس لئے کہ حضرت یہی چال میرے ساتھ چلے تھے اور فرمایا تھا کہ تو نے جانا کہ میں اس طرح کیوں چلا میں نے کہا اللہ و رسول جانیں کہا اس لئے کہ گنتی ہمارے قدموں کی طلب نماز میں زیادہ ہو:

باب ذکر نقش بنیان کا

۱- حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے قائم نہو گی قیامت یہاں تک کہ بناوین لوگ گھر مشاہیر اصل کے ابراہیم نے کہا یعنی جائے مخطط کے یہ حدیث معجزہ ہو اور اب اسی قسم کے گھر نخرخ ہر جگہ بنائے جاتے ہیں الا ماشاء اللہ و راد کاتب بغیرہ کہتے ہیں معاویہ نے بغیرہ کو لکھا کہ تم نے جو حضرت سے سنا ہو وہ جھکو لکھ یہی بغیرہ نے لکھا کہ حضرت پیچھے ہر نماز کے یوں کہا کرتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ و لا الحمد و هو علی کل شیء قیّد

اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجند منك الجند اور یہ لکھا
 کہ منع فرماتے تھے قبل وقال وکثرت سوال وادخاعت مال سے اور نہی کرتے تھے عقوق امہا
 وادبنات ومنع و مات سے ۳۳ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے نجات ندیک کسی کو تم میں سے
 عمل کہا اور نہ انکو ای رسول خدا فرمایا اور نہ مجھ کو مگر یہ کہ چہا لے اللہ مجھ کو اپنی رحمت سے سو
 تم سیدھے چلے جاؤ اور مقاربت کرو اور صبح و شام عبادت کرو اور کچھ رات کی تائیر کی
 میں اور لازم بلکہ و میانہ روی کو:

باب رفق سے نغمہ نغمی کرکے کا

۱۔ عائشہ نے کہا ایک گروہ یہود کا پاس حضرت کے آیا اور کہا السام علیک میں سمجھ گئی
 میں نے کہا علیکم السام واللعنة حضرت نے فرمایا مھلایا عائشة ان الله يحب الرفق
 فی الامور کھلے جانے دے ای عائشہ اللہ سارے کاموں میں نرمی کو دوست رکھتا ہے
 میں نے کہا ای رسول خدا کیا تم نے نہیں سنا کہ ان کو کیا فرمایا میں نے وعلیکم کہد یا ۲ جریر بن عبد اللہ
 کا لفظ رفعاً یہ ہے جو محروم ہوا رفق سے وہ محروم ہوا آخر سے ۳۳ ابو الدرداء کا لفظ رفعاً یہ ہے جسکو ملاحظہ
 اسکا رفق سے اسکو ملاحظہ اسکا خیر سے اور جو محروم ہوا اپنے حصہ رفق سے وہ محروم ہوا اپنے حصہ خیر
 سے بہت بہاری شیء ترازو میں دن قیامت کے حسن خلق ہوگا اور بیشک اللہ دشمن رکھتا ہے فاحش
 بندی کو ہم حدیث عائشہ میں فرمایا ہوا قلیوا ذوی الھیات عشر اربع یعنی لغزش سے صورت دار کو
 کے درگزر کرو یعنی جو لوگ معزز و وضع دار ہیں اگر ان سے کوئی لغزش ہو جاوے تو ان پر ایسا
 مواخذہ کرو جیسا کہ اراذل کے ساتھ کیا جاتا ہے بلکہ ان کے شوکر کھانے سے چشم پوشی کر جاؤ
 لکن حدود اس سے مستثنیٰ ہیں مراد عشرات سے محقرات امور ہیں ۵ انس نے فرمایا کہ ان میں
 ہوتا ہے خرق کسی شیء میں لکن اسکو عیب اگر دیتا ہے اور اللہ رفق ہر رفق کو دوست رکھتا ہے ابو سعید

انس

صالح و کربانی

سے ثابت

ساتھ ایسی

سے یہ کام

تھا کہ تو نے

قد مون

یہ مراحل

کے گھر

نے مغیرہ

یون

شیء

کہتے ہیں حضرت شرمین کواری لڑکی سے اندر پردہ کے بھی سخت تر تھے اور جب کسی شہ کو مکروہ کہتے تو ہم آپ کے چہرے میں اُس کراہت کو پہچان لیتے تھے حدیث ابن عباس میں رُفّا آیا ہے کہ یہی صالح و صمت و اقتصاد ایک جزو ہی ستر اجزاء نبوت سے ۸ عایشہ کہتی ہیں میں ایک اونٹ پر تھی اُس اونٹ میں صعوبت تھی حضرت نے مجھ سے کہا تو رفیق اختیار کر کہ وہ جس کسی شہ میں ہوتا ہے اُسکو زینت دیتا ہے اور کسی شہ سے جدا نہیں کیا جاتا لیکن اُسکو عیب دار کر دیتا ہے ۹ ابوہریرہ نے رُفّا کہا ہے پچو تم کچھ جی سے کرا سننے سے اگلوں کو ہلاک کیا ہے انہوں نے خون بہایا اور قطع رحم کیا ظلم ظلمات ہی دن قیامت کے :-

باب نرمی کرنا معیشت میں

۱۔ کثیر بن عبیدہ کہتے ہیں میں پاس عاتشہ کے گیا کہا اُسکو تمام میں اپنے نقاب کو سی لون میں نہا کر مینے کہا اسی ام المؤمنین اگر میں باہر نکل کر اُنکو خبر کروں تو وہ اُسکو تمہارا بھل شمار کرینگے کہا ابصر شأنک دیکھ اپنے حال کو نہیں جدیدی واسطے اُسکے جو پرانا نہیں ہوتا ہے :-

باب بندگی کو رفیق پر ملتا ہے

۱۔ عبید اللہ بن منفل نے رُفّا کہا ہے اللہ رفیق ہی رفیق کو دوست رکھتا ہے اور دیتا ہے رفیق پر وہ جو عنف پر نہیں دیتا حمید سے بھی مثل اسکی مروی ہے :-

باب تسکین کا

۱۔ حدیث انس بن مالک میں فرمایا ہے آسانی کرو مشکل میں نہ ڈالو تسکین و وفقت نہ دلاؤ ۲ ابن عمر کہتے ہیں بنی اسرائیل میں کچھ مہمان آئے گھر میں ایک گتیا تھی کہا اگتیا تو ہمارے مہمانوں پر مست ہونگیا اُسکے پیٹ میں پلی چلائی یہہ ذکر سامنے اُنکے نبی کے ہوا کہا ان مثل هذا کمثل امۃ تکون بعدکم یغلب سفہاءہا علماءہا یعنی اسکی کاوت ایسی ہی جیسے کہ ایک اگت

Checked
1987

انس

بعد تمہارے ہوگی اُس اُمت کے نادان لوگ علماء پر غالب ہونگے **ف** اس زمانہ آخر میں صدا
اس مثل کا بخوبی مشہود و موجود ہے :

باب خرق کا

۱۔ حدیث عائشہ جس میں ذکر صعوبت شتر اور رفق کا ہے پہلے باب الرفق میں گذر چکی ہے سہیں
اتنا زیادہ ہے کہ میں اُس اونٹ کو مارنے لگی اُس پر حضرت نے فرمایا علیک بالرفق فان
الرفق لایکون فی شیء الا لزمانہ ولا یلغ من شیء الا شکانہ ۲ ابو نصرہ نے کہا ہم میں کا ایک
شخص تھا اُسکو جابر یا جویر کہتے تھے مجھ کو ایک کام ہوا طرف عمر کے اُنکی خلافت میں سو میں
مدینہ پہنچا رات کو اور صبح کو اُنکے پاس گیا مجھ کو فطنت و لسان تہی یا یوں کہا کہ میں گویا تھا میں نے
دنیا کا ذکر شروع کیا اور اُسکو صغیر کر دیا اور اُسکو اس طرح پر چڑھا کہ وہ کچھ بھی نہ تھی پاس عمر کے
ایک مرد سفید موی سفید جامہ تھا جب میں فارغ ہوا اُسے کہا تیرا ہر قول میرے لئے مقاب
تھا مگر وقوع تیرا دنیا میں تو جانتا ہے کہ دنیا کیا ہے دنیا میں ہمارا بلاغ ہو یا کما زاد ہر طرف آخرت
کے اسی دنیا میں ہمارے اعمال ہیں جنگی جزا ہکو آخرت میں ملیگی پس شروع کیا ذکر دنیا کا
ایک مرد نے جو علم تر تھا مجھ سے بیٹے کہا امیر المؤمنین یہ کون شخص پاس آپ کے بیٹھا ہے کہا
سید المسلمین ابی بن کعب ۳ براہ بن عازب نے رفق کہا ہے کہ اثرہ شروع :

باب اصطناع مال کا

۱۔ حنظل بن حارث اپنے باپ سے راوی ہیں کہ ہم میں جب کسی شخص کا گھوڑا بچہ دیتا اور
وہ اُسکو سخر کرتا تو کہتا میں اتنا جیون گا کہ اس پر سوار ہو سکا ہمارے پاس عمر کا خط آیا کہ تم اصلا
کر و اُسکی جو اللہ نے تم کو دیا ہے کیونکہ اس کام میں تنفس ہے ۴ ہشام بن زید نے رفق کہا ہے
کہ اگر قیامت قائم ہو اور ہاتھ میں کسی ایک تمہارے کے فسیلہ ہو تو اگر اُس سے بن سکے کہ

۲
سورۃ شمس
میں
خبر

وہ کھڑا نہو جب تک کہ اُسکو بُونے تو چاہئے کہ اُسکو لگا دے ہم عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں اگر تو سنے کہ وہ جال نکلا اور تو ایک درخت لگانے کو ہو تو جلدی نہ کر بلکہ اُسکو درست کر لے کیونکہ لوگ بعد اسکے زندہ رہیں گے

باب مظلوم کی دعا کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رُفعا آیا ہے تین دعائیں ہیں سب تاجب عام مظلوم کی دعا سافری بد دعا باپ کی بیٹے پڑ

باب بندہ کا رزق مانگنا اللہ سے

لَقَوْلِهِ وَاَرْزُقَاوَات خَيْرَ الرَّاٰقِيْنَ ۱۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت منبر پر تھے طرفین کے نظر کی اور کہا اللھم اقبل بقلوبھم اور طعن عراق کے دیکھا اور اسی طرح کہا پھر رافق کی طرف نظر کی اسی طرح فرمایا پھر کہا اللھم ارزقنا من ثراث الارض وبادك لنا فی مَدَنًا وَصَاعًا ف بركت مَدَن و صاع کی اب تک مدینہ میں مشہود ہے یہ دعا حضرت کی اللہ نے قبول فرمائی ^{اللہ}

باب ظلم اندہ ہے

۱۔ جابر بن عبد اللہ نے رُفعا کہا ہے جو ظلم ظلم ظلمات ہو دن قیامت کے اور جو کچھ جیسی سے کبھی نے ہلاک کیا اُنکو جو تیسے پہلے تھے اور آمادہ کیا اُنکو خوزری واستحلال محارم پر ۲ ابن عمر کا لفظ رُفعا یہ ہے الظلم ظلمات یوم القیامة ہم ابو سعید نے رُفعا کہا ہے مومنین جب آگ سے رائی پائینگے ایک پہل پر درمیان جنت و نار کے روکے جاوینگے اُنکے مظالم کا جو دنیا میں ہوئے تھے قصاص لیا جاوینگا یہاں تک کہ جب تنقیہ و تہذیب ہو جائیگی تب اُنکو اذن ہوگا جنت میں جانے کا قسم ہو اُسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان محمد کی ایک ایک اُنہیں کا زیادہ راہ یاب ہوگا اپنی منزل کا بہ نسبت دنیا کے ہم حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جو تم ظلم سے ظلم ظلمات ہو دن قیامت کے اور جو تم فحش سے بیشک اللہ دوست نہیں رکھتا ہو فاحش متفحش کو اور جو تم

منہ
شہادت

کنجوسی سے کہ وہ داعی ہوئی تیسے اگلوں کی طرف قطع رحم کے اور طاعی ہوئی طرف استحلال محارم کے
 ۵۵ جابر کا لفظ رفعاً یون ہر ایک کو والظلم فان الظلم ظلمات یوم القيامة والظلم الشیخ فانا
 اهلک من کان قبلک وحملکم علی ان سفکوا دماءهم واستحلوا محارمهم ترجمہ ان الفاظ
 کا پہلے گزر چکا ہے ابو الفحی کہتے ہیں مسروق و شتیر بن شعل مسجد میں مجتمع ہوئے مسی کے حلقے
 اُنکی طرف جھکے مسروق نے کہا ہم نہیں دیکھتے کہ یہ لوگ ہمارے پاس فراہم ہوئے ہوں مگر اسی لئے
 کہ ہمارے خیر یعنی علم کی سماعت کریں سو یا تو تم عبد اللہ سے حدیث کرو اور میں تمہاری تصدیق کروں
 یا میں عبد اللہ سے حدیث کروں اور تم میری تصدیق کرو شتیر نے کہا اے اباعالیثہ تمہیں بیان کرو
 مسروق نے کہا تو نے عبد اللہ سے سنا ہوگا کہ وہ کہتے تھے دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں اور دونوں
 ہاتھ زنا کرتے ہیں اور دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں پھر شرمگاہ اُسکی تصدیق کرے یا تکذیب شتیر نے
 کہا مان میں نے بھی اُنکو اسی طرح کہتے سنا تھا مسروق نے کہا بھلا تو نے عبد اللہ کو یہ بھی کہتے سنا
 کہ نہیں ہر قرآن میں کوئی آیت جامع تر حلال و حرام و امر و نہی کو اس آیت سے ان الله باطل
 والاحسان وابتداء ذی القربى الاية کما نفع وانا قد سمعته کما بھلا یہ بھی تو نے اُنکو تو
 ہوئے سنا ہو کہ نہیں ہر قرآن میں کوئی آیت جلد تر کشائش میں اس قول سے ومن یتق الله
 یجعل له مخرجاً ویرزقه من حیث لا یحسب کما نفع وانا قد سمعته کما بھلا تو نے یہ بھی
 عبد اللہ سے سنا ہو کہ نہیں ہر قرآن میں کوئی آیت سخت تر تفویض میں اس قول سے قل
 یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب
 جلیعاً انه هو الغفور الرحیم کما مان میں نے اُن سے سنا ہے ابو ذر نے رفعاً کہا ہر طرف سے اللہ
 تبارک و تعالیٰ کے اے میرے بند و حرام کیا ہے میں نے ظلم اپنی جان پر اور حرام کیا ہے اُسکو درمیان
 تمہارے سو تم ظلم نہ کرو اے میرے بند و تم وہ ہو کہ رات دن خطا کرتے ہو اور میں گناہ بخشا ہوا ہوں

کاش رزق

م کہتے ہیں اگر
 نہ کرے کیونکہ

عاباپ کی بیٹے پڑ

ے طرف میں کہ

ہر افریق کی طرف

صاعنا

بول زما للہ

ی سے کنجوسی

۲۱ ابن عمر

جب آگ

دنیا میں

ن ہوگا

راہ یاب

ظلمات ہر

و اور پچو

اور کچھ پروا نہیں کرتا سو تم مجھے استغفار کرو میں تمکو بخش دو لگا اسی میرے بند و تم سب ہو کے
 ہو مگر جس کو میں کہلاؤں تم مجھے کہانا مانگو میں تمکو کہانا دو لگا اسی میرے بند و تم سب تنگ ہو
 مگر جسکو میں پہناؤں تم مجھے کپڑا مانگو میں تمکو پہناؤ لگا اسی میرے بند و اگر اگلے اور پچھلے اور
 انس و جن تمہارے اتنی قلب عبد پر تم میں سے ہوں تو یہ کچھ میری ملک میں زیادتی نہ کر گیا
 اور اگر آخر قلب مرد پر ہوں تو یہ کچھ میری ملک میں سے کم نہ کر گیا اور اگر سب کے سب ایک
 زمین میں جمع ہوں اور مجھے سوال کریں اور میں ہر انسان کو انہیں سے اُسکا سوال عطا کروں
 تو یہ کچھ میری ملک میں سے کم نہ کر گیا مگر حقیقہ کہ دریا کم ہوتا ہے ایک بار کے غوطے لگانے سے
 خطے کے اسی میرے بند و یہ تمہارے اعمال ہیں میں نے انکو تم پر کہا ہے سو جو کوئی خیر پائے وہ
 اللہ کی حمد کرے اور جو کوئی اور کچھ پائے وہ ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو ابوا دیس خولانی
 جب یہ حدیث بیان کرتے تو گھٹنوں کے بل ہو جاتے **ف** یہ حدیث نہایت اشرف و
 اعلیٰ و اکرم و اولیٰ ہے امام ربانی قاضی القضاۃ قطربانی محمد بن علی شوکانی نے اس حدیث کی
 شرح مستقل نشر الحوہ پر نام لکھی ہے اور میں نے خلاصہ اُس شرح کا فارسی وار دو میں بذیل بعض رسائل ذکر کیا ہے

باب کفارہ مرض کا

ارغصیف بن الحارث کہتے ہیں کہ ایک مرد پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے آیا وہ بیمار تھے کہا امیر کا اجر
 کیسا ہے کہا تم جانتے ہو کہ تمکو کس چیز میں اجر ملتا ہے کہا مصائب میں جسکو ہم مکر وہ رکھتے ہیں کہا
 تمکو اجر تمہارے نفقہ کا راہ خدا میں ملتا ہے اور جو تم پر نفقہ ہوتا ہے ہر اوقات پالان کو گناہاں تک
 کہ عذار اس پر عربی تک پہنچے پھر کہا و لکن یہ وہ صلب جو تمہارے اجساد میں پہنچتا ہے اللہ اسکے
 سبب سے کفارہ تمہارے خطایا کا کرتا ہے ۳ ابو سعید خدری و ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے نبی پختی
 جو مسلمان کو کوئی سختی اور بیماری اور فکر و رنج و ادنیٰ و ہم ہائیک کہ جو کا ظنا اُسکو چھتا ہے لکن اللہ

لکھنؤ
 بی بی بی بی بی
 دہلی
 کتب خانہ
 ۱۱ ص ۱۱

اُس سے کفارہ اُسکی خطاؤں کا کرتا ہے ۳ عبد الرحمن کے باپ سعید کہتے ہیں میں ساتھ سلمان کے تھا انہوں نے ایک بیمار کی عیادت کندہ میں کی جب اُسپر داخل ہوئے کہا تجھے خوشی ہو کہ اللہ میں کے مرض کو کفارہ اور معذرت کر دیتا ہو اور فاجر کی بیماری جیسے شتر جسکو اُسکے لوگوں نے باندہ رکھا پھر اُسکو چھوڑ دیا اس شتر نے کچھ نہ جانا کہ کیوں اُسکو باندھا اور کیوں چھوڑا ۴ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے ہمیشہ رہتی ہو بلامومن ومومنہ کو اُسکے جسد و اہل و مال میں یہاں تک کہ وہ ملتا ہے اللہ عز وجل سے اور نہیں ہوتی اُسپر کوئی خطا ۵ یہ حدیث محمد بن عمرو سے بھی مروی ہے زیادہ لفظ ولد ۶ ابو ہریرہ نے کہا ایک مرد پاس حضرت کے آیا آپ نے فرمایا تجکو ام ملدم نے بھی پکڑا ہے اُس نے کہا اُم ملدم کیا ہے فرمایا ایک گرمی ہو درمیان کہاں دگوشت کے کہا نہیں جب وہ اُٹھ کر چلا گیا تو فرمایا جس کو یہ بات خوش آئے کہ وہ طرف ایک مرد دوزخی کے دیکھے یعنی تو اُسکو دیکھے معلوم ہو اگر بالکل بیمار نہ ہوتا علامت اہل ناریہ مسلمان کی شان یہ ہے کہ اُسپر صحت و مرض دونوں طاری ہوا کرتا

باب عیادت کرنے کارات کو

۱- خالد بن الزبج کہتے ہیں جب حذیفہ بھاری ہوئے اونکے رھط اور انصار نے سنا وہ پاس انکے جوف لیل یا وقت صبح کے آئے کہا یہ کون ساعت ہے ہم نے کہا جوف لیل یا وقت صبح ہو کہا اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ صَبَاحِ النَّارِ تم میرے لئے کفن بھی لائے ہو ہم نے کہا ہاں کہا اگر ان قیمت کفن نکیا کرو کیونکہ اگر میرے لئے نزدیک اللہ کے بہتری ہو تو اس سے بہتر کفن بدل دیا جاوے گا اور اگر دوسری طرح پر ہو تو یہ جلد سلب کر لیا جائیگا ابن ادریس نے کہا ہم پاس انکے بعض شب میں گئے تھے ۲ عائشہ نے رخصا کہا ہے جب بیمار ہوتا ہے مومن صاف پاک کر دیتا ہے اُسکو اللہ جس طرح کہ بہٹی لوہے کی میل کچیل کو پاک صاف کر دیتی ہے ۳ دوسرا لفظ انجافاً یہ ہے نہیں ہے کوئی مسلمان کہ چہنچہ اُسکو کوئی مصیبت در دیا بیماری کی لکن اُسکے گناہوں کا کفارہ

سب سب ہو کے
سب تنگے ہو
در پچلے اور
ریا دتی نکر گیا
سب ایک
وال عطا کرن
کھانے سے
پائے وہ
سب خولانی
اشرف و
مدیث کی
مائل کر گیا

میر کا اجر
میں کہا
یہاں تک
اللہ اسکے
میں پچنی
لکن اللہ

ہوتا ہی یہاں تک کہ اگر کوئی کاٹنا لگتا ہی یا کوئی نکبت پہنچتی ہی یعنی اُسکا ہی اجر ملتا ہی ۴ عایشہ بنت سعد نے کہا کہ میرے باپ مکہ میں سخت بیمار تھے وہ کہتے ہیں حضرت میری عیادت کو آئے بیٹے کہا امی رسول خدا میں بہت سال چھوڑے جاتا ہوں اور میں نہیں چھوڑا مگر ایک لڑکی کیا میں دو ثلث مال کی وصیت کر جاؤں اور ایک ثلث چھوڑ جاؤں فرمایا نہیں کہا نصف کی وصیت کروں اور نصف واسطے دختر کے چھوڑ جاؤں کہا نہیں کہا ثلث کی وصیت کروں اور دو ثلث واسطے اُسکے چھوڑ دوں فرمایا الثلث والثلث کثیر پر اپنا ہاتھ میرے ماتھے پر رکھا اور میرے چہرہ و شکم پر ہاتھ پیرا پر کہا اللہ اشف سعدا و اقربا ہجرتہ میں ہمیشہ خنکی آپ کے ہاتھ کی اپنے جگر پر اپنے خیال میں پاتا ہوں یہاں تک کہ اس دم تک ہی ۵

باب لکھا جاتا ہی واسطی بیماری کی وہ عمل جو کیا کرتا تھا جبکہ تندرست تھا

۱- ابن عمر و کا لفظ فقہاء یہ ہی نہیں بیمار ہوتا ہی کوئی لکن لکھا جاتا ہی اُسکے لئے مثل اُسکے جو کیا کرتا تھا اور وہ صحیح تھا ۲ حدیث انس میں فرمایا ہو نہیں ہو کوئی مسلمان کہ مبتلا کیا اُسکو اللہ نے اُسکو جسد میں مگر لکھا جاتا ہی واسطی اُسکے وہ عمل جو صحت میں کرتا تھا جب تک کہ وہ تندرست ہو اگر اُسکو عافیت دی تو وہ ہوا الا اور اگر قبض کر لیا تو بخشد یا سمیہ حدیث انس سے بطریق دیگر بھی آئی ہی بجائے عافیت لفظ شفا کہا ہی ۴ ابو ہریرہ کہتے ہیں تب پاس حضرت کے آئی کہا مجھے بھی وہ پاس اُنکے جو نزدیک تھا رہے بہت اچھے ہیں حضرت نے پاس انصار کے بھیج دی چہ رات دن اُنپر تپ چڑھی ہی اُنکو ناگوار ہوا حضرت اُنکے گہروں میں آئے انصار نے شکوہ کیا حضرت ایک ایک کے گہر میں گئے اور اُنکے لئے دعائی عافیت کی جب پہرے آپکے چہرے ایک عورت لگی کہا قسم ہو اُسکی جسے نکو سچ مح نبی کر کے بھیجا ہی میں انصار میں سے ہوں اور میرا باپ ہی انصاری ہی تم میرے لئے بھی دعا کرو جس طرح کہ تم نے انصار کے لئے دعا کی ہی فرمایا

تو کیا چاہتی ہو اگر یہ چاہتی ہو کہ میں تیرے لئے اللہ سے دعا کروں کہ وہ تجکو معاف کر دے تو دعا کروں اور اگر یہ چاہتی ہو کہ تو صبر کرے اور تجکو جنت ملے کہا بلکہ میں صبر کروں گی اور میں جنت کو منع نہیں کرتی ۵ ابو ہریرہ کہتے ہیں ہمیں پہنچتا مجکو کوئی مرض دوست تر مجکو تب سے کیونکہ یہ میرے ہر عضو میں داخل ہوتی ہو اور اللہ عزوجل ہر عضو کو حصہ اسکا اجر سے دیتا ہے

تا آمدہ بشہر وجودم تب غمت	اگر مش بسیر کو چہ ہر استخوان کفر
---------------------------	----------------------------------

۶ ابو بکر سے کہا اللہ سے دعا کرو کہ اللہ انقص من اللرض ولا تنقص من الاجر کہا دعا کرو دعا کرو کہ اللہ اجعلنی من المقربین واجعل اہلی من المحرم العین عطا بن ابی صالح کہتے ہیں ابن عباس نے مجھ سے کہا کیا میں تجکو ایک عورت اہل جنت سے نہ کماؤں میں نے کہا ہاں کہا یہ کالی عورت پاس حضرت کے آئی تھی اُس نے کہا مجھے مرگی آتی ہو اور میں ننگی ہو جاتی ہوں تم اللہ سے دعا کرو کہ اگر تو چاہے تو صبر کر اور تیرے لئے جنت ہو اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کروں کہ وہ تجکو عافیت دے اُس نے کہا میں ننگی ہو جاتی ہوں اللہ سے میرے لئے دعا کرو کہ میں ننگی ہوں حضرت نے اُس کے لئے دعا کی ۸ دوسری روایت میں آیا ہو کہ عطائے کہا میں ام زرعہ یعنی اُس عورت و راز قدسیہ فام کو سلم کعبہ پر دیکھا ہو اور عائشہ نے کہا ہو کہ حضرت نے فرمایا نہیں لگتا مومن کو کوئی کاٹنا یا اُس سے اوپر لکھ وہ کفارہ ہوتا ہو ۹ ابو ہریرہ کا لفظ رفعیہ ہے نہیں ہر کوئی مسلمان کہ چہ اسکو کوئی کاٹنا دنیا میں اور وہ اسیدہ اجر کی رکے لکن بدلا ہوتا ہو اُسکی خطا کا کا دن قیامت کے ۱۰ جابر نے رفعیہ کہا ہو نہیں ہر کوئی مومن و مومنہ اور نہ مسلم و مسلمہ کسی طرح کا بیمار ہو لکن کم کر دیتا ہو اللہ بسبب اُسکے خطائیں اُسکی :

باب کیا بیمار کا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں سکایت

۱۔ ہشام کے باپ کہتے ہیں کہ میں اور ابن الزبیر اس پر داخل ہوئے قبل قتل عبد اللہ کے وراثت

عائشہ بنت
لئے میں
کیا میں
کی وصیت
رد و ثلث
کہا اور یہ
کے ہاتھ

تہا
جو کیا تہا
نے اسکو
اگر اسکو
تق دیگر
کہا
عیدی
لکو کیا
پے ایک
میرا
فرمایا

اور اسماء بیمار تھیں عبداللہ نے اُسے کہا تم آپکو کس طرح پاتی ہو کہا میں بیمار ہوں کہا میں موت میں ہوں اسماء نے کہا شاید تو میرا چاہتا ہو اسی لئے تو موت کی تمنا کرتا ہو سو موت کر قسم ہو اللہ کی میں نہیں چاہتی کہ میں مردن جب تک دو باتوں میں سے ایک بات مجھ پر نہو یا تو مارا جائے میں اسید اجر کی کروں یا تو ظفر یاب ہو کہ میری آنکھ ٹھنڈی ہو دور رکھ آپکو اس سے کہ عرض کیا جائے تجھ پر ایک خط جو تیرے موافق نہو اور تو اُسکو قبول کرے کہ اہیت موت سے ابن الزبیر کا مطلب تھا کہ میں مقتول ہوں اور میرا قتل تمکو اندوہناک کرے ۱۲ ابو سعید خدری پانس حضرت کے آئے آپ تپ میں پڑے تھے آپ کے اوپر ایک قطیفہ تھا اُسپر ہاتھ رکھا حرارت تپ کی قطیفہ کے اوپر پائی ابو سعید نے کہا اے رسول خدا آپ کو بہت سخت تپ ہو فرمایا ہمارا یہی حال ہو کہ ہم پر بلا سخت ہوتی ہو اور دگنا اجر دیا جاتا ہو کہا اے رسول خدا کون لوگ سخت ترین بلا میں فرمایا انبیاء پر صاحبین اُن میں کوئی گرفتار محتاجی ہوتا یا نہا تک کہ نہا تا مگر ایک عبادت اُسکو کا نگر پھنٹا یا بٹلائی قتل ہوتا یا نہا تک کہ وہ اُسکو قتل کرتے اور ایک اُنہیں کا بلاء سے نہایت درجہ بچو ہوتا جیسے کوئی تمہارا عطا سے خوش ہوتا ہو ۱۳

چہ خوش بروی دل ننگ مادر می گردد خدا دراز کند عمر خرم کاری ما

باب بیہوش گئی عیادت کرنا

۱- جابر بن عبداللہ کہتے ہیں میں بیمار ہوا حضرت مع ابو بکر میری عیادت کو آئے دونوں پائون پائون آئے مجھے بیہوش غش میں پایا حضرت نے وضو کر کے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا میں بیہوش میں اُگیا دیکھا حضرت ہیں میں نے کہا اے رسول خدا میں اپنے مال میں کیا کروں آپ حکم دین میرے مال میں حضرت نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی



باب چگونگی عبادت کرنا

۱۔ اسامہ بن زید کہتے ہیں ایک بچہ دختر رسول خدا صلعم کا بہاری ہو گیا اُسکی ماں نے آدمی پر حضرت کے بھیجا کہ میرا بچہ موت میں ہے حضرت نے اُس قاصد سے کہا جا اُس سے کہہ ان اللہ ما اخذ ولہ ما اعطى وکل شیء عندہ الی اجل مسہی تو صبر کر اور اسید اجر کی رکھ وہ قاصد گیا اور اُسے یہ خبر کہی دختر نے پہر اُسکو بھیجا وہ پہر آیا اور کہا قسم دی ہے کہ آپ تشریف لائیں حضرت معہ چند نفر اصحاب اُٹھ کھڑے ہوئے اُنہیں سعد بن عبادہ ہی تھے حضرت نے بچے کو لیکر درمیان دونوں ہاتھوں اپنے کے رکھا اُسکے سینے سے شک کی آواز آتی تھی حضرت کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے سو دے کہ تم روتے ہو اور اللہ کے رسول ہو فرمایا انا ابکی رحمة لہا ان اللہ

لا یرحمہ من عبادہ الا الہاء

باب اس باب کا ترجمہ نہیں ہے

۱۔ ابراہیم بن ابی عبدہ کہتے ہیں میری عورت بیمار ہوئی میں پاس اُم الدردار کے آتا جاتا تھا وہ مجھے کہتیں تیرے گھر والے کیسے ہیں میں کہتا کہ بیمار ہیں وہ کہنا سنگاتین میں کہتا ہوں پھر آتا اور اسی طرح کرتا ایک بار جو میں پاس اُنکے گیا تو مجھے پوچھا تمہاری بی بی کیسی ہے میں نے کہا کہ بیماری سہی اچھی ہو گئی کہ میں تو تیرے لئے اسلئے کہنا سنگاتی تھی کہ تو یہ کہتا تھا کہ تیری گھر والی بیمار ہیں اب جو وہ اچھی ہو گئی تو میں تیرے لئے کچھ نہ منکر ہو گئی:

باب عبادت کرنا اعراب کی

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں حضرت ایک گنوار کے پاس عبادت کے لئے آئے کہا لا باس علیک طھو ان شاء اللہ تعالیٰ اعرابی نے کہا بلکہ یہ تو ایک تپ ہے جو ش مارنے والی ایک بوڑھی ہے کلان سال پر کہ اُسکو گور میں لیجاوے فرمایا ہاں:

باب عیادت مرضی کا

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا حضرت نے فرمایا ہر آج تم میں کون روزہ دار ہو ابو بکر نے کہا میں فرمایا آج تم میں کس نے بیمار کی عیادت کی ابو بکر نے کہا میں نے فرمایا کون تم میں آج جنازہ پر حاضر ہوا ابو بکر نے کہا میں نے فرمایا آج کس نے تم میں سے مسکین کو کھانا کھلایا ابو بکر نے کہا میں نے مروان کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی کہ حضرت نے فرمایا ما اجتمع هذه الخصال فی رجل فی یوم الا دخل الجنة یعنی جس کسی شخص میں یہہ خصال ایک دن کے اندر جمع ہوں گے وہ بہشت میں جائیگا **ف** یہہ چار خصلتیں ہیں صوم و عیادت مریض و شہود جنازہ و اطعام مسکین طالب آخرت اگر چاہے تو انکو ایک دن میں جمع کر سکتا ہر ۲ جابر کہتے ہیں حضرت ام السائب کے پاس آئے وہ کانپ رہی تھیں یعنی تب وازرہ سے فرمایا تیرا کیا حال ہے کہا الحمی اخزاہا اللہ تبہ اللہ اسکو سوا کرے فرمایا چپ تب کو گالی ندے کہ وہ مومن کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتی ہے جس طرح کہ ہٹی لوہے کے میل کو ۴۴ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو اللہ تعالیٰ کتنا ہی ابراہن آدم میں سے تجھے کھانا مانگتا تھا تو نے مجھے نہ کھلایا وہ کہیگا اے رب کس طرح تو نے مجھے کھانا مانگا اور میں نے تجھ کو نہ کھلایا اور تو رب العالمین ہو اللہ تعالیٰ کہیگا تو نے سچا نا کہ فلان بندے نے میرے تجھے کھانا مانگا تھا تو نے اسکو کھانا نہ دیا تو نے سچا نا کہ اگر تو اسکو کھانا کھلاتا تو اس طعام کو میرے پاس پاتا اے ابراہن آدم میں سے تجھے پانی مانگتا تھا تو نے مجھے نہ پلایا وہ کہیگا اے رب میں کس طرح تجھ کو پانی پلاتا اور تو رب العالمین ہو اللہ تعالیٰ کہیگا تو نے سچا نا کہ اگر تو اسکو پانی پلاتا تو اس پانی کو نزدیکی میرے پاس پاتا اے ابراہن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی وہ کہیگا اے رب میں کس طرح تیری عیادت کرتا اور تو رب العالمین ہو اللہ تعالیٰ کہیگا تو نے سچا نا کہ فلان بندہ میرا بیمار ہوا ہے اگر تو اسکی عیادت کرتا تو اسکو میرے پاس پاتا یا مجھ کو اس کے پاس پاتا **ف** منقول عنہ میں یہہ حدیث اسی طرح ہے

۴۴ حدیث ابو سعید میں رفعاً آیا ہے عیادت کرو تم بیماری کی اور ساتھ جاؤ جنازوں کے تمکو آخرت یاد دلائے گی ۵۵ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے تین چہرین میں وہ سب حق ہیں ہر مسلمان پر عیادت بیماری کی شہود جنازہ کا جواب دینا چھینکنے والے کو جب وہ الحمد للہ کئے یعنی اگر حمد نہ کرے تو پہر جواب دینا بھی حق نہیں ہے :

باب دعائی شفا دینا عائد کا مریض کو

۱- حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں تین شخص نے بنی سعد میں سے مجھے کہا سب کے سب اپنے باپ سے اور اُنکا باپ حضرت سے راوی تھا کہ حضرت پاس سعد کے عیادت کو مکہ میں گئے سعد روئے لگے فرمایا تو کیوں روتا ہو کہا مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں مرجاؤں اُس زمین میں جہاں سے میں نے ہجرت کی ہے حضرت نے تین بار کہا اللھم اشف سعداً کہا میرے پاس بہت مال ہے اور فقط ایک دختر میری وارث ہے کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کروں فرمایا نہیں کہا وثلث کی کہ انہیں کہا نصف کی کہ انہیں کہا ثلث کی فرمایا الثلث والثلث کثیر تیرا صدقہ کرنا تیرے مال سے صدقہ ہے اور تیرا نفقہ کرنا تیری عیال پر صدقہ ہے اور جو کچھ تیری بی بی تیرے طعام میں سے کھائے گی وہ صدقہ ہے اور تو اگر اپنی اہل کو مالدار یا عیش میں چھوڑ جائیگا تو یہ بہتر ہوگا اس سے کہ تو انکو ایسے حال میں چھوڑے کہ وہ لوگوں سے ایک ایک مٹھی ہیک ماٹکیں اور ہاتھ سے اشارہ کیا :

باب فضیلت عیادت مریض کی

۱- ابو اسماء کہتے ہیں جو کوئی عیادت کر گیا اپنے بھائی کی وہ خرافہ جنت یعنی سبزہ زار بہشت میں ہوگا میں نے کہا ابو قتادہ سے حشرہ جنت کیا ہے کہا میوہ چینی میں نے کہا ابو اسماء راوی اس حدیث کے کس سے ہیں کہا ثوبان سے اور ثوبان حضرت سے ۲ یہ حدیث اسی کے لگ بھگ دوسرے طریق سے بھی ابو اسماء رحمہ نے ثوبان سے رفعاً روایت کی ہے :

یابا آج
ضر ہوا
ن کتے
الجنة
ت
اگر چاہے
کاپ
موسوا
طرح کہ
کمانا
لا اواف
ساتوئے
ابن
ناد
میرے
عیادت
عیادت
رحمہ

باب بات چیت کرنا بیمار و عاقل کا

۱۔ عبد الحمید بن جعفر کہتے ہیں کہ ابو بکر بن حزم و محمد بن المنکدر نے مع چند اہل مسجد کے عمر بن الحکم بن رافع انصاری کی عیادت کی اور کہا اے اباحض ہمکو حدیث کرو کہ میں نے جابر بن عبد اللہ کو سنا کہتے تھے میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے جس نے عیادت کی بیمار کی وہ گسار رحمت میں تھا کہ جب بیٹھا تو رحمت میں تم گیا:

باب نماز پڑھنا نزدیک بیمار کے

۱۔ عطا کہتے ہیں عیادت کی میری عمر بن صفوان نے اتنے میں وقت نماز کا آیا ابن عمر نے اُسکے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور کہا ہم لوگ مسافر ہیں:

باب عیادت کرنا مشرک کی

۱۔ انس کہتے ہیں ایک لڑکا یہود کا حضرت کی خدمت کرتا تھا وہ بیمار پڑا حضرت اُسکی عیادت کو آئے اور پاس اُسکے سر کے بیٹھے فرمایا مسلمان ہو جاؤ سنئے اپنے باپ کی طرف دیکھا وہ بھی پاس اُسکے سر کے تھا اُسنے کہا ابو القاسم کا کنا مان وہ مسلمان ہو گیا حضرت باہر آئے کہتے تھے الحمد للہ الذی انقذہ من النار

باب بیمار سے کیا کہے

۱۔ عائشہ کہتی ہیں حضرت جب مدینہ میں آئے ابو بکر و بلال کو تب آئی میں پاس ان دونوں کے گئی میں نے کہا اے باپ تم کیسے ہو اور اے بلال تم کیسے ہو ابو بکر کو جب بخار پڑتا تو وہ کہتے

کل امرء مصبح فی اہلہ والوفادنی من شرا لفعلہ

بلال کو جب ہوش آتا چلا کر یوں کہتے

الالیبت شعریٰ ہل بیتین لیلۃ

بواد و حوالیٰ ذخر و جلیل

وہل بدن لی شامة ولفیل

وہل ارذن یوما میاہ مجبنة

عائشہ کہتی ہیں میں نے اگر یہ خبر حضرت سے کہی فرمایا اللہ حبیب لینا المدینہ کحبنا ملکۃ اولشد
وصحہا وبارک لنا فی صاعہا ومڈھا وانقل حمأھا فاجعلہا بالمحفة و حد
دلیل ہر جب وطن پر اور اس بات پر کہ اللہ نے حضرت کی دعا سے ساری شکایات
آفات آب و ہوا سے مدینہ طیبہ دور کر دیئے اور وہب امور میں تلو و صنو مکہ معظمہ ہو گیا الا
ماشاء اللہ تعالیٰ و اللہ الحمد ۲ ابن عباس کہتے ہیں حضرت ایک اعرابی پر اسکی عیادت
کے لئے داخل ہوئے اور آپ کی عادت تھی کہ جب کسی کی عیادت کرتے تو لا باس
ٹھوران شکو اللہ کہتے اسی طرح اب بھی فرمایا ذالک طھور اس گنوار کے لٹھ نے کہا
کوئی نہیں بلکہ یہ تو ایک تپ ہو جوش مارنے والی ایک بڑی عمر کے بوڑھے پر کہ اسکو
قبر میں لے جائیگی فرمایا فنعمة اذا ف یعنی اگر تیرے نزدیک یہ طھور نہیں ہو بلکہ میت
ہو تو اب یہی سہی ۳ نافع کہتے ہیں ابن عمر جب کسی مریض پر داخل ہوتے تو پوچھتے کہ جی
کیسا ہوا اور جب اس کے پاس سے اٹھتے تو کہتے خا اللہ لاٹ اس سے زیادہ اوکھ نکلتے

باب بیمار کیا جواب دو

۱۔ سعید بن عمرو کہتے ہیں حجاج نزدیک ابن عمر کے آیا میں پاس اُنکے تھا کہا تم کیسے ہو کہا
اچھا ہوں کہا تمکو کس نے تکلیف دی ہو کہا جس نے حکم دیا بتیار اٹھانے کا ایسے دن جس میں
بتیار اٹھانا درست نہیں ہو یعنی حجاج نے ۴

باب ذکر عیادت فاسق کا

۱۔ عبدالرحمن بن عمرو بن العاص کہتے ہیں لا تعودوا شراب الخمر اذا مرضوا یعنی عیادت
نکرو شراب خواروں کی جبکہ وہ بیمار ہوں ف یہہ اثر دلیل ہو نہیں عیادت فاسق پر

کسی قسم کا بھی فسق ہو جبکہ جہاں بفسق کرے ذکر شراب کا اسجگہ اتفاقی ہی نہ قید نہی :

باب عورتوں کا مرد مریض کی عیادت کرنا

۱۔ حارث بن عبید اللہ انصاری کہتے ہیں میں نے ام الدرداء کو دیکھا کہ اونکے پالان پر کچھ لکڑیاں تھیں انپر ردہ پڑا تھا وہ عیادت کرنے کو ایک مرد کی اہل مسجد میں سے آئی تھیں

وہ مرد انصاری تھا :

باب عائہ کو مکروہ ہے کہ گھر کی فضول چیزوں کی طرف نظر کرے

۱۔ ابن مسعود ایک مریض پر واسطے عیادت کے داخل ہوئے انکے ساتھ ایک قوم تھی اور گھر میں ایک عورت تھی ایک مرد قوم میں سے طرف عورت کے دیکھنے لگا عبداللہ نے کہا اگر تیری دونوں آنکھیں پوڑ دی جائیں تو واسطے تیرے بہتر ہو **ف** معلوم ہوا کہ بیمار وغیرہ کے گھر میں جا کر ادھر ادھر جھانکنے تاکے نہیں **۵**

درخانہ دوستان گرت جامی ہند

بے چشم درآمی و بے زبان بیرون شو

باب آنکھ دیکھنے کی عیادت کرنا

۱۔ زید بن ارقم کہتے ہیں میری آنکھ دیکھنے کو آئی حضرت نے میری عیادت کی پہ فرمایا آ زید اگر تیری آنکھ اسی طرح دکھتی رہے تو تو کیا کرے گا کہا صبر و اسید اجر رکھو گا فرمایا اگر تیری آنکھ دکھتی رہی اور تو صبر و احتساب کرے گا تو تیرا ثواب جنت ہو گا ۲ قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص کی اصحاب محمد میں سے آنکھ جاتی رہی حضرت نے اسکی عیادت کی اسنے کہا میں تو ان آنکھوں سے یہ چاہتا تھا کہ حضرت کو دیکھتا لیکن جبکہ حضرت مقبوض ہو گئے تو اب واللہ مجھے کچھ خوشی نہیں ہے **۵**

کنت السواد لنا ظری فعمی علیک الناظر

من شاء بعدک فلیمت فلیک کنت احاذر

۳۔ انس نے رفا کہا ہوا اللہ عزوجل فرماتا ہے جب مبتلا کرتا ہوں میں بندہ کو اُسکی جیتین یعنی ہر وحشیم میں پہرہ صبر کرتا ہے تو میں جوض اُسکے جنت دیتا ہوں ۴۔ ابو امامہ کا لفظ رفا یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم جب لے لئے میں تیرے کرتین اور تو نے وقت صدمہ کے صبر کیا اور امید اجر کی رکھی تو راضی نہیں ہوتا میں واسطے تیرے ثواب کو سوائے جنت کے **ف** وعدہ جنت کا اندھے ہو جانے پر بہت سی احادیث مرفوعہ میں آیا ہے وہ حدیثیں ترغیب و ترہیب وغیرہ میں مذکور ہیں اسی طرح ضعف بصر اور یک چشم ہو جانا کسی اور مرض چشم میں گرفتار ہونا موجب اجر کثیر کہتا ہے مگر یہ صبر و احتساب عدم شکوک

باب عیادت کرنے والا کس حکمہ بیٹھے

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں حضرت جب عیادت کرتے تے نزدیک سر مرض کے بیٹھے پر سات با یون کہتے اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان لشفیک اگر اُسکی اجل میں تاخیر ہوتی تو وہ اپنے ذکر سے چنگا ہو جاتا ۲۔ ربع بن عبد اللہ کہتے ہیں میں میرا حسن کے قتادہ کی عیادت کو گیا وہ پاس اُنکے سر کے بیٹھے پر حال پوچھا پھر دعا کی کہا اللھم اشف قلبہ واشف سقمہ **ف** یہ دعا جامع ہے واسطے دفع مرض قلب و قالب و دونوں کے

باب آدمی اپنے گھر میں کیا کرے

۱۔ اسود کہتے ہیں میں نے عائشہ سے پوچھا کہ حضرت اپنی اہل میں کیا کیا کرتے تھے کہا اپنے گروان کے کام کاج میں لگے رہتے جب نماز کا وقت آتا ہا ہر جاتے ۲۔ عروہ نے عائشہ سے پوچھا حضرت اپنی گھر میں کیا کیا کرتے تھے کہا جو تے کا نشیے اور جو کچھ مرد گھر میں کام کرتے ہیں وہ کرتے ہم ہر شام عن ایہ کہتے ہیں میں نے عائشہ سے پوچھا کہ حضرت اپنے گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے کہا وہ جو ایک تم میں کا اپنے گھر میں کیا کرتا ہے جو تے کا نشیے کپڑے میں پیوند لگاتے کپڑا سیٹے ہم عمرہ نے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

نہی ہے

کہا عائشہ سے کہا گیا کہ حضرت اپنے گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے کہا کان بشار من البشر
یعنی ثوبہ و یحلب شاتہ یعنی وہ بھی ایک آدمی تھے اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھتے اپنی
بکری کو دہتے یہاں حدیث دلیل ہیں اس بات پر کہ بشر کتنا ہی بڑا ذی رتبہ کیوں
نہو لیکن اپنے گھر کا کام کاج کرنا اور اپنے آرام کے کام اپنے ہاتھ سے کر لینا واسطے اُسے سنت
خیر البشر ہو اور عار و انکار کرنا عمل سے خلاف سنت اور منجملہ اسباب کبر و نخوت کے ہو
اور داخل تکلف حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو و ما انا من المتکلفین دنیا میں جتنے
حرفے پیشے صنایع و اعمال ہیں غالباً انبیاء و صلحاء و علماء و اقیاء سے ماثور ہیں چنانچہ رسالہ
رفو الخرقہ بشرن الحرفہ اس پر شاہد عدل ہو اب جو کوئی شریف النسب لطیف الحسب اختیار
حرف و صنعت سے عار رکھتا ہو اُس پر خدا کی مार ہو وہ اسی سبب سے فقر و قافہ میں مبتلا اور دولت
و خواری سوال و گدائی میں گرفتار ہو اگر محنت و مزدوری کرتا یا کوئی پیشہ اختیار کرتا تو اس
رُسوائی و خواری سے بر کران رہتا دین دنیا کی درستی ہاتھ آتی اللہ کا نیک بندہ بجا جاتا
ولکن شیاطین نے اکثر عیان شرف و علم کو اپنے دام مکر میں لیکر خسرو الدنیا و الآخرہ بنا رکھا
اور وہ اس دشمنی ابلیس و ذریت ابلیس سے غفلت میں پڑے ہیں

باب آدمی جب کسی اپنے بہائی کو دوست رکھے تو اُس کو جتادے

۱- حدیث مقدم بن معدیکرب میں تھا آیا ہو کہ جب دوست رکھے ایک تمہارا اپنے
بہائی کو تو اُس کو جتادے کہ میں اُس کو دوست رکھتا ہوں ۲ مجاہد کہتے ہیں کہ مجسمے اور
ایک مرد صحابی سے ملاقات ہوئی اُس نے دونوں کندھے میری پس پشت سے تھام کر کہا
سُن لے میں تجکو دوست رکھتا ہوں پیٹنے کہا دوست رکھے تجکو وہ شخص جسکے سبب سے تو
مجکو دوست رکھتا ہو کہا اگر حضرت نے یہ نہ فرمایا ہوتا کہ جب کوئی آدمی کسی آدمی کو دوست

کہے تو اسکو خبر کر دے کہ میں تیرا دوست دار ہوں تو میں تجکو اس بات کی خبر نہ کر تا ہر وہ مجھ پر سنگینی کو
عرض کرتے لگا اور کہا میرے پاس ایک جاریہ ہے لیکن وہ کافی ہی مسلم حدیث انس میں فرمایا ہے
دوست نہ بنے دو مرد لیکن افضل ائمین وہ شخص ہے جو اپنے صاحب کو زیادہ تر دوست رکھتا ہے
باب کسی شخص کو دوست نہ کرنا اور اگر کسی اور پر کچھ سوال

۱۔ معاذ بن جبل کہتے تھے تو جب کسی بہائی کو چاہے تو اس سے مت جھگڑا اور کوئی بدی اس کے
ساتھ نہ کر اور نہ اس سے کچھ مانگ شاید کہ تو کوئی اسکا دشمن پائے وہ تجکو وہ خبر دے جو بہن
نہیں ہے پھر تیرے اور اس کے بیچ میں جدائی پڑ جائے ۲۔ حدیث ابن عمرو میں فرمایا ہے کہ جس نے
دوست رکھا کسی بہائی کو اللہ فی اللہ اور کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں تجکو اللہ کے لئے تو وہ دو گونہ
جنت میں جائیگا اور جس نے پہلے اللہ کے لئے اسکو دوست رکھا ہے اسکا درجہ بلند تر ہے
بسبب اسکی محبت کے اس شخص پر جسکو دوست رکھا ہے **ف** حب فی اللہ کے فضائل مجید
آئے ہیں شاید کہ سارے فضائل اعمال سے ہی عمل افضل تر ہو عرش کا سایہ ملنا جنت میں جانا
تو ادنیٰ بات ہو لیکن جو اسکا اس زمانہ موجود میں غمناک و کمیاب ہو گیا ہے الا من رحمہ اللہ و علمہ

چند

باب عقل کا محل دل ہے

۱۔ عیاض بن خلیفہ نے علی کو دن صفین کے منازعات میں عقل دل میں ہے اور حرمت
جگر میں اور رافت طحال میں اور نفس ریہ میں :

باب کبر کا

۱۔ ابن عمرو کہتے ہیں ہم پاس حضرت کے بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک مرد اہل بادیہ میں سے
آیا اس پر ایک جُبہ سیجان کا تھا وہ اگر حضرت کے سر پر کھڑا ہوا اور کہا تمہارے صاحب نے
ہر سوار کو لپیٹ کیا یا یون کہا کہ وہ ہر سوار کا لپیٹ کر نا چاہتے ہیں اور ہر چرواہے کا

بلند کرنا حضرت نے اُسکا پورا جبہ پکڑ کر فرمایا کہ کیا میں تجھے لباس بے عقل آدمی کا سانہیں دیکھتا ہوں
 پہرہ کا نبی اللہ نوح علیہ السلام کو جب وفات آئی اپنے فرزند سے کہا میں تجھے ایک وصیت
 بیان کرتا ہوں دو باتوں کا تجھ کو حکم دیتا ہوں اور دو امر سے منع کرتا ہوں ایک حکم کرتا ہوں
 تجھ کو لا الہ الا اللہ کا کیونکہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمینیں ایک پلہ میں رکھی جائیں
 اور لا الہ الا اللہ ایک پلہ میں تو وہی پلہ ہماری ہوگا اور اگر ساتون آسمان اور ساتون زمینیں
 ایک حلقہ بہم ہوں تو وہی لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ و بھما اُس حلقہ کو توڑ دینگے کلمہ
 نماز ہی ہر شے کی اور اسی کی وجہ سے ہر شے کو رزق ملتا ہے اور منع کرتا ہوں میں تجھ کو شرک و کبر سے مینے
 کہا یا کسی اور نے ایسی رسول خدا اس شرک کو تو مجھے پہچان لیا ہو کہ کیا یہ ہے کہ کیا یہ ہے کہ ہم میں
 کسی کے پاس ایک حلو ہو وہ اُسکو پہنے فرمایا نہیں کہا کیا یہ ہے کہ کسی کے پاس ہم میں سے دو
 اچھی پاپوش ہوں اور اُنکے دو عمدہ قسمے ہوں فرمایا نہیں کہا کیا یہ ہے کہ ایک کے پاس دابہ
 ہو وہ اُسپر چڑھے فرمایا نہیں کہا کیا یہ ہے کہ ایک کے اصحاب ہوں جو پاس اُسکے بیٹھیں فرمایا
 نہیں کہا پہر کیا ہو ایسی رسول خدا فرمایا سفہ حق کا یعنی حق سے جاہل ہو اور لوگوں کو حقیر جانے
و اس حدیث میں فضیلت ہے ہر دو کلمہ مذکور کی اور مذمت ہے تکبر کی یہ کبر و دامر
 میں بتایا ایک بجا تائق کا دو م لوگوں کو بنظر حقارت دیکھنا اور اُنکو برا سمجھنا سب جان جمع ہے
 ساج کی ساج کہتے ہیں طیلسان سبز کو یا قوردار کو گویا کہ کلاہ اُس سے یا اُسی کی نوع سے بنائی
 جاتی ہے ۲ یہ حدیث دوسرے طریق سے بھی بروایت ابن عمر دیون آئی ہے کہ اہ قال یا
 رسول اللہ اس الکبر نخا یعنی جن امور کو ابن عمر نے اپنے نزدیک کبر سمجھا تھا جیسے عمدہ لباس
 پہننا یا عمدہ پاپوش یا عمدہ سواری یا جلسہ اصحاب حضرت نے اُنکو کبر سے خارج بتا کر سفہ حق
 و غصص مردم کو کبر ٹھہرایا ۳۔ ابن عمر کا لفظ حضرت سے یہ ہے کہ جو بڑا بنا اپنے جی میں یا تریا یا

رزق

اپنی چال میں وہ ملے گا اللہ سے اور اللہ اس پر غضبناک ہوگا **ف** معلوم ہوا کہ جملہ کبر کے یہود
 اور یہی ہیں اور متکبر مغضوب علیہ ہوتا ہے **۴** حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو کہ اُس نے کبر نہیں کیا
 جس نے اپنے خدمتگار کے ساتھ کہا یا اور گدھے پر سوار ہو کر بازاروں میں گیا اور بکری باندھ
 دہی **۵** صالح بیاع الاکسیہ یعنی گلیہ فروش کی دادی کہتی ہیں کہ میں نے علی کو دیکھا کہ ایک درہم
 کی کچوریں مول لیں اور اپنے ملحقہ میں رکھیں میں نے کہا یا کسی اور شخص نے کہ ای امیر المؤمنین
 کسی اور کو دید کہ وہ لہجے کہا ابو العیال احق ان یجل **۶** حدیث ابو سعید خدری و ابو ہریرہ
 میں فرمایا ہو عزت میری ازار ہو اور کبر یا میری چادر ہو جو کوئی انہیں سے کسی چیز کے لئے مجھے
 جگہ لگا میں اُس کو عذاب کروں گا **۷** نعمان بن بشیر بالائی منبر کہتے تھے شیطان کے جال میں
 وہ جال اترنا ہو اللہ کی نعمتوں پر اور فخر کرنا اُسکی عطا پر اور کبر یا کرنا اللہ کے بندوں پر اور پستی
 کرنا خواہش نفس کی غیر ذات خدا میں یہ سب چار چیزیں ہوں **۸** ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہو
 حجت کی جنت و نار نے سفیان نے کہا اختصام کیا بہشت و دوزخ نے دوزخ نے کہا
 گھسیں گے مجھیں جبار و کبر والے جنت نے کہا گھسیں گے مجھیں ضعفاء و فقراء اللہ تبارک و تعالیٰ
 نے جنت سے کہا تو میری رحمت ہو میں جسکو چاہوں تجھ سے رحمت کروں پہر دوزخ سے فرمایا تو میرا
 عذاب ہو میں جس کو چاہوں تجھ سے عذاب کروں ہر ایک کے لئے تم دونوں میں سے بہرنا ہوگا
ف اس حدیث میں تعین ہوا اہل جنت و نار کی اور وعدہ ہو دوتوں کے مملو و مشحون کر دیا
 نسأل اللہ الجنة و نعوذ بہ من النار **۹** عبد الرحمن نے کہا حضرت کے اصحاب مخزن
 و متماوت نہ تھے اپنی مجلسوں میں شعر پڑھتے اور امر جاہلیت کا ذکر کرتے پہر جب انہیں سے
 کسی کا ارادہ کسی شکر پر اللہ کے امر سے کیا جاتا تو اُسکی آنکھیں پہر جا میں گویا وہ دیوانہ ہو
ف تماوت کہتے ہیں اظہار تحافت و تضاعف کو عبادت و زہد و صوم میں ابن عمر نے

ایک شخص کو سرنگون دیکھ کر کہا تھا ارفع راسک فان الاسلام لیس عریض یعنی سر اونچا کر
 اسلام کچھ بیماری نہیں ہے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ متماوت ہو اُس سے کہا لا تصت علینا
 دیننا اما تک الله یعنی مت مار ہمارے دین کو اللہ تجھے مارے عائشہ نے ایک شخص کو
 دیکھا لگتا تھا کہ خوف سے مرجائے کہا اسکو کیا ہوا ہے کہا یہ منجملہ قراء کے ہے کہا عمر سید القراء
 تھے اور جب چلتے تو تیز چلتے اور جب کہتے تو سنا تے اور جب مارتے تو دردناک کرتے ۱۰
 ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا اور وہ خوبصورت و جمیل تھا اُس نے کہا مجھ کو
 محبوب ہو اور مجھے عطا ہوا ہے وہ جو تم دیکھتے ہو یہاں تک کہ میں دوست نہیں رکھتا ہوں کہ
 مجھ سے کوئی فوت ہو اُس نے کہا شراک نعل یا شمس احمر کیا یہ کبر ہے فرمایا نہیں و لکن کبر لبطر حق
 و غمط مردم ہے یعنی حق امر کا رو کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا ۱۱ حدیث عمرو بن شعیب عن ابی عمر
 جدہ میں رفعا آیا ہے کہ محشو ہو گئے تکبر کرنے والے دن قیامت کے مثل چیونٹیوں کے صورت
 مرد میں اُنپر ہر جگہ سے ذلت چڑھی آتی ہوگی وہ مانکے جاوین گے طرف ایک قید خانہ جہنم کے
 جس کا نام بولس ہے چڑھی آئیگی اُنپر اگون کی آگ اور پلائے جاوینگے پھوڑ و زخموں کا جسکو
 طیغۃ الخبال کہتے ہیں ۱۲ اس حدیث میں انجام اہل کبر کا اور مقام اُنکی بود و باش
 کا اور غذا و نکی مذکور ہے نسأل اللہ العافیۃ ۱۳

باب انتصار کرنے کا ظلم سے

۱۔ عائشہ کہتی ہیں کہ حضرت نے اُسے کہا دونک فانتصری یعنی تو اپنا بدل لے لے ۲
 عائشہ نے کہا حضرت کی بی بیوں نے فاطمہ علیہا السلام کو پاس حضرت کے بھیجا اُنہوں نے
 اذن چاہا حضرت پاس عائشہ کے تھے اُنکی چادر میں حضرت نے اذن دیا وہ اندر گئیں
 کہا آپ کی ازواج نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے وہ آپ سے سوال عدل کا حق میں فخر

ابن ابی قحافہ کے کرتی بین کہا اور لڑکی کیا تو دوست رکھتی ہر جو میں دوست رکھتا ہوں کہا ان
 فرمایا تو دوست رکھ اسکو فاطمہؓ کہڑی ہوئیں اور جا کر یہ حال کہا انہوں نے کہا تم
 کچھ کام ہمارا نہ نکلا تم پر جاؤ کہا وا اللہ میں ہرگز اس بارہ میں حضرت سے گفتگو نہیں کر فنگی تب
 زینب زوج حضرت کو بھیجا انہوں نے جا کر اذن چاہا حضرت نے اذن دیا زینب نے یہ حال
 حضرت سے کہا اور مجھ کو برا بھلا کہا میں دیکھنے لگی کہ حضرت مجھے اذن دیتے ہیں یا نہیں تا نگہ
 میں پہچان لیا کہ اگر میں بدلا لوں گی تو حضرت کو برا نہ لگے گا میں نے زینب کو سنانا شروع کیا کہ ذرا لگی
 کہ میں غالب ہو کر زینب کو ٹھنڈا کر دیا حضرت نے مسکرا کر فرمایا ایتما ابتہ ابی بلکہ یعنی یہ ابو بکر
 کی بیٹی ہو بھلا کب دے گی اور جو کے گی:

باب ہمدردی کرنا خشک سالی اور گرسنگی میں

۱- ابو ہریرہ کہتے ہیں آخر زمانے میں ہو کہ جسکو وہ پالے وہ عدول نہ کرے جگر ہائی گرسنگی سے
 ۲- دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ انصار نے حضرت سے کہا کہ درمیان ہمارے اور اخوان ہمارے
 کے خنل کو تقسیم کر دو کہ انہیں تب انہوں نے کہا تم ہکو مونت کی کفایت کرو ہم تمکو تین شریک
 کرینگے کہا میں نے سنا اور مانا ۳- ابن عمر کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے عام الرماہ میں کہا وہ سال
 نہایت سخت نازلہ تھا بعد اسکے کہ عمر نے امداد عرب میں شتر و گندم و روغن وغیرہ جملہ ارباب سے
 خوب سی کوشش کی تھی یہاں تک کہ ساری ارباب یعنی زمین کشت کاری و باغ کی پھل و پھول
 لائی اور انکی اس جہد سے تب عمر نے کہڑے ہو کر دعا کی اللہم اجعل رزقہم علی رفقہم علی رفقہم
 اور اللہ انکار زق پہاڑ کی چوٹیوں پر متقرر کر اللہ نے انکی اور مسلمانوں کی دعا قبول کی جب
 میںہ برسا تو کہا الحمد للہ واللہ اگر اللہ اس آفت کو نہ کوتاہی میں کسی گھر والوں کو اہل اسلام
 میں سے جو گنجائش رکھتے ہیں باقی نہ چھوڑتا لیکن اُسے ہی فقرا و یتیم و یتیم کو ہکو دو نفر

اور پکار
 لیٹا
 نص کو
 سید القراء
 نے ۱۰
 حجاب
 ن کہ
 طر حقی
 ابوعین
 کے صوت
 کے جہنم
 کا جسکو
 دو باش
 ۲
 نے
 میں
 میں

ہلاک نہیں کر سکتے ہیں طعام سے جو کہ ایک نفر کو قائم رکھے **ف** یعنی طعام واحد دو کو کفایت کر سکتا ہو اسلئے جس گھر میں جتنے نفر ہوتے اتنے ہی گنتی کے فقیر وہاں مقرر کر دیتا کہ انکو بھی اپنے ساتھ کمانا دو ہم حدیث سلمہ بن الاکوع میں فرمایا ہو صبح نہ کرے کوئی شخص تم میں کا بعد تیسرے دن کے اور اس کے گھر میں کچھ قربانی میں سے ہو جب سال آئندہ آئی کہا اے رسول خدا کیا اس سال بھی ہم وہی کریں جو سال گذشتہ میں کیا تھا فرمایا کیا کو ذخیرہ کرو کہ اُس سال لوگ جہد میں تھے مینے چاہا کہ تم انکی اعانت کرو **ف** یہ سب احادیث دلیل ہیں مواسات و اعانت پر وقت احتیاج مسلمین کے:

باب تجربہ کا

۱۔ عروہ کہتے ہیں میں پاس معاویہ کے بیٹھا تھا انہوں نے جی میں کچھ کہا پر چونکہ اُسے اور کہا حلیم نہیں ہو مگر تجربہ والا تین باریں کہا سلام سعید کہتے ہیں حلیم نہیں مگر ٹوک کر کہانے والا اور حکیم نہیں مگر تجربہ والا **ف** یعنی جب کوئی راکب امور ہوتا ہو اور بھول بھٹک میں پڑتا ہے تب کہیں اُسکو حلیم و تجربہ حاصل ہوتا ہو پر وہ مواضع خطا سے بچنے لگتا ہو ہم اسکو ابو سعید نے رخصا بھی روایت کیا ہے:

باب کسی مسلمان بہائی کو اللہ کے لئے کمانا کرنا

۱۔ علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ اگر میں کچھ نہ فرما اپنے اخوان میں سے ایک صاع یا دو صاع طعام پر جمع کروں تو یہ دوسٹ تر ہو مجکو اس بات سے کہ میں تمہارے بازار میں جا کر ایک گردن آزاد کروں **ف** مقصود اس سے فضیلت اطعام پر بے شبہ ہو کہ کمانا پیاسے کا پلانا اور ننگے کا پہنانا بڑا اجر عظیم رکھتا ہو یہ کام اُسی شخص سے بنتا ہو جس کو اللہ کی توفیق رفیق طریق ہوتی ہو:

باب حلف جاہلیت کا

۱۔ عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں میں ہمراہ اپنے اعمام کے حلف مطہبین میں حاضر ہوا میں نہیں چاہتا کہ اُس سوگند کو توڑوں اگرچہ مجھ کو لال اونٹ ملیں :

باب برادری کرنے کا

۱۔ انس کہتے ہیں حضرت نے درمیان ابن مسعود وزیر کے مواخات کرا دی یعنی ایک کو دوسرے کا بھائی ٹھہرا دیا ۴ انس بن مالک نے کہا ہو کہ حلف کرا دیا حضرت نے درمیان قریش و انصار کے میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا

باب اسلام میں حلف نہیں ہے

۱۔ عمرو بن شعیب عن ابوعین جده کہتے ہیں حضرت سال فتح میں درج کعبہ پر بیٹھے اللہ کی حمد و ثناء کی پر فرمایا جس کا جاہلیت میں حلف تھا اس کو اسلام نے زیادہ کی مگر شدت اور نہیں ہی ہجرت بعد فتح کے :

باب جس نے پانی لیا اول بار ان میں

۱۔ انس کہتے ہیں ہمارے ہمراہ حضرت کے باران پہنچا حضرت نے اپنا کپڑا بدن سے ہٹا دیا یہاں تک کہ مینہ ان کو پہنچا پہنچے کہا آپ نے یہ کیوں کیا فرمایا لانا حدیث عہدِ بربہ یعنی ابھی تازہ پاس سے اپنے رب کے چلا آتا ہوں

اسی نفس خرم باد صبا از بریار آمدہ مرصبا

باب بکری برکت ہے

۱۔ حمید بن مالک کہتے ہیں میں پاس ابوہریرہ کے اُنکی زمین میں بمقام عقیق بیٹھا تھا اُنکے پاس ایک قوم اہل مدینہ کی دوا ب پر آئی اور اُتری ابوہریرہ نے کہا میری مان کے پاس جا اور اُس سے کہہ تیرا بیٹا تجھ کو سلام کہتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ ہمارے کچھ کھلاؤ اُنکی مان

نے تین قوس جو کے اور کچھ روغن اور نمک ایک رکابی میں رکھ کر میرے سر پر رکھ دیا میں وہ
 کمانا پاس اُنکے لایا اور سامنے اُنکے رکھ دیا ابو ہریرہ نے تکبیر کہی اور کہا الحمد للہ الذی اشبعنا
 من الخبز بعد ان لم یکن طعامنا الا الاسودان القم واللحم یعنی خدا کا شکر ہو کہ اُس نے
 ہمارا پیٹ روٹی سے بھرا بعد اسکے کہ ہمارا کمانہ تھا مگر کجوار اور اپنی قوم نے اُس طعام میں سے
 کچھ نہ پیا یا جب وہ لوگ پہرے مجھ سے کہا اے ہیتیجی اپنی بکریوں کو اچھی طرح رکھ اور مٹی کو اُنسے
 دور کر اور اُنکے تھان کو دستہ رکھ اور کسی ایک طرف اُس تھان کے نماز پڑھ کہ یہ بکری میں
 دو اب جنت سے ہیں اور قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان میری فریب ہے کہ آویگا لوگوں
 پر ایک ایسا زمانہ کہ ایک گدگوسفند دن کا دو ست تر ہوگا طرف صاحب غنم کے خانہ مروان کو
 ۳ علی مرتضیٰ نے رفعا کہا ہو کہ بکری کا ہونا گھر میں برکت ہے اور دو بکریاں دو برکتیں ہیں اور
 تین بکریاں تین برکتیں ۴

۴
 باب اولیٰ فی
 باب بیرون آواز
 درمیان کوفہ
 سنہ ۱۴۴

باب اونٹ واسطے اونٹ والوں کے غت ہیں

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے سرکفر کا طرف مشرق کے ہے اور فقر و خیلاد یعنی اترنا اہل
 خیل و اہل و قدا دین اہل و برین ہے اور سکینہ اہل غنم میں ۲ ابن عباس نے کہا مجھے کتوں
 اور بکریوں سے تعجب آتا ہے کہ ایک سال میں کذا و کذا بکریاں فیج ہوتی ہیں اور کذا و کذا بکری
 میں جاتی ہیں اور پہر بکریاں اُس سے زیادہ ہوتی ہیں اور ایک کتیا کتنے ایک کتے جنتی ہے
 ۳- ابوطیبیان کہتے ہیں عمر بن خطاب نے مجھ سے کہا اے ابوطیبیان تیری عطا و داد و دوش کتنی
 ہے کہا دو ہزار پانسو کہا اے ابوطیبیان تو کہتی کر اور سائیا لے پلے اس سے کہ قریش کے لڑکے
 تمہارے والی ہوں اور اُنکے ہوتے ہوئے عطا کچھ مال نہ گنا جائے ۴ عبد بن خرن کہتے
 ہیں اونٹ والوں اور بکری والوں نے تفاخر کیا حضرت نے فرمایا مبعوث ہوئے موسیٰ

اور وہ راعی غنم تھے اور سبوت ہوئے داؤد اور وہ راعی غنم تھے اور سبوت ہوا میں اور میں
بکریان چراتا تھا اپنے گروالون کے اُجیاد میں :

باب ذکر اعرابیت کا

۱۔ ابوہریرہ نے کہا کبارِ رسالت میں اول اشراک باللہ اور قتل نفس اور رمی محصنات
اور اعراب میں جارہنا بعد ہجرت کے :

باب ذکر سالنِ قریٰ کا

۱۔ ثوبان نے کہا حضرت نے فرمایا ہولا تسکن الکفور فان ساکن الکفور ساکن
القبور احمد نے کہا مراد کفور سے قریٰ ہیں یعنی گاؤں میں مت رہ ومان کارہنا ایسا ہے
جیسے قبر میں رہنا ۵

وہ مروودہ مرد را حلق کنند عقل را بی نور و بی رونق کنند

باب جاننا طرف تلاح کے

۱۔ مقدم کے باپ شیخ نے عائشہ سے پوچھا کہ حضرت بادیہ میں بھی جاتے تھے کہا ہاں ان تلاح
کی طرف جایا کرتے تلاح کے معنی ہیں آب راہہا از بالا سوی نشیب تلاح پشتہ و نشیب کذا فی
الصلح ۴ عمرو بن وہب کہتے ہیں میں نے محمد بن عبد اللہ بن اسید کو دیکھا کہ جب سوار ہوتے اور
وہ محرم ہوتے تو اپنا کپڑا ہر دو دوش سے گرا دیتے اور اپنی رانوں پر رکھتے میں نے کہا یہ کیا ہے
کہا میں نے عبد اللہ کو دیکھا کہ اس طرح کرتے تھے :

باب دوست رکھنا کتمان راز کو اور بیہنا یاں ہر قوم کے اُن کے

اخلاق پہچاننے کو

۱۔ عمر بن خطاب اور ایک اور شخص انصار کا بیٹھا تھا اتنے میں عبد الرحمن بن عبد القاری

آئے اور انکے پاس بیٹھ گئے عمر نے کہا ہم اُس شخص کو دوست نہیں رکھتے جو ہماری بات کہتا
پھر سے عبدالرحمن نے کہا میں لوگوں کے پاس نہ بیٹھوں گا عمر نے کہا مان تو بیٹھ پاس اسکے
اور اسکے اور ہماری بات کسی سے نہ کہہ پھر انصاری سے کہا تو لوگوں کو کیا دیکھتا ہو کس کا بعد
میرے خلیفہ ہونا بتاتے ہیں انصاری نے کچھ لوگ مہاجرین کے گئے علی کا نام نہ لیا عمر نے کہا
لوگوں کو ابوالحسن سے کیا ہو داشتہ وہ لائق تر ہو انہیں اگر اُن پر خلیفہ ہوگا تو انکو بطریق حق پر قائم کرے گا

باب آہستگی کرنا کامون میں

احسن نے کہا ایک آدمی مر گیا اور ایک پسہ و غلام چوڑا اور اپنے غلام کو اپنے فرزند کی وصیت
کر گیا لوگوں نے کچھ کوتاہی اُسکے لئے نہ کی یہاں تک کہ وہ لڑکا جوان ہوا اور بیاہا گیا اُس نے کہا
میرا سامان درست کر دو کہ میں علم طلب کروں اُسکا سامان تیار کر دیا وہ پاس ایک عالم کے آیا
اور اُس سے سوال کیا اُس نے کہا جب تو روانہ ہونے کو ہو تو مجھے کہنا میں تجھ کو کچھ سکھا دوں گا
جب وہ گھر سے باہر جانے کو ہوا اُس سے کہا کہ مجھے سکھا دے اُس نے کہا داشتہ سے ڈر اور صبر کر
اور جلدی نہ کر حسن نے کہا ساری خیر اس تعلیم میں ہو وہ آیا اور تنہا کہ وہ انکو بھول جاتا کہ فیض
یقین باتیں تھیں جب اپنی اہل کے پاس آیا اور گھر میں آرا دیکھا کہ ایک شخص سوتا ہو عورت سے الگ
اور اُسکی عورت بھی سوتی ہو کہا داشتہ میں نہیں چاہتا کہ اسکا انتظار کروں اپنی سواری کے پاس
پہر کر آیا جب چاہا کہ تلوار لے کہا اتق اللہ واصبر ولا تستعجل پھر رجوع کیا اور اُسکے سر پر کپڑا
پہا پھر کہا میں کسی شیو کا انتظار نہیں کرتا اپنی سواری کے پاس آیا اور چاہا کہ اپنی تلوار لے پھر اُسکو وہی
بات یاد آئی اور پھر کرا اُسکے سر پر کپڑا ہوا وہ مرد جاگ اٹھا اُس نے جب اسکو دیکھا جلدی سے اٹھ کر
معاذہ کیا اور پوچھا کہ بعد میرے تھنے کیا پایا کہا داشتہ بعد تیرے میں نے خیر کثیر پایا
داشتہ بعد تیرے میں نے پوچھا کیا آج کی رات درمیان تلوار اور تیرے سر کے تین بار میں آیا گیا

جنگو میرے علم نے تیرے قتل سے روک دیا :

باب آہستگی کا کاموں میں

ف اصل میں ترجمہ باب سابق اور اس باب کا متحد ہے ۱۔ عبدالرحمن بن ابی بکر اشج عقیس سے
راوی ہیں کہ اشج مذکور نے کہا حضرت نے فرمایا تجھ میں دو خلق ہیں جنکو اللہ دوست رکھتا ہے میں نے کہا
وہ کیا خلق ہیں اے رسول خدا فرمایا علم و حیا میں کہا یہ پہلے سے ہیں یا حال میں ہوئے فرمایا پہلے
سے ہیں میں نے کہا الحمد للہ الذی جبلنی علی خلقین احبهما اللہ ۲ قتادہ کہتے ہیں حدیث کی
جنگو اُس شخص نے جو باقی رہا تھا اُن وفد میں سے جو پاس حضرت کے آئے تھے عبد القیس سے
اور ذکر کیا قتادہ نے ابانفرہ کا ابوسعید غدیری سے کہ ابوسعید نے رہنا کہا کہ حضرت نے اشج
عبد القیس سے فرمایا ان فیک لخصلتین یحبهما اللہ العلم والاناءۃ ۳ پہلی روایت میں
حیاتما اس جگہ اناءت ہی علم سے مراد تحمل اذی ہو اور حیا فرم کو کہتے ہیں اور اناءت دیر کر کے کہ
یہ خصال نبض نبوی محبوب حضرت ذوالجلال ہیں و اللہ اعلم ۴ ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ حضرت
نے اشج عبد القیس سے کہا تھا ان فیک لخصلتین یحبهما اللہ العلم والاناءۃ ۵ مزیدہ
عبدی نے کہا اشج آیا وہ چلا یہاں تک کہ اُس نے ماہر حضرت کا پکڑ کر چوا حضرت نے اُس سے کہا
ان فیک لخلقین یحبهما اللہ ورسولہ قال جبلا جبلت علیہ او خلقا معی فرمایا لا بل
جبلا جبلت علیہ اُس نے کہا الحمد للہ الذی جبلنی علی ما یحب اللہ ورسولہ خلق و
خصلت ایک چیز ہو مراد خلق سے عادت ہو اس جگہ ذکر اُس عادت کا نہیں کیا مراد وہی علم
واناءت ہو لکن ان خصال کو اشج میں جبلی بتایا اور اللہ و رسول دونوں کا دوست رکھنا
ان دونوں خلق کو بتایا اشج نے اُس پر شکر خدا ادا کیا معلوم ہوا کہ جسکی جبلت کسی خلق حسن و
مستحسن پر ہو اُسکو اللہ کا احسانمند شکر گزار ہونا چاہئے :

ت کہتا
اس کے
کے بعد
نے کہا
یہاں تک
کی صیت
نے کہا
کے آیا
ون کا
صبر کر
کہ فقط
الگ
پاس
سر رکھا
سکون ہی
اٹھ کر
برائی
گب

باب لغی کا

۱۔ ابن عباس نے کہا اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر لپی کرے تو باغی ہو ریزہ ریزہ ہوگا ۳ حدیث ابو ہریرہ میں رُفعا آیا ہے جنت کی بہشت و دوزخ نے دوزخ نے کہا جہنم تکبر و تجبر داخل ہونگے جنت نے کہا جہنم داخل ہونگے مگر ضعفاء و مساکین اللہ نے نارسے کہا تو میرا عذاب ہو میں انتقام لیتا ہوں تجھ سے جس سے چاہتا ہوں اور جنت سے کہا تو میری رحمت ہو میں رحم کرتا ہوں تجھ سے جسکو چاہتا ہوں ۴ فضالہ بن عبید رُفعا کہتے ہیں تین شخص ہیں جنہیں سوال نہوگا ایک وہ مرد جس نے جماعت کو چوڑ دیا امام کا عاصی ہوا اور عاصی مر گیا اُس سے سوال نہوگا دوم کنیز یا غلام جو اپنے سید کے پاس سے بھاگ گیا تیسرے وہ عورت کہ اُسکا خاوند غائب ہو اور اُسکی موت دنیا کو اُس سے کفایت کیا ہو وہ چھپے اُسکے بن ٹھن چمک دمک سے نکلی تین اور ہیں جن سے کچھ سوال نہوگا ایک وہ مرد جس نے ردا بکریا و ازار غرض خدا چھینی اور دوم وہ مرد جس نے شک کیا امر خدا میں سوم ناسید رحمت خدا سے ۵ مراد عدم سوال سے یہ ہے کہ یہ ہر شش اشخاص بلا احتساب و کتاب دوزخ میں جائیں گے ان فحاشی کے مطابق میں ایک طرح کی لغی موجود ہے ۶ بھار کے باپ عبدالعزیز اپنے جد سے رُفعا راوی ہیں جتنے گناہ ہیں دیر کرتا ہو اللہ انہیں جسکو چاہتا ہو قیامت کے دن تک مگر لغی و عقوق والدین یا قطیعت رحم کہ جلدی کرتا ہو اللہ واسطے ان کے صاحب کے دنیا میں قبل موت کے ۷ ابو ہریرہ کہتے تھے کوئی تم میں اپنے بھائی کی انکھ میں ایک چٹکا دیکھتا ہو اور خود اُسکی انکھ میں جو جمل یا جزع ہو اُسکو بولتا ہو ابو عبید نے کہا جمل چوہا بلند کلان کو کہتے ہیں ۸ مطلب یہ ہے کہ دوسرے کا ذرا ساعیب پکڑتا ہو اور اپنا بڑا سا عیب نہیں دیکھتا ہندی کی مثل ہو اپنا ٹینٹ نہ دیکھتا اور دوسرے کی پہلی پر عیب لگانا ۹ معاویہ بن قرہ کہتے ہیں میں ہمراہ معقل مزی کے تھا انہوں نے راہ سے اذی کو دو کر کیا میں نے

ایک شکر دیکھی اور اُدھر جلدی کی مجھ سے کہا تو نے یہ کہہ کیوں کیا اور ابن انحی نے کہا میں نے تم کو
ایک شکر کرتے دیکھا میں نے بھی اُسی طرح کیا کہا تو نے خوب کیا ایہ بتیجے میں نے حضرت کو سنا دیا
تھے جس نے دور کی چیز اُذی راہ سے مسلمانوں کے لکھی گئی واسطے اُسکے ایک نیکی اور جسکی ایک
نیکی قبول ہو گئی وہ جنت میں جاوے گا **ف** مطابقت بعض احادیث باب ہذا کی حجت
الاباب سے محتاج نظر غائر ہے:

باب قبول ہدیہ کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفعا آیا ہے کہ تھا دوا لخواہا ہدیہ ہیجو آپس میں تاکہ دوستی و محبت پیدا
ہو مالنہ کہتے تھے ای میرے بیٹو بذل کرو آپس میں کہ زمین بہت دوستی ہوگی درمیان تمہارے

باب قبول نکرنا ہدیہ کا بسبب دخول بغض کی لوگون میں

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مرد نے بنی فزارہ میں سے حضرت کو ایک ناقہ بھیجا حضرت نے اُسکا
عوض کیا وہ شخص خفا ہوا حضرت نے ممبر پر فرمایا کوئی ہدیہ بھیجتا ہے میں اُسکا عوض کرتا ہوں
اُتنا جو میرے پاس ہے وہ خفا ہوتا ہے قسم ہے اللہ کی میں بعد اس سال کے عرب کا ہدیہ قبول
نکروں گا مگر قرشی یا انصاری یا ثقفی یا دؤسی سے :

باب حیا کا

۱۔ ابو مسعود نے رفعا کہا ہے کہ اُس کلام نبوت سے جسکو لوگون نے پایا ہے ایک یہ کلام
ہے کہ جب تو نے شرم کی تو اب جو تو چاہے سو کر

بجیا یا بش و ہرچہ خواہی کن	شرم بگذار و بادشاہی کن
----------------------------	------------------------

۲۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفعا آیا ہے ایمان کچھ اوپر ساٹھ یا ستر شعبے ہے افضل شعب لا الہ
الا اللہ ہے اور ادنیٰ شعبہ دور کرنا اذی کا راہ سے اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا **ف**

حدیث
مہنگے
ہو میں
کر تا ہوں
وہ مرد
یا غلام
نت دنیا
سوال
دین
بلا احتیاج
بیکار کے
پا ہتار
کے
ن ایک
س چو
بڑا سا
۶
میں

معلوم ہوا کہ یحیٰی کے ایمان میں خلل رہتا ہی مسلم ابو سعید نے کہا حضرت سخت تر تھے حیا میں کواری
 لڑکی سے پردی میں اور جب کسی شو کو کروہ رکھتے تو ہم آپ کے چہرہ میں وہ کراہت پہچان
 لیتے یہ حدیث پہلے ہی گزر چکی ہے ہم مثل اسکے ابو سعید سے بطریق دیگر بھی یہ حدیث
 مروی ہے ۵ عثمان و عائشہ نے کہا ابو بکر نے حضرت سے اذن چاہا حضرت اس وقت فراش
 عائشہ پر لیٹے ہوئے تھے عائشہ کا لحاف یا ازار یا کوئی اور جامہ سبز اوڑھے ہوئے اپنے
 ابو بکر کو اذن دیا اور اسی حال پر رہے ابو بکر اپنا کام کر کے چلے گئے پھر عمر نے اذن چاہا انکو
 اذن دیا اسی حال پر وہ بھی اپنی حاجت پوری کر کے چلے گئے عثمان کہتے ہیں میں آیا اور
 اذن چاہا اٹھ بیٹھے اور عائشہ سے کہا تو اپنے کپڑے سنبھال لے میں نے اپنا کام نکالا اور
 پھر گیا عائشہ نے کہا اے رسول خدا میں نے نہ کیا کہ تم ابو بکر و عمر سے گہراٹے جیسے عثمان سے
 گہراٹے فرمایا عثمان ایک مرد شرمناک ہی میں ڈرا کہ اگر اذن دیتا ہوں اور میں اس حال
 پر ہوں تو وہ اپنی حاجت پوری نہ کر سکے گا ۶ حدیث انس بن مالک میں فرمایا ہو نہیں سکتی
 ہو حیا کسی شو میں لکن اُس شو کو زینت دیتی ہے اور نہیں ہوتا فحش کسی شو میں لکن اُس شو
 کو عیب دار کرتا ہے ۷ یہ حدیث ایک بار پہلے ہی گزر چکی ہے کے سالم اپنے باپ سے
 راوی ہیں کہ حضرت کا گدرا ایک مرد پر سہا وہ اپنے بھائی کو دربارہ حیا و عفت کرتا تھا حضرت نے
 فرمایا اسکو چھوڑ دے حیا ایمان ہے ۸ ظاہر یہ ہے کہ وہ کثرت حیا پر ملامت کرتا تھا حضرت
 نے فرمایا کہ اسکو ترک حیا کا وعظ نہ کر حیا ایمان ہے جتنی حیا زیادہ ہے اتنا ہی ایمان بڑھا ہوا ہے
 ۸ ابن عمر کہتے ہیں حضرت کا گدرا ایک مرد پر سہا وہ اپنے بھائی کو دربارہ حیا و عتاب کرتا تھا
 یہاں تک کہ گویا یوں کہتا تھا کہ میں تجھ کو مار دیتا تھا حضرت نے کہا دعہ فان الحیاء من الایمان
 ۹ عائشہ کہتی ہیں حضرت میرے گھر میں اپنی رائیں یا پنڈلیاں کھولے ہوئے لیٹے تھے کہ ابو بکر نے

اذن چاہا اُنکو اذن دیا اُسی طرح وہ بات کر کے چلے گئے پھر عمر نے اذن طلب کیا اُنکو اذن دیا
اسی طرح پر وہ بات کر کے چلے گئے پھر عثمان نے اذن مانگا حضرت اُمّہ بیٹھے اور اپنے کپڑے
سنوارے محمد بن حرمہ کہتے ہیں میں نہیں کہتا کہ یہ ایک ہی دن میں ہوا تھا بلکہ عثمان آئے
اور بات چیت کر کے باہر گئے بیٹھے کہا اے رسول خدا ابو بکر آئے تم نہ پہلے اور خبر نہ ہوئے
پھر عمر آئے اُنکے لئے بھی کچھ ہشاشت و مبالغات نکلی پھر عثمان آئے تم اُمّہ بیٹھے اور اپنی کپڑے
برابر کئے فرمایا کیا نہ شرماءُن میں جس سے ملا کہ شرماتے ہیں:

باب صبح کو کیا کہے

۱- ابو ہریرہ نے کہا اے حضرت صبح کو یوں کہتے تھے اصبحنا واصبح الملك لله والحمد لله
لا شريك له لا اله الا الله واليه النشور اور شام کو یوں کہتے امسينا وامسى
الملک لله والحمد لله لا شريك له لا اله الا الله واليه المصير:

باب غیر مٹی لٹی دعا کرنا

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہوا ان الکریمن الکریمن الکریمن یوسف
بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم خلیل الرحمن تبارک وتعالیٰ پہ فرمایا اگر تم تھامیں
قید خانہ میں جتنا کہ یوسف تھے پہر کوئی مجھے بلانے آتا تو میں مان لیتا یوسف کے پاس جب
قاضی آیا تو اُس سے کہا ارجع الی ربک فسالہ عا بال النشوة المتی قطعن ایدھن
اللہ کی رحمت ہو لو طرہ پر وہ پناہ پکڑتے تھے طرف ایک رکن شدید کے اپنی قوم سے اُنہوں نے
قوم سے کہا ان کان لی بکم ققوا وای الی یکن شدید اللہ نے بعد لوط کے کوئی نبی نہیں
بہجا مگر ثروت میں اپنی قوم کے محمد راوی حدیث کہتے ہیں ثروت سے مراد کثرت و سنت ہے:

باب ناخدا دعا ہے

صراح میں کہا ہوا احتمال استقصا کردن و بہتر از گزیدن عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں بیع جمعہ کو پاس علقمہ کے آئے اگر دہان نموتے تو آدمی بھیج کر انکو بلاتے ایک بار آئے اور وہ دہان نہ تھے علقمہ مجھے ملے اور کہا تو نے نہیں دیکھا کہ بیع کیا لایا اکثر لوگوں کو بلاتا ہوا اور وہ کمتر قبول کرتے ہیں یہ اسلئے کہ اللہ عزوجل قبول نہیں کرتا مگر ناخدا کو دعا سے بیٹے کہا کیا یہ بات عبد اللہ نے نہیں کہی ہو کہا کیا کہا ہو کہا عبد اللہ نے کہا ہوا نہیں سنتا اللہ ستائو گے سے اور نہ دکھانے والے سے اور نہ لاعب سے مگر جو داعی بلائے اور دل سے ثابت ہو یہ ذکر علقمہ سے ہوا کما دہان اسی طرح ہے :

باب عاچنگی شی کیونکہ اللہ پر کوئی زیر دست کرنا والا نہیں ہے

احادیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو کہ جب دعا کرے کوئی تم میں تو یوں نکلے کہ اگر تو چاہے بلکہ عزم سے سوال کرے اور خوب سی غبت ہو کیونکہ اللہ پر کوئی شی جو وہ دیتا ہو عظیم نہیں ہوتی ہے ۱۲ انس کا لفظ فرمایا ہے کہ جب دعا کرے کوئی تم میں تو عزم کرے دعائیں اور یوں نہ کہے اللهم ان شدت فاعطنی فان الله لا مستكره له **ف** مراد عزم سے جدو جہد دعا میں کہ قطعاً یقیناً مانگے متعلق بمشیت نکرے کیونکہ تعلیق میں ایک طرح کی بنیاد دعا سے نکلتی ہے :

باب ہاتھ اٹھانے کا دعائیں

۱- وہب نے کہا میں نے ابن عمر و ابن الزبیر کو دعا کرتے دیکھا وہ ہر دو کف دست منہ پر پیرتے تھے **ف** دعائیں رفع یدین کرنا منجھ آداب دعا کے ہیں کچھ یہ ضرور نہیں ہے کہ جہاں کہیں حضرت سے دعا کرنا ماثور ہو دہان جب تک صراحت رفع یدین کی نہوتب تک رفع نکلیا جا

۴ عکرمہ کا رزم ہو کہ میں نے عائشہ کو سنا کہ انہوں نے حضرت کو دیکھا کہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے اور کہتے کہ میں نہیں مگر ایک بستر تو مجھ کو عقاب نکرنا جس کسی شخص کو مومنین میں سے میں نے ستایا یا بڑا کیا ہو تو مجھ کو اسکے پیچھے عقاب نکرنا ۳ ابو ہریرہ کہتے ہیں طفیل بن عمرو دوسی پاس حضرت کے آئے اور کہا اے رسول خدا دوس نے عصیان و انکار کیا تم اللہ سے اپنے بددعا کرو حضرت نے رو بقبلہ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھائے لوگوں نے گمان کیا کہ آپ اپنے بددعا کر رہے ہیں آپ نے کہا اللھم اھد و ساء وانت بھو ۴ انس کہتے ہیں ایک سال پانی نہ برسا بعض مسلمان پاس حضرت کے گئے دن جمعہ کے اور کہا اے رسول خدا پانی نہیں برسا زمین سکھ گئی مال تباہ ہو گیا حضرت نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی آسمان میں کہیں بادل و کھائی نہ دیتا تھا ہاتھ اتنے دراز کئے کہ نبل کی سفیدی نظر آنے لگی اللہ سے پانی نکلنا ہم جمعہ نہ پڑھ چکے تھے یہاں تک کہ جو ان قریب الدار نے ارادہ رجوع کا طرف اپنی اہل کے کیا ایک جمعہ تک پانی برستا راجب دوسرا جمعہ آیا کہا اے رسول خدا گھر ڈھیر گئے اور قافلہ رُک گیا حضرت سرعت ملائت ابن آدم سے مسکرائے اور ہاتھ سے اشارہ کیا اللھم حوالینا ولا علینا بادل مدینہ سے کھل گیا ۵ اسجگہ وہی حدیث عکرمہ عائشہ سے لکھی ہے جو اوپر گزر چکی قدر سند کا تفاوت ہے ۶ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں طفیل بن عمرو نے حضرت سے کہا آپ کو کچھ ضرورت ہے حصن و نعمت کی حصن دوں حاضر ہو حضرت نے انکار کیا کیونکہ اللہ نے انصار کو ذخیرہ دیا تھا طفیل نے ہجرت کی اور طفیل کے ساتھ ایک اور مرد نے بھی انکی قوم میں سے ہجرت کی وہ مرد بیمار پڑا اور تنگ دل ہوا یا کوئی کلمہ مشابہ اسکے کہا اُسکو قرن میں لائے اُسے ایک مشقص یعنی فصل سم لیکر اپنی رگ کاٹی اور گیا طفیل نے اُسکو خواب میں دیکھا کہا تجھے کیا معاملہ کیا گیا کہا مجھے بخشید یا بسبب میری ہجرت کرنے کے طوف حضرت کے کہا

بیع ہر جمعہ
وہاں
کہتر
کیا یہ
مائیو
ت ہو

نہی
پا ہے
نظیم
وریون
سے جدو
کی بی تاز

بیہ تہ
نہین
نکلیا جا

تیرے ہاتھ کا کیا حال ہو کہا مجھے یہ کہا گیا کہ تو نے اپنے ہاتھ کو خود بگاڑ دیا ہم اسکو درست
 کر نیگے طفیل نے یہ قصہ حضرت سے کہا فرمایا اللہم ولید یہ فاغفر اور دونوں ہاتھ دعا
 کے لئے اٹھائے انس بن مالک کہتے ہیں حضرت پناہ مانگتے تھے اور کہتے اللہم انی اعوذ
 من الکسل واعوذ بک من الجبن واعوذ بک من الهم واعوذ بک من النخل
 ابو ہریرہ نے فرمایا کہ ہوا شد عز وجل فرمایا ہوا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا
 دعانی **ف** احادیث باب دلیل واضح ہیں رفع الیدین فی الدعاء اور ترغیب فی الدعاء
 میں فضائل دعا کے خصوصاً دعوات ماثورہ کے استقراء میں کہ ہر سو کو باعث دعا پر ہوتے
 ہیں اس علم میں مستقل کتابین تالیف و جمع ہو چکی ہیں اخیر تالیف علم دعوات کی کتاب نزل الابرار
 ہو اور اخضر ادعیہ جس سے کسی مسلمان کو غفلت کرنا زیبا نہیں ہو رسالہ غراس الجنۃ میں مرقوم ہیں
 اور اصح الصیح ہیں:

باب سید الاستغفار کا

ارشاد ابن اوس کہتے ہیں حضرت نے فرمایا سید الاستغفار یہ ہو اللہم انت ربی لا اله
 الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عهدک ووعدک ما استطعت ابوء لك
 بنعمتك وابوء لك بذنبي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت اعوذ بك من
 شر ما صنعت جب اسکو وقت شام کہا اور مر گیا جنت میں گیا یا اہل جنت سے ہوا اور
 جب اسکو وقت صبح کے کہا اور اسی دن مر گیا تب ہی اسی طرح ہو گا یعنی جتنی اسکو بخاری نے
 صحیح میں ہی ذکر کیا ہو اور منافع اس استغفار کے مجرب اہل علم ہیں ولہذا احمد اور مجرود استغفار
 کے فضائل بھی جدا گانہ آئے ہیں رسالہ محو الخوبہ بالاستغفار والتوبہ اور اسکے اخوات شامل
 ہیں بیان مذکور پر وباللہ التوفیق ۳۱ ابن عمر کہتے ہیں ہم گنتے تھے ایک مجلس میں واسطے حضرت کے

رب اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم سو بار ۳۳ عائشہ نے کہا حضرت نے چاشت کی نماز پڑھی پھر کہا اللھم اغفر لی وتب علی انک انت التواب الرحیم تا آنکہ سو بار کما ف حدیث دلیل ہو اس بات پر کہ استغفار کا اکتار چاہئے اولی مرتبہ یہ ہے کہ ہر دن کم سے کم بہلا سو بار تو استغفار کرے ۴۴ حدیث شداد بن اوس میں بعد ذکر سید الاستغفار کے کہا ہے کہ جس نے یہ استغفار دن میں کہی اور اُس پر یقین رکھتا تھا پھر اسی دن مر گیا شام ہونے سے پہلے تو وہ اہل جنت سے ہو اور جسے کہا اسکورات میں اور وہ مومن تھا اُس پر ہر مر گیا صبح سے قبل تو وہ اہل جنت سے ہو ۴۵ اس حدیث کا صیغہ مثل صیغہ اول کے ہو فقط اتنا فرق ہو کہ اعوذ بک من شر ما صنعت اس روایت میں ابو ذک الکمالی سے پہلے آیا ہو باقی سیاق عبارت کا یکسان ہو و شہد الحمد ۴۶ حدیث ابن عمرو میں رفع آیا ہو کہ توبہ کرو سامنے اللہ کے میں توبہ کرتا ہوں سامنے اُس کے ہر دن سو بار ۴۷ صیغہ امر کا افادہ کرتا ہو وجوب استغفار کو جب پیغمبر معصوم اس کثرت سے مستغفر ہوں تو پھر امت کی کیا ہستی ہو کہ وہ غفلت کرے ۴۸ کعب بن عجرہ کہتے ہیں معقبات ہیں جبکہ کہنے والا نامراد نہیں ہوتا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر سو بار انکو کہے اسکو ابن ابی انیسہ و عمرو بن قیس نے مرفوع کیا ہے ۴۹

باب دعا برادر کی پس پشت یعنی غائبانہ

۱- حدیث ابن عمرو میں فرمایا ہو بہت جلد اجابت میں دعا غائب کی ہو واسطے غائب کے ۲ ابو بکر صدیق کہتے تھے ان دعوة الاخ فی اللہ نستجیب یعنی دعا برادر دینی کی قبول ہوتی ہو ۳ صفوان بن عبد اللہ داماد ابو الدرداء کہتے ہیں میں پاس اُنکے شام میں گیا ام الدرداء کو گھر میں پایا اور ابو الدرداء کو نپایا مجھے کہا کیا تو اس سال حج کا ارادہ

رست
کے تھے دعا
انی اعوذ بک

النجلی

ہذا

بنی الدعا

پر ہونے

نزل الابرار

مرفوع میں

بی لا الہ

و لا الہ

من

اور

میں نے

استغفار

مثال

حضرت کے

رکتا ہو بیٹے کہا ان کا تو اللہ سے میرے لئے دعائی خیر کرنا کیونکہ حضرت فرماتے تھے کہ دعا مومن مسلمان کی مستجاب ہوتی ہے واسطے اسکے بہائی کے پس پشت نزدیک اسکے سر کے ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے جب وہ اپنے بہائی کے لئے دعا کرتا ہو خیر کی فرشتہ آمین کہتا ہو اور یہ کہتا ہو ولا مثل ذلک کہا پھر میں ابوالدرداء سے بازار میں ملا انہوں نے بھی اسی طرح کہا اور حضرت سے مانور بتایا ۴۴ ابن عمر و کہتے ہیں ایک مرد نے کہا اللھم اغفر لی ولحمی و حدنا حضرت نے فرمایا لقد حجتھا عن ناس کثیر یعنی تو نے اللہ کی مغفرت کو بہت سے لوگوں سے محبوب رکھا یعنی ایسی دعا کرنا چاہئے ۵۵ ابن عمر و سمعنا کہتے ہیں کہ حضرت ایک مجلس میں سو بار یہ کلمہ کہتے تھے رب اغفر لی و تب علی الخ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے ظاہر میں کوئی مطابقت نہ ہو ترجمہ باب سے نہیں ہے پھر اس کے کہ ایک دعا ہے :

باب اصل میں اس باب کا کوئی ترجمہ نہیں ہے

۱۔ نافع نے کہا ابن عمر کہتے تھے میں ہر شے میں اپنے امر کی دعا کرتا ہوں یہاں تک کہ اللہ فسحت دے رقرار میں میرے دابہ کے تانکے میں اُس سے وہ دیکھوں جو مجھ کو خوش کرے یعنی میں اس کی تیز روی و قدم بازی کا کرتا ہوں ۲ عمر کی ایک دعا یہ بھی ہوتی تھی اللھم توفنی مع الابرار ولا تخلفنی فی الاشرار والحقنی بالاخیار ف جاسیت اس دعا کی واسطے خیریت دارین و حسن کونین کے مخفی نہیں ہے کیونکہ مطلوب جملہ حسنات و اعمال صالحہ و اخلاص ایمان کا یہی ہے کہ شر سے نجات اور خیر سے ملاقات ہو اور ابرار و اخیار کی دنیا و آخرت میں سعیت نصیب ہو اللھم ارزقنا سو یہ سب مدعا اس دعا سے حاصل ہے واللہ المستعان ہم شقیق کہتے ہیں عبد اللہ یہ دعا اکثر کرتے رہنا اصل بیننا و اھدنا سبیل السلام و نجنا من الظلمات الی النور و اصراف عنا الفواحش ما ظھر منها و ما بطن و بارک لنا

فی اسماعنا و ابصارنا و قلوبنا و ازواجنا و ذریاتنا و تب علینا الذ انت التواب الرحیم
 و اجعلنا شاکرین لنعمتک مثنین علیہا قائلین ہما و اقمہا علینا ۴۴ انس جب کسی بہائی
 کے لئے دعا کرتے تو یوں کہتے جعل اللہ علیہ صلیق قوم ابرار لیسوا بظلمة ولا فخر یقومون
 اللیل و یصومون الذہار ۵ عمرو بن حرث کہتے ہیں میری ماں مجھ کو پاس حضرت کے لگئی
 حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پیرا اور رزق کی دُعا دی ۶ انس بن مالک سے کہا تمہارے
 بہائی پاس تمہارے بصرہ سے آئے ہیں اور وہ اُسدن زاویہ میں تھے تاکہ تم انکے لئے اللہ
 سے دعا کرو کہما اللہم اغفر لنا وارحمنا واتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا
 عذاب النار کہما اور دعا کرتے ہی دعا کی پہر کہا اگر تم کو یہ چیزیں ملین تو تم کو دنیا و آخرت
 کی خیر ملی گے انس بن مالک کہتے ہیں حضرت نے ایک شاخ لی اُسکو جھاڑا وہ نہ جھڑی پہر
 اُسکو جھاڑا وہ نہ جھڑی پہر اُسکو جھاڑا وہ نہ جھڑی فرمایا سبحان اللہ و الحمد للہ ولا
 الہ الا اللہ خطاؤن کو یوں جھاڑتے ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو ۸ انس کہتے تھے
 ایک عورت پاس حضرت کے آئی کسی کام کی شکایت کرتی تھی فرمایا میں تجھ کو اس سے بہتر
 نہ بتاؤں تو تہلیل کر ۳۳ بار سوتے وقت اور تسبیح کر ۳۳ بار اور تحمید کر ۳۳ بار یہ سو بار
 ہوا یہ بہتر ہی دنیا و مافیہا سے اور فرمایا جس نے تہلیل کی سو بار اور تسبیح سو بار اور تکبیر سو بار
 یہ بہتر ہی واسطے اُسکے دس گردن آزاد کرنے سے اور سات بد نہ نحر کرنے سے ایک مرد
 پاس حضرت کے آیا کہا ای رسول خدا کون دعا افضل ہی فرمایا مانگ اللہ سے عفو و عافیت
 دنیا و آخرت میں پر وہ دوسرے دن آیا اور یہی کہا کہ ای نبی اللہ کون دعا افضل ہے
 فرمایا سل اللہ العفو و العافیة فی الدنیا و الاخرة مجھ کو جب عافیت دی گئی دنیا و
 آخرت میں تو پہر تو رستگار ہوا **ف** ظاہر سیاق مقتضی اس کا ہو کہ یہ تین چیزیں

مسلمان
 زرتشتی
 منہ
 سے
 ت
 نے
 عجوب
 یہ
 سکو
 سخت
 سوال
 مع
 کی واسطے
 اخلاص
 تین
 مان
 دم و
 لنا

بین جد اجد اگر اس جگہ ایک ہی سیاق میں مسوق ہیں اور حدیث سوال عفو و عافیت پچاس
طریق سے آئی ہو اور حد تو اتر تک پہنچی ہو اگر کوئی شخص مثلاً کوئی سی ہی دعا کرے فقط یہی
دعا خدا سے مانگے تو اسکو واسطے نفع دارین کے کافی وافی شافی ہو واللہ التوفیق لکن اکثر
لوگ قدر اس نعمت کی نہیں جانتے ۹ حدیث ابو ذر میں فرمایا ہو بہت دوست بات اللہ کو
یہ ہو سبحان اللہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر ولا حول و
لا قوۃ الا باللہ سبحان اللہ و بحمدہ ۱۰ عائشہ کہتی ہیں حضرت میرے پاس آئے میں نماز
میں تھی اور انکو کچھ کام تھا مجھے دیر لگی فرمایا ای عائشہ علیک مجل الدعاء و جامعہ جب
میں نماز پڑھ چکی میں نے کہا ای رسول خدا ما مجل الدعاء و جامعہ فرمایا کہ اللہم انی
اسألك من الخیر كله عاجله و آجله ما علمت منه و ما لم اعلم و اعوذ بك
من الشر كله عاجله و آجله ما علمت منه و ما لم اعلم و أسألك الجنة و ما قرب
الیها من قول أو عمل و اعوذ بك من النار و ما قرب الیها من قول أو عمل و أسألك
مما سألك به محمد صلعم و اعوذ بك مما تقوذ منه محمد صلعم و ما قضیت لی من قضاء
فاجعل عاقبتہ رَشَدًا ۱۱ جامعیت و جلیت اس دعا کی گویا مخصوص حضرت رسالت
ہو کوئی خیر و شر باقی نہیں رہا جو کہ اس سوال و استعاذہ کے نیچے نہیں آگیا:

باب حضرت پروردگار و پیغمبر

۱- حدیث ابو سعید خدری میں رفعا آیا ہو جس کسی مرد مسلمان کے پاس صدقہ نہ ہو وہ
اپنی دعا میں یوں کہے اللہم صل علی محمد عبدك و رسولك وصل علی المؤمنین
و المؤمنات و المسلمین و المسلمات کہ یہ کہنا اُسکے لئے زکوٰۃ ہو ۲ یعنی برابر صدقہ مال کے اس
قال کا اجر اسکو ملتا ہو یہ اللہ کی سعت رحمت کی ایک نشانی ہو ۳ ابو ہریرہ رفعا کہتے ہیں

جسے کہا اللہ صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
 وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم و ترجمہ علی
 محمد وعلی آل محمد کما ترجمت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم وین دن قیامت کے
 اُسکے لئے گواہی دو گنا شہادت کی اور اُسکی شفاعت کرو گنا اسم انس و مالک بن اوس
 کہتے ہیں کہ حضرت براز کے لئے بچے کسی کو نہ پایا کہ آپ کے ساتھ جاتا عمر رضی اللہ عنہ
 دھیلایا لوٹا لیکر پیچھے سے گئے دیکھا کہ حضرت ایک چراگاہ میں ساجد ہیں یہ وہاں سے
 ہٹ کر حضرت کے پیچھے بیٹھے جب حضرت نے سر اٹھایا کہا تم نے اچھا کیا ای عمر کہ جب مجھ کو سجدہ
 میں پایا کناہ ہو گئے جبریل نے اگر مجھ سے کہا کہ جو کوئی تجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اُسپر
 دس بار درود بھیجے گا اور اُسکے دس درجے بلند کرے گا اسم انس کا لفظ رفع یا یہ ہر کہ جسے
 درود بھیجی مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اُسپر دس بار اور درود کرے گا اُس سے دس
 خطائیں و فضائل درود شریف کے سجد و قعد ہیں ہم نے بعض رسائل میں کچھ گنتی اونکی
 لکھی ہے اور صنیعہائی درود ماثورہ قریب تیس صنیعوں کے ہیں بہتر صنیعہ وہ ہے جو نماز میں پڑھا
 جاتا ہے اُس میں خابج نماز سلام زیادہ کرے ورنہ ہر صنیعہ جو صحیح ہو اچھا کافی شافی ہے اللہ
 صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وسلم درود میں ہمراہ صلوٰۃ کے لفظ
 سلام و لفظ آل کا ہونا ضروری ورنہ مصلی اقبال امر سے دور ہے

باب حبسکی پائیں حضرت کا ذکر ہوا اور اسنی آپ پر درود نہ بھیجی

۱۔ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت منبر پر چڑھے جب اول زینہ پر گئے کہا آمین پھر دوسرے پر
 گئے اور کہا آمین پھر تیسرے پر گئے اور کہا آمین کہا ای رسول خدا ہم نے آپ کو سننا کہ تین بار
 اپنے آمین کسی فرمایا جب میں پایہ اول پر گیا تو جبریل آئے اور کہا بد بخت ہو او شہ شخص جسے

رمضان پایا اور رمضان اُس سے بھل گیا اور وہ بخشا گیا میں نے کہا آمین پر کما شقی ہوا
 وہ بندہ جس نے پایا اپنے ماں باپ کو یا ایک کو اُن دونوں میں سے پہر داخل نہ کیا اُس کو
 جنت میں میں نے کہا آمین پر کما بد بخت ہو وہ بندہ جس کے پاس تیرا ذکر ہوا اور اُس نے تجھ پر درود
 نہ بھیجی میں نے کہا آمین ۳ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے من صلی علیّ واحد صلی اللہ علیہ
 عشر ایسہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہو ۴ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت منبر پر چڑھے کہا آمین آمین
 آمین کہا اسی رسول خدا آپ ایسا نہ کرتے تھے فرمایا مجھے حیرل نے کہا خاک آلودہ ہونا کہ
 اُس بندہ کی جس نے پایا اپنے ماں باپ کو یا ایک کو اُن دونوں میں سے اور اُس نے اُس کو داخل
 جنت نکلیا میں نے کہا آمین پر کما خاک آلودہ ہونا کہ اُس بندہ کی جس پر رمضان آیا اور وہ
 بخشا نہ گیا میں نے کہا آمین پر کما گرد آلودہ ہونا کہ اُس بندہ کی جس کے پاس تیرا ذکر ہوا اور
 اُس نے تجھ پر درود نہ بھیجی میں نے کہا آمین ۴ جویریہ بنت الحارث کہتی ہیں حضرت میرے پاس
 باہر گئے انکا نام برہ تھا حضرت نے بدل کر جویریہ رکھا تھا حضرت باہر گئے اور کروہ جانا کہ
 اندرائیں اور انکا نام برہ ہو پھر دن چڑھے پھر آئے یہ اپنی مجلس میں بیٹھی تھیں فرمایا توجہ
 سے یہیں بیٹھی ہو میں نے بعد تیرے چار کھکے کئے تین بار اگر تو لے جائیں تیرے کلمات سے تو بہاری
 نکلیں اُن سے سبحان اللہ و بحمدہ عد دخلقہ و رضا نفسہ و زنة عرشہ و مداد
 کلماتہ ۵ طریق ابن عباس میں یوں ہے کہ خرج من عند جویریۃ اور عن جویریۃ فقط
 ایک بار کہا تھا ۶ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو پناہ مانگو اللہ کی جنم سے پناہ مانگو اللہ کی عذاب
 قبر سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ و مسیح و جال سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ و مہمات سے ؛

باب ظالم پر بددعا کرنا

۱۔ جابر کہتے ہیں حضرت کہتے تھے اللھم اصلح لی سمعی و بصری و اجعلہما الوارثین

منی والنصر فی علی من ظلمنی وارنی منه ثاری ۲ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے اللہم تعالیٰ سمعی و بصری واجعلہما الوارث منی والنصر فی علی عدوی وارنی منه ثاری سلم طارق بن شیم کہتے ہیں ہم صبح کو پاس حضرت کے جاتے کوئی مرد آتا کوئی عورت آتی وہ کہتا ای رسول خدا میں کیونکر کمون جب نماز پڑھوں آپ فرماتے یوں کہہ اللہم اغفر لی واخیرنی واھدنی وارزقنی اس دعا نے تیرے لئے دنیا و آخرت کو جمع کر دیا ہم دوسرے طریق میں اس حدیث کی قید اذا اصلیت نہیں آئی ہو یہ دلیل ہے اس پر کہ خارج نماز بھی یہ دعا کرے جس طرح کہ نماز میں کرے:

باب طول عمر کی دعا دینا

۱- ابو الحسن ہولائی ام قیس بنت محسن نے کہا ہے کہ حضرت نے ام قیس سے کہا لھامنا قالت طالع عہد ہا ہم نہیں جانتے کہ کسی عورت کی اتنی عمر ہوئی ہو جتنی کہ اس بی بی کی ہوئی ۲ انس کہتے ہیں کہ حضرت ہمارے گہرا یا کرتے تھے ایک دن آئے ہکو دعا دی ام سلمہ نے کہا خدیجہ کلا لا تدعولہ تم اپنے اس خادم کو دعا نہیں دیتے فرمایا اللہم اکثر مالہ وولادہ واطل حیاتہ واغفر لہ محکومہ تین دعائیں دین میں نے ایک سو تین بچے دفن کئے اور میرے پہل سال بہر میں دوبارہ کما لے جاتے ہیں اور میری زندگی دراز ہوئی یہاں تک کہ میں لوگوں سے شرماتا ہوں اور مغفرت کی اسید کہتا ہوں:

باب قبول ہوتی ہی دعا بندے کی جب تک وہ جلدی نہ کرے

۱- ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے یسبح اب لا ھد کہ ما لہ یعجل بقول دعوت فلم یستجب لی جلدی یہ ہے کہ یوں کہے کہ میں نے دعا کی قبول ہوئی ۲ دوسرا لفظ انکار رفعاً یہ ہے قبول ہوتی ہو دعا ایک تمہارے کی جب تک دعا کسی گناہ یا قطع رحم کی نہ کرے اور جلدی

نہ مچائے کہ یوں کہے مینے دعا کی میں دیکھتا ہوں کہ وہ میرے لئے قبول نہوگی اور دعا کرنا
چھوڑ دے **ف** یعنی تاخیر اجابت سے ترک دعا نہ کرے اور اکتا سنجائے دعا اسکی ضرور
قبول ہوگی اور اگر قبول نہوئی تو اسی وجہ سے کہ مارے جلد بازی کے دست کش ہو بیٹھا
اگر کئے جاتا اور تاخیر سے نہ گہرا تا تو کیوں قبول نہ ہوتی **۵**

حسن دعائی تو گزشتہ مستجاب ہوئے | ترا زبان دگر و دل دگر دعا چاہ کند

باب کسل سی پناہ مانگنا اللہ کی

۱- عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جده کہتے ہیں میں نے حضرت کو سنا کہتے تھے اللہم انی اعوذ بک
من الکسل والمغرم واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من عذاب
النار ۲ ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ حضرت پناہ مانگتے تھے شریست و مگر عذاب گور و شر
سیح و جال سے **ف** حضرت نے جتنی چیزوں سے استعاذہ کیا ہے میں نے اُن سب کو
گن کر ایک رسالہ میں یکجا جمع کر دیا ہے غالب الفاظ اُس تعوذ کے حزب الاعظم میں موجود ہیں

باب جو اللہ سی نہیں مانگتا اللہ اس پر غصہ فرماتا ہے

۱- حدیث ابو ہریرہ میں رفع آیا ہے من لم یسأل اللہ غضب اللہ علیہ **ف** یہ وصف
ارحم الراحمین کا برخلاف خلق خلق ہو کہ انسان سوال کرنے سے غصہ میں آتا ہے اور بخل کرتا ہے
اور اللہ کا غصہ سوال نہ کرنے پر ہوتا ہے معذاترک سوال کرنا عین ضلال ہے **۵**

اگر طمع خواہد زین سلطان دین | خاک بر فرق قناعت بعد ازین

۳ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفع آیا ہے من لم یسئلہ یغضب اللہ علیہ یعنی جو کوئی اللہ
سے سوال نہیں کرتا ہے اللہ اس پر غضبناک ہوتا ہے ہم حدیث انس میں فرمایا ہے جب تم
اللہ سے دعا کرو تو دعا میں عزم کرو کوئی تم میں کا یوں نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو مجھ کو دے

کیونکہ اللہ کے لئے کوئی مستکرہ نہیں ہو ہم عثمان رضی اللہ عنہ سے دعا کرتے ہیں جس نے
ہر دن کی صبح کو اور ہر رات کی شام کو تین تین بار یون کہا بسم اللہ الذی لا یضد
مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم وہ اُس دن اُس رات
ہر بلا سے محفوظ رہے گا ابان بن عثمان کو کسی قدر فالج مار گیا تھا ایک شخص اُنکی طرف
دیکھنے لگا وہ سمجھ گئے کہا ان الحدیث كما حدثک ولكنی لم اقله ذلك اليوم
لیمضی قد رآ اللہ یعنی حدیث ٹھیک ہو لکن جب دن فالج ہوا تھا اُس دن میں اُسکو نہ کہتا
تاکہ اللہ کی تقدیر جاری ہو دے

باب دعا کرنا نزدیک صف کی راہ خدایمیں

اسہل بن ساعد کہتے ہیں دو عتین ہیں کہ لنگے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں
اور کم ایسے داعی ہیں جنکی دعوت رد ہو ایک جسوقت کہ اذان ہوتی ہو دوسری صف راہ
خدایمیں ف صاحب حصن حصین نے انا کن اجابت کو استقرار کر کے لکھا ہو غالباً ان
اوقات میں دعا کا قبول ہونا ثابت ہوا ہو و لیسلم

باب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کا

۱- ابو صرہ نے کہا حضرت کہتے تھے اللھم انی اسألك غنا وغنا مولیٰ ۲ یہ دعا
دوسرے طریق سے بھی ابی صرہ سے آئی ہو اسی طرح ۳ و کعب بن حمید کہتے ہیں میں نے کہا
ای رسول خدا مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دو کہ میں اُس سے نفع لون فرمایا کہ اللھم عافنی
من شہمعی وبصری ولسانی وقلبی وشر مینیبی وکعب نے کہا مراد منی کے شر سے زنا
و فجور ہو ہم ابن عباس کہتے ہیں حضرت کہتے تھے اللھم اعنی ولا تقن علی وافرغنی و
لا تنصر علی و سیر الہدی لی ۵ طریق دیگر میں ابن عباس سے رقمایون آیا ہو بعد

لا تنص عليّ كے واکر لی ولا تکر علی وسیل الہدی لی وانصر فی علی من بغی علی
 رب اجعلنی لك شكرا لك ذكرا راہباً لك مطيعاً لك محباً لك أو اہامنیاً
 تقبل توبتی واغسل حوبتی واجب عوتی وثبت حجتی واہد قلبی وسد لسائی واسئل سجنۃ
 قلبی ۱۶ محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں کہ معاویہ بن ابی سفیان نے منبر پر کہا لا مانع لہما
 اعطیت ولا معطى لما منعت ولا یفیع ذالجد منك الجدد من یرد الله به خیرا لیفقہہ
 فی الدین پر کہا کہ میں نے یہ کلمات حضرت سے ان احواد پر سنے ہیں کہ اندر اسکے بطریق
 ویکر بھی یہی کلمات معاویہ سے آئے ہیں ۱۸ ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ اوثق دعایہ ہے کہ
 تو یوں کہے اللھم انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی ولا
 یغفر الذنوب الا انت رب اغفر لی ۹ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت یہ دعا کرتے تھے
 اللھم اصلح دینی الذی ہو عصمة امری واصلح لی دنیاى التی فیہا معاشی و
 اجعل الموت رحمة لی من کل سوء او كما قال ۱۰ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہے کہ حضرت تعوذ
 کرتے تھے جب بلا و درک شقاء و سوء قضا و شماتت اعداء سے سفیان نے کہا یہ تین کلمے تھے
 ایک میں نے زیادہ کر دیا معلوم نہیں کونسا ہی ۱۱ عمر نے کہا حضرت پانچ چیزوں سے تعوذ کرتے
 تھے کسل و بخل و سوء کبر و فتنہ صدر و عذاب قبر سے ۱۲ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت یہ
 دعا کرتے اللھم انی اعوذ بک من العجز و الکسل و الجبن و الهرم و اعوذ بک من فتنۃ
 الحیا و المات و اعوذ بک من عذاب القبر ۱۳ دوسرا لفظ انس کا رفعاً یہ ہے اللھم
 انی اعوذ بک من الهم و الحزن و العجز و الکسل و الجبن و البخل و طلع الدین و غلبۃ
 الرجال ۱۴ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت کی یہ دعا تھی اللھم اغفر لی ما قدمت و ما اخرت
 و ما سهرت و ما اعلنت و ما انت اعلم بہ منی انک انت المقدم و المخرج لا الہ الا انت

۱۵ عبد اللہ نے کہا حضرت یہ دعا کرتے تھے اللھم انی اسئالک الھدی والعفوات
والغنا ۱۶ ثامہ بن حزن نے کہا میں نے شیخ کو سنا کہ آواز بلند پکارتے تھے اللھم اعوذ بک من
شر لا یخلطہ شیئ میں نے کہا یہ کون شیخ ہو کہا ابو الدرداء ہیں مے عبد السبن ابی اوفی
نے کہا حضرت کہتے تھے اللھم طھر فی بالثلج والبرد والماء البارد کما یطھر الثوب
الدنس من الوسخ اللھم ربنا لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ کاشئت
من شیء بعد ۱۸ انس کہتے ہیں حضرت اکثر یہ دعا کرتے تھے اللھم اتنا فی الدنیا
حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار شعبہ نے کہا میں اسکا ذکر عبادت سے
کیا کہا انس یہ دعا کرتے تھے اور اسکو مرغ نکلیا ۱۹ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت یون کہتے
تھے اللھم انی اعوذ بک من الفقر والقلة والذلة واعوذ بک ان اظلم او اظلم
۲۰ ابو امامہ نے کہا ہم پاس حضرت کے تھے حضرت نے بہت سی دعائیں جو حکویا و نہیں
ہو ہم نے کہا آپ نے جو دعا کی وہ حکویا و نہیں ہو فرمایا میں تمکو ایسی چیز کی خبر دوں گا جو اس
سب کی جامع ہو اللھم انا نسئالک مما سئالک نبیک محمد ونستعیدک مما استعاذک
منہ نبیک محمد صلوا اللھم انت المستعان وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوۃ
الابا للہ او کما قال ۲۱ عمرو بن شعیب عن ابیہ جہہ کالقطر فعا یہی اللھم انی
اعوذ بک من فتنة المسيح الدجال واعوذ بک من فتنة النار ۲۲ ابن عباس
یون کہتے تھے اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی
بخیر ۲۳ انس نے کہا کان اکثر دعاء النبی صلوا اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ الخ
یہ دعا پہلے ہی سند دیگر سے گزر چکی ہو ۲۴ انس کہتے ہیں حضرت اکثر یون کہتے تھے
اللھم یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک ۲۵ ابن ابی اوفی کالقطر فعا یہی

اللهم لك الحمد ملاء السموات وملاء الارض وملاء ما شئت من شئ بعد
 اللهم طهرني بالبر والتلج والماء البارد اللهم طهرني من الذنوب ولقني كما ينقي
 الثوب الابيض من الدنس ۲۶ ابن عمر کہتے ہیں حضرت کی دعا یہ تھی اللهم انی اعوذ بك
 من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك و دعوات
 ما ثورہ میں مستقل کتابیں مدون ہیں جیسے اذکار نووی و حصن حصین و سلاح المؤمن و عہدہ و
 فرزند و نحو سب سے زیادہ اجمع و اکمل اس باب میں کتاب نزل الابرار ہے جو قسطنطنیہ میں
 طبع ہو کر مطبوع طبایع اہل ذکر و دعا ہو چکی ہے اور مختصرات میں حزب اعظم بنایت اجمع ہے
 جامعہ صحابہ نے ادنیٰ مختلفہ حضرت سے روایت کئے ہیں یہ دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت
 فقط کسی ایک دعائی خاص اور ورد مخصوص پر قصر نہ کرتے تھے وقتاً فوقتاً مطابق
 حاجات یا اسباب یا احوال مردم دعا کرتے جسے جو نسی و دعائی وہ روایت کی پر جب
 وہ سب ادعیہ مدون ہو گئی تو معلوم ہوا کہ کوئی ایسی شئی نہیں ہے جو حضرت سے فوت ہو گئی
 ہو طلب خیر ہو یا دفع شر ہے بعض علماء و صلحاء نے خود الفاظ دعا کے جمع کئے ہیں انہیں بھی
 کچھ بُرائی نہیں ہے جب تک کہ شرک و بدع سے خالی ہوں لیکن ما ثورہ پر ما ثورہ ہیں :

باب دعا کرنا نزویک غیث و مطر کے

صرح میں کہا ہے غیث باران و باریدن و بارانیدن مطر نقمتین باران اسطار جمع و مطر
 بال سکون باریدن و بارانیدن لازم متعذر انتہی اعاشہ کہتے ہیں حضرت جب کسی فتنہ میں
 آفاق آسمان سے ابر ناشی دیکھتے اپنا کام چھوڑ دیتے اگرچہ نماز میں ہوتے پہر اسکی
 طرف متوجہ ہوتے اگر اللہ اسکو کولہ تیا تو اللہ کی حمد کرتے اور اگر پانی برستا تو کہتے

اللهم صیبا نافعاً

کتاب دعا
 نزل الابرار
 حزب ۳۶

باب دُعا کرنا وقت موت کے

۱۔ قیس نے کہا میں پاس خواب کے گیا انہوں نے سات داغ لگائے تھے کہنے لگے اگر حضرت نے ہمیں منع نہ کیا ہوتا کہ ہم موت کی دعا مانگیں تو میں مرتے کی دعا مانگتا ف
نظارہ یہ ہے کہ شدت تکلیف سے یہ کہا:

باب ذکر دعوات حضرت کا

۱۔ ابو موسیٰ نے کہا کہ حضرت یہ دعا کرتے تھے رب اغفر لی خطیئتی وجہلی و
اسرائی فی امری کلمہ وما انت اعلم بہ منی اللھم اغفر لی خطائی کلمہ وعمدی
وجہلی وھزلی وکل ذلک عندی اللھم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اعلت
انت المقدم وانت المؤخر وانت علی کل شیء قدیر ۳ دوسرا لفظ ابو موسیٰ کا رفعاً یہ
ہو کر یوں دعا کرتے اللھم اغفر لی خطیئتی وجہلی واسرائی فی امری وما انت
اعلم بہ منی اللھم اغفر لی ھزلی وجدی وخطائی وعمدی وکل ذلک عندی
سم معاذ بن جبل کہتے ہیں حضرت نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا اے معاذ میں نے کہا لبیک
فرمایا میں تجکو دوست رکھتا ہوں میں نے کہا اور میں بھی واللہ آپکو دوست رکھتا ہوں کہا
کیا میں تجکو وہ کلمات نہ سکھا دوں جنکو تو پیچھے ہر نماز اپنی کے کہا کرے میں نے کہا ہاں
فرمایا کہ اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک ۴ ابویوب انصاری
کہتے ہیں ایک مرد نے پاس حضرت کے کہا الحمد للہ حمل کثیراً طیباً مبارکاً فیہ فرمایا
صاحب کلمہ کون ہے وہ چپ ہو رہا اور دیکھا کہ اُس نے حضرت سے کسی ایسی شے پر ہجوم کیا
کہ وہ آپکو ناپسند آئی پھر فرمایا کون ہے اُس نے بجز صواب کے اور کچھ نہیں کہا، پھر اُس
مرد نے کہا میں ہوں میں امید خیر کی رکھتا ہوں فرمایا قسم ہو اُسکی جسکے ہاتھ میں ہے

میں بعد

فی کائناتی

میں اخذ ہوا

دعوات

میں وعدہ و

تسلطین میں

میں جمع ہے

ت پر کہ حضرت

میں مطابق

میں پر جب

میں قوت ہو گئی

میں آئین بھی

میں

میں جمع و مط

میں فی میں

میں ہر اُسکی

میں تا تو کہتے

جان میری میں تیرا فرشتہ دیکھے کہ وہ جہاں آکرتے تھے کہ کون انہیں سے اس کلمہ کو پاس
 اللہ عزوجل کے اوپر لیجائے ۵ انس کہتے ہیں حضرت جب غلامین جانا چاہتے کہتے
 اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث مراد اس سے ذکور و اناث شیاطین
 ہیں ۶ عائشہ کہتی ہیں حضرت جب خلا سے باہر آتے کہتے غفرانکے ابن عباس نے
 کہا حضرت ہم کو یہ دعا سکھاتے جس طرح کہ کوئی سورت قرآن کی سکھاتے اللھم انی
 اعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من
 فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ الحمیاء والممات واعوذ بک من
 فتنۃ القبر ۸ ابن عباس کہتے ہیں ایک رات میں تیرا ایک میمونہ کے بسر کی حضرت اُٹھے
 اور حاجت کو گئے پہراپنا منہ ہاتھ دھویا پہر سو رہے پہر کھڑے ہوئے اور مشک کے پاس
 آئے اور اسکا منہ کھولا پہر وضو کیا درمیان دو وضو کے زیادہ نکلیا اور پورا کیا پہر نماز
 پڑھی میں اُٹھ کر دبے پانوں چلا اس کراہیت سے کہ کہیں دیکھ لیں کہ میں اُپکو دیکھتا ہوں
 پہر میں وضو کیا حضرت کھڑے نماز پڑھتے تھے میں بائیں طرف جا کھڑا ہوا میرا کان پکڑ کر
 مجھے داہنی طرف پھیرا پہر تیرہ رکعت نماز پڑھی پہر لیٹ کر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے
 لگے اور جب سوتے تو خراٹے لیتے بلال نے اکر اذن نماز کا دیا حضرت نے نماز پڑھی او
 وضو نہ کیا اور یہ دعا مانگی اللھم اجعل فی قلبی نورا و فی سمعی نورا و عن یمینی نورا
 و عن یساری نورا و فوقی نورا و تحتی نورا و امامی نورا و خلفی نورا و اعطونی نورا
 کریب نے کہا انہیں سے سات توریت میں ہیں پہر میں نے ایک مرد سے اولاد عباس میں
 سے ملاقات کی اُس نے مجھے یہ حدیث بیان کی اور ذکر عصبی و لحمی و دمی و شعری و
 بشری کا کیا اور دو خصلتیں اور ذکر کہیں ۹ ابن عباس کہتے ہیں حضرت جب رات کو اُٹھتے

اور نماز پڑھتے جب نماز پڑھ چکے اللہ پڑھتا کرتے جس کا وہ اہل ہر پہر آخر کلام میں کہتے اللہم
اجعل لی نوراً فی قلبی واجعل لی نوراً فی سمعی واجعل لی نوراً فی بصری واجعل لی نوراً
عن یمنی ونوراً عن شمالی واجعل لی نوراً من بین یدی ونوراً من خلفی وزدنی
نوراً وزدنی نوراً ونزدنی نوراً ۱۱ دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت جب جوف شب میں
نماز کو اُٹھتے تو کہتے اللہم لک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیھن ولك
الحمد انت قیام السموات والارض ولك الحمد انت رب السموات والارض و
من فیھن انت الحق ووعدك الحق ولقاؤك حق والجنة حق والنعمة حق والساعة
حق اللہم لك اسلمت و بك امننت و عليك توكلت و اليك انبت و بك خاضعت
و اليك حاكمت فاعف عني ما قدمت وما اخرت واسررت واعلنت انت الہی
لا اله الا انت ۱۱ تیسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت یہ دعا کرتے تھے اللہم انی اسألك
العفو والعافية فی الدنيا والاخرة اللہم انی اسألك العافية فی دینی واهلی واستر
عورتی وامن روعتی واحفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمنی وعن یساری
ومن فوقی واعوذ بك ان اغتال من تحتي ۱۲ رفاعہ زرقی کہتے ہیں جب دن بدر کا
ہو ۱۱ اور مشرک باز رہے حضرت نے فرمایا برابر ہو جاؤ یہاں تک کہ شاکرون میں اپنے رب عزوجل
پر لوگ حضرت کے پیچھے صفوں باندھ کر کھڑے ہو گئے آپ نے کہا اللہم لا قابض لما بسطت
ولا مقرب لما بعدت ولا مباعد لما قربت ولا معطى لما منعت ولا مانع لما اعطيت اللہم البسط
علینا من برکاتک ورحمتک وفصلک وزقک اللہم انی اسألك النعم المقيم الذی لا یجول ولا یزول
اللہم انی اسألك النعم المقيم اللہم انی اسألك النعم المقيم اللہم انی اسألك النعم المقيم
اعطیتنا وشر ما منعت منا اللہم حبب الینا الایمان وزینہ فی قلوبنا وکرہ الینا

ای فقر
مال تعالیٰ
وان خضع
علیک
منہ

اس کلمہ کو پاس
ناچاہتے کہتے
ش شیاطین
من عباس نے
تے اللہم انی
نوزیک من
خبرک من
کی حضرت اُٹھ
شک کے پاس
را کیا پھر نماز
پکڑ دیکھتا تھا
میرا کان پکڑ
تراٹے لینے
نماز پڑھی او
من یمنی نوراً
ظہری نوراً
و عباس بن
و شعری و
ب رات کو اُٹھتے

الکفر والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدين اللهم توکنا مسلمان واحینا
مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزايا ولا مفتونین اللهم قاتل الکفر الذین یصدون
عن سبیلک ویکذبون رسلاًک واجعل علیهم رجزک وعذابک اللهم قاتل الکفر
الذین اولوا الکتاب اله الحق علی نے کہلینے اسکو محمد بن بشر سے سنایا انہوں نے

اس دعا کو مسند کیا ہے :

باب دعا کرنا وقت کرب کے

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں حضرت وقت کرب کے یہ دعا کرتے لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم
لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش العظیم عبد الرحمن نے اپنے
باپ ابوبکر سے کہا ای باپ میں تمکو سنایا ہوں کہ تم ہر صبح یہ دعا کرتے ہو اللہ عافی فی
بدنی اللہ عافی فی سمعی اللہ عافی فی بصری لا الہ الا انت تم اسکو تین بار شام کو
اور تین بار صبح کو اعادہ کرتے ہو اور کہتے ہو اللہ انی اعوذ بک من الکفر والفقرا للہم
انی اعوذ بک من عذاب القبر لا الہ الا انت اسکو بھی شام صبح تین تین بار کہتے ہو کہا
ہاں ای بیٹے میں نے حضرت کو سنا کہ وہ یہ کلمات کہتے تھے اور میں حضرت کی سنت پر چلنے کو
دوست رکھتا ہوں اور حضرت نے فرمایا ہو کہ دعوات کرو بسمہ میں اللہ رحمت ارجو
فلا تکنلی الی نفسی طرفہ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت عبد ابن عباس نے
کہا حضرت وقت کرب کے کہتے تھے لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب
العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم
اللہم اصرہ شرہ :

باب دعا گزنا وقت استخارہ کے

۱۔ جابر کہتے ہیں حضرت ہکو استخارہ سکھاتے تھے اسور میں مثل سورت قرآن کے فرماتے جب کوئی تم میں ارادہ کسی کام کا کرے تو دو رکعت نماز پڑھے پھر کہے اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر ولعلو ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان هذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال فی عاجل امری واجلہ فاقدرہ لی وان کنت تعلم ان هذا الامر شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری او قال عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنه وادبر لی الخیر حیث کان ثور ضنی پھر اپنے کام کا نام لے **ف** بیان استخارہ کتاب الداء والدواء میں تفصیل لکھا گیا ہو لیکن یہ سنت صحیحہ ایک مدت دراز سے جیسے کہ اسلام غریب ہو گیا ہو گویا مرگئی ہو غیر اللہ سے استعانت واستعاذہ تو کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ سے استخارہ نہیں کرتے

۲۔ جابر بن عبد اللہ نے کہا حضرت نے دعا کی ہو اس مسجد میں یعنی مسجد الفتح میں دن پڑھ سنگل و بُد کے آپ کی دعا درمیان دو نمازون کے بُد کے دن قبول ہوئی جابر کہتے ہیں چپتر کوئی امر ہم غلط نازل نہیں ہوا لیکن قصد کیا اُس ساعت کا اور پکارا اللہ کو اُس دم درمیان دو نمازون کے و بُد کے اُس گڑھی میں لیکن پہچاننا یہ اجابت کو **ف** گویا وہ ساعت دن چار شنبہ کی مسجد الفتح میں محل اجابت ہو و اللہ اعلم الناس کہتے ہیں میں حضرت کے ساتھ تھا ایک مرد نے دعا کی اور کہا یا بیع السموات یا حی یا قیوم انی اسألك فرمایا تم نے جانا کہ اس نے کس چیز کے ساتھ دعا کی والذی نفسی بیڈ دعا اللہ باسمہ الذی اذا دعی بہ اجاب یعنی قسم جو اللہ کی کہ اللہ کے اُس نام سے

المین واحینا
ذین یصدون
قال الکفر
وانہون نے

العظیم الحیم
نے اپنے
کئی فی
یون بارشام کو
قر اللہ
کہتے ہو کہا
چلنے کو
د ارجو
عباس نے
اللہ رب
الکریم

اسنے دعا کی کہ اُسکے ساتھ دعا کرنا قبول ہوتا ہو **ف** لفظ حی وقیم اسم اعظم ہو نزدیک اکثر اہل علم کے اور اکثر کے نزدیک مبہم ہو اور اطلاق عظمت کا بطور صفت ہو نہ تعین و اللہ اعلم
 ۴ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سے کہا حججہ ایسی دعا سکھا دو کہ میں نماز میں کیا کروں فرمایا کہہ اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی
 من عندک انک انت الغفور الرحیم **ف** حضرت کی دعوات ماثورہ میں نظر کرنے سے صاف صدق رسالت حضرت ثابت ہوتا ہو یہ کلمات و لائل نبوت ہیں سو اپنے ممبر کے کسی بشر کا کلام اس قسم کا نہیں ہو سکتا ہو توریت و انجیل و زبور کو دیکھو کہ باوجود اسکے کہ کلام الہی ہو انہیں جو مضامین ادعیا آئے ہیں اور زبان رسل و انبیاء سے قرآن میں منقول ہیں وہ ہر چند بجائے خود نہایت خوب و مرغوب ہیں لیکن ان جوامع کلم و محاسن معانی و بلاغت مبانی و لطویر عبارات و تلون اشارات و استقراء خیر داریں و استقفاء مقاصد کو نہیں اور استیعاب جمیع مرادات نوع بشر کو نہیں پہنچتے پس اگر صدور ایسی دعوات کا مقصد و لبشر ہے تو کسی اور لبشر سے کیوں نہیں ایسے کلمات طیبات صادر ہو سکتے ہیں و اللہ اعلم

باب جب شیطان سے ڈری تو کیا کہے

۱۔ ابن مسعود نے کہا تمہیں جب کوئی امام خطر میں ہو یعنی شہکار و متکبر یا ظالم تو وہ یوں کہے
 اللہم رب السموات السبع ورب العرش العظیم کن لی جارا من فلان بن فلان
 فلان او احزابہ من خلائک ان یفرط علی احد منہم او یطغی عز جارك و جل ثناؤک لا الہ الا انت ۲ ابن عباس نے کہا تو جب پاس کسی پادشاہ مہیب کے جاؤ
 اور اُسکے حملہ سے ڈرے تو کہہ اللہ اکبر اعز من خلقہ جمیعاً اللہ اعز ما اخاف
 واحذرا خوفاً للہ الذی لا الہ الا هو ممسک السموات السبع ان یقع علی کافر

الا باذنہ من شر عبدک فلان وجنودہ واتباعہ واشیاعہ من الجن والانس
 اللہ کن لی جاراً من شرم جل ثناؤک وعرجارک وتبارک اسمک ولا الہ غیرک تین بار اسی طرح
 کہے ۳۳ ابن عباس نے کہا ہے جسیر کوئی پٹم و غم و کرب اترے یا سلطان سے ڈرے تو وہ یہ دعا کرے
 اُسکی دعا قبول ہوگی اسلک بلا اللہ الا انت رب السموات السبع ورب العرش العظیم واسألک
 بلا اللہ الا انت رب السموات السبع ورب العرش الکیم واسألک بلا اللہ الا انت رب السموات السبع
 والارضین السبع وما فیہن انک علی کل شیء قدیر پر اللہ سے اپنی حاجت مانگے :

باب داعی کی لئے اجر و ثواب ذخیرہ کیا جاتا ہے

۱۔ حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے نہیں دعا کرتا ہے کوئی مسلمان جو کہ گناہ و قطع رحم نہ ہو لیکن
 اللہ اُسکو ایک چیز تین چیز میں سے دیتا ہے یا تو اُسکی دعا جلد قبول کر لیتا ہے یا اُس دعا کو
 واسطے اُسکے آخرت میں ذخیرہ کرتا ہے یا مثل اُسکے کوئی بدی دور کرتا ہے کہا اب ہم زیادہ
 دعا کر نیگے فرمایا اللہ عز و جل ۳ ابو ہریرہ کا لفظ رُفعا یہ ہے نہیں کھڑا کرتا کوئی سو من مہندہ
 اپنا طرف اللہ کے اور کچھ مانگتا ہے لیکن دیتا ہے اللہ اُسکو یا تو جلدی کرتا ہے اُس مسئلہ کی دنیا
 میں یا ذخیرہ کرتا ہے اُسکو آخرت میں جب تک کہ جلدی نہ کرے کہا اے رسول خدا جلدی کیا ہے
 کہا یوں کہے دعوت و دعوت ولا ارادہ یستجاب لی یعنی میں نے بہت دعا مانگی مجھے
 معلوم نہیں ہوتا کہ میری دعا قبول ہو :

باب دعا کی فضیلت کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رُفعا آیا ہے نہیں ہو کوئی شکر اکرم اللہ پر دعا سے یعنی اللہ تعالیٰ
 دعا کی بہت پاسداری کرتا ہے نتیجہ اس اکرام کا یہی قبول دعوت ہے غالباً واللہ احمد ۲ دوسرا
 لفظ انکار رُفعا یہ ہے اشرف عبادت دعا ہے یعنی دعا کرنا حکم میں عبادت کرنے کے ہے ولہذا

یہ نزدیک اکثر
 بن واللہ علم
 میں نماز میں کیا
 مت فاغفر لی
 نظر کرنے سے
 این غیر کے کسی
 اسکے کلام
 میں منقول ہیں
 و بلاغت
 مین اور
 درویش ہے
 اعلم :

یوں کہے
 دن بن
 رک و حل
 ب کے جائے
 اخاف
 عن علی لاد

کوئی عبادت اسلامیہ دعا سے خالی نہیں ہوتی ہے اور یہ دعا اثرن عبادت تمیزی ہے معقل
 بن یسار کہتے ہیں میں ہمراہ ابو بکر صدیق کے پاس حضرت کے گیا فرمایا یا ابابکر للشرک فیک
 اخفی من دبیب الخ یعنی شرک تم میں چھوٹی کی چال سے بھی زیادہ دبا ہوا ہے ابو بکر نے
 کہا وھل للشرک الا من جعل مع اللہ الھما آخر شرک تو یہی ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی اور
 کو معبود ٹھہرائے فرمایا والذی نفسی بید للشرک اخفی من دبیب الخ والشرک
 رفتار سورچہ سے بھی زیادہ مخفی ہے الا ادلائ علی شیء اذا قلته ذھب عنک قلبہ
 وکثیرہ میں تجکو وہ چیز بتاتا ہوں کہ جب تو وہ کہے تو تھوڑا بہت سارا شرک تجھ سے دور ہو جائے
 چلا جائے فرمایا کہ اللھم انی اعوذ بک من ان اشرك بک وانا اعلم واستغفر لک لما
 لا اعلم بعض روایات میں آیا ہے کہ ریا کے شر درہن اور اسی قدر شرک کے یہ تو
 معلوم نہیں کہ کسی نے ان شر ابواب کو یکجا جمع کیا ہو لیکن ہمارے رسائل ہشنگانہ توحید میں
 استقرار ان سب انواع شرک کا ہو گیا ہے جن پر اخبار و آثار نبی و صحابہ مشتمل ہیں اور نوع نامعلوم
 کے لئے یہی علاج ہے جو اس جگہ شارع نے تعلیم فرمائی ولہ الحمد

باب دُعا کرنا وقت آندہ ہی چلنے کے

۱۔ انس کہتے ہیں حضرت جب سخت ہوا چلتی کہتے اللھم انی اسألك خیر ما ارسلت
 به واعوذ بک من شر ما ارسلت به ۳۰ ینید بن سلمہ کا لفظ یہ ہے کہ جب آندہ ہی چلتی

حضرت کہتے اللھم لا تقحلا عقیما

باب ہوا کو بُرا نہ کہو

۱۔ حدیث ابی میں فرمایا ہو گالی نہ دو ہو اگر جب تم ایسی ہوا دیکو جس کو مکروہ رکھتے ہو
 تو کہو اللھم اننا نسألك خیر هذه الیوم وخیر ما فیہا وخیر ما ارسلت به ولغو ذبک من

شہدۃ الیچ و شرفا فیہا و شرماء سلت بہ ۴ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ یہ روح
ہو اللہ کی رحمت و عذاب لاتی ہو تم اسکو برا نہ کہنا کرو لیکن اللہ سے اسکی خیر کا سوال اور
اسکے شر سے بچنا مانگا کرو :

باب دعا کرنا وقت بجلی کے

۱۔ ابن عمر کہتے ہیں حضرت جب گرج و چمک سنتے کہتے اللہم لا تقتلنا بصعقک ولا
تھلکنا بعد ابائک و عافنا قبل ذلک ف اہل علم و تجربہ نے کہا ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر
ہوتا ہے یا وقت رعد و صاعقہ کے مشتغل ہو جاتا ہے اسے بجلی نہیں گرتی ہے :

باب جب رعد کی آواز سننی یعنی تو پہر کیا کرے

۱۔ ابن عباس جب بادل کی گرج سنتے کہتے سبحان الذی سبحت لہ رعد ایک
فرشتہ ہو کہ مینہ کو ڈالتا ہے جس طرح کہ راعی بکری کو ڈالتا ہے ۴ عبد اللہ بن زبیر جب آواز
رعد کی سنتے بات کرنا چھوڑ دیتے اور کہتے سبحان الذی سبح الرعد بحمده والملائکۃ
من خیفته پہر کہتے کہ یہ ایک وعید شدید ہے واسطے زمین والوں کے :

باب اللہ سی عافیت کا مانگنا

۱۔ ابو بکر نے بعد وفات حضرت کے کہا کہ حضرت اس میری جگہ میں کڑے ہوئے تھے پہر
ابو بکر روئے اور کہا تم لازم پکڑو صدق کو کہ وہ ہمراہ پر کے ہو اور وہ دونوں جنت
میں ہیں اور دور رہو تم کذب سے کہ وہ ہمراہ فجر کے ہو اور وہ دونوں دفرخ میں ہیں
اور مانگو اللہ سے معافات کہ بعد یقین کے کوئی چیز معافات سے بہتر نہیں دیکھی ہے اور
تقاطع و تدابر و تحاسد و تباعض نہ کرو اللہ کے بندے آپس کے بہائی ہو جاؤ ۴ معاذ
نے کہا حضرت کا گذر ایک مرد پر ہوا وہ کہتا تھا اللہم انی اسألك تمام النعمۃ فرمایا تو

یہ ہر ستم عقل

لشکرت فیکو

ابو ابوبکر نے

ساتھ کسی اور

لل والشکرت

لک قلیلہ

سے دور ہو جاؤ

تغفران لما

کے یہ تو

کام نہ توحید میں

ر نوع ماعلو

سرسلت

یہی چلتی

کہتے ہو

لک من

نعت حضرت
عبداللہ

جانتا ہو کہ تمام نعمت کیا ہو تمام نعمت دخول جنت اور پچنانگ سے ہی پہر ایک اور مرد پر گذر
ہوا وہ کہتا تھا اللھم انی اسألك الصبر فرمایا تو نے اپنے رب سے بلا مانگی اب عافیت
مانگ پہر ایک اور شخص پر گذر ہوا وہ کہتا تھا یا ذا الجلال والاكرام فرمایا مانگ ۳
عباس کہتے ہیں میں نے کہا اے رسول خدا مجھے ایسی شے سکھا دو جو میں اللہ سے مانگوں
کہا اے عباس اللہ سے عافیت مانگو میں تین دن ٹھہر کر پہر گیا اور کہا علمنی شیئا
اسأل الله به یا رسول الله فرمایا یا عباس یا عم رسول الله سل الله العافیة
فی الدنیا والاخرة اسی جگہ سے کہا ہو کہ مع تندستی ہزار نعمت ہو + قدر عافیت کسی

داند کہ بصیرت گرفتار آید:

باب بلا آئیکلی دُعا مانگنا مکروہ ہے

۱۔ انس کہتے ہیں ایک مرد نے پاس حضرت کے کہا اے اللہ تو نے مجھ کو مال ندیا کہ میں
صدقہ کرتا اب تو مجھ کو کسی بلا میں مبتلا کر کہ مجھ کو اُس میں اجر ہو کہ سبحان اللہ تجھ کو طاقت بلا
کی نہوگی کیون نہیں کہتا اللھم اتنا فی الدنیا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب
النار ۳ انس کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا مرض نے اُس کو بالکل لاغر کر دیا
تھا گویا کہ ایک چوزہ پر کندہ تھا کہا اللہ سے دعا کر یا مانگ وہ کہنے لگا اللھم ما انت
معذ بنی به فی الاخرة فجعلہ فی الدنیا یعنی جو سزا آخرت میں دینی ہو وہ یہ میں مجھ کو دیکھ
حضرت نے فرمایا سبحان اللہ نہ تجھ کو یہ طاقت ہو اور نہ اور لوگوں کو کیون نہیں کہتا اللھم اتنا فی الدنیا
حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اور اُس کے لئے دعا کی اللہ نے اُس کو شفا بخشی:

باب پناہ مانگنا جہدِ بلا سے

۱۔ ابن عمر نے کہا کوئی شخص اللھم انی اعوذ بك من جھدِ البلاء کہہ کے چپ ہو رہتا ہے

سوجب یہ کہ تو یوں کہہ اے ابلاؤ فیہ علا ۲ حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ حضرت
توفی کرتے تھے جب بلا و درک شقاوت و شہادت اعداء و سوء قضاء سے یہ حدیث

دو ایک بار گزر چکی ہے:

باب حکایت کرنا کسی کی بات کی وقت عتاب کے

۱- ابو عقیب نے حضرت سے صوم کو پوچھا فرمایا روزہ رکھ ایک دن ہر ماہ میں کہا بانی
انت و اہی زدن فی فرما زدن فی نزد فی دور روزے رکھ ہر ماہ میں کہا بانی انت و اہی
زدن فی کہ میں آپ کو قوی پاتا ہوں فرمایا انی اجد فی قویا انی اجد فی قویا دو بار اسی طرح
کہا مجھ کو چپ کر دیا یہاں تک کہ میں گمان کیا کہ اب زیادہ تکریم گے پھر فرمایا صبر نہ کرنا
من کل شہر یعنی ہر ماہ میں تین روزے رکھ:

باب اسمین ترجمۃ الباب نہیں ہے

اگر احادیث باب میں ضم غیبت کا ذکر ہے:

۱- جابر کہتے ہیں ہم حضرت کے ساتھ تھے ایک ہوانا پاک بدبودار کھی فرمایا تم جانتے ہو
کہ یہ کیا ہے یہ ہوا ہے ان لوگوں کی جو مومنوں کی غیبت کرتے ہیں ۲ جابر نے کہا ایک تیز ہوا
چلی زمانہ حضرت میں فرمایا کچھ منافق لوگوں نے کچھ مسلمان لوگوں کی غیبت کی ہے اُس کے
سبب سے یہ ہوا چلی ۳ ابن ام عبد کہتے تھے جسکے پاس کسی مسلمان کی غیبت ہوئی او
اُس نے مدد کی اُس مغتاب کی اللہ اُسکو جزاؤ خیر دیتا ہے دنیا و آخرت میں اور جسکے پاس
کسی مومن کی غیبت ہوئی اور اُس نے مدد نہ کی تو جزاؤ شر دیتا ہے اللہ اُسکو دنیا و آخرت میں
اور نہ لیا کسی نے کوئی لقمہ بدتر غیبت مومن سے اگر اُسکے حق میں وہ بات کہی جو معلوم تھی
تو یہ غیبت ہوئی اور اگر وہ بات کہی جو معلوم نہ تھی تو بہتان باندھا:

یعنی غیبت کا ذکر
جب اسکو صحابی
یعنی اللہ عز و جل

اور مرد پر گزرتا

ماگنی اب عافیت

یا مانگ ۳

سے مانگوں

علمنی شیئا

اللہ العاقبة

عافیت کسی

مال نہ دیا کہ میں

موطاقت بلا

و قنا عدا

طل لا غر دیا

للہ ما انت

بین بکودید

ہو اتنا فی دنیا

شفا بخشی:

چپ ہو رہتا ہے

باب غیبت کا

قال تعالی ولا یغتب بعضکم بعضا

۱۔ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں ہم ہمراہ حضرت کے تھے آپ دو قبر پر آئے وہ دونوں قبر والے عذاب کئے جاتے تھے فرمایا انکو عذاب کسی بڑی بات کے پیچھے نہیں ہوتا ہو لکن ایک انہیں لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تھا ہر ایک شاخ تر منگا کر دو ٹکڑے کئے اور حکم دیا کہ ہر ایک کو ایک قبر میں لگا دو اور فرمایا کہ یہ عذاب کو ہلکا کر دے گا جب تک کہ تر رہیں گے اور خشک نہ ہوں گے **ف** یہ مسئلہ کہ ہر شے رطب اللہ کی تسبیح کیا کرتی ہو تو اس وقت عذاب میں خفت ہو جائیگی اسی جگہ سے قبر خام پر سبزہ لگا دیتے ہیں کہ برکت تسبیح سے عذاب ہلکا رہے **۵**

کہ قبر پوش غریبان ہمیں گیاہیں است

بنیر سبزہ پوش کسی مزار مرا

۲۔ عمرو بن عاص مع چند اپنے یاروں کے چلے جاتے تھے ایک مرد راخچر پر گزرا ہوا کھسا واٹھ اگر کوئی تم میں کا اسکو کھائے اتنا کہ میرے شکم ہو جائے تو یہ بہتر ہو اس سے کہ کسی مسلمان کا گوشت کھائے :

باب مردہ کی غیبت کرنا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں ما عزن مالک اسلمی پاس حضرت کے آیا اسکو حضرت نے چوراہے میں شگسار کرایا آپ کا گدرا سپر ہوا آپ کے ساتھ کچھ نفر آپ کے اصحاب کے تھے انہیں سے ایک شخص نے کہا یہ خائن بارہا پاس حضرت کے آیا تھا حضرت اسکو پیر دیتے تھے یہاں تک کہ کتے کی طرح قتل کیا گیا حضرت خاموش رہے یہاں تک کہ ایک مرد ارگدہ پر گزرا جسکا پاؤں کھینچ کر پھینک دیا تھا فرمایا اسکو کھاؤ کھا کیا جیفہ ہمارا کو ای رسول خدا

فرمایا جو آبروریزی تھنے ابھی اپنے بھائی کی کی تھی وہ اس سے زیادہ تر ہو والذی نفس
محمد بیدہ فانہ فی نہر من انہار الجنة یتغس یعنی واللہ وہ جنت کی نہر میں غوطہ مار رہا،

باب بچے کی سرپرہ تہ پر ناسا منی اسکے باپ نے اور دعائی برکت دینا

۱۔ عبادہ نے کہا میں اپنے باپ کے ساتھ نکلا اور میں جوان لڑکا تھا ہکوا ایک شیخ نے
میں نے کہا ای چچا تمہیں کون منع کرتا ہے کہ تم یہ کمل اپنے غلام کو دیدو اور اسکی چادر تم لے لو
تو تمہرے دو چادرین ہو جائینگے اور اسپر ایک کمل رہے گا وہ میرے باپ کی طرف متوجہ ہوئے
اور کہا کیا یہ تمہارا بیٹا ہے کہا ہاں تب میرے سر پر ہاتھ پیرا اور کہا اللہ تجھیں برکت دے
میں گو اسی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے اطعموہم مما تاکلون واکسوہم مما
تلبسون یا ابن اخی ذہاب متاع الدنیا احب الی من ان یاخذ من متاع الاخرۃ
میں نے کہا ای باپ یہ کون شخص ہیں کہا ابو الیسر ابن عمرو یہ حدیث پہلے گذر چکی ہے بعض
الفاظ کا تفاوت ہے بمعانی متقارب ہیں مطابقت اسکی ترجمہ باب سے ظاہر ہو حدیث
دلیل ہے اتحا و طعام و کسوت غلام پر ہے

باب ناز کرنا بعض اہل اسلام کا بعض پر

۱۔ محمد بن زیاد کہتے ہیں میں نے سلف کو پایا وہ ایک گھر میں سے اپنے اہالی کے ہونے کبھی بعض
پر کوئی مہمان نازل ہوتا اور کسی کی ہانڈی آگ پر ہوتی میزبان اسکو اپنے مہمان کے لئے
لے لیتا ہانڈی والا ہانڈی کو نپا کر کتا میری ہانڈی کیسے لی ہو میزبان کتا میں نے لی ہو اپنے
مہمان کے لئے ہانڈی والا کتا باریک اللہ لکھو فیہا کوئی اور کلمہ لگ بہگ اسکے کتا
بقیہ نے کہا کہ محمد بن زیاد کہتے تھے دہلی کو بھی جب پکتی اسی طرح لے لیتے اور درمیان اونکے بچہ پلویا
لڑکے کچھ نہ تھا بقیہ نے کہا میں نے محمد بن زیاد اور انکے اصحاب کو اسی حال پر پایا وہ یہ

دونوں قبر والے

تاکہ ایک

مناخ ترنگا کر

ب کو ہلکا کر دیگا

لی تسبیح کیا کرتی

یہ تین کبریت

تاکہ

نذر ہوا کہا

سے کہ کسی

چوراہے

سے تھے نہیں

وہ پیر دیتے

مردار گدھے

ی رسول خدا

تصرف اسلئے مباح ٹھہرا کہ ایک دوسرے کو طبیعت خاطر یکدیگر اس امر پر معلوم تھی ورنہ ہمراہ عدم طیب نفس کے وہی مثل صادق آتی ہے کہ حلو الیٰ کی دوکان دادے کی فاتحہ :

باب مہمان کا اکرام اور خود اسکی خدمت بجالانا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا اسکو پاس اپنی ازواج کے بھیج یا انہوں نے کہا ہمارے پاس سوا پانی کے اور کچھ نہیں ہے حضرت نے فرمایا اسکو کون شخص اپنی طرف لیتا ہو یا اسکی مہمانی کرتا ہو ایک مرد انصاری نے کہا میں اور اسکو پاس اپنی بی بی کے لئے گیا اور کہا حضرت کے مہمان کا اکرام کر اُس نے کہا میرے پاس نہیں ہے مگر قوت صبیان کا کہا تو اپنا کھانا درست کر اور چراغ جلا کر بچوں کو سلا دے جبکہ وہ رات کا کھانا انگلیں بی بی نے طعام تیار کیا اور چراغ درست اور بچوں کو سلا دیا پھر کٹری ہوئی گویا چراغ درست کرتی ہے چراغ کو بجھا دیا اور مہمان کو یہ دیکھا یا کہ گویا وہ بھی کہا ہے میں اور خود میان بی بی بہو کے سو رہے جب صبح ہوئی وہ انصاری پاس حضرت کے گئے فرمایا اللہ تعالیٰ تم دونوں کے فعل سے ہنسایا متعجب ہوا اور یہ آیت آئی ویو ثرون علی انفسہم ولو کان بھم خصاصة ومن یوق شبع نفسه فاولئک ہوا المفلحون :

باب جائزہ ضیف کا

۱۔ ابو شریح عدوی کہتے ہیں میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور ان دونوں آنکھوں نے دیکھا جسم کہ حضرت نے یہ بات کہی کہ جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور یوم آخر پر وہ اپنے ہمسایہ کا اکرام کرے اور جو کوئی مومن ہو ساتھ اللہ اور پچھلے دن کے وہ اکرام کرے اپنے مہمان کا اُسکا جائزہ دے کہا جائزہ کیا ہو فرمایا ایک رات دن اور ضیافت تین دن ہوا سکے سوا کچھ ہو وہ صدقہ مہمان پر اور جو کوئی ایمان لایا ہو اللہ اور یوم آخر پر

وہ اچھی بات کے یا چُپ رہے :

باب مہمانی تین دن ہے

۱۔ ابو ہریرہ نے دعا کہا ہر ضیافت تین دن ہو اور جو بعد اسکے ہو وہ صدقہ ہر و
سیاق عبارت مقتضی اسکا ہر کہ تین دن کھانا ضرور ہے پھر چاہے کھلائے یا نہ کھلاؤ
اگر بعد اسکے کھائیگا تو صدقہ کا ثواب پائیگا اور نہ کھائیگا تو کچھ ملامت نہیں ہے :

باب مہمان پاسِ میزبان کی اتنا نہ ٹھیرے کہ اُسکو تنگ کر دے

۱۔ ابو شریح کا لفظ رفعایہ ہو من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا ولیصمت
ومن کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیکم ضیفة جائزۃ یوم وليلة والنضیافة
ثلثة ایام فما بعد ذلک فهو صدقة ولا یحل لہ ان یتوۃ عذۃ حتی یخرجہ
ترجمہ اسکا گند چکا ہو اسجگہ اتنا زیادہ ہو کہ حلال نہیں ہو مہمان کو کہ پاسِ میزبان کے اتنا ٹھیرے
کہ اُسکو تنگی میں ڈالے :

باب جب صبح کری مہمان صحن میں میزبان کے

۱۔ حدیث مقدم بن کریمہ میں فرمایا ہو کہ شب مہمان حق واجب ہو ہر مسلمان پر پھر جو کوئی صبح
کرے اُسکے صحن میں تو وہ فرض ہو اُسپر چاہے قضا کرے یا چھوڑ دے :

باب مہمان کا محروم ہو کر صبح کرنا

۱۔ عقبہ بن عامر کہتے ہیں اے رسول خدا آپ ہمکو بھیجتے ہو ہم پاس ایک قوم کے اترتے ہیں
وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے فرمائیے ہم کیا کریں فرمایا تم پاس جس قوم کے جا کر اترو اگر وہ
تمہارے لئے حکم کریں اُس چیز کا جو مہمان کے لئے چاہئے تو قبول کرو اور اگر نہ کریں تو نہ
حق مہمان لے لو جو لائق حال اُنکے ہو :

معلوم تھی ورنہ
سے کی فاتحہ :

لانا

کے بھی یا انہوں
نقص اپنی طرف
اپنی بی بی کے
وت صبیان کا
مانا مانگین
ہو یا چرخ در
رخود میان
اشد تعالیٰ
ہم ولو کان

انگوٹھوں نے

سر پہ اپنے

رام کرے

فت تین

ریوم آخر

باب مہمان کی خود خدمت کرنا

۱۔ ابن سعد کہتے ہیں ابا اسید ساعدی نے حضرت کو اپنی شادی میں بلایا انکی بی بی انکی خادمہ تھی اُسدن اور وہ دُسن تھی اُسنے کہا تم جانتے ہو کہ میں نے حضرت کے لئے کس چیز کا نفع تیار کیا تھا میں نے کچر کچورین رات کو ایک باویہ میں بھگور کھی تھیں ۛ

باب جس نے مہمان کی سسک کھانا رکھا اور خود اٹھ کر نماز پڑھنے لگا

۱۔ نعیم بن قعب کہتے ہیں میں پاس ابو ذر کے گیا میں نے اُنکو نپایا انکی بی بی سے کہا ابو ذر کہا میں کیا کام کرتے ہیں اب آنے والے ہیں میں اُنکے لئے بیٹھ گیا وہ آئے اُنکے ساتھ دو اونٹ تھے ایک کو دوسرے کے عجز سے باندھا تھا ہر ایک کی گردن میں ایک مشک تھی اُنکو رکھ کر آئے میں نے کہا اے ابا ذر نہیں ہو کوئی مرد جس سے میں ملا کہ اُسکا ملتا دوست تر ہو تمہارے ملنے سے اور نہ مبعوض تر ہو تمہاری ملاقات سے کہا اللہ ابوک و ما جمع هذا یعنی اس جمع کا کیا سبب ہو کہا میں نے جاہلیت میں ایک لڑکی زندہ درگور کی میں ڈرتا تھا کہ اگر تم سے ملوں تو کہیں یہ کہو کہ تیرے لئے قویہ و فخر نہیں ہو اور مجھے یہ اسید بھی لگی ہوئی ہو کہ تم یوں کہو کہ تیرے لئے قویہ و فخر ہو کہ تو نے یہ کام جاہلیت میں کیا تھا میں نے کہا ہاں کسا عفا اللہ عا سلف اور اپنی جو رو سے کہا کہ کسانا لا وہ نہ لائی پہر کہا پہر اُسنے انکار کیا یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں کہا ایہ فاکلکت لا تقدون ما قال رسول اللہ صلعم میں نے کہا حضرت نے کیا کہا ہو حق نہیں ان عورتوں کے کمازن استخوان پہلو ہو تو چاہے کہ اُسے سید ہا کرے تو توڑ ڈالے گا اور اگر اُسکی مدارات کرے گا تو اُس میں کجی رہے گی پہر وہ شدید لیکر آئی گویا قضاۃ تھا ابو ذر نے کہا کھا اور کچو بھول نہو کیونکہ میں صائم ہوں پہر وہ کٹھے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور اچھی طرح رکوع کیا پہر پھر کہ کسانا کما یا میں نے کہا انا لشد مجھ کو ہرگز یہ درختا

کہ تم مجھ سے جھوٹ بولو گے کہا اللہ ابوک جب سے تجھ سے ملاقات ہوئی ہے میں نے جھوٹ نہیں بولا میں نے کہا تم نے یہ خبر مجھے نہیں دی تھی کہ تم صائم ہو کہا مان میں نے اس میں سے تین روک رکھے ہیں اسکا اجر میرے لئے لکھا گیا اور مجھ کو کھانا حلال ہوا:

باب بیخ کز نامرد کا اپنی اہل پر

۱۔ نوبان نے رفعا کہا ہے کہ افضل دینار وہ ہے جو آدمی نے اپنی عیال پر صرف کیا اور وہ دینار ہی جو اپنے اصحاب پر راہ خدا میں صرف کیا اور وہ دینار ہی جو اپنے دائرہ پر صرف کیا ابو قتلابہ نے کہا اور شروع کیا عیال سے اور کون شخص بڑا ہے اجر میں اس شخص سے جس نے اپنی عیال صغیر پر نفقہ کیا یہاں تک کہ اللہ انکو غنی کرے حدیث ابو مسعود بدری میں فرمایا ہے جس نے بیخ کیا اپنی اہل پر اور وہ اسکا اجر کی رکتا ہے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے سلم جابر کہتے ہیں ایک مرد نے کہا اے رسول خدا میرے پاس ایک دینار ہے کہا اپنی جان پر صرف کر کہا میرے پاس ایک اور ہے کہا اسکو اپنے خادم پر صرف کر یا اپنے ولد پر کہا ایک اور ہے کہا اسکو اللہ کی راہ میں رکھ اور یہ اچس ہے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا چار دینار ہیں ایک وہ ہے جو تو نے مسکین کو دیا دوسرا وہ ہے جو گردن چڑھانے میں اٹھایا تیسرا وہ ہے جو راہ خدا میں صرف کیا چوتھا وہ ہے جو اپنی اہل پر صرف کیا انہیں افضل وہ ہے جو اپنی اہل پر نفقہ کیا:

باب ہر شی میں اجر ہے یہاں تک کہ وہ لقمہ جو دہن میں اپنی بی بی کی اٹھا کر دیتا ہے

۱۔ عامر بن سعد کہتے ہیں حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے کہا تو کوئی نفقہ نکر گیا جس سے توجو یا ئی وجہ اللہ عزوجل ہو لکن مجھ کو اسکا اجر ملیگا یہاں تک کہ وہ چیز جو تو اپنی بی بی کے منہ میں رکھتا ہے وہ ہے اجر مرطوط ہے ساتھ ابتغاء وجہ اللہ کے اس سے معلوم ہوا کہ

یا انکی بی بی انکی لئے کس چیز کا نفقہ

ہے لگا

سے کہا ابو ذر

یا وہ آئے انکے

میں ایک مشک

ملنا دوست تر

کے و ما جمع ہذا

ن ڈرتا تھا اگر

ہوئی ہے کہ تم

کہا مان کہا

کیا یہاں تک کہ

اللہ صلواتیہ

ہے کہ اسے

پہرہ خرید لیکر

ہے کہڑے ہو کر

ریزہ ڈرتا

حصول اجر و قبول عمل کے لئے نیت ضرور ہو نیت کے ہمراہ ذرہ برابر عمل خیر بے اجر نہیں رہتا اور بدو نیت کے کیسا ہی عمدہ کام کیون نہ کرے کچھ سود مند نہیں ہوتا :

باب دعا کرنا پچھلی تہائی رات میں

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے نازل ہوتا ہے ہمارا رب تبارک و تعالیٰ طرف آسمان دنیا کے جبکہ باقی رہتا ہے ثلث آخر رات کا کتا ہے کون جھگو پکارتا ہے کہ میں اُسکی دعا قبول کروں کون مجھے مانگتا ہے کہ میں اُسکو دوں کون مجھے استغفار کرتا ہے کہ میں اُسکو بخشوں یہ حدیث منجملہ احادیث صفات کے ہے اس پر ایمان لانا واجب اور اُس کی کیفیت سے سوال کرنا بدعت ہے :

باب یہ کہنا مرد کا کہ فلان کرو اندام سیاہ فام یا دراز یا یا کوتاہ ہی بارادہ صفت نہ بارادہ غیبت

۱- ابوہم ان اصحاب میں تھے جنہوں نے زیر درخت حضرت سے معیت کی تھی وہ کہتے ہیں میں حضرت کے ہمراہ غزوہ تبوک میں لڑا تھا ایک رات انھیں کھڑا ہوا اور حضرت سے قریب تھا جھگو اونگھ آنے لگی میں جاگنے لگا اور میرا راحلہ حضرت کے راحلہ سے قریب ہو گیا میں اُسکے نزدیک ہونے سے گھبراتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں پاؤں رکاب میں نہ آجائے میں اپنی سواری کو پیچھے ہٹاتا تھا یہاں تک کہ بعض رات میں میری آنکھ لگ گئی میری سواری حضرت کی سواری سے بڑ گئی اور اُنکا پاؤں رکاب میں تھا میرا پاؤں لگ گیا وہ نہ جاگے مگر حس کہا میں نے کہا ای رسول خدا میرے لئے استغفار کرو فرمایا پل پر حضرت مجھے پوچھنے لگے کہ بنی غفار میں کون کون پیچھا رہا اور نہ آیا آپ مجھے پوچھتے تھے کمال لےنے کو سچ لوگوں نے کیا کیا سیاہ سوی مرغول کوتاہ قد لوگوں نے

کیا کیا جنکے جانور شبکہ شخ مین مین میں نے انکا تذکرہ بنی غفار مین کیا اور انکا ذکر نہیں کیا یہاں تک کہ میں نے ذکر کیا کہ وہ ایک رہطہ ہی اسلام کا اور کہا اے رسول خدا اولئک من اسلام وہ لوگ قبیلہ اسلام کے ہیں فرمایا انہیں سے کسی ایک کو کون مانع تھا کہ جب وہ خود پیچھے رہا تو سوار کرا تا کسی اور شخص کو جو خوش تھارا خدا میں اپنے بغیر پر کیونکہ محکوم یہ امر نا پسند ہے کہ کوئی شخص مہاجرین قریش اور انصار و غفار و اسلام میں سے متخلف ہو ۴ عائشہ کہتی ہیں اذن چاما ایک مرد نے حضرت پر آئے کا فرمایا بس اخوا العشیرۃ جب وہ داخل ہوا تو اس کے ساتھ انبساط کیا میں اس بارہ میں کچھ کہا فرمایا ان الله لا یحب الفاحش المتفحش ۵ دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے کہ اجازت مانگی حضرت سے سو وہ نے شب جمع یعنی مزدلفہ کو اور وہ ایک زن گران فریہ اندام تھیں سو اپنے اونکو اجازت دی ۶ مطابقت ابن اہماد کی ترجمہ باب ظاہر ہو کہ ان صفات الفاظ مذکورہ کئے گئے اگر صفت مراد نہوتی تو ذکر ان الفاظ کا غیبت ٹھہرتا:

باب حکایت خیر مین کہہ ڈر نہیں ہے

۱۔ ابن مسعود کہتے ہیں حضرت نے غنائم حنین جعرانہ میں تقسیم کئے لوگوں نے آپ پر از دحام کیا حضرت نے فرمایا ایک بندہ خدا کا تھا عباد اللہ میں سے اللہ نے اس کو طرف ایک قوم کے بھیجا قوم نے اسکو جٹلایا اور سر کو زخمی کیا وہ خون اپنے ماتے سے پوچھتا اور کہتا جاتا تھا اللهم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون ابن مسعود کہتے ہیں گویا میں طرف حضرت کے دیکھتا ہوں کہ وہ حکایت کرتے ہیں مسح عن الجبۃ کی ۷ بعض علما نے کہا ہے کہ یہ حکایت خود اپنے حال کی بصیغہ غائب تھی اور بعض نے کہا کسی اور پیغمبر کی تھی واللہ اعلم:



مل خیر بے اجر نہیں
نہیں ہوتا:

رفت آسمان دنیا
دعا قبول کروں
ملک بخشون
کی کیفیت سے

یاد رازیا

تھی وہ کہتے ہیں
حضرت سے
حل سے قریب
ن رکاب میں
یری آنکھ لگ
میں تھا میرا
استغفار کرو
آیا آپ مجھے
لوگوں نے

باب تیسری مسلمان کا عیب چھپانا

۱۔ ابو الہیثم کہتے ہیں ایک قوم پاس عقبہ بن عامر کے آئی اور کہا ہمارے ہمسایہ ہیں شراب پیتے ہیں اور بڑے کام کرتے ہیں کیا ہم انکی خبر امام تک پہنچائیں کہا نہیں میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے من رائی من مسلوع عور فسترھا کان کن اھبی موؤدۃ من قبرھا یعنی مسلمان کا عیب چھپانا ایسا ہے جیسے کسی زندہ درگور کا زندہ کرنا ۵

بہر سیکدہ گفتہ کہ چست راہ نجات

بخواست جام منی و گفت عیب پوشیدن

قرآن پاک میں فرمایا ہے واذ امر باللغو سر واکراما ۵

اگر من ناجوان مردم بکردار

تو بزم چون جوان مردان گذر کن

لکن یہ ستر صفات و تعزیرات میں ظاہر ہو رہے کہ اگر سو وہ بعد رفع کے معاف نہیں ہو سکتے مگر انہیں بھی ستر ہو سکتا ہے ایک چور کے حق میں فرمایا تھا کہ مجھے خبر کرنے سے پہلے ہی معاف کر دیا ہوتا اب حد سرقہ کی رک نہیں سکتی ہو واللہ اعلم اور یہ بھی وارد ہے کہ مستور الحال کو اللہ تعالیٰ بھی بدنام نہ کیگا اسکا گناہ بخش دیگا

باب یہ کہنا کہ لوگ ہلاک ہو گئے

۱۔ ابو ہریرہ نے رقماعدا کہا ہے توجب کسی شخص کو مرنے کہ وہ یوں کہتا ہو کہ ہلاک الناس تو وہ اہلک تر ہے انکاف یعنی لیکو ناجی اور سائر مردم کو اہلک ٹھہرائے اور اگر یہ کہتا براہ ولسوزی اسلام ہو کہ لوگ ایسے کام کرتے ہیں جسکا انجام ہلاک ہے تو یہ صورت اس علیحدہ ہے :

باب منافق کو سید نہ کیے

۱۔ بریدہ نے رقماعدا کہا ہے نہ کہ منافق کو سید اگر وہ تمہارا سید ہو گا تو تم نے اپنی رب کو خفا کیا

باب آدمی وقت تزکیہ کیے گیا لہی

۱۔ عدی بن ارطاة کہتے ہیں صحابہ میں جب کوئی شخص کسی کی تعریف کرتا تو وہ کہتا اللہ لا تو اخذنی بما يقولون واغفر لی ما لا یعلمون ۳ حدیث ابی سعید و یا ابن مسعود میں فرمایا ہر آدمی کی ۳۳ دوسرا لفظ ابو سعید و کا یہ ہے کہ حضرت زید رہا زعموا فرمایا بشی مطیة الرجل اور کہا لعن المؤمن کفئلہ :

باب لا یقول شیء الا یعلمہ اللہ لعلہ

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں لا یقولن احدکم شیء الا یعلمہ واللہ یعلم غیر ذلک فیعلم اللہ ما لا یعلمون فذلک عند اللہ عظیم :

باب قوس متح کا

۱۔ ابن عباس نے کہا ہر حجرہ ایک دروازہ ہو آسمان کے دروازوں میں سے اور قوس امان ہو غرق سے بعد قوم نوح علیہ السلام کے

باب مجرہ یعنی کیشیان کا

۱۔ ابن الکوا نے علی سے پوچھا کہ مجرہ کیا ہے کہا آسمان کا رستہ اسی سے دلائل آسمان کا آب ریزان سے گسل گیا تھا ۲ ابن عباس نے کہا ہر قوس آمان ہو اہل زمین کے لئے ڈوبنے سے اور مجرہ آسمان میں وہ ہے جس سے پانی جاری ہوتا ہے :

باب یہ کہنا کہ امی خدا مجکو اپنے مستقر رحمت میں کہہ رہی

۱۔ ایک مرد نے ابو جاس سے کہا میں تمکو سلام کرتا ہوں اور اللہ سے یہ مانگتا ہوں کہ وہ مجکو اور تمکو اپنے مستقر رحمت میں جمع کرے کہا ہلا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ مستقر رحمت کیا ہے کہا جنت ہے کہا تو نے ٹھیک نہیں کہا یہ مستقر رحمت کیا ہے کہا میں رب العالمین سے

یا یہ بن شراب
حضرت کو شہنا
دہ من قبرھا

پوشیدن

زرکن

ت نہیں ہو سکتے
ہی معاف کر دیا
محال کو اللہ تعالیٰ

عالتاس
اور اگر یہ
صورت اس

پہر کو خطا

باب دہر کو برانہ کو

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے تم میں کوئی یوں نہ کہے یا خبیۃ الدہر کیونکہ اللہ ہی دہر ہی
 ۲- دوسرا لفظ انکار ہے یہ نہ کہے کوئی تم میں یا خبیۃ الدہر اللہ عزوجل فرماتا ہے میں دہر
 ہوں رات دن کو بہتجا ہوں جب چاہوں اُنکو روک لوں اور نہ کہے کوئی اُنکو روک کر مَنکے
 کرم مرد مسلمان صرف شعراء اور اُنکے اتباع غاویں جو اپنے کلام میں شکایت ترانہ و فلک
 و ستارہ و نحو کیا کرتے ہیں وہ سب گویا اللہ پاک کے دشنام دہ ہیں اسلئے کہ افلاک
 و امار سب مخلوق خدا ہیں نہ مالک متصرف اُنکی شکایت حکایت کرنا خالق سے اظہار
 ناراضی کرنا ہی و لغو ذبا للہ من غضب اللہ

ہم پریشا نوں کی قسمت میں ہر سرگردانی | نہ فلک کو ہی سر و کار نہ اختر کو غرض :

باب کوئی اپنی بہائی کی طرف غور سی ندیلی جبکہ وہ پشت پیسے

۱- مجاہد نے کہا مکروہ ہے تیز نظر کرنا آدمی کا طرف اپنے بہائی کے یا تاکتے رہنا اُسکا جبکہ وہ
 پر کپٹے یا اُس سے یہ پوچھے کہ تو کمان سے آتا ہے اور کمان جا بیگا :

باب ایک کا دوسرے کو بہ کلمہ کہنا و یک

۱- انس کہتے ہیں حضرت نے ایک مرد کو دیکھا کہ وہ بڑا نکلتا تھا فرمایا اسپر سوار ہو اُس نے
 کہا یہ بدنہ ہے فرمایا اسپر سوار ہو کہا یہ بدنہ ہے فرمایا اسپر سوار ہو کہا یہ بدنہ ہے فرمایا
 اربکھا و یک ۲ ابن عباس سے ایک شخص نے کہا میں گوشت روٹی کھاٹی ہے کس
 و یحک اتوضا من الطیبات ۳ جابر نے کہا ہے حضرت دن جنین کے جہرا نہ میں
 تھے اور سونا گود میں بلال کے تھا وہ اُسکو تقسیم کرتے تھے اتنے میں ایک مرد نے
 اگر کما اعدل فانک لا تعدل فرمایا و یک فمن یعدل اذالم اعدل عمر نے کہا

چوڑو وچکوا اور رسول خدا کہ میں اس منافق کی گردن ماروں فرمایا یہ مع اپنے اصحاب کے ہوا پھر اصحاب میں ہر جو قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا دین سے اس طرح نکل جائیگا جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے **ف** یہ شخص خارجی تھا حضرت نے اس حدیث میں خبر دی ہے فرقہ خروج کی یہ ایک معجزہ ظاہر ہے کہ جیسا کہ تھا ویسا پیش آیا یہ فرقہ باتفاق اہل سنت کا فرمایا دوسری حدیث میں انکو کلاب النار کہا ہے ہم رحم بن معبد ہجرت کر کے پاس حضرت کے آئے کہ تیر کیا نام ہے کہا رحم فرمایا بلکہ تو بشیر ہو بشیر کہتے ہیں میں حضرت کے ساتھ چلا جاتا تھا کہ اتنے میں گذر اچکا قبور مشرکین پر ہوا فرمایا یہ لوگ خیر کثیر پر سابق ہو چکے تین بار اسی طرح کہا پھر قبور مسلمین پر گذر کیا فرمایا ان لوگوں نے خیر کثیر پائی تین باریوں ہی کہا پھر حضرت کی نگاہ پڑی ایک شخص کو دیکھا کہ وہ جوتا پہنے ہوئے قبروں میں چلتا پرتا تھا فرمایا ای پاپوش والے اپنی پاپوش اتار ڈال اس شخص نے نظر کی دیکھا کہ حضرت ہیں اپنی نعلین اتار لی اور ان کو پسکدیا :

باب گہر بنانے کا

۱۔ محمد بن ہلال کہتے ہیں کہ میں نے گہر حضرت کی بی بیوں کے دیکھے شاخ کجور کے تھے بالون کے ٹاٹ سے چھپے میں نے عایشہ کا گہر پوچھا کہا انکا دروازہ طرف شام کے تھا میں نے کہا ایک کوڑ کا تھا یاد کوڑ کا کہا ایک در تھا میں نے کہا کس چیز کا کہا عریسا کو کا حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے قیامت قائم نہوگی یہاں تک کہ بنائیں گے لوگ گہر انکو منقش کریں گے مثل مراحل کے ابراہیم نے کہا یعنی جیسے جامہ ہی مخطوط **ف** یہ حدیثیں پہلے گذر چکی ہیں اور یہ علامت قیامت ایک مدت سے مشہور ہو ختم اللہ

لنا بالحسنہ ❦ ❦ ❦

مکہ اشد ہی دہر ہو
فرماتا ہے میں دہر
نی انکو رکھ کر مکیہ
میت زمانہ و فلک
اسلئے کہ افلاک
ت سے اظہار

تس کو غرض :
بیت پیر
رہنا اسکا جبکہ وہ

سوار ہوا سے
نہ ہو فرمایا
سائی ہے کسا
کے جہرانہ بین
ایک مرد نے
دل عمر نے کہا

باب پہ کتنا لاوا بیگ

۱- ابوہریرہ کہتے ہیں ایک مرد پاس حضرت کے آیا کہا اے رسول خدا کون صدقہ افضل ہے اجر میں فرمایا اما وابدیک لتبناکھ تو صدقہ دے اور تو صحیح شیخ یعنی بخیل ہو محتاجی کا ڈر کہے تو نگری کی امید اور اتنی دیر نہ کہ جب جان گلے میں پہنچے تب تو کہے لفلان کذا ولفلان کذا وہ تو اُس فلان کا ہو ہی چکا ہے؛

باب جب طالب ہو تو طلب سیر کری اور مایح نہ بنے

۱- عبد اللہ نے کہا ہر تم میں جب کوئی طالب حاجت ہو تو طلب سیر کرے اُسکو آسنا ہی ملیگا جو اُسکے مقدر میں ہو اور نہ آئے کوئی تم میں پاس اپنے صاحب کے اور اُسکی مایح کرے تاکہ اُسکی کُشت کاٹے و لفظ سیر شامل ہر قلیل اور آسان دونوں کو مایسا بن عبد اللہ ہزلی نے رفعا کہا ہر اللہ جب چاہتا ہے کہ کسی بندے کو کسی زمین میں قبض کرے تو اُسکے لئے وہاں کوئی کام نکال دیتا ہے و قرآن پاک میں آیا ہے و ما تدری نفس بائی ارض قوت کوئی وہیں مرنے ہی جان پیدا ہوا ہے اگرچہ بڑے بڑے سفر کرتا ہے کوئی عمر بھر گرسے باہر نہیں جاتا لکن جب موت آتی ہے تو جہان کی ہٹی ہوتی ہے خواہی بخوابی وہیں جا کر مرنے میرے باپ کا مولد و مدفن قنوج رہا میرے بہائی کا مرقد بلدہ بڑودہ ملک گجرات ٹھیرا میری مان اور دو خواہر کا مزار ہو پال ہوا دیکھئے میری خاک کس جگہ کی ہے امید تو یہ ہے کہ تربت احد الحرمین میں نصیب ہو و ما ذلک علی اللہ بعزیزہ

باب یوں نہ کہے کہ لابل شانیک

۱- ابو عبد العزیز کہتے ہیں ابوہریرہ نے ہمارے پاس شام کی اپنے سامنے ایک تارہ دکھایا کہا قسم ہو اُسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان ابوہریرہ کی البتہ چاہیں گی کچھ تو میں جو کہ والی

صدیق حسن خان ہزارہ

امارات و اعمال ہوئے ہیں دنیا میں کہ کاش وہ لگتی ہوتیں پاس اس تارہ کے اور زمین
والی ان امارات کی اور نہ ان اعمال کی پہر میری طرف متوجہ ہو کر کہا لیل شانیک
کیا یہ سب اہل مشرق کے لئے مشرق میں شائع ہوئے کہ ان و اللہ لقد فجر اللہ وکر
کہا قسم ہو اسکی جسکے ہاتھ میں ہے جان ابو ہریرہ کی البتہ مانگیں گے انکو حمر غضاب گویا
انکے چہرے سپر سطر ہیں یہاں تک کہ کہتی والے کو اسکی کہتی تک اور دودہ والے
کو اسکے تین تک پہنچا دیں گے:

باب یون نہ کہے کہ اللہ و فلان

۱۔ ابن عمر نے سفیث بن عمر سے حال اپنے غلام کا پوچھا کہ اللہ و فلان ابن عمر نے کہا
تو یون نہ کہہ لا تجعل مع اللہ الہا آخر لکن یون کہہ کہ فلان بعد خدا ہے:

باب ماشاء اللہ و شئت کیتا

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں ایک مرد نے حضرت سے کہا ماشاء اللہ و شئت یعنی جو اللہ
چاہے اور تم چاہو فرمایا جعلت للہ ندا قل ماشاء اللہ و حد یعنی تو نے اللہ کا ہمسرہ
ٹھہرایا یون کہہ کہ جو ز اللہ چاہے ف اس ترکیب عبارت کو گویا شرک سمجھایا یہ شرک
فی القول ہوا اس طرح کے اشراک الفاظ میں زبان عوام بلکہ خواص کا لالعام کے بہت
جاری ہوتے ہیں اور وہ انکو شرک نہیں جانتے یا جانکر بے پروا رہتے ہیں کچھ بھی ہو
شرک ثابت ہو جاتا ہے نسأل اللہ العافیۃ:

باب غنا اور لہو کا

۱۔ عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں میں ساتھ ابن عمر کے بازار کو گیا انکا گدڑ ایک دختر
صغیر پر ہوا وہ گاتی تھی کہا ان الشیطان لو ترک احد الترق هذا یعنی شیطان اگر

اکون صدقہ افضل ہو
نہیں ہو محتاجی کا ڈر کہے
فلان کذا و فلان

در مایح نہ بنے

بسیر کرے اسکو اتنا ہی
حب کے اور اسکی بیح
مان دونوں کو سلیسا
کہ کو کسی زمین میں قبض
میں آیا ہو و مانند ہی
بے بڑے سفر کرتا ہی
ہی ہوتی ہے خواہی نہ خواہی
کا مرقہ بلکہ بڑودہ
نے میری خاک کس جگہ
لی اللہ بعزیزہ

نے سامنے ایک تارہ کیا
پچھ تو میں جو کہ والی

کسی کو چھوڑتا تو اسکو چھوڑنا مطلب یہ ہے کہ اس غیر مکلف کو بھی اس گناہ میں پہا نسنا ہے
 مکلفین کا کیا ذکر ہے؟ انس بن مالک نے رفعا کہا جو زمین دو ہون اور نہ دو میرا ہے
 یعنی باطل کو کچھ واسطہ مجھے نہیں ہے۔ ابن عباس نے تفسیر ومن الناس من
 یشتري لہو الحدیث میں کہا ہے کہ مراد غنا و اشباہ غنا ہیں کہتا ہوں کہ لفظ لہو الحدیث
 جس طرح شامل ہر گانے کو اسی طرح شامل ہے ہر لہو و کلام ناجائز کو جیسے قصے کہانی کی
 کتابیں اور قواعد موسیقی و معازف کے دفتر

وإني الغناء فكل حيلة تنافسها	والله ما رقصوا لأجل الله
۴۴ حدیث براء بن عازب میں فرمایا ہے سلام پیلاد تاکہ تم سلامت رہو اور اثرہ شر ہے ابو معاویہ نے کہا اثرہ سے مراد عبت ہے ۵۵ فضالہ بن عبید مجاہد جمع کرتے انکو خبر لگی کہ کچھ اقوام لعب بکویہ کرتی ہیں غضب میں آکر کھڑے ہو گئے اور سختی کی پہر کہا کہ لعب کرنے والا ساتھ اس باجے کے اسکا شمر اس طرح کہتا ہے جیسے سور کا گوشت کھا اور خون سے وضو کرے مراد کو بیہوشی و ہر ۶۰ حدیث میں ملو معازف کو بخلہ اشراط ساعت کی ذکر کیا ہے لفظ معازف میں جہاں بہر کے باجے چھوٹے بڑے کسی شکل و صورت کے ہوں اور کسی نوع کے داخل ہیں بلا استثناء اور حرمت میں معازف کی کسی کا اختلاف نہیں ہے بخلاف غنا کہ اگر مجر د لحن حسن و شعر حسن ہو تو لا باس ہے ہوا در اہل دل تحصیل معرفت و وجد میں محتاج کسی آواز غنا کے نہیں ہوتے ہیں انکو فقط مشاہدہ اطوار قضا و قدر کفایت سونٹ کرتا ہے	
کسانیکہ یزدان پرستی کنند	بر آواز و لابلستی کنند
ومن یلک وجد و جلا صحیفا	فلہ عجز الی قول المغنی

و سکروا لکم من غیر دن

لہ من ذاتہ طرب قدیر

باب ہدی و ہمت حسن کا

ان زید بن وہب کہتے ہیں میں نے ابن مسعود کو سنا کہتے تھے تم ایسے زمانے میں ہو کہ اُسکے
 فقہاء بہت ہیں اور خطباء تھوڑے مانگنے والے کم ہیں اور دینے والے بہت عمل اس
 زمانے میں قائد ہوتی ہو اور قریب ہو کہ آئینکا بعد تمہارے ایک ایسا زمانہ کہ اُسکے
 فقہاء تھوڑے ہونگے اور خطباء بہت مانگنے والے بہت دینے والے تھوڑے ہوں گے
 قائد عمل ہوگی جان رکھو کہ حُسن ہدی زمان آخر میں بہتر ہو بعض عمل سے **ف** جس
 زمانے کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس اثر میں خبر دی ہے وہ یہی ہمارا زمانہ ہے جو کہ
 ایک مدت دراز سے ہم پر سایہ گستر ہو ہر جگہ کا مصداق ہمارے ہر شہر بلکہ محلہ بلکہ ہر گھر میں
 موجود ہے الامن شاد اللہ و رحمہ ۳ جریری نے ابو الطفیل سے کہا رايت النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم یعنی تم نے حضرت کو دیکھا تھا کہا نعم ولا اعلو علی ظہر الا رض رجلا حیا کراۃ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیری مان اور میں نہیں جانتا کہ پشت زمین پر کوئی شخص زندہ ہو جس نے
 حضرت کو دیکھا ہو سوا میرے پھر کہا حضرت سفید رنگ نمکین صورت تھے ۳ جریری کہتے
 ہیں ہم اور ابو الطفیل خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے ابو الطفیل نے کہا مابقی احد رائی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیری میں نے کہا تم نے حضرت کو دیکھا تھا کہا ہاں میں نے کہا کیسے تھے کہا کان
 ابیض ملیح مقصدا یعنی سفید نمکین میانہ **ف** ابو الطفیل باتفاق ائمہ
 اہل حدیث آخر صحابہ روئی زمین میں موت میں انکی وفات ^{۵۱} سالہ ہجری میں ہوئی تمام
 بحث متعلق اسکے کتاب دلیل الطالب میں ہو ۴۴ حدیث ابن عباس میں فرمایا ہے
 ہدی صالح اور ہمت صالح اور اقتصاد ایک جز ہے ۲۵ اجزاء نبوت سے ۵۵ دوسرا

عبارت خلاصہ کی ہے
 حکمت و حسن مکتہ
 ان ان مات سنت
 ماۃ و قبل سنت
 عشرۃ قالمہ جبرین
 حاتم ۲۴

ہیں پہا نسایہ
 نہ دو میرا ہے
 لئاس من
 ط لہو الحدیث
 صے کہانی کی

للہ

اثر شر ہے
 تے انکو خبر لگی
 کی پہر کہا کہ
 کا گوشت کھا
 ت کو ذکر کیا ہو
 ہوں اور کسی
 نہیں ہے
 معرفت و
 و قدر کفایت

لفظ انکار فہم ہے ان الہدی الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من
سبعین جزء من الذبیۃ یعنی یہہ اشیا و منجملہ ۷۰ اجزا نبوت کے ایک جز ہیں صراح
میں کہا ہے راہ و روش نیکو و براستی و میانہ راہ رفتن یقال ما احسن سمتہ اسی
ہدیۃ انتہی اقتصاد کہتے ہیں میانہ روی کو یعنی نہ افراط ہو نہ تفریط

کلا جانی قصدا لامود ذہیم

باب ویاتیک بالآخبار من لم تزود

۱۔ عکرمہ کہتے ہیں میں نے عائشہ سے پوچھا حضرت کہی شعر بھی بطور مثال پڑھتے تھے
کہا احیاناً جب گھر میں آتے کہتے ویاتیک بالآخبار من لم تزود اس کا
اول مصرع یہ ہے سبتدی لك الايام ما كنت جاھلا ۲ ابن عباس نے کہا
یہ کلمہ نبی کا ہے ویاتیک الہ یعنی حضرت نے اس کے ساتھ تشبہ کیا ہے ورنہ اصل شعر
دوسرے کا ہے یا یہ طلب کہ اصل میں یہ کلمہ قول نبی تھا شاعر نے اس کو نظم کر لیا ہے
اسی جگہ سے فرمایا ہے وان من الشعر لحکمة اس تشبہ سے شعر خوانی کا جواز ثابت
ہوا اصحاب و صحابیات میں ایک جمیع کثیر و جم غفیر شاعر و عارف اشعار تھے ترجمہ محمد بن اسماعیل
بخاری رضی اللہ عنہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے نہ کہی شعر پڑھا اور نہ شعر کہا مگر وہ اشعار جو
روایات حدیث میں آئے ہیں کہ بضرورت روایت انکی زبان پر گذرے ہیں یا خبر موت
دارمی رحمہ سنکر بیاختہ یہ شعر پڑھا تھا پس پس

ان عشت قفج بالاحبة کلهم

وقاء نفسك لا ابالك الفج

جامی آن بہ کہ درین مرحلہ آن پیشہ کنی یعنی کہ نہ مرگ و گر ان مرگ خود اندیشہ کنے
جو کہ قبائح شعر کے بہ نسبت مدائح شعر کے زیادہ آئے ہیں اسلئے اہل تقویٰ نے انہا

نظم میں کم کیا ہو اور قول فیصل یہیہ حدیث ہو الشعر کلام حسنہ حسن و قبیحہ
 قبیح اس میں شک نہیں ہو کہ اشعار حسنہ بہ نسبت اشعار ذمیمہ کے عشر عشیر ہی نہیں ہیں
 ولہذا فرمایا ہو کہ پب سے بہر ناپٹ کا شعر کے بہر نے سے بہر ہو اور ایک معمولی شاعر
 کو دیکھ کر مایا تھا کہ خذوا هذا الشیطان ورنہ اشعار توحید و نعت و مدح صالحات
 باتیات و نحو ہا متضمن حکمت و جو کفار کا پڑہنا اور کتنا اصل اباحت پر باقی ہو بلکہ کہی
 مستحب و مندوب ٹھہر جاتا ہو جبکہ تائید خدا و رسول مطمح نظر ہوتی ہو جس طرح نفع الطیب
 پذیر کر المنزل و الحبيب اور دیوان عبد الرحیم ربغی و قصائد لغتیہ آزاد و نحو ہا لکن شاعر
 مسلمان کو ضرور ہو کہ مبالغہ و اطراء نہی عنہ سے بچے اور سامع پر لازم ہو کہ قبائح اشعار
 مذکورہ پر دوسروں کو مطلع کر دے؛

باب ذکر تمنائے مکروہ کا

۱- حدیث ابو ہریرہ میں رفقاً آیا ہو جب تمنا کرے کوئی تم میں تو نظر کرے کہ کیا تمنا کرتا
 اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا دیا جائیگا **ف** حدیث دلیل ہے اس پر کہ تمنای صالح کرے غیر
 صالح شاید وہ آرزو قبول ہو اگر بہتر تمنا نہ تھی تو وہ قبول و بال ہو جائیگا؛

باب انگور کو کرم نہ کہو

۱- حدیث علقمہ بن وائل میں رفقاً آیا ہو تم میں کوئی انگور کو کرم نہ کہے بلکہ جبکہ یعنی غیب کہے
ف حدیث دلیل ہے اس پر کہ شؤ محرم کا نام ایسا نہ رکھے جس سے وہ منظم کرم مرغب
 فہم بھی جائے جو لوگ شراب خوار ہیں وہ شراب کو کرم بولتے ہیں اسی طرح سود خوار سود
 کو منافع کہتے ہیں بالجملة تغیر اسم علامات قیامت سے ہو اور دلیل حلت یا اباحت پر اس
 شؤ کے نہیں ہوتی ہے؛

نصاً جزء من
 یک جز ہین صراح
 من سمتہ اسی
 طبع

نال پڑھتے تھے
 د **ف** اس کا
 عباس نے کہا
 نہ اصل شعر
 سکو نظم کر لیا ہو
 بی کا جواز ثابت
 محمد بن اسمعیل
 مکروہ اشعار جو
 ین یا خبر موت

فہم

بدیشہ کہنے
 نوی نے انہما

باب گُسی کا گُسی کو ویٹک کہنا

۱۔ اس بارہ میں حدیث ابو ہریرہ پہلے گزر چکی ہے کہ مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوجل یسوق بدنتہ فقال اریکما قال یا رسول اللہ انہما بدنتہ قال اریکما قال انہما بدنتہ قال فی الثالثة او الرابعة ویحک اریکما:

باب یا ہنتاہ کہنا

۱۔ رحمہ بن حبش کہتی ہیں حضرت نے فرمایا ماہی یا ہنتاہ یعنی یہ کیا ہوا عورت
۲۔ حبیب بن صہبان اسدی کہتی ہیں میں نے عمار کو دیکھا کہ نماز فرض پڑھی پھر ایک مرد سے
جو انکے پہلو میں تھا کہا یا ہنتاہ پھر کھڑے ہو گئے سلم عمرو بن شریک کے باپ نے کہا کہ
حضرت نے مجھے اپنے ساتھ سوار کر لیا اور فرمایا تیرے پاس اسید بن ابی الصلت کے
شعر ہیں میں نے کہا ان اور ایک بیت پڑھی فرمایا ہنیہ یعنی اور پڑھ تا آنکہ میں نے سوشعر سنائے
ف حدیث دلیل ہے جواز شعر خوانی و سماع اشعار پر اور جواز اکثار استماع و انشاد پر
کیونکہ سوشعر کا پڑھنا ایک بار میں کچھ کم نہیں ہے یہ اشعار شتمل سے مضامین توحید
دایمان و حکمت و نصیحت پر اسلئے حضرت نے انکو جائز رکھا اور سنا یہ بھی معلوم ہوا
کہ اگر قائل و شاعر موسیٰ بنو مکر کلام اُسکا مومن ہو تو پڑھنا اور سنانا اُسکے شعر کا لا باس ہے
ہو ویدل لہ حدیثہ صلی اللہ علیہ وسلم الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن حیث وجدھا اخذھا وکافھا

باب یہ کہنا مرد کا کہ میں گسلمند ہوں

۱۔ عبد اللہ بن ابی موسیٰ کہتے ہیں عائشہ نے کہا تو قیام شب کا نہ چھوڑ کہ حضرت
اُسکو نہ چھوڑتے تھے اور جب بیمار یا گسلمند ہوتے تو بیٹھ کر پڑھتے:



باب پناہ مانگنا غسل سے

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت اکثر یوں کہتے اللہم انی اعوذ بک من الهم والحزن واعوذ بک من العجز والكسل والحزن والخلع وضلع الدین غلبہ الجبال

باب یہ کہنا کہ نفسی لک الفداء یعنی میں تجھ پر واری

۱۔ انس بن مالک نے کہا کہ ابو طلحہ سے حضرت کے گھٹنوں کے بل ہو کر اپنا ترکش غالی کرتے اور کہتے وجھی لوجھک الوقاء ونفسی لنفسک الفداء

اگر تیار قدم یا رگرمی نکسم | اگر ہر جان بچہ کار و گرم باز آید

۲۔ ابو ذر نے کہا کہ حضرت طرف بقیع کے چلے اور میں پیچھے آپ کے چلاؤں کر مجھے دیکھا کہا ای ابا ذر میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک وانا فداؤک فرمایا مگر میں ہی دن قیامت کے مقبلین ہونگے مگر جس نے دیا ہذا و ہذا حق میں میں نے کہا اللہ و رسول جانیں فرمایا ہذا تین باریہ لفظ کہا پر ہمارے سامنے اُحد آیا کہا ای ابا ذر میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ وسعدیک وانا فداؤک یعنی میں صدقے و قربان فرمائیے فرمایا مجھے یہ بات خوش نہیں آتی ہے کہ اُحد آل محمد کے لئے سزا ہو اور ان کے پاس ایک دینار یا مشقال شام کرے پر ہمارے آگے ایک وادی آیا حضرت شک گئے میں نے گمان کیا کہ آپ کو حاجت ہوگی میں کنارہ وادی پر بیٹھ رہا جب دیر ہوئی میں نے ڈر اپہر میں نے سنا جیسے کسی شخص سے سرگوشی کرتے ہوں پر اکیلے میرے پاس آئے میں نے کہا ای رسول خدا یہ کون شخص تھا جس سے آپ سرگوشی کرتے تھے فرمایا کیا تو نے اُسکو سنا میں نے کہا مان فرمایا وہ جبریل تھے میرے پاس آئے مجھے خوشخبری سنانی کہ من مات من امتی لا یشک باللہ شیئاً دخل الجنة میں نے کہا وان زنی وسرق فرمایا مان و یہ روایت کہ وان زنی وان سرق ہی

لیسوق بدتہ
تہ قال فی

ہوای عورت

راکب مرد سے

پتے کہا کہ

الصلت کے

سوشن سنائے

وانشاد پر

ما میں توحید

ہر ہی معلوم ہوا

مرا لا باس بہ

اخذھا وکافا

چھوڑ کہ حضرت

ہستے :

کئی طریق سے ابو ذر اور کئی غیر سے مروی ہے حدیث دلیل ہے بشارت دخول جنت پر
حق میں مومن غیر مشرک کے اگرچہ عاصی ہو و لہذا محمد زنا و سرقرہ کیا نہ ہیں اور کیا نہ توبہ
صحیحہ سے معاف ہو جائے ہیں اور اگر توفیق توبہ نہ ملی مگر توحید و ایمان باقی تھا تو بھی بہوجب
اس حدیث کے آخر کو امید فوز جنان و بعد من النیران ہے و لہذا المنتہ :

باب یہ کہ مہنا کہ فدا کا بی و امی یعنی قربان ہوں تم پر میرے مان باپ

۱۔ علی مرتضیٰ کہتے ہیں میں نے حضرت کو نہیں دیکھا کہ کسی مرد کا تقدیر کیا ہو بعد سعد کے
فرماتے تھے ارم فدا کا ابی و امی یعنی تیرا سے جا میرے مان باپ تجھ پر فدا ہوں
ف ہر خچہ ابویں حضرت کے مومن نہ تھے لکن یہ ارشاد آپ کا حق میں سعد کے دلیل
ہو کمال سعادت سعد پر رہے حضرت سو ان پر تو سارے ابا و امہات ہمارے گو مومن
ہوں صدقے و قربان و داری و فدا ہو سکتے ہیں م بریدہ کہتے ہیں حضرت مسجد میں
گئے ابو موسیٰ پڑھ رہے تھے کہا یہ کون ہے میں نے کہا انا بریدہ جعلت فداک فرمایا
قد اعطی هذا من مآرامن من مآرامن داؤد یعنی انکی خوش آوازی کی تعریف کی :

باب کہنا کسی شخص کا اسی پسر کہ میں اسکو جسکی باپ نے اسلام نہیں پایا

۱۔ صعب بن حکم عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں کہ میں پاس عمر بن خطاب کے گیا وہ کہنے
لگے یا ابن اخی پر مجھ سے سوال کیا میں نے اپنا نسب بیان کیا اور جہلا دیا کہ میرے باپ
نے اسلام نہیں پایا تب وہ یا بنی یا بنی کہنے لگے ۲ انس کہتے ہیں میں خادم تھا
حضرت کا بے اذن کے داخل ہوتا ایک دن آیا مجھے فرمایا کما انت یا بنی تیرے
بعد ایک امر عاوث ہوا ہوا اب توبہ اذن کے نہ آیا کریم ابو صعصعہ کہتے ہیں ابو سعید
خدری نے مجھ سے کہا یا بنی :

۱۔ اس میں یوں
ہاں ہے مگر اس میں نظر
۱۲ ہے

باب یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہی

۱۔ حدیث عائشہ میں فرمایا ہر تم میں کوئی یوں نہ کہے کہ میرا جی ناپاک ہو گیا ہی و لکن یوں کہے کہ میرا جی سخت ہو گیا ہی ۲۔ ابو امامہ عن ابیہ رفعا کہتے ہیں لا یقولن احدکم خبیث نفسی و لیقل لفتست نفسی مجھ نے کہا کہ عقیس نے اس حدیث کو مسند کیا ہے :

باب کنیت ابو الحکم کا

۱۔ ثانی بن زید ہمراہ اپنی قوم کے پاس حضرت کے آئے حضرت نے سنا کہ وہ انکو ابو الحکم کی کنیت کرتے ہیں حضرت نے ثانی کو بلا کر کہا حکم اللہ ہی اور اسی کا حکم ہو تو نے اپنی کنیت ابو الحکم کیوں رکھی کہا میں نے نہیں رکھی لکن میری قوم جب کسی شے میں اختلاف کرتی ہو تو میرے پاس آتی ہر مین درمیان اُنکے حکم کرتا ہوں دونوں فریق راضی ہو جاتے ہیں فرمایا یہ کیا اچھی بات ہو پہر فرمایا تیرے کتنی اولاد ہی میں نے کہا شریعہ و عبد اللہ و مسلم بنو ثانی ہیں فرمایا ان میں بڑا کون ہو مگر کہا شریعہ فرمایا تو ابو شریع ہو اور ثانی اور اُنکے ولد کو و عادی حضرت نے سنا کہ انہیں ایک مرد کا نام عبد الحجیر ہو فرمایا تیرا کیا نام ہو کہا عبد الحجیر فرمایا انہیں تو عبد اللہ ہی شریعہ نے کہا جب ثانی اپنے بلاد کی طرف پھرنے لگے تو پاس حضرت کے گئے کہا کس شے سے میرے لئے جنت واجب ہو گی فرمایا علیک بحسن الکلام و بذل الطعام و اسباب دخول جنت کے بہت ہیں حضرت مناسب حال ہر شخص کے حکم بعض اخلاق منجیہ کا فرما دیتے تھے جس شخص میں جو خصلت بد ہوئی اُسکے دور کرنے کو خصلت نیک مقابل سکے تعلیم فرماتے اسی کا نام اسلوب حکیم ہے :

باب حضرت کو اچھا نام پسند آتا تھا اور خوش ہوتی تھے

۱۔ ابو حذرر نے کہا ہر حضرت نے فرمایا کون شخص یہ ہمارے اونٹ مانگے گا یا کون

دخول جنت پر
اور کبائر توبہ
ہو تو یہی بہوجب

مان بای

بعد سعد کے
بچہ پیدا ہوں
سعد کے دلیل
مارے گو مہن
سرت مسجد میں
لک فرمایا
تعریف کی ہے
سلام نہیں پاتا
کہ گیا وہ کہنے

کہ میرے باپ
نہا دم تھا
یا بانی تیرے

کہتے ہیں ابو سعید

ان ہمارے اونٹوں کو پہنچا دیا گیا ایک شخص نے کہا میں فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا فلاں کہا بیٹھ جا پھر دوسرا مرد کھڑا ہوا کہا تیرا کیا نام ہے کہا فلاں کہا بیٹھ جا پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا تیرا نام کیا ہے اُس نے کہا ناجیہ فرمایا تو انکو مانگ :

باب تیز چلنے کا

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں حضرت تیز آئے اور ہم بیٹھے تھے کہو حضرت کے اس سرعت سے آنے نے گہرا لیا جب ہمارے پاس پہنچے سلام کیا پھر فرمایا میں تمہارے پاس جلد آیا کہ تمکو شب قدر کی خبر دون لکن اُسکو بھول گیا درمیان اپنے اور تمہارے تم جسکو اُسکی اخیر دہائی میں کرو :

باب احب اسماء اللہ عزوجل کو کونسا نام ہے

۱۔ ابو وہب کو حضرت کی صحبت ملی تھی وہ کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا تم انبیاء کے نام پر نام رکھا کرو اور بہت دوست نام اللہ عزوجل کو عبد اللہ و عبد الرحمن ہو اور بڑا سچا نام عارث و ہام ہو اور بہت بڑا حرب و مرہ ۲ جابر کہتے ہیں ہمارے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام قاسم رکھا ہم نے کہا ہم تیری کنیت ابو القاسم نہ کہیں گے اور اس میں کوئی بزرگی نہیں ہے یہ خبر حضرت کو پہنچی فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبد الرحمن رکھو :

باب ایک نام کا دوسرے نام سے بدل دینا

۱۔ سہل کہتے ہیں منذر بن اُسَید کو پاس حضرت کے لائے جبکہ وہ پیدا ہوئے اُنکو حضرت کے زانو پر رکھ دیا اور ابو اُسَید بیٹھے تھے حضرت کسی شرمین جو آپ کے سامنے تھی غافل ہو گئے ابو اُسَید نے کہا لڑکے کو اٹھا لو حضرت کے زانو پر سے اٹھا لیا حضرت نے خبردار ہو کر فرمایا بچہ کہاں ہے ابو اُسَید نے کہا ہم نے اُسکو بیچ دیا اور رسول خدا

فرمایا اُسکا نام کیا ہو کہا فلاں فرمایا نہیں بلکہ اُسکا نام منذر ہو اُسدن سو منذر نام ہوا ۛ

باب بغضِ اسماءِ طرُق اللہ عزوجل کی کونسا نام ہے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رقم آیا ہو کہ بڑا خراب نام نزدیک اللہ کے وہ شخص ہو جس کو ملک الاملاک کہیں یعنی شاہنشاہ و جو نام کہ مشابہ اس کلام کے ہو اُسکا بھی یہی حکم ہو جیسے صاحب عالم اور شاہجہان اور سلطان جہان و نحو یا مہاراج ۛ

باب دوسری کو تصغیر نام سی پکارنا

۱۔ طلح بن حبیب کہتے ہیں میں سب لوگوں میں بڑا کمذب شفاعت تھا میں نے جابر سے پوچھا کہا اے طلح میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے کہ نکلیں گے دوزخ سے بعد دوزخ میں جانے کے انہی یعنی شفاعت ثابت ہے ۛ

باب آدمی کو اُسکے احب اسماء سی پکاریے

۱۔ منظلہ بن خدیم نے کہا ہو حضرت کو خوش آتا تھا کہ آدمی کو اُس نام سے پکارا جائے جو اُسکو بہت محبوب ہو اور احب کینت سے ۛ

باب عاصیہ کا نام بدل دیا تھا

۱۔ ابن عمر نے کہا ہو کہ حضرت نے عاصیہ نام بدل کر فرمایا کہ تو جمیلہ ہو محمد بن عمرو بن عطا پاس زینب بنت ابی سلمہ کے آئے زینب نے پوچھا تمہاری بہن کا کیا نام ہو وہ انکو پاس تھی کہا اُسکا نام بڑہ ہو کہا اُسکے نام کو بدل دے حضرت نے زینب بنت جحش سے نکاح کیا تھا اُنکا نام بڑہ تھا آپ نے بدل کر زینب رکھ دیا پہر جب ام سلمہ کو بیانا اور اُنپر داخل ہوئے اُنکا نام بڑہ تھا انکو سنا کہ مجھے بڑہ لکھ پکارتے ہیں فرمایا لا تزکوا انفسکم فان الله هو اعلم بالبرۃ منکم والفاجرة نام رکھ اُسکا زینب کہا یہ زینب ہو کہا

میرا نام کیا ہوا کہا مطابق حضرت کے بدلنے کے بدل دے تب اُنکا نام بھی رتب رکھا:

باب اصرم کا

۱۔ عبدالرحمن بن سعید مخزومی کا نام اصرم تھا حضرت نے اُنکا نام سعید رکھ دیا انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو مسجد میں تکیہ زدہ دیکھا تھا ۳ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب حسن پیدا ہوئے میں نے نام اُنکا حرب رکھا حضرت آئے فرمایا میرے بیٹے کو مجھے دکھاؤ تم نے اسکا کیا نام رکھا ہے میں نے کہا حرب فرمایا بلکہ اسکا نام حسن ہے جب حسین پیدا ہوئے میں نے حرب نام رکھا حضرت نے اگر کہا مروئی ابنی ماسمیتہ قلنا حرباً قال بل هو حسین جب تیسرا لڑکا ہوا اسکا نام بھی حرب رکھا حضرت نے اگر کہا دکھاؤ مجھے بیٹا میرا تم نے اسکا کیا نام رکھا ہے میں نے کہا حرب فرمایا بلکہ یہ محسن ہے پہر فرمایا میں نے انکے نام اولاد مارون کے ناموں پر رکھے ہیں شبیر و شبیر و شبیر:

باب غراب کا

۱۔ رائے بنت مسلم کے باپ کہتے ہیں میں ہمراہ حضرت کے خنین میں حاضر ہوا مجھے فرمایا تیرا نام کیا ہے میں نے کہا غراب فرمایا نہیں بلکہ تیرا نام سلم ہے:

باب شہاب کا

۱۔ عائشہ نے کہا حضرت کے پاس ذکر ایک شخص کا ہوا اُسکو شہاب کہتے تھے فرمایا بلکہ تو ہشام ہے:

باب عاص کا

۱۔ مطیع نے کہا میں نے حضرت کو دن فتح کے سنا کہتے تھے قتل کیا جائے کوئی قرشی بعد آج کے دن کے بطور صبر قیامت کے دن تک سو نہ پایا اسلام کسی نے عصاة قریش سے

سوا سطح کے انکا نام عاص تھا حضرت نے سطح رکھا **ف** قتل صبر یہ ہے کہ بہو کا
پیا سار کے یہاں تک کہ مر جائے اس طرح کے مارنے سے نہی آئی ہے :

باب کسی کو باختصار و نقصان تام پکارنا

۱۔ عائشہ کنتی بن حضرت نے کیا یا عائشہ ہذا جبریل یقرء علیک السلام کہا و علیہ السلام
و رحمة الله وہ دیکتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی ۳۱ ام کلثوم دختر شامہ حج کرنے کو آئیں اُنکے
بہائی مخارق بن شامہ نے کہدیا تھا کہ عائشہ کے پاس ہوتی آئیو اور عثمان بن عفان کا حال
پوچھو کہ لوگ اُنکے حق میں ہمارے پاس اکتار کرتے ہیں وہ عائشہ کے پاس گئیں اور کہا
کہ تمہارے بعض فرزندوں نے تمکو سلام کہا ہو اور عثمان بن عفان کا حال پوچھا ہو کہا
و علیہ السلام و رحمة الله کہا میں گواہی دیتی ہوں اس بات کی کہ میں نے عثمان کو اس
گہر میں شب گرم میں اور حضرت کو دیکھا اور جبریل وحی لائے تھے اور حضرت کف یا کتف
ابن عفان کو اپنے ماتہ سے مار کر فرماتے تھے اکتب یا عثم لکھ ای عثمان اللہ اُس پر
میں اپنے نبی سے کسی کو نازل نہ کرتا مگر اُسی مرد کو جو نزدیک اللہ کے کریم تھا اب جو کوئی
عثمان کو گالی دے اُس پر اللہ کی لعنت ہے :

باب زحم کا

۱۔ بشیر پاس حضرت کے آئے کہ تیرا کیا نام ہے کہا زحم فرمایا بل انت بشیر اس درمیان
میں میں ساتھ حضرت کے چلا کہا ای ابن انحصاریہ کیا تو اللہ پر کچھ نفعت کرتا ہو اور رسول اللہ
کے ساتھ چلتا ہو میں نے کہا بانی و امی میں اللہ پر کسی شے کا الزام نہیں لگاتا میں ہر چیز کو پہنچا
پہر حضرت قبور مشرکین پر آئے فرمایا لقد سبق هؤلاء خیرا کثیرا پہر قبور مسلمان پر آئے اور
کہا لقد ادرک هؤلاء خیرا کثیرا و مان ایک آدمی چل پہن ہوئے قبروں کے پیچ میں

چلتا تھا فرمایا صاحب السبیتین الق سبیتک اُسے نعلین اُتار دالی **ف** ہر حد
 باختلاف بعض الفاظ پہلے ہی گزر چکی ہو ۲ زن بشیر کہتی ہیں کہ بشیر بن اخصاصیہ کا نام رحم تھا
 حضرت نے اُس کا نام بشیر رکھا :

باب برہ کا

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں جویریہ کا نام برہ تھا حضرت نے جویریہ رکھا ۲ ابو ہریرہ نے کہا میمونہ
 کا نام برہ تھا حضرت نے میمونہ رکھا

باب افلح کا

۱۔ حدیث جابر میں رفعا آیا ہو کہ اگر مین زندہ رہا تو اپنی امت کو منع کرو گھا انشاء اللہ
 اس بات سے کہ انہیں سے کسی کا نام برکت و نافع و افلح ہو مین نہیں جانتا کہ رافع بھی
 کہا یا نہیں کوئی کہتا ہی یہاں برکت ہو کہتے ہیں نہیں ہو حضرت کا انتقال ہو گیا اور آپ نے
 اس سے منع نہ کیا جابر کہتے ہیں حضرت نے ارادہ کیا تھا کہ منع فرمائیں علی و برکت و نافع ویسا
 و افلح و نحو ذلک نام رکھنے سے پہر سکوت فرمایا اور کچھ نہ کہا **ف** اس سے جواز تسمیہ مین
 اسما ثابت ہوتا ہو اگرچہ اولیٰ یہی ہو کہ ایسے نام نہ رکھے :

باب رباح کا

۱۔ عمر بن خطاب کہتے ہیں جب کنارہ کش ہوئے حضرت اپنی بی بیوں سے مجھے رباح نام
 غلام حضرت کا ملائیئے پکار کر کہا اے رباح میرے لئے حضرت سے اذن حاصل کرو **ف** معلوم
 ہوا کہ یہ نام رکھنا جائز ہو :

باب اسماء انبیاء علیہم السلام کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ مین رفعا آیا ہو کہ میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو مین

ابو القاسم ہون ع ابو القاسم محمد بن عبد اللہ طحانی م انس بن مالک کہتے ہیں حضرت
 بازار میں جاتے تھے ایک مرد نے کہا یا ابا القاسم حضرت نے اُسکی طرف التفات کیا اُس نے
 کہا اے رسول خدا میں نے اس شخص کو پکارا تھا فرمایا ستمو اباسمی ولا تکلوا لکینتی سلم یوسف
 بن عبد اللہ بن سلام کہتے ہیں میرا نام یوسف حضرت نے رکھا اور مجھ کو اپنی گود میں بٹھایا
 اور میرے سر پر تہ پہیرا ہم جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں ہم انصار میں ایک مرد کے گھر کی
 لڑکا پیدا ہوا تھا چاہا کہ اُسکا نام محمد رکھیں شعبہ نے حدیث منصور میں کہا ہو کہ انصار میں اُسکو
 اپنی گردن پر لاد کر پاس حضرت کے لایا اور حدیث سلیمان میں یوں ہے کہ اُنکے گھر کی لڑکا
 پیدا ہوا تھا چاہا کہ اُسکا نام محمد رکھیں فرمایا ستمو اباسمی ولا تکلوا لکینتی میں قاسم بنایا گیا ہوں
 درمیان تمہارے تقسیم کرتا ہوں حصین کا لفظ یوں ہے بعث قاسما اقسو بنیکم ۵ ابو سہل
 کہتے ہیں میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا میں اُسکو پاس حضرت کے لایا اُسکا نام ابراہیم رکھا اور
 ایک کچھو چھا کر اُسکے تالو میں ملی اور برکت کی دعا دیکر مجھے حوالہ کیا وہ اکبر اولاد ابی موسیٰ تھا

باب حزن کا

۱۔ سعید بن المسیب عن ابی عن جدہ کہتے ہیں کہ وہ پاس حضرت کے لائے گئے فرمایا تیرا
 کیا نام ہے کہا حزن فرمایا تو سہل ہو کہا جو نام میرے باپ نے رکھا ہے میں اُسکو نہیں بدلوں گا
 ابن المسیب کہتے ہیں جب سے درمیان ہمارے حزنوت چلی آتی ہے م دوسرا لفظ اٹکا
 یہ ہے کہ میرے دادا پاس حضرت کے آئے کہا تیرا کیا نام ہے کہا میرا نام حزن ہے فرمایا بلکہ
 تو سہل ہے کہا ما انا بمغیر اسمائہ ابی ابن المسیب کہتے ہیں فما زالت فینا الخ و تبتعد

باب حضرت کا نام مبارک و کنیت

۱۔ جابر نے کہا ہم میں ایک مرد کے یہاں بچہ پیدا ہوا اُسکا نام قاسم رکھا انصار نے کہا ہم

نچکوا بوالقاسم نہ کہیں گے اور نہ تیری آنکھ اس کنیت سے ٹٹھڑی کرینگے وہ شخص پاس حضرت کے آیا اور انصار کا کہا ہوا کہا فرمایا انصار نے اچھا کہا تم میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو فاما انا القاسم یعنی قاسم بن ہی ہوں ۲ علی نے حضرت سے کہا اے رسول خدا اگر بعد آپ کے کوئی بچہ میرا پیدا ہو تو اسکا نام آپ کے نام پر اور اسکی کنیت آپکی کنیت پر رکھوں فرمایا مان ۳ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے منع کیا ہو جمع کرنے سے درمیان اپنے نام و کنیت کے اور فرمایا انا ابوالقاسم واللہ يعطى وانا اقصم انس کہتے ہیں حضرت باز امین تھے ایک مرد نے کہا اے ابوالقاسم حضرت نے التفات کیا اُس نے کہا دعوت ہذا فرمایا سمو اباسمی ولا تلکوا بلکینتی

باب کیا مشرک کی کنیت ہونا چاہی

۱۔ اسامہ بن زید کہتے ہیں حضرت ایک مجلس میں آئے جہاں عبداللہ بن ابی بن سلول تھا قبل اسلام کے کہا تم ایذا نہ دیا کرو ہکو ہماری مجلس میں حضرت سعد بن عبادہ کے پاس آئے اور کہا اے سعد تم نے نہیں سنا کہ ابو حباب کیا کہتا ہو مراد ابو حباب بن عبداللہ بن ابی

باب بچے کی کنیت

۱۔ انس کہتے ہیں حضرت ہمارے پاس آتے میرا ایک چھوٹا بھائی تھا اسکی کنیت ابوہریرہ تھی اسکی ایک چڑیا تھی لال چونچ کی جسکو نفیر کہتے ہیں وہ اُس سے کیلتا تھا وہ چڑیا مر گئی حضرت آئے اُسکو رنجیدہ پایا فرمایا اسکا کیا حال ہو کہا اسکی چڑیا مر گئی ہو اس لئے اُداس ہو فرمایا ابا عید ما فعل النغیر

باب کنیت رکھنا ولادت سے پہلے

۱۔ ابراہیم بن عبداللہ کہتے ہیں علقمہ نے اپنی کنیت اباشبل رکھی قبل اس کے کہ بچہ

پیدا ہوا ۳ علقہ نے کہا کنیت رکھی میری عبداللہ نے قبل اسکے کہ میری اولاد پیدا ہو :

باب کنیت عورتوں کی

۱۔ عائشہ کنتی ہن مین پاس حضرت کے آئی مینے کہا اے رسول خدا تھنے اپنی عورتوں کی کنیت رکھی میری ہی کنیت رکھو فرمایا اپنے بھانجے کے نام کی کنیت کہہ کہ عبداللہ ۳ دوسرا لفظ انکا یہ ہو کہ انہوں نے کہا یا نبی اللہ اکملکننی فرمایا الکننی بآبناک یعنی عبداللہ بن الزبیر تب سے انکی کنیت ام عبداللہ ہو گئی تھی :

باب گسی کی کنیت السی جیسی رکھنا جو کہ اسم ہن یا گسی اور مین

۱۔ سہل بن سعد کہتے ہن بہت محبوب نام علی کو ابوتراب تھا اور وہ اس نام سے پکارنے پر خوش ہوتے تھے اور نام نہیں رکھا انکا اباتر اب گرنی صلعم نے ایک دن فاطمہ سے خفا ہو کر باہر نکلا اور مسجد کی دیوار سے ٹک کر لیٹ رہے حضرت انکی تلاش مین آئے کہا وہ پاس دیوار کے لیٹے ہن حضرت آئے اور علی کی پشت خاک سے بہر گئی تھی حضرت پشت سے مٹی دور کرنے لگے اور فرمایا اجلس اباتر اب یعنی اٹھ بیٹھو :

باب کبرا و اول فضل کی سیاتہ سطح علی

۱۔ انس کہتے ہن حضرت نخل ابو طلحہ مین اپنی حاجت کے لئے تشریف لے گئے بلال آپکے ساتھ پہلو کے قریب چلے جاتے تھے کہ اتنے مین حضرت کا گدرا ایک قبر پر ہوا وہاں کھڑے ہو گئے بلال ہی وہاں آپٹھجے فرمایا و یحک یا بلال هل نسسم ما اسمع تو سنتا ہی جو مین سنتا ہوں کہا مین کچھ نہیں سنتا فرمایا اس قبر والے کو عذاب ہوتا ہو وہ ایک یہودی تھا :

در پردہ خاک نغمہ ہا ہست بسے
آنگہ شنوی کہ گوش بر خاک نہی :

باب یہ باب بی ترجمہ الباب کے

۱۔ معاویہ نے اپنے چوٹے بھائی سے کہا کہ غلام کو ردیف کر لے اُسے نہانا کہا بدش ما
ادبت تجکو برا ادب سکھایا گیا ہے قیس کہتے ہیں میں نے ابوسفیان کو سنا کہتے تھے دَع
عندک اخاك چوڑ دے اپنے بھائی کو یعنی اُسکو مت چھیڑ ۲ عمرو بن عاص نے کہا ہے
جب اخلاء یعنی دوست بہت ہوتے ہیں تو غماری یعنی دعویٰ دار بھی زیادہ ہو جاتے ہیں کہا
غمرا کیا ہیں کہا حقوق؛

باب بعضا شعر حکمت ہوتا ہی

۱۔ خالد بن کیسان کہتے ہیں میں پاس ابن عمر کے تھا کہ ایاس بن خیشہ نے اُنپر کھڑے ہو کر
کہا کہ کیا میں اپنے شعر تنکو ای ابن فاروق نہ سناؤں کہا ہاں ولكن نہ سنا ناگرا چہا شعر
ایاس نے پڑھنا شروع کیا یہاں تک کہ ایسے شعر کو پہنچا جو ابن عمر کو مکروہ معلوم ہوا کہا بس
۲ قتادہ نے مطرف سے سنا کہ اُسے یہ کہا کہ میں ساتھ گیا عمران بن حصین کے کوفہ سے
بصرہ تک ایسی منزل کم تھی کہ جہاں وہ اترتے لکن وہ مجھ کو شعر پڑھ کر سنانے اور کہتے ان
فی المعارض ملند وحت عن الکذب یعنی اشارہ کنایہ میں جوٹ بولنے سے بے نیازی
ہو ۳ ابی بن کعب نے رفعا کہا ہوا ان من الشعر حکمة یعنی بعضا شعر حکمت ہوتا ہے
ف شعر اکا ملین کے اشعار غالباً حکم و مواعظ و نصائح و تجربہ پر مشتمل ہوتے ہیں
اُنکا انشاد و تذکار صیقل عقل ہوتا ہو ۴ اسود بن سیرع نے کہا ای رسول خدا مدحت
ساری عز وجل بجا مد یعنی میں نے اللہ کی حمد میں اشعار کہے ہیں اور بہت کہے ہیں فرمایا ان
سرا بک یحب الحمد یعنی تیرا رب حمد کو دوست رکھتا ہو اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا حدیث
دلیل ہے جواز نظم حمد الہی پر ہے

حمید مرخداٹی پاک را	آنگہ ایمان داندشت خاک را
۵۵ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے اگر پڑھو پیٹ کسی مرد کا پیب سے جو کہا جائے اُسکے جون کو تو یہ بہتر ہو اس سے کہ پڑھو شعر سے ف مراد شعر مذموم ہو اور استلزام جون میں اشارہ ہو طرف اُسکے کہ شعر استقدر مستولی ہو جائے کہ قرآن و ذکر سے اور اشتغال علوم شرعیہ سے روک دے ۶۱ اسود بن مسریح کہتے ہیں میں شاعر تھا پاس حضرت کے آیا میں نے کہا الا انشدک بحامد حجت بہا ربی فرمایا ان ربک یحب الحامد اس سے زیادہ کچھ مجھے نہ کہا	
حمد را با تو نسبتی ست درست	بر در ہر کہ رفت بر درست
۷۱ عائشہ کہتی ہیں حسان بن ثابت نے حضرت سے اذن چاہا سچا رہشتر کین میں فرمایا میرے انتساب کا کیا ہو گا کیا میں اچکوا ایسا نکال لو نگھا جیسے بال کو آٹے میں سے نکال لیتے ہیں ۸ ہشام کے باپ کہتے ہیں میں پاس عائشہ کے گیا اور حسان کو میں نے بڑا ہلکا کہا عائشہ بولیں کہ تو اُسکو بڑا نہ کہہ وہ حضرت کی طرف سے ممانعت کرتا تھا ف حدیث عائشہ میں فرمایا ہو بھاجو حسان فشنفی واستشفی رواہ مسلم	
باب شعر حسن ہے مثل کلام حسن کی اور کوئی شعر قبیح ہے	
۱- ابی بن کعب نے رفعاً کہا ہو من الشعر حکمة ف صحیح بخاری کا لفظ یون ہے ان من الشعر حکمة مراد حکمت سے عدل و علم ہو یا یہ مطلب کہ بعضا شعر کلام نافع ہوتا ہے اور جبل و سفہ سے منع کرتا ہے ۲ ابن عمر رفعاً کہتے ہیں الشعر بمنزلۃ الکلام حسنہ کحسن الکلام و قبیحہ کقبیح الکلام ف عائشہ کا لفظ یہ ہے الشعر منہ حسن ومنہ قبیح خذ بالحسن ودع القبیح یعنی اچھا شعر لے اور بُرا شعر چھوڑ دے خدا صفا و دوع ماکر پرہر عائشہ نے کہا محکوم روایت کی گئی شعر کعب بن مالک سے اشعار کو ازرا بخملہ ایک	

قصیدہ ہو جس میں چالیس بیتیں ہیں اور سوا اسکے **ف** اس حدیث سے نصاب قصیدہ کی معلوم ہوتی ہو کہ ہم شعر تو ہوں **م** شریح نے عائشہ سے کہا کیا حضرت تمشل کرتے تھے شعر سے کچھ کہا مان شعر عبداللہ بن رواحہ کے ساتھ تمشل کرتے تھے **ع** ویاتیک بالانخبار من لم تزود **ھ** اسود بن سیرل نے کہا میں شاعر تھا میں نے کہا اے رسول خدا امتدحت ربی فرمایا ان ربک یحب الحمد اس سے زیادہ مجھ سے کچھ نہ کہا **ف** یعنی حمد کا نظم میں کتنا رواں کہا مگر اس وقت یہ نہیں فرمایا کہ ان ابیات کو پڑھ:

باب شعر پڑھوانے کا

۱۔ شریعت میں استنشید فی النبی صلوٰۃ شعر امتیہ بن ابی الصلت وانشدته فاخذ النبی صلوٰۃ بقول ھیه ھیه حتی انشدته مائة قافیة فقال ان کان لیسلم **ف** حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ فرمایش کر کے شعر پڑھوانا اور سننا درست ہے اگرچہ بمقدار کثیر ہو آیت کے اشعار مضمین تو حید تھے اسلئے فرمایا کہ گویا مسلمان سنا دیتی

باب کراہت غلبہ شعر کی

۱۔ حدیث ابن عمر میں رفعاً آیا ہو لان یمتلی جوف احدکم فیما خیر له من ان یمتلی شعراً قول اللہ عزوجل والشعراء یتبعنہم النار ترجمہ اس حدیث کا گذر چکا ہو ۲۔ ابن عباس نے تفسیر آیت مذکورہ میں کہا ہو کہ اس آیت کو نسخ کر دیا اور سستی کیا اس آیت سے اولا الذین امنوا الی قوله ینقلبون یعنی شعراء ایماندار عامل صالح اس غواہیت و مذمت شعر سے سستی ہیں:

باب بعضا بیان صحیح ہوتا ہی

۱۔ ابن عباس نے کہا ایک مرد یا ایک اعرابی پاس حضرت کے آیا اور اُسے تکلم کیا سنا

کلامِ پین کے حضرت نے فرمایا ان من البیان سحر او ان من الشعر حکمة و
 بخاری میں یوں ہے کہ ابن عمر نے کہا دو مرد مشرق ہو آئے انہوں نے خطبہ پڑھا لوگوں نے
 انکی خوش بیانی پر تعجب کیا حضرت نے فرمایا ان من البیان لسحر بعض اہل علم نے اسکو محمول
 ذم بیان پر کیا ہو اور بعض نے مدح بیان پر اول ظہر ہی بدلیل حدیث ابن مسعود رَفَعَا هَلَاكُ
 الْمُتَنَطِّعُونَ تین بار اسی طرح کہا رواہ مسلم راو تنطع سے تصنع و تعمق ہو کلام میں اور حدیث
 ابوامامہ میں بیان کو ایک شعبہ نفاق کا ثبوت پایا ہو رواہ الترمذی صحیح ابن عمر بن سلام کہتے
 ہیں عبد الملک بن مروان نے اپنے بیٹوں کو واسطی تعلیم ادب کے سپرد شعبی کیا اور کہا
 انکو شعر سکھایا یہ محمد ہوں اور نجات حاصل کریں اور انکو گوشت کھلا کہ انکے دل سخت ہوں
 اور انکے بال کاٹ کہ انکی گردنیں سخت پڑیں اور لے بیٹھے انکو عمدہ لوگوں میں کہ نقص کلام کریں

باب ذکر شعر مکر وہ کا

۱۔ عائشہ نے رفعا کہا ہو بڑا مجرم لوگوں میں وہ انسان شاعر ہو کہ سارے قبیلہ کی ہجو کر دے
 اور وہ مرد ہے کہ اپنے باپ سے انکار کرے **و** اس میں دلیل ہوا اس بات پر
 کہ جو کے اشعار مکر وہ یعنی حرام ہوتے ہیں اور حرامی بننا بڑا ہوتا ہو جن شعراء کی عمر بچہ گوئی
 میں بسر ہوئی ہو انکے حال پر بڑا افسوس ہو کہ ایک بار گران اپنی پشت ناتوان پر اٹھایا ہو

باب کثرت کلام کا

۱۔ ابن عمر نے کہا دو مرد وطن سے مشرق کے آئے عہد حضرت میں انہوں نے کھڑے
 ہو کر کلام کیا پھر بیٹھ گئے پھر ثابت بن قیس خطیب آنحضرت کھڑے ہوئے اور انہوں نے
 کلام کیا لوگوں نے اُن دونوں شخصوں کے کلام سے تعجب کیا تب حضرت نے کھڑے
 ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا یا ایہا الناس قولوا قولکم فانما تشقون الکلام من الشیطان

پھر فرمایا ان من البیان سحرا **ف** یہ حدیث دلیل ہے ذم بیان پر جو لوگ بڑے
 لفاظ و مقرر و حاضر جواب اور زیادہ گوہوتے ہیں وہ سب اس حدیث کے نیچے داخل ہیں
 اور یہ قول و فعل انکار کت شیطانی ہے نہ عمل ایمانی ۲ انس نے کہا ایک مرد نے تزویک
 عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ پڑھا اور انکار کلام کیا عمر نے کہا ان کثرة الکلام فی الخطب
 من شقاق الشیطان **ف** حدیث مرفوعہ میں قصر خطبہ و طول صلوٰۃ کو فقہ کہا ہے
 اب خلاف اُسکے خطبہ لنبا اور نماز مختصر ہوتی ہے لہذا اسکو عمل شیطان کہا ہے واللہ المستعان
 ۳ ابو زید یا معن بن زید کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا تم اپنی مسجدوں میں جمع ہو جاؤ اور
 جب قوم مجتمع ہو چکے تو مجھ کو خبر کر دو پس ایک آنے والا سب سے پہلے آیا اور بیٹھ گیا
 ہم میں سے ایک نے کلام کیا پھر کہا الحمد للہ الذی لیس للحمد دونہ مقصد ولا
 ورائہ منفذ وہ مرد غصے میں آکر کڑا ہو گیا ہم نے آپس میں ملاصت کی اور کہا ہمارے پاس
 اول آنے والا آیا اور وہ دوسری مسجد میں چلا گیا اور وہاں جا بیٹھا ہم اُسکے پاس گئے
 اور اُس سے گفتگو کی وہ ہمارے ساتھ آیا اور اپنی مجلس میں یا قریب اُس مجلس کے
 بیٹھا پھر الحمد للہ الذی ما شاء جعل بین یدیدہ وما شاء جعل خلفہ وان من
 البیان سحرا پھر اُسے ہکو امر کیا اور سکھایا

باب تمنی کا

۱۔ عائشہ کہتی ہیں حضرت ایک رات بے خواب رہے فرمایا کاش کوئی نیک آدمی میرے اصحاب
 میں سے میرے پاس آتا اور آجکی رات میری حراست کرتا کہ اتنے میں ہمنے آواز تہیار
 کی سنی فرمایا یہ کون ہے کہا گیا سعد بن ابی رسول خدا میں آیا ہوں کہ آپکی حراست کروں
 تب حضرت سو رہے یہاں تک کہ ہمنے آپ کا خراٹا سنا

باب ششی شخص یا ششی کو بچر کہنا

۱۔ انس بن مالک نے کہا مدینہ میں گہرا ہٹ ہوئی حضرت نے ابو طلحہ کا گھوڑا عاریتہ لیا اسکو مندوب کہتے تھے اُسپر سوار ہوئے جب پھرے فرمایا ہمنے کوئی شئی نہیں دیکھی اور میں اسکو ایک دریا پایا وان وجدناہ لیلحہ+

باب نحن پر مارنا یعنی غلط لفظ بولنی پر

۱۔ نافع نے کہا ابن عمر اُتی اولاد کو نحن پر مارتے تھے **ف** یہ دلیل ہے جو از ضرب علی التعلیم والتادیب پر عبد الرحمن بن عجلان کہتے ہیں عمر بن خطاب کا گذر دو شخصوں پر ہوا وہ تیر چلا رہے تھے ایک نے دوسرے سے کہا اسبت یعنی سین سے بجای صاد کے عمر نے کہا سوء اللحن اشد من سوء الرمی **ف** یہ اثر دلیل ہے دم نحن پر لکھنا اب نوبت نحن کی خاص ملک عرب میں خصوصاً حرمین شریفین میں یہاں تک پہنچی ہے کہ اہل علم بھی وہی زبان سو ق و اہل سوق بولتے ہیں نتیجہ اس نحن کا یہ ہو کہ علم اُٹھ گیا اور جہل عام ہو گیا اور عائشہ خلیفہ کوفہ قرآن و حدیث سے محرومی نصیب ہوئی فَاَنَا لِلّٰہِ:

باب لیس لشی کہنا بار اوہ لیس بحق کے

۱۔ عائشہ نے کہا کچھ لوگوں نے حضرت سے حال کہنا کا پوچھا فرمایا لیسوا لشی وہ کچھ چیز نہیں ہیں کہا ای رسول خدا وہ کوئی شئی ذکر کرتے ہیں اور وہ ہو جاتی ہے فرمایا اُس کلمہ کو شیطان اُچک لجاتا ہو پھر اُسکو ہر دو گوش میں اپنے ولی یعنی دوستدار کے کڑکڑ کرتا ہے جیسے مرغی کڑکڑاتی ہے یہ کہہ لوگ سو جھوٹ سے زیادہ اُس میں ملاتے ہیں **ف** کاہن کی تصدیق کرنا کفر ہو اور اُسکو غیب دان جانتا شرک اُسکو اپنی خبر نہیں ہوتی وہ دوسرے کا حال کیا جانتے

چون ندانی کہ در سرائی تو کیست

تو براوج فلک چہ دانی چسیت

ہاں ایمان کونے کے لئے یہ نسخہ مجرب ہو کہ کسی کا ہن یا بزمین سے غیب کی خبر ہو چپی اور
ساعت نیک و بد دریافت کری اور معتقد و مراعی نجوم ہو

باب معارض کا

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت راہ میں چلے جاتے تھے حادی نے حدیٰ کو فرمایا
امرفق یا انجشة و یحاک بالقواریر **ف** تواریر سے تعریف فرمائی طرف لسا کے
کیہ شیشے کی طرح ضعیف دل ہوتی ہیں انجشة حضرت کا حدیٰ خوان تھا ۲ ابن عمر نے
کہا عمر نے کہا کافی ہو آدمی کو اتنا جوٹ کہ جو کچھ سنے وہ کہہ ڈالے پہر کہا اما فی المعالیز
ما یکنی المسلم الذکاب یعنی مسلمان کو عوض دروغ کے تعریف کفایت کرتی ہو ۳ مطر
بن عبد اللہ بن الشخیر کہتے ہیں میں ساتھ عمران بن حصین کے بصرہ کو گیا ہم کوئی دن نہ آتا
تھا و لکن وہ ہم کو اُسدن میں شعر پڑھ کر سناتے اور کہتے کہ معارض کلام میں کذب سے
بے نیازی ہو **ف** یعنی جب تعریف سے کام نکلتا ہو تو پھر جوٹ کیوں بولے :

باب افشاء و سر کا یعنی بھید کا پہیلانا

۱۔ عمرو بن العاص نے کہا ہو مجھے تعجب آتا ہو آدمی سے کہ وہ قدر سے بہا گتا ہو اور وہ
اُسمین گرفتار ہونے والا ہو اور اپنے بہائی کی آنکھ میں ایک تنکا دیکھتا ہو اور ایک بڑی
شاخ جو اُسکی آنکھ میں ہو اُسکو چوڑ دیتا ہو اور اپنے بہائی کے نفس سے اخراج کینہ کرتا ہو
اور اپنے نفس میں کینہ کو چوڑ رکھتا ہو اور میں نے اپنا بھید کسی کے پاس نہیں رکھا کہ اُسکو
افشاء و سر پر ملامت کرتا اور میں کیونکر اُسکو ملامت کروں جبکہ خود اُس سے دلتگ ہو **ف**
یعنی جب خود مجھ سے حفظ اپنے راز کا نہوا تو پھر دوسرے کے افشاء کر دینے پر کیا اُکتا ہو

پہلے تو میں ہی نے افشا کیا کہ اپنے جی کی بات دوسرے سے کہدی اب بہلا وہ کب چُپ
سکتی ہو ع کل سترجا وزا لاشین شاع؛

باب سخریہ کا اللہ نے فرمایا اَلِیْسَیْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

۱۔ عائشہ کہتی ہیں ایک مرد آفت رسیدہ ہے کچھ عورتوں پر گذر کیا وہ اُسکے ساتھ مضحکہ
و سخریہ کرنے لگیں بعض پر انہیں سے آفت آگئی یعنی کما تدين تدا ان کہ کر دے نیافت؛

باب تو دت یعنی آہستہ روی کرنا کامون مین

۱۔ زہری کہتے ہیں ایک مرد نے کہا میں پاس حضرت کے گیا ہمراہ اپنے باپ کے میرے باپ
نے مجھے علمدہ حضرت سے سرگوشی کی مینے باپ سے کہا حضرت نے تم سے کیا فرمایا کیا یہ فرمایا
کہ جب توارادہ کسی امر کا کرے تو آہستگی کر یہاں تک کہ اللہ تجھ کو مخرج اُس امر سے دکھائے
یا تیرے لئے کوئی مخرج نکالے ۲ محمد بن حنفیہ نے کہا ہو وہ حکیم نہیں ہو جو معاشرت بالمعروف
نہیں کرنا ہو ساتھ اُسکے جسکی معاشرت سے چارہ کار نہیں پاتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسکے
لئے کوئی کشادگی اور مخرج نکالے ۳ یعنی جس بغیر پس نہیں ہو سکتی ہو اُسکے ساتھ
ما حصول فرج و مخرج خوبی کے ساتھ بسر کرے سو معاشرت نہ کرے مان جب کوئی رستہ
سجائے کا ماتہ آئے تب الگ ہو جائے اسی کے قریب کسی کا یہ قول ہو ارضھم ما
دمت فی ارضھم و دارضھم ما دمت فی دارھم

آسا ایش دو گیتی تفسیر ابن دو حریق

باد وستان تلطف باد وستان مدارا

باب مشک یا طریق کا ہدیہ کرنا

۱۔ برابر ابن عاذب نے رفقہا کہا ہو جس نے عطا کیا کوئی بیچو یا تحفہ مین بھیجا شکیہ یا کہا طریق
تو اُسکو برابر آزا کرنے ایک جان کے اجر ہو ۲ ابو ذر نے رفقہا کہا ہو پانی ڈال دینا

چپی اور

کو فرمایا

کے

عمر نے

المعاذیر

مطر

رن نہ آنا

ب سے

ہے

ہو اور وہ

ایک بڑی

یتیم کرنا ہو

کہ اُسکو

اف

آنا ہو

تیرا اپنے دوست تیرے بھائی کے کو میں صدقہ ہو اور حکم کرنا تیرا ساتھ معروف کی اور منع کرنا تیرا منکر سے اور مسکرا کر تیرا
روبر و تیرے بھائی کی صدقہ ہو اور دور کرنا تیرا تیرا اور غار و سخاوت کو لوگوں کی راہ سے تیرے لئے صدقہ ہو اور راہ بتا کر تیرا
کسی کو زمین گمشدہ میں صدقہ ہو حدیث دلیل ہے ثبوت اجر عمل محقرات امور میں ولہ الحمد

باب اندھے کو راہ سی بھٹکا دینا

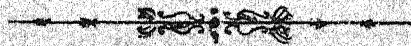
۱- حدیث ابن عباس میں فرمایا ہر لعنت کرے اللہ اُس شخص کو جو بھٹکا دے اللہ سے
کو راستہ سے :

باب بغی کا

۱- ابن عباس کہتے ہیں حضرت اپنے گھر کے صحن میں مکہ میں بیٹھے تھے کہ اتنے میں عثمان
بن مظعون اُدھر سے نکلے حضرت کو دیکھ کر مسکرائے فرمایا تو بیٹھتا نہیں کہا ان حضرت
روبر و اُنکے بیٹھے بائیں کرتے تھے کہ اتنے میں حضرت نے اپنی نگاہ طرف آسمان کے
اٹھائی پھر کہا میرے پاس اللہ کا فرستادہ آیا ہے ابھی اور تو بیٹھا تھا کہا اُس نے آپ سے
کیا کہا فرمایا یہ کہ ان اللہ یا مریا للعدل والاحسان وابتداء ذی القربى ونہی عن
الفحشاء والمنکر والبغی یعظمکم لعلکم تذكرون عثمان نے کہا یہ اُس وقت کا نہ کوہی جبکہ
ایمان نے میرے دل میں قرار پکڑ لیا تھا اور میں حضرت کو دوست رکھتا تھا :

باب ذکر عقوبت بغی کا

۱- انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جس نے پالا دو دختر کو یہاں تک کہ وہ بالغ ہوئیں تو داخل
ہو گیا میں اور وہ جنت میں مثل ان دو کے اور اشارہ کیا سبابہ و وسطی سے اور دو
دروازے ہیں جو جلدی کرتے ہیں دنیا میں بغی اور قطع رحم :



باب حسب کا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہوان الکریہ بن الکریہ بن الکریہ بن الکریہ
یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم **ف** اس حدیث سے اخذ کیا ہو کہ اعتبار
حسب کا چار پشت تک ہوتا ہو **۵**

بہر تحقیق نسب آدم وحوٰ کا فی سب

اعتبار شرف آدمیان از حسب

۳۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہوان اولیائی یوم القیامۃ المتقون وان کان نسب
اقرب من نسب فلا یتبنی الناس بالاعمال وتاتون بالدنیا تحلونہا علی رقابکم فقولون
یا محمد فاقول ہکذا وہکذا الا واعرض فی کلا عطفیہ **ف** حدیث دلیل ہو اس پر
کہ حضرت کو اہل تقویٰ دوست ہیں اور قرب نسب سے کچھ کام نہیں چلتا ع بنیادی
پیہ بزاوگی منظور نیست سادات کا یہ گمان کہ ہم اولاد نبوت و اہل بیت رسالت ہیں
ہمارے معاصی و ذنوب خواہی تنخواہی مغفور ہو گئے اور ہمارا خاتمہ ایمان ہی پر ہوا کرتا ہو
ایک خیال مختل اور تلیل مقل ہو انہوں نے شاید قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی ہو کہ ان اکرمک
عند اللہ انفاکم اور شاید یہ حدیث صحیح نہیں سنی ہو کہ وقت نزول آیہ وانذر عشیرتک
الا قریبین حضرت نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا تھا اعلیٰ فانی لا اغنی عنک
من اللہ شیئاً اور ازواج مطہرات کے حق میں ارشاد ہوا ہو ومن یات منکر لفاحشۃ
مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین ان آیات و اخبار صحیحہ کے مقابلہ میں تمسک کرنا
جملہ فقراء اور سفہاء صوفیہ اور حقائق اہل علم کا آثار و اقوال آحاد اُست سے جو کہ خود تابعین
ہیں نہ متبعین اور طبعین ہیں نہ مطاعین و سوسہ شیطان لعین اور اغواء نفس امارہ بالسوء
اور تسلط حب دنیا اور اتباع خطوات ابو مرہ ہو پس بس نسأل اللہ العافیۃ اللہم

توفیقاً لحسن العقیدۃ وصالح العمل وخاتمة بالحسن والوقایة من الزلل **۴۴** ابن
عباس نے کہا ہر مین نہیں دیکھتا کہ کوئی شخص اس آیت پر عمل کرتا ہو یا ایسا نہ کرے
من ذکر وانفی الی قوله ان اکرمکم عند الله اتقاکم یہ کوئی شخص کسی شخص سے کتنا ہو کہ
میں اکرم ہوں تجھ سے سو کوئی کسی سے اکرم تر نہیں ہو مگر بتقوی اللہ تعالیٰ **۴۵** فی الواقع
ایک جہان اسی گمان پر بہک گیا ہو کہ ہم اولاد فلان نبی یا ولی یا امام یا شیخ عالم مقام یا قطب جان
یا علامہ دوران یا نسل شاہجہان و وارث تخت سلیمان یا شاہزادہ کامران و نحو ذلک من العنوان
بین اور اعمال حسان اور اخلاص توحید و احسان و اصلاح مراتب ایمان اور تعقیل مقاصد
ایقان و تکمیل علوم شرائع سید الشرفان و نحو ہر سے بر کران سو یہ سب خیالات فاسدہ و طویا
کاسدہ و سادس شیطان و اغوار نفس و اخوان شیاطین الانس و الجان ہیں ہرگز آخرت میں
کچھ بکار آمد نہ ہونگے جب آنکہ بند ہوگی تب آنکہ کہلے گی اور معلوم ہو جائیگا کہ لیس الخیر کا لعیان
ولیس قرۃ و راء عبادان اعاذنا اللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا
من یرہدی اللہ فلا مضل لہ و من یرضی اللہ فلا ہادی لہ من کان و ابنا کان
۴۶ ابن عباس نے کہا تم کرم کسکو گنتے ہو اللہ نے کرم کو بیان کر دیا ہو سو اکرم تم میں نزدیک اللہ
کے وہ ہو جو بڑا مستحق ہو تم حسب کسکو شمار کرتے ہو افضل تم میں از روی حسب کے وہ شخص
ہو جو احسن ہو تم میں خلق میں **۴۷** یعنی ساری کرامت اللہ سے ڈرنے میں ہو جو بڑا ڈرنے
والا ہو وہی بڑا کریم و صاحب کرم و اکرم ہو اور سارا حسب حسن اخلاق میں ہو جسکے خصال و
عادات میزان شرع مطہر میں موزون ہیں وہی بڑا حبیب ہو باقی خیریت ہو اب شخص اپنے
نفس پر خود حکم کرم یا لوم و حسب یا وضاحت کا لگا سکتا ہو کسی غیر کے جتانے بتانے کی
ضرورت نہیں ہو بل انسان علی نفسه بصیرۃ و لوالقی معاذیرۃ افر کتابک

کفی بنفسک الیوم علیک حسباً

باب ارواحوں کی لشکر کے لشکر ہیں

۱۔ عائشہ نے کہا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے روحیں لشکر کے لشکر ہیں مجتمع جس نے انہیں سے شناخت کی وہ باہم متکلف ہوا اور جس نے انجان پن کیا وہ مختلف رہا یعنی ازل میں جب جمع ارواح کا ہوا تو مان جس روح کی جان پہچان جس روح سے ہو گئی اُسکے دریا دنیا میں ہی باہم الفت رہی اور جو اُس جگہ بیگانہ و دشمنی وہ اس جگہ بھی نا آشنا ہوئے

دل را بدل رہی ست درین گنبد سپہر از کینہ سوی کینہ دز مہر سوئی مہر

۲۔ یہ حدیث اسی طرح دوسرے طریق سے بھی عائشہ سے آئی ہے و لشد احمد ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ ارواح جنود مجتذاتاً تعارف منہا ائمتلف و ماتنا کر منہا اختلاف معلوم ہوا کہ یہاں کا عرفان و ذکر ان نمونہ ہے اُس جگہ کے عنوان و نام و نشان کا واللہ المستعان علیہ السلام

باب تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے کہ ایک راعی اپنی بکریوں میں تھا ایک گرگ نے اُس پر زیادتی کی اور ایک بکری پکڑی راعی اُسکے چرائی کو دوڑا اگرگ نے التفات کر کے کہا میں لہا یوم لسیع لیس لہا راع غیری لوگوں نے کہا سبحان اللہ حضرت نے فرمایا فانی او من بذلک انا و ابو بکر و عمر علی رضی کتے ہیں حضرت ایک جنازہ میں تھے ایک شخص لیکر زمین کریدنے لگے پھر فرمایا تم میں ہر کسی کی نشستگاہ دوزخ اور بہشت سے لکھی ہو کہا اے رسول خدا کیا ہم اعتماد نکرین اپنی کتاب پر اور عمل کرنا چھوڑ دین فرمایا تم عمل کئے جاؤ ہر کسی پر وہی آسان ہے جس کے لئے وہ مخلوق ہوا ہے جو شخص کہ اہل سعادت سے ہو اُسکے لئے عمل اہل سعادت سہل ہوتا ہے اور جو اہل شقاوت سے ہو وہ عمل اہل شقاوت کے لئے سہل کر دیا جاتا ہے یہی آیت پڑھی فاما

۲ ابن
خلقناکم
تتا ہر کہ
واقع
طہران
لعنوان
صد
ہو طویا
رت میں
کالعیان
لسان
کان
یلاک
چھ شخص
برادر نے
مال و
اپنے
کی
بلکہ

من اعطی دافقہ وصدق بالحسنیۃ حدیث میں دلالت ہے شناخت سعادت و شقاوت اُخروی
پر کہ اول یا آخر نسبتی دارد و صد و اعمال کا دنیا میں مطابق مقدار ازل ہو تا ہو اور اعتبار
خواتیم عمل کا ہے :

باب زمین کو ہاتھ سی پھونا

۱۔ ام اسید کہتی ہیں میں نے ابو قتادہ سے کہا تم حضرت سے کوئی حدیث روایت نہیں کرتے
جس طرح کہ اور لوگ کرتے ہیں کہا میں نے حضرت سے سنا ہے فرماتے تھے من کذب علی فلیسہل
بجنبہ مضجعا من النار اور حضرت یہ لکڑی کا مسح اپنے ہاتھ سے کرتے جاتے تھے :

باب انگلی سے کنکری مارنا اسکو خذف کہتی ہیں

۱۔ حدیث عبد اللہ بن مسعود بنی مین آیا ہے کہ حضرت نے خذف سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ یہ نہ شکار کو
مارے اور نہ دشمن کو کچھ صدمہ پہنچائے ہاں آنکھ کو پھوڑ دیتی ہے اور دانت کو توڑ دیتی ہے :

باب ہوا کو بُرا نہ کہو

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا کہ کی راہ میں لوگوں کو ہوائے پکڑا اور عمر حج کو گئے تھے ہوا سخت تند ہوئی
عمر نے اپنے گرد کے لوگوں سے کہا ہوا کیا ہے کسی نے کچھ جواب نہ دیا میں نے اپنی سواری کو بٹھایا
اور آنکھ پاس جا کر کہا میں نے خبر پائی کہ تم ہوا کو پوچھتے ہو میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے
الہیچ من روح اللہ تاتی بالرحمة وتاتی بالعذاب فلا تسبوا و سلوا اللہ خیرھا
و عوذوا من شرھا حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ ہوا کو بُرا نہ کہے اللہ سے سوال خیر اور شر
سے پناہ مانگے :

باب یہ کہنا کہ ہم کو فلان نچتر سی پانی ملا

۱۔ زید بن خالد جہنی کہتے ہیں حضرت نے ہم کو نماز صبح پڑھائی حدیبیہ میں پانی برسنے کے پیچھے جو

رات کو برساتھا جب نماز پڑھ کر پھر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا کہا وہ بولے اللہ و رسول جانین فرمایا صبح کی میرے بندوں میں سے مومن و کافر ہو کر جس نے کہا مطلقاً بفضل اللہ و رحمتہ یعنی مینہ ملا ہو کہ اللہ کی مہربانی و رحمت سے سو وہ میرا مومن اور کوکب کا کافر ہو اور جس نے کہا کہ مینہ ملا ہو کہو فلاں پختہ سے وہ میرا کافر کوکب کا مومن ہو **ف** حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ حوادث عالم کو طرف غیر اللہ کے منسوب کرنا اور کوکب کے حق میں تاثیر و تصرف کا قائل ہونا موجب کفر و نفی ایمان ہے:

باب آدمی ابرو دیکھ کر کیا کہے

۱۔ عائشہ کتنی عین حضرت جب بادل دیکھتے آتے جاتے اور آگیا چپا کرتے اور رنگ چہرہ کا بدل جاتا جب آسمان سے پانی برساتا تب وہ حالت دور ہوتی عائشہ نے یہ بات حضرت سے کہی فرمایا و ما ادری لعلہ کما قال عز وجل فلما راوہ عارضاً مستقبل اودتھم الا یہ یعنی کیا معلوم کہیں ویسا ہی نہو جیسا کہ اللہ نے کہا ہو ۲۔ حدیث عبد اللہ میں فرمایا ہے کہ بد فالی لینا شرک ہے ہم میں کوئی نہیں ہے یعنی جو بد فالی لیتا ہو لیکن اللہ بسبب توکل کے اسکو دور کر دیتا ہے **ف** اسکو کچھ مطابقت ترجمہ باب سے نہیں ہے بلکہ باب مابعد سے ہے:

باب طیرہ یعنی بد فالی کا

۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ طیرہ شرک ہے اور بہتر طیرہ فال ہے کہا فال کیا ہے کہا کلمہ صالحہ جسکو کوئی شخص تم میں کاٹنے **ف** حدیث دلیل ہے اس پر کہ بجز سمع کلمہ صالحہ کے کوئی اور طریقہ اخذ فال کا نہیں ہے بلکہ جو غلات اسکے ہو گا وہ داخل طیرہ ٹھہرے گا اور شرک خفی ہو جائیگا کسی دیوان شعر وغیرہ سے فال نکالنا یا کسی کتاب سے فال لینا کیونکہ اس میں استدراک کرنا ہی غیب کی بات کا اور یہ مدرک شرک ہے:

وت اُخروی

عتبار

ن کرتے

فی فلیسہ

تے تھے:

شکار کو

ہے:

تندہ ہوئی

ی کو پٹھان

تھے

صید ہا

ور شر

ہیچ جو

باب فضیلت بدشگون لینی و ایے کی

۱۔ حدیث عبداللہ میں رفا آیا ہے کہ عرض کی گئیں مجھے آستین موسم میں بہ ایام حج مجھ کو کثرت نے میری آست کی تعجب میں ڈالا انہوں نے سہل جیل کو بہر لیا تھا مجھ سے کہا اے محمد تم راضی ہوئے میں نے کہا ان ای رب فرمایا انکے ساتھ ستر ہزار ایسے ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائینگے یہ وہ لوگ ہیں جو ستر نہیں کراتے اور نہ داغ دیتے ہیں اور نہ بدشگوننی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں عکاشہ نے کہا اللہ سے دعا کرو کہ مجھے انہیں لوگوں میں سے کر دے فرمایا اللہم اجعلہ منہم ایک دوسرے شخص نے کہا ادع اللہ ان یجعلنی منہم فرمایا قد سبقک بھا عکاشہ **و** بنیاد و دخول جنت کی بلا حساب ان چار امور پر رکھی ظاہر میں یہ امور چارگانہ سہل نظر آتے ہیں ہر مسلمان اپنے جی میں کہتا ہے کہ مجھ میں یہ سب اوصاف موجود ہیں لیکن وقت تنقیح کے وجود ان اوصاف کا باستثنا داغ حکم عفا و کمیہ کا کہتا ہے خصوصاً وجود توکل کا ۲ یہ حدیث عبداللہ سے بطریق دیگر بھی آئی ہے اور بخاری وغیرہ میں بھی مروی ہے بعض الفاظ کا تفاوت یسیر ہے اللہم حققنا بہذا

باب طیرہ طرف سی جن کے ہے

۱۔ علقمہ انبی مان سے راوی ہیں کہ پاس عائشہ کے بچوں کو لاتے جب وہ پیدا ہوتے عائشہ انکو دعائی برکت دیتیں میں ایک بچہ کو پاس انکے لگیئے اسکا نہالچہ رکھنے لگی ناگمان نیچے اسکے سر کے ایک اُستر اٹھلا پوچھا یہ کیسی اُستر ہے کہا ہم اسکو جن سے بچانے کے لئے رکھتے ہیں عائشہ نے وہ اُستر الیکر پھیکدیا اور منع کیا کہ پھر ایسا نہ کرنا اور کہا حضرت بدشگوننی کو مکروہ و دشمن رکھتے تھے اور عائشہ بھی طیرہ سے منع کرتی تھیں

اول بدشگون کر و طوافِ قفس ما

ہر مرغ کہ پرزدہ تمنای اسیری

باب قال کا

۱۔ انس نے رفع کہا ہر نہ عدوی ہر نہ طیرہ مجکو تو قال صالح پہلی لگتی ہر کلمہ حسنہ ۳ حنبہ تسمی کے
باب رفع کہتے ہیں ہر نام یعنی کپڑے مکوڑوں میں کچھ نہیں ہر اور اصدق شکون قال ہر اور
نظر لگنا حق ہے :

باب تبرک لینا اپنے نام سے

۱۔ عبداللہ بن سائب کہتے ہیں سال حدیبیہ میں عثمان بن عفان نے حضرت سے ذکر کیا کہ
سہیل کو اسکی قوم نے بھیجا ہر چنانچہ اسپر صلح کی کہ اس سال تم پھر جاؤ اور سال آئندہ آنے
دینگے جب سہیل آئے حضرت نے فرمایا اتنی سہیل سہل اللہ امر کہ عبداللہ بن سائب نے
حضرت کو پایا تھا حدیث مطابق ترجمہ الباب ہر یعنی تبرک باسم حسن :

باب شوم اسپ میں ہوتا ہی

۱۔ ابن عمر نے رفع کہا ہر شوم گمرین عورت میں گموڑ سے میں ہر ۳ سہل بن سعد کا لفظ رفعاً
یوں ہر اگر شوم کسی شرمین ہو تو ہر زن واسپ ومسکن میں ہو ۳ انس بن مالک کہتے ہیں
ایک شخص نے کہا اے رسول خدا ہم ایک گمرین تھے اُس میں ہماری گنتی بڑھ گئی تھی اور مال ہی
زیادہ ہو گیا تھا جب سے ہم دوسرے گمرین نقل کر آئے ہیں تب سے ہماری گنتی اور ہمارے
اموال کم ہو گئے فرمایا ردوھا اودعوھا وہی ذمیۃ یعنی اس گمرین کو پیردو یا چوڑدو یہ
گمر براہی ابو عبداللہ یعنی بخاری نے کہا اسکی اسناد میں نظر ہو :

باب چھینکنے کا

۱۔ ابو ہریرہ نے رفع کہا ہر کہ اللہ چھینکے گا وہ دست رکھتا ہر اور جمائی کو مکروہ جب
چھینک آئے اور اللہ کی حمد کی تو ہر مسلمان پڑھ کر کہ جو سنے وہ اسکا جواب دے رہی

حج جگو کثرت
ایک مرتبہ رضی
ت میں جائینگے
بن اور اپنے
ت سے کر دے
نہم نہ مایا
ر پر رکھی ظاہر
سب وصان
سیمیا کا کرتا ہر
ری وغیرہ

ابو ہریرہ عاصم
نچے
کے لڑکے تھے
سنگونی کو

جمالی سوطون سے شیطان کے ہواں سکور ذکر سے جہانک بنے دوبار اسی طرح فرمایا پھر کہا جب
ماہ کتنا ہو تو شیطان بستا ہو :

باب چھینک آئے تو کیا کرے

۱- ابن عباس کہتے ہیں تم میں جب کوئی چھینکتا ہو اور الحمد للہ کتنا ہو تو فرشتہ کتنا ہو رب العالمین
جب وہ رب العالمین کتنا ہو تو فرشتہ کتنا ہو یرحمکم اللہ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو جب
چھینک آئے الحمد للہ کہے جب وہ الحمد للہ کہے تو اسکا ہائی یا صاحب یرحمکم اللہ کہے جب
وہ یرحمکم اللہ کہے تو یہ یہدیک اللہ ویصلح بالک کہے ابو عبد اللہ یعنی بخاری رح نے کہا
اثبت ما یروی فی هذا الباب هذا الحديث الذي یروی عن ابی صالح السمان
راوی اسکے ابو ہریرہ سے یہی ابو صالح ہیں :

باب چھینک کا جواب دینا

۱- عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی کے باپ کہتے ہیں کہ وہ غازی تھے دریا میں بڑا نہایت
ہمارا جہاز ابو ایوب انصاری کے جہاز سے جا ملا جب وقت غذا کا آیا ہم نے انکو بلوایا وہ
آئے اور کہا تمہیں مجھو بلایا ہو اور میں روزہ دار ہوں مجھکو قبول کرنے سے کچھ چارہ نہ کیا کیونکہ
میں نے حضرت کو سنا ہو فرماتے تھے کہ مسلمان کے اپنے بھائی پر چہرہ حق ہیں واجب اگر کچھ بھی
انہیں سے ترک کر دینا تو حق واجب برادر کا تارک ہو گا سلام کرے اس پر جب ملے اس سے جواب
دے اسکو جب بلائے تشمیت کرے جب چھینکے عیادت کرے جب بیمار ہو حاضر ہو جب
مر جائے نصیحت کرے جب نصیحت چاہے ہمارے ہمراہ ایک مرد مزاح یعنی دل لگی باز رہتا
اسے کہا اصاب طعنا منا جزاك اللہ خیرا وبرا جب بار بار کہا تو اسکو غصہ آیا ابو ایوب سے
کہا تم ایسے شخص کے حق میں کیا کہتے ہو کہ جب تم اسکو کہو جزاك اللہ خیرا وبرا تو وہ غصہ

میں آئے اور گالی دی کہا تم کہتے تھے من لم یصلحہ الخیر یصلحہ الشر تب اسکو پلٹ دیا
جب وہ شخص آیا کہا جزاک اللہ شر او عل وہ ہنس کر راضی ہو گیا اور کہا تم اپنی دل لگی نہیں
چوڑے اُسے کہا جزی اللہ ابابوب الاخضری خیل ۲ حدیث ابن مسعود میں رفعاً
آیا ہو مسلمان کے مسلمان پر چار حق ہیں عیادت کرے جب بیمار ہو حاضر ہو جب مر جائے جواب
دے جب پکارے تشمیت کرے جب چھینک آئے ۳ براہین عازب کہتے ہیں حکم دیا ہکو
حضرت نے سات چیزوں کا اور منع کیا سات سے حکم دیا عیادت مریض اتباع جائز تشمیت
عاطس ابراہیم قسم نصر مظلوم افتخار سلام اجابت داعی کا اور منع فرمایا خواتیم ذہب و آوند
سیم و میاثر و قسیہ و استبرق و دیباچ و حریر سے ۴ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں مسلمان کو مسلمان
پر چہ حق ہیں کہا کیا ہیں اور رسول خدا فرمایا جب تو اُس سے ملے اُس پر سلام کر جب تجھ کو پکارے
تو بول جب تجھے نصیحت چاہے تو نصیحت کر جب چھینکے تو اُس کا جواب دے جب بیمار ہو تو عیادت
کرے جب مر جائے تو اُس کے ساتھ جائے :

باب جو چھینک سُنی وہ احمد اللہ کیے

۱۔ علی نے کہا جو چھینک سُنتے کے وقت الحمد للہ رب العالمین علی کل حال ماکان
کہے اُس کو کبھی درد و دندان و گوش نہ ہوگا :

باب چھینک سُنکر کس طرح جواب دے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جب چھینک آئے تم میں کسی کو تو احمد اللہ کہے جب اُس نے
الحمد للہ کہا تو اُس کا بہائی یا صاحب یرحمک اللہ کہے وہ اسکے جواب میں یرحمکم اللہ و
یصلح بالکم کہے ۲ ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں اللہ دوست رکھتا ہو چھینک کو اور ناپسند کرتا ہو
جماں کو اور جب چھینک آئے ایک کو تم میں اور اُس نے اللہ کی حمد کی تو حق ہو مسلمان پر جو اُس کو

فرمایا پھر کہا جب

ستا ہو رب العالمین

ن فرمایا ہو جب

اللہ کہے جب

ی نہ لے کہا

عالمہ الشَّعْمان

یا میں بزمائے معاً

مکو بلوایا وہ

پارہ تھا کیونکہ

ب اگر کچھ بھی

س سے جواب

ضرر ہو جب

لگی باز تھا

یا ابابوب

تو وہ غصہ

مُسے کہ یرحمک اللہ کے اور جمائی کا انا طرف سے شیطان کے ہر تم میں جب کسی کو جمائی آئے تو
 جہان تک ہو سکے اُسکو پھیرے کیونکہ تم میں جب کسی کو جمائی آتی ہو تو شیطان اُس سے ہنستا ہو
 ۳ ابن عباس جب کسی کو چہنیک کا جواب دیتے کہتے عافانا اللہ وایاکم من النار یرحمک اللہ
 ۴ ابو ہریرہ نے کہا ہر پاس حضرت کے بیٹے تھے ایک آدمی کو چہنیک آئی اُس نے الحمد للہ
 کہا حضرت نے فرمایا یرحمک اللہ ہر ایک دوسرا شخص چہنیک اُسکو کہہ نہ کہا اُس نے کہا اے
 رسول خدا اپنے اُسپر رُو کیا اور مجھ کو کہہ نہ کہا فرمایا اُس نے اللہ کی حمد کی تھی اور تو خاموش رہا

باب جب اللہ کی حمد نہ کری تو جواب ہی چہنیک کا ندی

۱۔ انس نے کہا دو مرد پاس حضرت کے چہنیک کے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہ دیا اُس نے
 کہا آپ نے اُسکو جواب دیا مجھے نہ دیا فرمایا ان ہذا احمد اللہ ولو متحدہ یعنی اس نے اللہ کی
 حمد کی اور تو نے نہ کی ۲ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ دو مرد پاس حضرت کے بیٹے ایک دوسرے
 سے اشرف تھا شریف کو چہنیک آئی اُس نے اللہ کی حمد نہ کی اُسکو جواب بھی نہ دیا دوسرے
 کو چہنیک آئی اُس نے حمد کی اُسکو جواب دیا شریف نے کہا میں تمہارے پاس عطسہ کیا
 تمہنے مجھے جواب نہ دیا اُس نے عطسہ کیا اُسکو جواب دیا فرمایا ان ہذا ذکر اللہ فذکر تہ
 وانت نسیت اللہ فنسیتک یعنی اُس نے اللہ کو یاد کیا میں نے اسکو یاد کیا تو اللہ کو
 بھول گیا میں تجھ کو بھول گیا :

باب عا طس کس طرح شروع کریے

۱۔ ابن عمر کو جب چہنیک آئی اور انکو یرحمک اللہ کہا جاتا تو وہ کہتے یرحمنا اللہ
 وایاکم ویغفر لنا ولکم ۲ عبد اللہ نے کہا تم میں جب کسی کو چہنیک آئے تو وہ الحمد للہ
 رب العالمین کہے اور چور و کرے وہ یوں کہے یرحمک اللہ تب وہ کہے لیغفر اللہ لی

والکھم ایاس بن سلمہ اپنے باپ سے راوی ہیں کہ پاس حضرت کے ایک مرد نے چھینکا آپ نے
یرحمک اللہ کہا اُسے دوبارہ چھینکا فرمایا نہ شخص مذکور ہو یعنی ہوا زودہ :

باب یرحمک اللہ ان کنت حمت اللہ کمنا

۱۔ مکحول ازوی کہتے ہیں میں پہلو میں ابن عمر کے تھا ایک مرد نے ناحیہ مسجد سے چھینکا ابن عمر
نے کہا یرحمک اللہ ان کنت حمت اللہ ف یہ اس لئے کیا کہ دور سے آواز چھینک
کی آئی حال حمد کرنے کا معلوم نہ ہوا اور تشمیت موقوف ہو تحمید پر :

باب اب نہ کیے

۱۔ مجاہد نے کہا ابن عمر کے بیٹے نے چھینکا ابوبکر نے یا عمر نے یہ نام ہو انکے بیٹے کا پہر کہا
اب ابن عمرو نے کہا اب کیا ہو اب نام ہو ایک شیطان کا شیا طین میں سے اسکو درمیان
عطسہ و حمد کے ٹھہرایا :

باب جب بار بار چھینکے

۱۔ ایاس بن سلمہ کہتے ہیں میرے باپ نے کہا میں پاس حضرت کے تھا ایک آدمی چھینکا
کہ یرحمک اللہ پر دوبارہ چھینکا فرمایا اسکو زکام ہو ۲ ابو ہریرہ نے کہا ایک بار
دوبار تین بار تشمیت کر پر جو بعد اسکے ہو وہ زکام ہو :

باب جب یہودی چھینکے

۱۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں یہودی پاس حضرت کے چھینکتے اس اسید پر کہ حضرت یرحمک اللہ کہیں لکن
آپ یوں کہتے ہیں کہ اللہ ویصلح بالکھم یہ حدیث بطریق دیگر ابو موسیٰ شیشل اسی حدیث کو آئی ہو :

باب مرد کا عورت کو تشمیت کرنا

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا میں پاس ابو موسیٰ کے گیا وہ گمر میں ام الفضل بن عباس کے تھے مجھے

بجائی آئے تو
سویں ہفتا
نارید چھو اللہ
سنے اسکو
سے کہا اے
نور خاموش
کندی
وندیا اُسے
سے اسکی
دوسرے
دوسرے
عطسہ کیا
فد کرتہ
واللہ کو
تلا اللہ
الحمد لله
والله لی

چھینک آئی کچھ جواب نہ دیا اُم الفضل نے چھینکا تو انکی تشیت کی مینے اپنی مان سے کہا جب وہ پاس آئے انکے آئے مان نے اُسے کہا میرے بیٹے نے چھینکا تنے اُسکو تشیت نہ کی اور اُم الفضل نے چھینکا تو تشیت کی کہا مینے حضرت کو سنا فرماتے تھے جب چھینکا کسی ایک تمہاری نے اور حمد کی اللہ کی تو تم تشیت کرو اُسکی اور اگر اُسے اللہ کی حمد نہ کی تو تشیت نہ کرو اُسکی تیرے بیٹے نے چھینکا مگر اللہ کی حمد نہ کی مینے ہی جواب نہ دیا اُسے چھینک پر اللہ کی حمد کی تھی مینے اُسکو جواب دیا میری مان نے کہا تنے اچھا کیا

باب جمائی کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہو جب جمائی آئے کسی کو تم مین تو اُسکو روکے جہا شک ہو سکے

باب لبیک کہنا وقت جواب کے

۱۔ معاذ کہتے ہیں مین روایت تھا حضرت کا فرمایا اے معاذ مینے کہا لبیک وسعدیک پہر اسی طرح تین بار کہا پہر فرمایا تو جانتا ہو اللہ کا حق بندوں پر کیا ہو یہ ہو کہ اللہ کی عبادت کریں اور کسی شی کو اُسکا شریک نہ ٹھیرائیں پہر فرمایا اے معاذ مینے کہا لبیک وسعدیک فرمایا تو جانتا ہو کہ بندوں کا حق اللہ پر کیا ہو یہ ہو کہ جب وہ اس طرح کریں تو اللہ انکو عذاب نہ کرے

باب کڑا ہونا واسطی اپنی بہائی کے

۱۔ عبد اللہ بن کعب اپنے باپ کے قائد تھے جبکہ وہ نابینا ہو گئے تھے کہتے ہیں مینے کعب بن مالک کو سنا وہ اپنا قصہ تھلف کا غزوہ تبوک سے بیان کرتے تھے اللہ نے انکی توبہ قبول کی اور حضرت نے وقت نماز فجر کے خبر دی کہ اللہ نے ہماری توبہ قبول فرمائی لوگ فوج فوج مجھ سے ملنے کو آئے اور مبارکباد قبول توبہ کی دیکر کہتے تھے لنتھک توبہ اللہ علیک یہاں تک کہ مین مسجد مین آیا وٹان حضرت کے ارد گرد لوگ بیٹھے تھے ابو طلحہ بن عبید اللہ

ائمہ دوڑے اور مجھ سے مصافحہ کر کے تہنیت کی واللہ کوئی مرد مہاجرین میں سے نہ اٹھا سوا
 انکے میں یہ بات طلحہ کی نہ بھولو لنگاف ظاہر یہ ہے کہ یہ قیام بطور التیام و تہنیت تو
 کے تہانہ واسطے تعظیم و اکرام کے واللہ اعلم ۳ ابوسعید خدری کہتے ہیں کچھ لوگ حکم سعد
 بن معاذ پر اترے انکو بلوایا وہ ایک حمار پر آئے جب قریب مسجد کے پہنچے حضرت نے
 فرمایا اتنا اخیر کھراؤ سید کھ جاؤ پاس اپنے سردار کے پہر کھا اسی سعد یہ لوگ تیرے حکم پر
 اترے ہیں یعنی جو تو حکم دے ویسا ہی ہو سعد نے کہا میں حکم دیتا ہوں انکے بارہ میں کرانکے
 متعلقہ یعنی لڑنے والے قتل کئے جائیں اور انکی ذریت گرفتار کر لی جائے حضرت نے فرمایا
 تو نے اللہ کا حکم دیا یا یہ کہا کہ تو نے پادشاہ کا حکم دیا ۴ اس حدیث کو شیخین نے
 اس لفظ سے روایت کیا ہے کہ جب بنو قریظہ حکم سعد بن معاذ پر اترے تو حضرت نے انکے
 پاس آدمی بھیجا وہ قریب تھے ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد سے قریب ہوئے انصاف
 سے فرمایا قوموا الی سید کہ بالجملہ یہ قیام ہی کچھ انکی تعظیم کے لئے نہ تھا بلکہ بطور استقبال
 کے تھا بدلیل حدیث مابعد و نحوہ ۵ انس کہتے ہیں ماکان شخص احب الیہم و ۶
 من النبی صلی اللہ علیہ اللہ وسلم وکانوا اذا امرؤہ لم یقوموا الیہ لما یعلمون
 من کراہیۃ لذلک ۷ اس حدیث کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے اور کہا
 هذا حدیث صحیح یہ صریح ہے عدم قیام تعظیم میں امام نووی وغیرہ نے جواز قیام تعظیمی
 میں رسالہ مستقلہ لکھا ہے لیکن سارے ادلہ اسکے غیر دال ہیں صراحتہ اور جبکہ یہ قیام کدائی
 صحابہ سے نسبت حضرت کے بوجہ کراہیت جہاد نہیں ہوتا تھا تو پھر دوسرا وہ کون شخص
 ہو جسکے لئے مکر وہ نہوا اصطلاح سلف میں اطلاق کراہیت کا حرام و ممنوع پر آتا تھا اور
 حضرت نے صاف حدیث ابوامامہ میں جبکہ آپ لائیں پر تکیہ لگائے باہر آئے فرمایا تھا لا تقوا

ن سے کہا جب
 نہ کی اور ام
 ت تمہارے
 ت نہ کرو اسکی
 اللہ کی حمد کی

تا تک ہو سکے

یک ہر اسی طرح
 کرین اور کسی
 عدیک فرمایا
 لمو مذا ب نکر

یں میں کعب
 نے انکی توبہ
 فرمائی لوگ
 ۶ اللہ علیک
 بن عبید اللہ

کیا یقوم الاعاجم یعظم بعضہا بعضا رواہ ابو داؤد اعاجم کی رسم قیام تعظیم میں ہی تھی جو کہ
 اب تک مروج ہو یعنی جب کوئی مجلس میں آتا ہو تو اہل مجلس اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں
 سو اسی رسم و شکل خاص سے نبی فرمائی ہو ہم عائشہ کتبی میں نے کسی کو لوگوں میں نہیں دیکھا
 کہ شبہ ہو ساتھ حضرت کے بات چیت و نشست میں فاطمہ سے حضرت جب فاطمہ کو آتے ہوئے
 دیکھتے مرجھا کئے اور انکے لینے کو کھڑے ہو جاتے اور بوسہ لیتے پھر انکا ہاتھ پکڑتے اور لا کر
 اپنی جگہ میں بٹھالتے اور جب حضرت پاس فاطمہ کے جاتے تو وہ مرجھا کتیں پھر انکے لینے کو
 کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں فاطمہ حضرت کی بیماری میں جس مکان میں انکا انتقال ہوا ائین حضرت
 نے مرجھا کہا اور بوسہ لیا اور کچھ کان میں کہا وہ رونے لگیں پھر کچھ اور کان میں کہا اُسپر
 ہنس پڑیں یعنی بی بیوں سے کہا میں یہہ دیکھتی تھی کہ اس عورت کو فضیلت ہو عورتوں پر یہہ تو
 ایک عورت نکلی کہ ادھر روئی اودھر ہنسی میں فاطمہ سے پوچھا تم سے حضرت نے کیا کہا کہا اگر میں
 بتا دوں تو یہ وہ ٹھہرون جب حضرت کا انتقال ہو گیا تب کہا مجھے یہہ کہنا تھا کہ میں مرونگا
 اُسپر میں روئی پھر چپکے سے یہہ کہا کہ انک اول اہلی بی لحوقا اُسپر میں خوش ہوئی اور مجھے
 یہہ بات خوش آئی **ف** حضرت فاطمہ کا انتقال بعد قبض آنحضرت کے چھ مہینے بعد ہوا
 آپ کے گمراہوں میں سب سے پہلے ہی نیکبخت حضرت سے جا ملین جیسا فرمادیا تھا وہی ہوا
 یہہ قیام حضرت کا واسطے فاطمہ کے اور قیام فاطمہ کا واسطے حضرت کے ہمراہ ترحیب و تقبیل
 کے براہ محبت تھانہ قیام تعظیم سو ایسا قیام جائز نہی فتح ربانی میں امام شوکانی نے بھی اس
 قیام کو محل محبت پر کیا ہوا وہی شبہ و اظہر ہوا اور اگر فرضاً اسکو محل تعظیم پر کریں تو بھی ممکن ہو
 کہ فرضاً حضرت اودھنا فاطمہ علیہا السلام ہو کیونکہ سیاق حدیث اسی کو مقتضی ہو اگر عام ہوتا
 تو سائر افراد امت و ازواج مطہرات کے ساتھ بھی کبھی عمل میں آتا واللہ اعلمہ

باب مرد قاعد کے لمبی قیام کرنا

۱۔ جابر کہتے ہیں حضرت بیمار ہو گئے ہم نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی حضرت بیٹھے تھے اور ابو بکر لوگوں کو حضرت کی تکبیر سناتے تھے حضرت نے ہماری طرف التفات کیا اچلو کھڑا دیکھا ہماری طرف اشارہ کیا ہم سب بیٹھ گئے اور ہم نے حضرت کے ساتھ بیٹھ کر نماز پڑھی جب سلام پہیرا فرمایا تم قریب تھے کہ فارس و روم کا سا کام کرو کہ وہ اپنے ملک کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور ملک بیٹھے ہوتے ہیں تم ایسا نہ کرو اپنے ائمہ کی اقتدار کو وہ اگر کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھاؤ اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھاؤ **ف** انس کہتے ہیں حضرت گھوڑے پر سوار ہوئے اسپر سے گھر پڑے آپ کی جانب میں چل گئی آپ نے ایک نماز منجملہ صلوات کے بیٹھ کر پڑھی ہم نے پیچھے آپ کے کھڑے ہو کر پڑھی جب پہرے فرمایا امام اس لئے مقرر ہوا جو کہ اُسکی پیروی کی جائے پس جب وہ کھڑے ہو کر پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھاؤ اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب جمعہ جمعہ اللہ من حمد کے تم ربنا لا الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر پڑھاؤ جو حمیدی نے کہا اذ اصلی جالساً فاصلو جلوساً مرض قدیم میں فرمایا تھا پہرے بعد اسکے حضرت نے بیٹھ کر اور لوگوں نے پیچھے آپ کے کھڑے ہو کر پڑھی انکو حکم بیٹھنے کا نہیں دیا اور آخر فالآخر کا فعل حضرت سے کیا جاتا ہو نہ الفظ البخاری حمیدی سے مراد شیخ بخاری ہیں نہ حمیدی صاحب جمع بین الصیغین اس حدیث کو مسلم نے بھی روایت کیا ہو نزدیک امام ابو حنیفہ و امام شافعی و امام مالک کے ایک روایت میں یہ بات جائز ہو کہ امام قاعد ہو کسی عذر سے اور قوم کھڑی ہو جس طرح کہ حضرت نے اپنی آخر عمر میں نماز پڑھی تھی کہ حضرت امام تھے نہ ابو بکر اور یہی ٹھیک ہے



بی تھی جو کہ
ہو جاتے ہیں
تین دیکھا
ہوتے ہوئے
اور لا کر
لینے کو
آئیں حضرت
نکاح اسپر
ون پر یہ تو
لہا کہا اگر میں
میں مرد و لگا
وئی اور مجھے
بعد ہوا
تہا وہی ہوا
قیل و قیل
نے ہی اس
بھی ممکن ہو
اگر عام ہوتا

باب جب جمائی آئے ہاتھ منہ پر رکھ لے

۱۔ حدیث ابو سعید میں رخصا آیا ہو کہ جب جمائی لے کوئی تمہیں تو اُسکو چاہئے کہ اپنا ہاتھ دھو
پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے ۲ ابن عباس کا لفظ یہ ہے اذ اثاب
فلیضع یدہ علی فیہ فانما هو من الشیطان یعنی جمائی کا آنا طرف سے شیطان کے ہر
ف اس سے تصرف شیطان اندر بدن انسان کے ثابت ہوتا ہے ولہذا دوسری حدیث
میں آیا ہو کہ شیطان خون کی طرح رگون میں دوڑتا ہے ترہا ہر ۳ ابو سعید کا لفظ رخصا یہ ہے
اذ اثاب احد کو فلیمسک علی فیہ فان الشیطان یدخلہ ۴ دوسرا لفظ احکا
رخصا یون ہوا اذ اثاب احد کو فلیمسک بیدہ فہ فان الشیطان یدخلہ یعنی
جمائی آنے پر منہ کو ہاتھ سے روک لے تاکہ شیطان اُس میں داخل نہ ہو

باب کیا کوئی شخص دوسرے کی سر کی جوئیں دیکھ دے

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت ام حرام بنت ملحان پر داخل ہوتے وہ آپ کو کہنا لگتا
اور نیچے عبادہ بن صامت کے تہین انہوں نے آپ کو کہنا لگایا اور لگین سر کی جوئیں
دیکھنے حضرت سو گئے پھر جاگے اور ہنسے ف اس حدیث سے ہونا جو ن کا حضرت
کے سر مبارک میں ثابت ہوا ۲ قیس بن عاصم سعدی کہتے ہیں میں پاس حضرت کے آیا
فرمایا یہ کون ہو سردار اہل و برکات میں نے کہا اے حضرت وہ کون مال ہو جس میں کوئی تبعث
طالب و ضیف کی مجھ پر نہیں ہو فرمایا نعم المال اربعون والکثرة ستون وویل لکھن
المائتین یعنی اچھا مال چالیس ہیں اور زیادہ ساٹھ اور دوسو والے کی خرابی ہے
الا من اعطی الکرمیۃ ومنہ العزیزۃ ونحو السمیۃ مگر جس نے دی اچھی بکری اور عطا
کی عزیز کو سفند اور ذبح کی قربہ فاکل و اطعم الفانع والمعتز اور کمایا اور کمایا فانع

وسائل کو بیٹے کہا اے رسول خدا یہ اخلاق اکرم ہیں جس وادی میں ہیں ہون و ان کوئی نہیں آتا ہے
بسبب کثرت چوپایوں کے فرمایا تو کس طرح عطیہ کرتا ہو بیٹے کہا میں بکر دیتا ہوں اور ناب
دیتا ہوں فرمایا منہ میں کیا کرتا ہو بیٹے کہا ناقہ دیتا ہوں کما طوقہ میں کیا کرتا ہو کہا لوگ اپنی
رسیاں لیکر آتے ہیں اور کوئی شخص کسی اونٹ کی مہار نہیں پکڑتا پہر اُسکو جب تک چاہتا ہو اپنے
پاس روک رکھتا ہو یہاں تک کہ وہ خود ہی اُسکو واپس کرے میں کسی کو منع نہیں کرتا قرابا بگو
اپنا مال محبوب تر ہے یا اپنے موالی کا مال پہر کہا تیرا مال وہ ہو جو تونے کما کر فنا کیا اور عطا میں
صرت کر دیا باقی سارا مال تیرے موالی کا ہو بیٹے کہا اب ضرور ہے کہ جب میں پہر کر جاؤں تو اُنکی
تعداد کم کر دوں جب اُسکو موت آئی تو اپنے بیٹے اکٹھے کئے اور کہا اے میرے بیٹو لو مجھ سے
یعنی سیکھ لو کیونکہ تم کسی سے اخذ نہ کرو گے کہ وہ زیادہ ناصح ہو تمہارا مجھ سے تم چھپو نہ کرنا اُسکو
کہ حضرت پر نور نہیں کیا گیا اور میں نے حضرت کو مٹا نہی کرتے تھے نجات سے اور مجھ کو میرے نہیں
کپڑوں میں کفن کرو جنہیں میں نماز پڑھتا تھا اور اپنے بڑوں کو سردار بناؤ کیونکہ جب تم اپنے
اکابر کو سردار بناؤ گے تو ہمیشہ تم میں تمہارے باپ کا ایک خلیفہ رہے گا اور جب تم اپنے
اصاغر کو سردار بناؤ گے تو تمہارے بڑے لوگوں پر خوار ہونگے اور لوگ تم میں بے رغبتی
کرینگے اور درست کرو تم عیش اپنا کہ اس میں بے نیازی ہو طلب مردم سے اور دور رکھو
آپ کو سوال سے کہ یہ آخر کسب آدمی ہو اور جب تم محکو دفن کر چکو تو میری قبر کو برابر کر دو
کیونکہ درمیان میرے اور اس قبیلہ بکرن وائل کے خماشات تھے مجھے امن نہیں ہے کہ کوئی
نادان امنیں کا ایسا کام کرے جس سے تم پر تمہارے دین میں کوئی عیب داخل ہو
ف اس جگہ اس حدیث کے طریق کا کشف کیا ہو کچھ حاجت اُس کے بیان
کی نہیں ہے :

اپنا ہاتھ دین
اذا ثاب
مان کے ہو
وسری حدیث
فعایہ ہو
سلفظ اٹکا
یعنی
نہو

پ کو کما نا کلا
سری جو میں
ن کا حضرت
سرت کے آیا
کوئی تبعیت
و ویل کا کھنڈ
خرا بی ہے
لمری اور عطا
ر کلا یا فافع

باب ہلانا سر کا اور کاٹنا ہونٹ کا وقت تعجب ہے

۱۔ ابو ذر کہتے ہیں میں پانی وضو کا پاس حضرت کے لایا حضرت نے سر ہلایا اور ہونٹ کاٹ دیا
میں نے کہا بایں اللہ و اھی کیا میں نے آپ کو کچھ ایذا دی فرمایا نہیں و لکن تو ایسے امیر یا امام پکا
جو نماز کو وقت سے دیر کر کے پڑھیں گے میں نے کہا آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا تو نماز
وقت پر پڑھ پھر اگر ان کے ہمراہ مل جائے تو پھر پڑھ لے اور یہ نہ کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اس لئے
نہیں پڑھتا **ف** ظاہر یہ ہے کہ یہ پہلی نماز جو ہمراہ امام کے پڑھے گا نافذ ہوگی اور
وہ نماز جو وقت پر بے امام کے پڑھی تھی وہ فرض نہ تھی:

باب مارنا ماتمہ کا زانو پر وقت تعجب ہے

۱۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رات کو آئے اور فاطمہ سوئی تھیں فرمایا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے
میں نے کہا اور رسول خدا ہماری جانیں اللہ کے پاس ہیں وہ جب چاہے گا ہموں اٹھا دیگا حضرت پھر
کھڑے ہوئے اور مجھ کو کچھ جواب نہ دیا میں نے سنا پیٹھ پھیرتے وقت اپنی ران کو ٹھونکا اور کہا
وکان الانسان الکذشی جد لا ۲ ابو زین کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا کہ اپنا ماتمہ
ماتمہ سے کوٹا اور کہا اہل عراق کیا تمکو زعم ہو کہ میں حضرت پر دروغ بندی کرتا ہوں کیا
تمکو مبارکی ہو اور مجھ پر گناہ ہو پھر گواہی دی کہ میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے کہ جب تم میں
کسی کی پاپوش کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرے نعل میں نہ چلے جب تک کہ پہلے نعل
کو درست نہ کر لے:

باب دو سرے کی ران کو مارنا بی ارادہ سیو کی

۱۔ ابو العالیہ کہتے ہیں مجھ پر عبد اللہ بن صامت کا گذر ہوا میں نے اُنکے لئے ایک گُرسی ڈال دی
وہ اُس پر بیٹھ گئے میں نے کہا ابن زیاد نماز دیر سے پڑھتا ہے تم مجھ کو کیا حکم دیتے ہو انہوں نے

میری ران پر ہاتھ مارا میں خیال کرتا ہوں کہ اُسے ران میں اثر کیا ہو کہ میں ابو ذر سے پوچھا تھا جس طرح تو نے مجھے پوچھا اُنہوں نے میری ران پر مارا جس طرح کہ میں نے تیری ران کو مارا اور کہا نماز کو وقت پر پڑھ کر تو نماز کو ہمراہ اُنکے پائے تو پھر پڑھ لے اور یہ نہ کہ صلیت فلا اصلی **ف** وجہ منع کی اس کہنے سے ظاہر یہی ہو کہ اندیشہ فتنہ کا تھا ۴ عمر بن خطاب ہمراہ حضرت کے ایک گروہ اصحاب میں طرف ابن صیاد کے گئے یہاں تک کہ اُسکو اڑکون کے ساتھ بنی مغالہ کے گڑھے میں کھینچا ہوا پایا ابن صیاد اسدن قریب بلوغ تھا اُسے سنا یہاں تک کہ حضرت نے اُسکی ہتھیلی پر ہاتھ مارا پھر فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں اُس نے حضرت کی طرف دیکھ کر کہا اشھد انک رسول الامیین یعنی مان میں شاہد ہوں اس بات کا کہ تم اُن پر ہوں کے رسول ہو پھر اُس نے کہا تم ہی اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں رسول اللہ ہوں حضرت نے اُسکو دہکا دیکر فرمایا امنت باللہ و برسولہ پھر ابن صیاد سے کہا تو کیا دیکتا ہو کہ میرے پاس صداق اور کاذب آتا ہو فرمایا تجھ پر مغلوط کیا گیا پھر فرمایا میں نے تیرے لئے ایک چیز چھپا رکھی ہو اُس نے کہا وہ فحش ہو فرمایا افسوس فلہ تعدد قدرک یعنی دہشت تو اپنے انداز سے آگے نہ بڑھے گا عمر نے کہا اور رسول خدا آپ اذن دیتے ہیں کہ میں اسکی گردن ماروں فرمایا یہ اگر وہی ہو تو تو اس پر مسلط نہ ہو گا اور اگر یہ وہ نہیں ہو تو پھر اسکی قتل کرنے میں تیرا کیا فائدہ ہو سالم کہتے ہیں میں نے ابن عمر کو سنا کہتے تھے کہ بعد اسکے حضرت ادراہی بن کعب انصاری ایک دن اُس تختستان میں گئے جہاں ابن صیاد تھا جب داخل ہو کر شاخا ہی نخل میں بچنے لگے تاکہ ابن صیاد سے کچھ سنیں قبل اسکے کہ وہ آپ کو دیکھے ابن صیاد اپنے بستر پر لیٹا تھا ایک کمل اوڑھے اور اندر اُسکے کچھ بڑبڑاتا تھا اُسکی مان نے حضرت کو دیکھ لیا کہ آپ کبجو کے

محب

ور ہونٹ کا ڈ
میر یا نام پکا
فرمایا تو نماز
چکا ہوں اسلئے
فلہ ہوگی اور

نماز نہیں پڑھتے
حضرت پر
نہو کا اور کہا
کہ اپنا ماتھا
کرتا ہوں کیا
جب تم میں
کہ پہلے نعل

کی

گر سی ڈال دی
ہو اُنہوں نے

ڈالون میں چھپتے بچتے چلے آتے تھیں ابن صیاد سے کہا ای صاف یہ نام تھا ابن صیاد کا چھٹا
 ہیں وہ چپ ہو رہا حضرت نے فرمایا اگر اُسکی ماں اُسکو چوڑ دیتی تو وہ کچھ بیان کرتا ابن عمر نے کہا
 حضرت نے لوگوں میں کہڑے ہو کر اللہ پر جس کا وہ اہل ہرثنا کی پہرہ زد جال کا فرمایا اور کہا
 میں تمکو اُس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی نہیں ہے جس نے اپنی قوم کو اُس سے ڈرایا نہ
 نوح بھی اپنی قوم کو اُس سے ڈرا چکے ہیں لیکن میں تم سے ایسی بات اُسکے حق میں کہتا ہوں
 جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی جان لو کہ وہ کانا ہو اور اللہ کانا نہیں **و** تحقیق
 یہ ہے کہ ابن صیاد دجال موعود نہیں تھا بلکہ ایک کاہن وضع تھا بعض نے کہا مسلمان ہو گیا
 تھا اور بعض نے کہا نہیں واللہ اعلم **س** جابر کہتے ہیں حضرت جب جنب ہوتے اپنے سر پر
 تین لوٹے پانی کے بہاتے حسن بن محمد نے کہا میرے بال اس سے زیادہ تر ہیں جابر نے
 اپنا ماتہ زانو پر حسن کے مارا اور کہا ای بیٹے حضرت کے موئی سر سے بالوں سے اکثر لطیف

باب مکر وہی کہ آپ بیٹھے اور لوگ کہڑے رہیں

۱- جابر کہتے ہیں حضرت گھوڑے پر سے مدینہ میں ایک شاخ نخل پر گر پڑے آپکا پاؤں چل
 گیا ہم آپ کی عیادت مشربہ عائشہ میں کرتے تھے جب آپ کے پاس آئے آپ بیٹھ کر نماز
 پڑھتے تھے ہم نے کہڑے ہو کر پڑھی پھر دوبارہ پاس آکے آئے آپ نماز فرض بیٹھ کر پڑھ رہے تھے
 ہم نے آپ کے پیچھے کہڑے ہو کر پڑھی ہلکا اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ جب نماز ہو چکی فرمایا اذ اصل
 الامام قاعد افضلوا قعودا واذ اصلی قائم افضلوا قیاماً ولا تقوموا والامام قاعد کما
 تفعل فادس بعضاً انھم کہا ایک انصار کی لڑکی کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا اُسکا نام
 محمد رکھا انصار نے کہا ہم تیری کنیت رسول خدا کے نام کی رکھنے دینگے ہم راہ میں بیٹھو
 کا سوال کرتے تھے فرمایا تم پاس میرے آئے ہو کہ ساعت کا سوال کر دیتے کہا یا انفسد یا

ما من نفس منفوسة یا فی علیہا مائة سنة یعنی سو برس نہ گذرین گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی یعنی اس مدت میں جتنے نفوس اس دم موجود ہیں وہ سب فنا ہو جائیں گے بہنو کہا ایک غلام انصاری کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہو اسکا نام محمد رکھا ہو انصار کہتے ہیں ہم تکو اس کنیت رسول خدا سے یاد نہ کریں گے فرمایا احسنت الا انصار سمو با اسمی ولا تکتوا بکنیتی اس کا ترجمہ پیشتر اس کتاب میں گذر چکا ہے :

باب یہ باب اصل کتاب میں بی ترجمہ الباب ہی

۱۔ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت کا گد باز ار میں ہوا بعض عالیہ کی طرف سے آپ آئے اور لوگ آپ کے ہر دو جانب تھے ایک بچہ بڑے گوش پر گد کیا اس کے کان کو ماتہ سے پکڑ کر اٹھایا پھر فرمایا تم میں کون اس کو ایک دہم پر لینا چاہتا ہو کہا ہم تو اس کو کچھ بھی دیکر لینا نہیں چاہتے اور ہم اس کو کیا کر نگیں فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو ملے کہا نہیں میں بار اسی طرح ان سے یہ فرمایا انہوں نے کہا لا واللہ اگر یہ زندہ ہو تا تب ہی اس کا لینا عیب تھا کہ وہ بے گوش ہو اور اب تو کیونکر ہو کر داری فرمایا واللہ لل دنیا اھون علی اللہ من ہذا علیکم یعنی دنیا اس سے بھی زیادہ تر خوار ہو نزدیک اللہ کے لفظ حدیث اسک ہو اسک کہتے ہیں اس کو جس کے دونوں کان نہوں ۲ عتی بن ضمہ کہتے ہیں میں اپنے باپ کے پاس ایک مرد کو دیکھا جس نے جاہلیت کیسی تعزیت کی میرے باپ نے اس کو گالی دی اور کناہ نکلیا اُن کے یاروں نے اُن کی طرف نگاہ کی کہا تم نے گویا اس کو منکر جاننا میں ہرگز نہیں بارہ میں کسی سے نہیں ڈرتا میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے من تعزی بعزاء الجاہلیۃ فأعضوہ ولا تکتوا اسم یہ حدیث بطریق دیگر بھی عتی سے اسی طرح پر آئی ہے :

سیا و کا یہ محمد
ن غمر نے کہا
یا اور کہا
سے دریا نہو
کتا ہوں
تحقیق
مسلمان ہو گیا
اپنے سر پر
جابر نے
کے اکثر اطمینان
میں
ون چل
کر نماز
ہر جتے
اصل
قاعد کا
سکا نام
ن ہو سکتا
سنا یا

باب جب کسی کا پانوں سن ہو جائی تو کیا لہی

۱- عبد الرحمن بن سعد کہتے ہیں ابن عمر کا پانوں سن ہو گیا ایک مرد نے کہا تو اس شخص کو یاد کر جو سب سے زیادہ تجکو دوست ہو کہا یا محمد:

باب یہ باب بے ترجمہ ہے

۱- ابو موسیٰ ہمراہ حضرت کے ایک باغ میں باغات مدینہ سے تھے حضرت کے ہاتھ میں ایک چوبی تھی اُس سے پانی ڈھکی کو مار تے اتنے میں ایک مرد نے اگر دروازہ کھلوانا چاہا تو فرمایا کہ کھول دے اور قہر دے اُس کو جنت کا میں کیا دیکھا ابو بکر میں نے دروازہ کھول کر خوشخبری جنت کی سنائی پھر ایک اور مرد نے استفتاح کیا فرمایا افتح لہ ولبشر بالجنة دیکھا تو عمر سے میں نے دروازہ کھول دیا اور نوید جنت دی پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا حضرت ٹیکا لگائے تھے اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ کھول دے اور نوید جنت دے ہمراہ بلوہ کے جو اُس کو چپکایا ہو گا میں کیا دیکھا عثمان میں نے دروازہ کھول دیا اور جو حضرت نے فرمایا تھا اُسکی خبر دی کہا واللہ المستعان **ف** اس حدیث میں فقط ذکر خلفاء ثلاثہ کا ہو پس پس؛

باب بچوں سے مصافحہ کرنا

۱- سلمہ بن وردان کہتے ہیں میں نے انس بن مالک کو دیکھا لوگوں سے مصافحہ کرتے تھے مجھے پوچھا تو کون ہو میں نے کہا میں بنی لہث کا غلام ہوں میرے سر پر ہاتھ پہیرا تین بار اور کہا بَارکَ اللہَ فیکَ **ف** اس میں ذکر مسح راس کا ہو نہ مصافحہ کا شاید سلمہ اُس وقت بچے ہونگے جب تو سر پر ہاتھ پہیرا؛

باب مصافحہ کا

۱- انس بن مالک کہتے ہیں جب اہل یمن آئے حضرت نے کہا اہل یمن آئے ہیں

یہیت نرم دل ہیں تمسے سو بہ اول اُن لوگوں کے ہیں جو مصافحہ لائے تھے **ف** مراد مصافحہ سے ہاتھ ملانا ہو یہ ایک ہاتھ سے ہوتا ہو یعنی ایک صفحہ کھٹا اور دوسرا صفحہ کھٹا اسکا دونوں ہاتھ سب ثابت نہیں مگر ایک اثر سے ۴ برابر بن عازب نے کہا ہوتا تھا تحت یہ ہو کہ تو اپنے بہائی سے مصافحہ کرے :

باب عورت کا بچی کے سیر پر ہاتھ پیرنا

۱۔ ابراہیم بن مزروق تقفی کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے مجھ پاس اپنی ماں اسماء بنت ابی بکر کے بھیجا انکو معاملہ حجاج کی خبر دی اسماء نے مجھے دعا دی اور میرے سر پر ہاتھ پیرا میں اُس دن وصیف تھا یعنی ایک چھوکرہ :

باب معانقہ کا

۱۔ ابن عقیل کو جابر بن عبد اللہ نے خبر دی کہ انکو ایک حدیث ایک مرد صحابی سے پہنچی جابر کہتے ہیں میں نے ایک اونٹ خریدا اور اُس پر سوار ہو کر ایک ماہ کی راہ گیا یہاں تک کہ شام میں آیا وہاں عبد اللہ بن انیس تھے انکے پاس کسی کو بھیجا کہ جابر دروازے پر ہو قاصد نے پھر کر کہا کیا جابر بن عبد اللہ ہیں کہا مان وہ نکل کر جنگلیں ہوئے میں نے کہا تجھکو ایک حدیث پہنچی جو میں نے نہیں سنی میں نے ڈرا کہ کہیں میں مرجاؤں یا تم مرجاؤ کہا میں نے حضرت سے سنا تھا فرماتے تھے حشر کریگا اللہ بندوں کو یا لوگوں کو برہنہ تن بے ختنہ بھم بھم کرے گا کہ انکے ساتھ کوئی شجر نہ ہوگی اللہ انکو ایسی آواز سے پکارے گا جسکو ہر دور کا آدمی سنے گا میں خیال کرتا ہوں جس طرح کہ قریب کا آدمی سنے گا وہ ندایہ ہوگی میں ہوں پادشاہ لائق نہیں ہو کسی کو اہل جنت سے کہ جنت میں جائے اور کوئی شخص اہل میں سے مطالبہ اُسکا بابت کسی مظلمہ کے رکھتا ہو اور نہیں لائق ہو کسی کو اہل نار میں کہ داخل نہ ہو اور کسی شخص کا اہل جنت

اس شخص

ایک چوبی

یا کولہ

جنت کی

تہے میں

حضرت میکا

اسکو چھو

سکی خبری

ہیں

رہے تھے

نہیں بار

لئے اس وقت

لئے ہیں

سے کسی منظر کا مطالعہ کرتا ہو یعنی کہا دیکھ ہم تو پاس اللہ کے برہنہ تن تہید ست
آئین گئے کہا حسنا و سننا لیکر آئین گئے

باب اپنی دختر کا بوسہ لینا

۱۔ عائشہ نے کہا ما ریت احدا کان اشبه حدیثاً و کلاماً برسول اللہ صلا
عن فاطمة و کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فحجب بہا و قبلہا و اجلسہا فی
مجلسہ و کان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بید فحبت و قبلتہ و ا
فی مجلسہا فدخلت علیہ فی مضجہ الذی توفی فحجب بہا و قبلہا و اجلسہا فی
بطولہ پہلے مع ترجمہ گذر چکی ہر اس میں جس طرح دلیل ہر اسپر کہ باپ اپنی جوان بیٹی کا بوسہ
لے غالباً یہ بوسہ پیشانی پر ہوگا اسی طرح اس میں دلیل ہر اسپر کہ بیٹی ہی اپنے باپ
کا بوسہ لے یعنی ماتہ کا

باب ماتہ کا بوسہ لینا

۱۔ ابن عمر کہتے ہیں ہم ایک غزوہ میں تھے لوگ یکسو ہو گئے ہم نے کہا ہم حضرت کو کیا منہ
دکھائی گئے حالانکہ ہم بھاگے ہیں اسپر یہ آیت اتری الاستقر فالقتال ہم نے کہا ہم تو
مدینہ میں نہیں جاتے تھو کوئی نہ دیکھے پر ہم نے کہا کہ چلنا چاہیے حضرت نماز صبح پڑھ کر نکلے تھے
ہم نے کہا نحن الفلہرون فرمایا انتہ العکارون ہم نے حضرت کا ماتہ چوما فرمایا میں تمہارا
گروہ ہوں ۲ عبد الرحمن بن رزین کہتے ہیں ہمارا گذر ریزہ میں ہوا ہم سے کہا یہاں سلمہ
بن الاکوع بن مین اُنکے پاس گیا میں نے سلام کیا اپنا ماتہ نکال کر کہا کہ میں نے ان دونوں ٹہنوں
سے حضرت کی بیعت کی ہر پہر اپنا پنچ بتایا وہ ہماری تھا جیسے اونٹ کا پنچ ہم نے اٹھ کر اُسکا بوسہ
لیا سلم ثابت نے انس سے کہا کیا تم نے حضرت کو اپنے ماتہ سے چوما ہر کہا ہاں ہر اُسکا بوسہ لیا

باب پانوں چو منے کا

۱- دافع بن عامر کہتے ہیں ہم آئے مجھے کہا یہ رسول خدا ہیں ہم انکے ہاتھ پانوں پر کڑ کر چوڑے لگے ۲ صیب کہتے ہیں میں نے علی کو دیکھا عباس کے ہاتھ پانوں کا بوسہ لیتے تھے :

باب کھڑا ہونا مرد کا واسطے مرد کی بطور تعظیم

۱- ابو جہز کہتے ہیں معاویہ بکلی عبد اللہ بن عامر و عبد اللہ بن زبیر بیٹے تھے ابن عامر کھڑے ہو گئے ابن الزبیر بیٹے رہے انہیں رزانت زیادہ تھی معاویہ نے کہا حضرت فرماتے تھے من سرہ ان یقتل لہ عباد اللہ قیاماً فلیبتؤ بیتاً من النار یعنی جب کو یہ بات خوش آئے کہ اللہ کے بندے اُسکے لئے کھڑی ہوں وہ اپنا گھر گرا گئے میں نے بنائے **ف** معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے استدلال کیا منع قیام تعظیم پر اور یہ واضح ہو یہ حدیث معاویہ سے رفعاً نزدیک ترمذی والبو وادود کے اس لفظ سے آئی ہو من سرہ ان یقتل لہ الرجال قیاماً فلیبتؤ مفعدہ من النار مرقات میں کہا ہو مراد تمہیں سے یہ ہو کہ واسطے خدمت و تعظیم کے سامنے اُسکے کھڑے ہوں ظاہر یہ ہو کہ وہ واسطے خدمت کے کھڑے ہوتے تھے نہ واسطے تعظیم کے فلا باس بر کیا بدل علیہ حدیث سعد ائقی :

باب بد و سلام کا

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور طول انکا ساٹھ گز تھا فرمایا جا ان انفار طانگہ پر سلام کرو وہ فرشتے بیٹھے تھے اور شن کہ وہ سجدو کیا جواب دیتے ہیں کہ وہی تیری تحیت اور تیری فدیت کی تحیت ہوگی آدم نے جا کر کہا السلام علیکم انہوں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ لفظ رحمۃ اللہ زیادہ کی سو جو کوئی جنت میں جائیگا وہ آدم کی صورت پر ہوگا ہمیشہ خلق گنتی ہی یہاں تک کہ اب تک گنتی جاتی ہو :

نہید ست

اللہ صلا

جلسہ ہا فی

و قبلتہ و

جلستہ

ف ہر حد

ت بیٹی کا بوسہ

ی اپنے باپ

نہرت کو کیا منہ

سنے کہا ہم تو

پڑھ کر نکلے تھے

مین تمہارا

بہان سلہ

دونوں ہاتھوں

کہہ کر اُسکا بوسہ

اُسکا بوسہ لیا

باب افشاء اسلام کا

۱۔ براہ نے رفعا کہا ہوا افشاء السلام تسلموا یعنی سلام پہلاؤ کہ تم خود سلامت رہو
حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہوا داخل نہو گے تم جنت میں یہاں تک کہ ایمان لاؤ اور ایمان
نہ لاؤ گے یہاں تک کہ آپس میں دوستدار ہو کیا نہ بتاؤں میں تمکو وہ چیز جس سے تم باہم دوست
ہو جاؤ گے ایمان انہی رسول خدا فرمایا افشاء السلام بینکم یعنی آپس میں سلام پہلاؤ
ابن عمر کا لفظ رفعا یہ ہے اعبدا والرحمن واطعموا الطعام وافشاءوا السلام تدخلوا الجنان

باب ابتداء سلام کا

۱۔ بشیر بن یسار کہتے ہیں کوئی نہ تھا کہ آغا یا شتابی کرے ابن عمر کو ساتھ سلام کے ۲ جابر کہتے
تھے سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ چلنے والا بیٹھے پر اور دو چلنے والوں میں جو ابتدا بسلام کرے
وہی افضل ہے ۳ ابن عمر نے کہا ہوا کہ اعز منی کو صحبت تھی حضرت کی انکی کچھ سو تھرا ایک مرد پر بنی عمرو بن
عوف سے آتی تھی وہ بار بار پاس اُسکے گئے کہا میں پاس حضرت کے آیا میرے ہمراہ ابو بکر صدیق
کو بھیجا کہا ہوا شخص ملا اُسے سلام کیا ابو بکر نے کہا تو نہیں دیکھا کہ لوگ تجکو ابتداء سلام کرتے
ہیں اُنکو اسکا اجر ملتا ہوا تو بھی اُنکو ابتدا بسلام کر کہ تجھے بھی اجر ملے ابن عمر نے یہ قصہ اپنا خود
ذکر کیا ۴ ابو ایوب کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہوا حلال نہیں ہے کسی مرد و مسلمان کو کہ چوڑے اپڑ
بہائی کو تین دن سے زیادہ پر دو نوں ملیں اور اعراض کرے یہ اور وہ اور بہتر انہیں وہ ہوا
جو ابتداء سلام کرے :

باب سلام کی فضیلت

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک مرد کا اگر حضرت پر ہوا اور آپ مجلس میں ہوا سنے کہ اسلام علیکم فرمایا دس نیکیاں
ہیں ایک دوسرا آدمی نکلا اُسے کہ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا بیس نیکیاں ہیں ایک

مرد نکلا اُس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا تیس نیکیان ہیں ایک مرد مجلس سے اُٹھا اُس نے سلام کیا فرمایا کیا جلد بول گیا یا تمہارا تم میں جب کوئی مجلس میں آئے تو سلام کرے اگر بیٹھنا ہو بیٹھے اور جب اُٹھ کر جائے تو سلام کرے پہلا سلام کچھ احمق تردد سے سلام سے نہیں ہو ۲ عمر کہتے ہیں میں ردیف ابو بکر تھا اُنکا گزرقوم پر ہوتا وہ کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم ورحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وہ لوگ کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ابو بکر نے کہا آج کے دن لوگ ہم پر زیادت کثیرہ فاضل ہو گئے سلم یہ حدیث دوسرے طریق پر عمر سے اسی طرح آئی ہو ہم عائشہ نے رفقا کہا ہر حسد نہیں کیا تمہارا یہود نے کسی شیخ چننا حسد کیا تمہارا سلام و تائین پڑے

باب سلام ایک نام ہی اللہ کے ناموں میں ہے

احادیث الش میں رفقا آیا ہو سلام ایک نام ہو اسماء الہی سے اللہ نے اسکو زمین میں رکھا ہو سو تم آپس میں سلام پہلاؤ ۳ ابن مسعود کہتے ہیں لوگ حضرت کے پیچھے نماز پڑھتے تھے کوئی کہنے والا کہتا السلام علی اللہ جب حضرت نماز پڑھ چکے فرمایا السلام علی اللہ کس نے کہا تھا اللہ تو خود سلام ہو و لکن تم یوں کہو الخیات للہ والصلوات والصلوات والسلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد عبدہ ورسولہ کہا وہ اسکو اس طرح سیکھتے تھے جس طرح کوئی تم میں کا قرآن کی سورت سیکھتا ہو:

باب حق مسلمان کا مسلمان پر یہی ہے کہ جیسا ہے

ملاقات ہو تو آپس سلام کرے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو مسلمان کے حق مسلمان پر پانچ ہیں کہا کیا ہیں کہا جب

مت رہو ۲

اور ایمان

سے تم باہم دوست

پہلاؤ و سلم

علو الجنان

۲ جابر کہتے

بسلام کرے

دہریہ عمرو بن

ابو بکر صدیق

یہ سلام کرتے

اپنا خود

ہوڑے پڑے

نہیں وہ ہر

نیکیان

میں ایک

تو اس سے ملے تو اس پر سلام کر اور جب وہ ٹکڑا ہوا تو قبول کر اور جب وہ تجھے نصیحت چاہے تو اسکو نصیحت کر اور جب چہنیکے اور اللہ کی حمد کرے تو جواب دے اور جب بیمار ہو تو عیادت کر اور جب مر جائے تو اس کے ساتھ جا :

باب چلنے والا پیٹھے پر سلام کرے

۱- عبدالرحمن بن شبل رفعاً کہتے ہیں سوار سلام کرے پیادہ پر اور پیادہ قاعد پر اور سلام کرین اقل اکثر چہنیکے سلام کا جواب دیا وہ اس کے لئے ہر اور جسے جواب نہ دیا اس کے لئے کچھ نہیں ہے
۲- حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے سوار سلام کرے چلنے والے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے لوگ بہت لوگوں پر ابن جریج نے کہا مجھے ابو الزبیر نے خبر دی کہ انہوں نے جابر کو سنا کہتے تھے دو چلنے والے جب جمع ہوں تو جو انہیں سے پہلے سلام کرے وہ افضل ہے

باب سلام کرنا سوار کا قاعد پر

۱- ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہیں سلام کرے راگب ماشی پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر فضا کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ سلام کرے فارس قاعد پر اور قلیل کثیر پر

باب سلام کری ماشی راگب پر

۱- حصین کہتے ہیں شعبی کو ایک فارس ملا اسکو ابتدا بہ سلام کی بیٹنی کہتا تھے پہلے اسکو سلام کیا کہ بیٹنی شریح کو دیکھا کہ وہ ماشی تھے اور ابتدا بہ سلام کرتے۔

باب قلیل سلام کری کثیر پر

۱- فضالہ بن عبید نے رفعاً کہا ہے سلام کرے سوار ماشی پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر ۲- دوسرا لفظ فضا کا یہ ہے کہ سلام کرے سوار چلنے والے پر اور چلنے والا کثیر پر اور قلیل کثیر پر

باب چوٹا بڑے پر سلام کرے

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو سلام کرے راكب ماشی پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر دو بار لفظ ابو ہریرہ کا رفقائہ ہو سلام کرے صغیر کبیر پر اور ماشی قاعد پر اور قلیل کثیر پر

باب منتہی سلام کا

۱- ابو الزناد کہتے تھے خارجہ کتاب زید پر جب سلام کہتے کہتے السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرۃ وطیب صلاتہ

باب سلام کرنا اشارہ سے

۱- ابو قرة خراسانی کہتے ہیں میں نے انس کو دیکھا ہم گزر کرتے ہاتھ سے اشارہ کرتے سلام کا اور انکو برص تھا کہا میں نے حسن کو دیکھا کہ زر و خضاب کیا تھا اور کالاعمامہ باندھے تھے اسما کہتی ہیں حضرت نے اپنا ہاتھ طرف عورتوں کے سلام کو جھکا یا ۲ سعد بھراہ ابن عمر کے مع قاسم ابن محمد کے نکلے یہاں تک کہ سرف مین اترے عبداللہ بن زبیر آئے اور اشارہ سے سلام کیا ان دونوں نے جواب دیا سلام عطا بن ابی رباح کہتے ہیں سلف تسلیم بالید کو مکروہ رکھتے تھے یا یون کہا کہ سلام کرنا ہاتھ سے مکروہ ہے

باب سُننے جب سلام کرے

۱- ثابت ابن عبیدہ کہتے ہیں میں اس مجلس میں آیا جس میں ابن عمر تھے انہوں نے کہا جب تو سلام کرے تو سن کہ وہ تحیت ہر طرف سے اللہ کے مبارک و طیب ہے

باب جو کھلا سلام کرنے اور سلام لینے کو

۱- طفیل بن ابی بن کعب پاس ابن عمر کے آئے اور انکے ہمراہ بازار جاتے کہا جب ہم بازار جاتے تو عبداللہ بن عمر گاند کسی سقاط اور صاحب بیہ اور مسکین پر بلکہ کسی شخص پر بھی ہوتا

ضمیمت چاہی

یا ہو تو عیادت

و سلام کریں

نہ نہیں ہے

الابینے پر

انہوں نے

افضل ہے

شیر پر فضا

و سلام کیا

ور قلیل

والا لکڑی

لکن وہ اُسپر سلام کرتے طفیل نے کہا میں ایک دن پاس ابن عمر کے آیا مجھے اپنے ساتھ
طرف بازار کے لیے بیٹے کا تم بازار میں کیا کرو گے اور تم نہ کسی خرید پر کھڑے ہو اور نہ حال سہو
سلف کا پوچھو اور نہ کسی شخص کا رخ کرو اور نہ کسی مجلس بازار میں بیٹھو سو تم اسی جگہ ہمارے
ساتھ بیٹھو باتیں کریں کہا اے ابابطن ہم واسطے سلام کرنے کے جاتے ہیں اُسپر جو ہلکے
طفیل کا بیٹ بڑا تھا اسلئے اُنکو ابابطن کہا :

باب تسلیم کرنا جبکہ مجلس میں کیے

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جب کوئی تم میں کا مجلس میں آئے تو چاہئے کہ سلام کرے پھر
جب پھرے تب ہی سلام کرے پچھلا سلام کچھ احق تر اگلے سلام سے نہیں ہے یہ حدیث
بطریق دیگر شل اسکے ابو ہریرہ سے آئی ہو :

باب سلام کرنا وقت اٹھنے کی مجلس سے

۱- ابو ہریرہ نے فرمایا کہ جب آدمی مجلس میں آئے تو سلام کرے پھر بیٹھ کر اگر اٹھنا چاہے
قبل تفرق مجلس کے تو سلام کرے فان الاولی لیست باحق من الاخری :

باب حق اُس کا جس نے سلام کیا وقت اٹھنے کے

۱- معاویہ بن قرہ کہتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے کہا اے اُسپر کہ من اگر تو ایسی مجلس میں ہو کہ
امید خیر رکھتا ہو اور کوئی حاجت پیش آجائے تو سلام علیکم کہ بیشک تو اُنکا شریک ہو گا اُس
شئ میں جو وہ اُس مجلس میں پائینگے اور نہیں ہو کوئی قوم کہ کسی مجلس میں بیٹھے پھر وہاں سے جدا ہو
اور اللہ کا ذکر نہیں کیا مگر وہ گویا جد ہوئے ایک مردار گدھے سے ۲ ابو ہریرہ کہتے تھے جو
کوئی ملے اپنے بھائی کو تو سلام کرے اُسپر پھر اگر در میان اُن دونوں کے کوئی درخت یا دیوار
کی اوٹ آجائے اور پھر سامنا ہو تو پھر اُسپر سلام کرے ۳ انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت

کے اصحاب مجتمع ہوتے انکے سامنے کوئی درخت آجاتا ایک گروہ انہیں کا داہنی طرف اور دوسرا بائیں طرف چلتا پہر جب سامنا ہوتا بعض بعض پر سلام کرتا

باب روغن ملنا ماتہ میں واسطے مصافحہ کی

۱- ثابت بنانی کہتے ہیں انس صبح کو اپنے ماتہ میں روغن خوشبودار لگاتے واسطے مصافحہ انھوں کے :-

باب سیلام کرنا شناخت وغیرہ شناخت پر

۱- ابن عمر نے کہا ہے کہ ایک مرد نے حضرت سے کہا کہ لو سنا سلام خیر ہی فرمایا تو کہا نا کہ ملائے سلام کرے ہر اس شخص پر جسکو تو پہچانتا ہے اور اس پر جسکو تو نہیں پہچانتا :-

باب اسکا ترجمہ کہ نہیں ہے

۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منع فرمایا ہے حضرت نے اس سے کہ افسیہ و صدات یعنی گھر کے صحن اور راستوں میں بیٹھیں مسلمانوں نے کہا کہ اسکی استطاعت و طاقت نہیں ہے فرمایا اگر یہ بات ہے تو تم اسکا حق ادا کرو کہما حق اسکا کیا ہے فرمایا چشم پوشی کرنا مسافر کو راہ بتانا عا طس کو جواب عطسہ دینا جبکہ وہ اللہ کی حمد کرے اور سلام کا جواب دینا ۱۲ ابو ہریرہ نے کہا بڑا بخیل لوگوں میں وہ شخص ہے جو سلام میں بخیل کرے اور مغیون وہ ہے جو جواب سلام کا نہ دے اور اگر درمیان تیرے اور تیرے بھائی کے کوئی درخت حائل ہو اور تجھے ہوسکے کہ تو اسکو ابتدا بسلام کرے اور وہ نہ کرے تو تو کر سلام مولا ہی ابن عمر کہتے ہیں ابن عمر کو جب کوئی سلام کرتا تو اسکے جواب میں زیادہ کہتے ایک بار میں پاس انکے آیا وہ بیٹھے تھے میں نے کہا السلام علیکم کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہم دو بارہ پاس انکے آیا اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہم تیسرے پاس انکے گیا میں نے کہا السلام علیکم

یعنی اس بات کی طاقت نہیں ہے کہ ہم ان کا بونٹیں جھڑون

بے ساتھ
رنہ حال سود

ہمارے
جو ہکو ملے

سلام کرے
یہ حدیث

اٹھنا چاہے

نے عو کے

س میں ہو کہ

ایک ہو گا اس

ن سے جدا ہو

کہتے تھے جو

ت یا د بو ار

تے ہیں کہ حضرت

درحمتہ اللہ وبرکاتہ کہا السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ وطیب صلوٰۃ ؛

باب فاسق پر سلام نہ کرے

۱۔ ابن عمرؓ نے کہا ہر لاشلسوا علی شراب الخمر یعنی شراب پینے والوں پر سلام نہ کرو یہی حکم باقی اسو فسق و فجور کا ہو م حسن نے کہا ہر لیس بلیک و بین الفاسق حرمۃ یعنی تیری اور فاسق کی بیچ میں کوئی وجہ رعایت کی نہیں ہے ہم علی بن عبد اللہ اسبرنج کو مکروہ رکستے تھے اور کہتے تھے کہ تم سلام نہ کرو اسپر جو یہ کہیل کہیلنا ہے یہ ایک فوج ہے جوئے کی فوج یہی حکم ہے سارے لوگوں کو لب کا کہ اگر چہ سر و شطرنج و ترد و گنجفہ و نحو ہا ہوتا ہو تو ان پر سلام نہ کرے

باب ترک نما سلام کا متخلق و صاحب معاصی پر

۱۔ علی مرتضیٰ کہتے ہیں حضرت ایک قوم پر گزرے انہیں ایک مرد متخلق بخلوق تھا انکی طرف رخماہ کر کے ان پر سلام کیا اور اس مرد کی طرف سے منہ پھیر لیا اُس نے کہا آپ نے مجھے اعرض کیا فرمایا بین عینہ جہر یعنی درمیان دو آنکھوں تیری کے ایک چنگاری آگ کی ہے حرف صراح میں کہا ہر خلوق بالفتح بوی خوش تخلیق طلا کردن بوی خوش و زعفران اتی مراد خلوق سے اس جگہ استعمال ایسے عطر کا ہے جس میں زعفران ہو اور جس سے کپڑے پڑاغ آئے حضرت نے اتنی بات پر اسکو سلام نہ کیا م عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص بن داؤد السهمی عن ابیہ عن جدہ کہتے ہیں کہ ایک مرد پاس حضرت کے آیا اُسکے ہاتھ میں ایک انگشتری سونے کی تھی حضرت نے اُسکی طرف سے منہ پھیر لیا اُس مرد نے جب کراہیت دیکھی تو جا کر وہ انگوٹھی پھیکدی اور ایک لوہے کی انگوٹھی پہنکر پاس حضرت کے آیا فرمایا یہ شر ہے یہ زیور ہے اہل نار کا اُس نے جا کر وہ بھی پھیکدی اور ایک انگوٹھی چاندی کی پہنکر آیا حضرت خاموش رہے ہم ابو سعید کہتے ہیں ایک مرد طرف سے بحرین کے پاس حضرت کے

آیا اور سلام کیا آپ نے کچھ جواب نہ دیا اُسکے ہاتھ میں ایک سونے کی انگوٹھی تھی اور حریر کا جب
پہنے ہوئے تھا وہ مردِ غمگین ہو کر چلا گیا اور اپنی بی بی سے شکایت کی اُسنے کہا شاید میرے جُبر
و خاتم کی وجہ سے ایسا کیا ہو تو انکو ہینک کر پر جا اُسنے ایسا ہی کیا حضرت نے جواب سلام
کا دیا اُسنے کہا میں ابھی آپ کے پاس آیا تھا آپ نے مجھے اعراض کیا فرمایا تیرے ہاتھ میں
ایک چنگاری تھی آگ کی کما تو میں بہت سی چنگاریاں لایا فرمایا ان ماجئت لیس باحد
اغنام حجارة الحرة ولكن یہ متاعِ حیات دنیا کی کہا پھر میں کس خیر کی مہرباؤں نہ فرمایا
چاندی یا پیتل یا لوہا

باب سلام کرنا امیر پر

۱- ابن شہاب کہتے ہیں عمر بن عبد العزیز نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی شہد سے پوچھا ابوبکرؓ
یوں کہتے تھے من ابی بکر خلیفۃ رسول اللہؐ پر عمرؓ لکھتے تھے من عمر بن
الخطاب خلیفۃ ابی بکر سب سے پہلے امیر المؤمنین کہنے لکھا کہا سیری داوی شفا ناکا
نے مجھے بیان کیا تھا اور وہ منجلہ مہاجراتِ اول کے تھی اور عمر بن خطاب جب بازار میں
آئے تو اُنکے پاس جاتے کہا عمر بن خطاب نے عامل عراقین کو لکھا کہ میرے پاس دو مرد
تیز اور شریف بیچ میں اُنسے کچھ حال عراق و اہل عراق کا دریافت کرو نگا صاحب عراقین نے
لبید بن ربیعہ و عدی بن حاتم کو روانہ کیا یہ دونوں مدینہ میں آئے اور اپنی راحلہ کو فخر مسجد
میں بٹھا لکر اندر مسجد کے گئے و ثمان عمرو بن عاص کو پایا اُنسے کہا ای عمر و ہمارے لئے اُذن
لو امیر المؤمنین عمر پر عمرو کو ذکرِ پاس عمر کے گئے اور کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین عمر نے
کہا ای ابن عاص تمکو یہ نام کس طرح سوجھا تم اس قول سے آپ کو بری کرو کہا ثمان لبید
بن ربیعہ و عدی بن حاتم آئے ہیں اُنہوں نے مجھے کہا انشاء اللہ لعلی امیر المؤمنین

پر سلام نہ کرو
نحرۃ یعنی
روہ رکستے
کے کی ف
سلام نہ کرے

چکر
تھا اُنکی طرف
نے مجھے عرض
کی طرف
اتنی مراد
رے پڑا
بن عمرو بن العاص
تہ میں ایک
کراہیت
آیا فرمایا
چاندی کی ہینک
س خمر کے

میں نے کہا واللہ تم دونوں نے اس نام میں ٹھیک کام کیا بیشک وہ امیر بن اور ہم مومنین میں
 اُس دن سے یہی لقب لکنا جاری ہو گیا ۴ عید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ معاویہ پہلی بار
 حج کو آئے اور وہ خلیفہ تھے انکے پاس عثمان بن حنیف انصاری آئے اور کہا السلام علیک
 ایہا الامیر ورحمۃ اللہ اہل شام نے اس امر کا انکار کیا اور کہا یہ کون منافق ہے جو تحت
 امیر المومنین میں قصر کرتا ہو عثمان نے اپنے دونوں زانو پر ہو کر کہا ای امیر المومنین ان لوگوں
 نے مجھ پر اُس بات کا انکار کیا جس سے تم خوب واقف ہو یہ نسبت انکے واللہ میں یہی
 تحت ابوبکر و عمر و عثمان کو کی اُن میں سے کسی نے اسکا انکار نہ کیا معاویہ نے اُس شخص
 کو جس نے اہل شام میں سے یہ گفتگو کی تھی کہا ٹھیر جاؤ یہ شخص جو کہتا ہو وہ بات تھی لیکن اہل شام
 میں یہ قتلہ حادث ہوئے انہوں نے کہا ہمارے سامنے ہمارے خلیفہ کی تحت میں یہ تقصیر
 مگر میں خیال کرتا ہوں تمکو ای اہل مدینہ کہ تم عامل صدقہ کو ایہا الامیر کہتے ہو معلوم جابر کہتے ہیں
 میں حجاج پر داخل ہوا میں نے اُس پر سلام نہیں کیا **ف** پہلے گذر چکا ہو کہ حضرت نے فاسق کا
 سلام نہ لیا اور یہ عدم تسلیم جو فاسق پر اس سے ثابت ہو اگر فاسق کو سلام نہ کرے یا اُسکے
 سلام کا جواب نہ دے تو گویا متبع سلف صلحا ہو اور اُس پر کوئی ملامت نہیں ہر کم تسمیہ بن
 خدیج کہتے ہیں مجھے یاد ہو کہ سب سے اول جس امیر کو فریاد سلام کیا گیا مغیرہ بن شعبہ باب الرجب
 سے باہر چلے انکے پاس ایک مرد کندہ کا آیا یہ نہ زعم کرتے ہیں کہ وہ ابو قرقہ کندہ تھا اُس نے
 اُن پر سلام کیا اور کہا السلام علیک ایہا الامیر ورحمۃ اللہ السلام علیکم مغیرہ نے اسکو مکروہ
 جانا اُس نے کہا السلام علیکم ایہا الامیر ورحمۃ اللہ السلام علیکم میں انہیں میں کا ہوں یا نہیں
 سماک راوی نے کہا پہر بعد اسکے مغیرہ نے اسکا اقرار کیا

تم جہانکے ہو انکے ہم بھی ہیں

وجہ بیگانگی نہیں معلوم

۵ زیاد بن ابی بن حمیر نے کہا جو کہ ہم روایع پر داخل ہوئے وہ انطا بلس پر امیر تھے ایک مرد آیا اُس نے اُن پر سلام کیا کہا السلام علیک ایہا الامیر روایع نے اُس سے کہا تو اگر مجھ پر سلام کرتا تو میں تیرے سلام کا جواب دیتا لیکن تو نے تو مسلم بن مخلد پر سلام کیا ہے اور مسلمہ مصر پر امیر تھے کہا تو انکے پاس جا وہ تیرے سلام کا جواب دینگے زیاد نے کہا تب سے جب کہی ہم آتے اور سلام کرتے اور روایع مجلس میں ہوتے تو یوں کہتے السلام علیکم:

باب سلام کرنا سوتے پر

۱۔ مقداد بن اسود کہتے ہیں حضرت رات سے آنے اور اس طرح سلام کرنے کہ سوتا نہ جاگتا اور جاگتا سن لیتا:

باب حیاک اللہ کا

اشعبی کہتے ہیں عمر نے عدی بن خاتم سے کہا حیاک اللہ من معرفۃ:

باب مرجبا کا

۱۔ عائشہ نے کہا فاطمہ آئیں وہ حضرت کی چال چلتی تھیں فرمایا مرجبا بابتی پر انگوا اپنی واہنی طرف بٹھایا یا ابی بن طرف ۲ علی مرتضیٰ نے کہا عمار نے حضرت سے اذن چاہا آپ نے اُنکی آواز پہچانکر کہا مرجبا یا الطیب الطیب:

باب سلام کا جواب کیونکر دینا

۱۔ ابن عمر کہتے ہیں ہم پاس حضرت کے سایہ درخت میں بیٹھے تھے درمیان مکہ و مدینہ کے کہ اتنے میں ایک اعرابی بڑا اجلت و اشد لوگوں کا آیا کہا السلام علیکم لوگوں نے کہا وعلیکم سلام ابوہ نے کہا ابن عباس چپ کوئی سلام کرتا تو کہتے وعلیک ورحمۃ اللہ ہم قید نے کہا ایک مرد نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ ۴ ابوذر کہتے ہیں

بنین میں
پہلی بار
سلام علیک
جو تحیت
ن لوگوں
میں سے
شخص
ن ہاں
تقصیر
ہے کہتے ہیں
حق کا
یا اسکے
میں
ب الرحۃ
اُس نے
اسکو بکرو
ت یا نہیں

میں پاس حضرت کے آیا جبکہ آپ نماز سے فارغ ہوئے سب سے پہلے میں ہی نے آپ کو تحیۃ اسلام
کی فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تو کن لوگوں میں سے ہر مہینے کما غفر میں سے ۴۷ عائشہ کنتی میں
حضرت نے فرمایا یا عائشہ ہذا جبریل یقرأ علیک السلام یعنی کما وعلیہ السلام
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تری مالا امری تریا بذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہ حدیث پہلے ہی گزر چکی ہے اس جگہ قصہ نام مقصود تھا اور اس جگہ جواب سلام مراد ہے ۵
معاویہ بن قرہ نے کہا ہر کہ میرے باپ نے مجھ سے کہا اے میرے بیٹے جب گزر کرے تجھے
کوئی مرد اور کہے السلام علیکم تو وعلیک مت کہہ تو گویا اسکو نہ مانا کہ ساتھ اس سلام
کے حالانکہ وہ اکیلا نہیں ہے وکن یون کہہ السلام علیکم

باب سلام کا جواب نہ دینا

۱۔ عبداللہ بن الصامت کہتے ہیں میں نے ابو ذر سے کہا کہ میرا گدڑ عبدالرحمن بن ام الحکم پر ہوا
تھا میں نے اُس پر سلام کیا انہوں نے مجھ کو کچھ جواب نہ دیا کہا اے ابن ابی تجیر اس سے کچھ نقصان
نہیں ہے تیرا جواب اسنے دیا جو اس سے بہتر ہو وہ ایک زشتہ ہے جانب میں میں ۲ عبداللہ نے
کہا ہر سلام ایک نام ہے اللہ کے ناموں میں سے اللہ نے اسکو زمین میں رکھا ہے تم اس نام کو
آپس میں پہلاؤ آدمی جب کسی قوم پر سلام کرنا ہو اور وہ اسکا جواب دیتی ہیں تو اسکو انپر ایک
درجہ فضل ہوتا ہے اسلئے کہ اسنے انکو سلام یاد دلایا اور اگر اسکو کسی نے جواب نہ دیا تو اسکو
وہ شخص جواب دیتا ہے جو ان سے بہتر و پاکیزہ تر ہو ہم حسن بصری کہتے ہیں تسلیم تطوع ہے اور رد
فریضہ ہے:

باب بخل کرنے کا سلام میں

۱۔ ابن عمرو نے کہا ہر کہ گدوب وہ ہے جو اپنی سو گند میں جوٹ بولے اور بخیل وہ ہے جو

سلام
جو سلام

۱۔ اللہ
تہ ۲

۱۔ ام
یعنی کہ

۱۔ اس
سلام

یا ابی
کنتی

اور یہ
میں تم

سوال
ابو ہاشم

منک
سلو کر

سلام میں نخل کرے اور چور دم ہو جو نماز پڑھائے ۲ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ ابنل مردم وہ ہے جو سلام میں نخل کرے اور انجیز مردم وہ ہے جو دعا سے عاجز ہو :

باب بچوں پر سلام کرنا

۱۔ انس بن مالک کا گذر اطفال پر ہوا آپ سلام کیا اور کہا حضرت انکے ساتھ اسی طرح کیا کرتی تھے ۲ عنبسہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ بچوں پر سلام کرتے تھے خط کتابت میں :

باب سلام کرنا عورتوں کا مردوں پر

۱۔ ام ثانی کہتی ہیں میں پاس حضرت کے گئی آپ نہا رہے تھے میں نے سلام کیا فرمایا یہ کون ہے میں نے کہا ام ثانی فرمایا مجھ کا ۲ حسن نے کہا ہر عورتیں سلام کرتی تھیں مردوں پر :

باب سلام کرنا عورتوں پر

۱۔ اسماء نے کہا حضرت مسجد میں گذرے ایک جماعت عورتوں کی بیٹھی تھی ہاتھ سے انکی طرف سلام کیا اور فرمایا ایا کن و کفران المنعین دو بار اسی طرح کہا ایک عورت بولی نعوذ باللہ یا نبی اللہ من کفران نعمہ اللہ فرمایا ان ایک کی تم میں بدت دراز ہوئی ہے پھر اسکو غصہ آتا ہے تو کہتی ہے واللہ میں اُس سے ایک ساعت بھی کہی خیر نہیں دیکھی ہے ہر کفران اللہ کی نعمتوں کا اور یہ ہر کفران منعین کا ۲ اسماء و خیر زید کہتی ہیں حضرت کا گذر مجھ پر ہوا میں اپنی ہم عمر لکیوں میں تھی ہم پر سلام کیا اور فرمایا ایا کن و کفران المنعین میں ان سب میں زیادہ جرأت والی تھی سوال پر میں نے کہا اے رسول خدا کیا ہے کفر منعین کا فرمایا لعل احد اکن تطول اہتمنا من ابویہا ثم یرزقہا اللہ نروجا و یرزقہا منہ ولدا فتغضب الغضبۃ فتکفر فتقول ما رأیت منک خیرا قط اسکا ترجمہ اوپر گذر چکا فقط ذکر ولد زیادہ ہے عورت سے شوہر کتنا ہی سلوک حسن اور معاشرت حسنی کرے جب خفا ہوگی تو سارا احسان بھول کر کفران کرے لگتی ہے

یہ خاصہ ہے اس نوع فاسد کا اور یہی کفران سبب ہے انکے دوزخ میں جانیکا بکثرت :

باب تسلیم خاصہ کا مکروہ ہونا

۱۔ طارق کہتے ہیں ہم پاس عبد اللہ کے بیٹے آئے کہ اتنے میں قدامت الصلوٰۃ کی آواز آئی وہ اور ہم ساتھ اُنکے کڑے ہو گئے مسجد میں آئے دیکھا لوگ رکوع میں ہیں مقدم مسجد میں تکبیر ککر رکوع کیا ہم چلے اور مثل اُنکے کیا اتنے میں گدرا ایک مرد تبرع کا ہوا اُسنے کہا السلام یا ابا عبد الرحمن کہا صدق اللہ وبلغ رسولہ جب ہم نماز پڑھ چکے تو وہ پہرے اور اپنے گھر والوں میں گھس گئے اور ہم اپنی جگہ میں بیٹھے رہے اُنکا انتظار کرتے تھے کہ وہ باہر نکلیں اتنے میں بعض ہمارے نے بعض سے کہا تم میں سے کون اُسے سوال کریگا طارق نے کہا میں پوچھوں گا پھر سوال کیا اُنہوں نے حضرت سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا ہر مین یدی السات تسلیم الخاصة و فشو النجاسة حتى تعین المرأة زوجها علی الجنان و قطع الاحام و فشو القلم و ظهور الشهادة بالزور و کتمان الشهادة الخ یعنی قیامت کے آنے سے پہلے یہ کام ہونگے سلام کرنا خاص شخص پر اور رواج سوداگری کا یہاں تک کہ عورت خاوند کی مدد ہوگی تجارت پر اور تانا توڑنا اور قلم یعنی دفتر کا رواج بڑھنا اور جو گئی گواہی کا ظاہر ہونا اور بھی گواہی کا مخفی کرنا **ف** یہ حدیث معجزہ ہے کہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی اب زمان حال میں موجود و مشہود ہے نسأل اللہ العافیۃ ۴ ابن عمر کہتے ہیں ان رجلا سال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ای الاسلام خیر قال نطعم الطعام و نقرأ السلام علی من عرفت و من لم نعرف اس حدیث کا ترجمہ گزر چکا ہے مقصود اس سے سلام کرنا ہی ہر آشنا و بیگناہ پر :

باب آیت حجاب کیونکر اتری ہی

۱۔ ابن شہاب کہتے ہیں مجھے انس نے کہا کہ جب حضرت مدینہ میں آئے میں دس برس کا تھا

میری مائیں مجھ کو حضرت کی خدمت پر کشتین میں حضرت کی خدمت کرتا دس برس کی عمر سے اور جب حضرت کا انتقال ہوا تو میں بیس برس کا تھا مجھ کو حال پردہ کا سب لوگوں سے زیادہ معلوم ہوا اور انزل حجاب کا اس طرح ہوا کہ حضرت نے زینب بنت جحش سے بنا کی اور صبح کو دولہ ہوئے اپنے قوم کو بلایا وہ کہا نا کہا کہ باہر نکلے ایک گروہ حضرت کے پاس دیر تک ٹھہرا حضرت کھڑے ہو کر باہر نکلے اور میں بھی باہر آیا تاکہ وہ لوگ باہر جائیں حضرت چلے میں بھی اُنکے ہمراہ چلا یہاں تک کہ حجرہ عائشہ کی چوکت تک آئے پھر گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہونگے حضرت پہرے اور میں بھی ہمراہ آپ کے پہرے یہاں تک کہ زینب پر داخل ہوئے دیکھا کہ وہ لوگ بیٹھے ہیں تب پہرے اور میں بھی ہمراہ آپ کے پہرے اور آستانہ حجرہ عائشہ تک پہنچے اور گمان کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہونگے تب پہرے اور میں بھی آپ کے ساتھ پہرے لوگ چلے گئے تب حضرت نے درمیان میرے اور اپنے پردہ ڈال دیا اور آیت حجاب نازل ہوئی :

باب ذکر عورات ثلاث کا

۱۔ ثعلبہ بن مالک قرظی پاس عبداللہ بن سوید انخی ابن حارثہ بن الحارث کے سوار ہو کر گئے اُنسے سوال عورات ثلاث کا کیا اور وہ اُس پر عمل کرتے تھے کہ تیرا کیا مطلب ہے کہ میں اپر عمل کرنا چاہتا ہوں کہ جب میں اپنے کپڑے دو پہر کو اتار کر کتا ہوں تو کوئی میرے گھر والوں میں سے جو حلم کو پہنچا ہو مجھ پر داخل نہیں ہوتا مگر میرے اذن سے مگر یہ کہ میں ہی اُسکو پکاروں یہ اُسکا اذن ہو اور نہ جسوقت کہ فجر ہو اور لوگ شناخت میں آئیں یہاں تک کہ نماز پڑھی جائے اور نہ جبکہ میں نماز عشا پڑھ کر اپنے کپڑے اتار کر سو رہوں

باب کہنا نامرد کا اپنی بی بی کے ساتھ

۱۔ عائشہ کہتی ہیں میں حضرت کے ساتھ جیس کہاتی تھی اتنے میں عمر بچے حضرت نے اُنکو پکارا

اور آئی
سجد میں کعبہ
سلام یا ابا
راپنے گھر
برکاتین تھے
نے کہا میں
یدی الساع
احام و
نے سے پہلے
وندکی مدد
سونا اور
ن حال میں
صلی اللہ
فت ومن
تہ پر
میں کا تھا

انہوں نے بھی کہا یا انکا ماتہ میری انگلی کو لگ گیا کہا جس لواطع فیکن ماسرا تنک
عین اسیر آیت حجاب آئی ۲۲ خولہ کتنی تھیں میرا اور حضرت کا ماتہ ایک برتن میں آیا گیا :

باب جب ایسی گھر میں داخل ہو جو آباد نہیں ہے

۱۔ ابن عمر کہتے تھے جب خانہ غیر مسکون میں جائے تو یوں کہے السلام علینا وعلی عباد اللہ
الصالحین ۲ ابن عباس نے کریمہ لا تدخلوا بیوتا غیروکم حتی تستأذنوا وتسلموا
علی اہلہا میں کہا ہو کہ اللہ نے اس سے استثناء کیا اور فرمایا لیس علیکم جناح ان
تدخلوا بیوتا غیروکم حتی تستأذنوا فیہا مناع لکم الی قولہ تلکون :

باب تمہارے مالیات تم سے اذن حاصل کریں

۱۔ ابن عمر نے کریمہ لیستأذنکم الذین ملکتم ایمانکم میں کہا ہو کہ یہ آیت واسطے مردوں
کے ہونے واسطے عورتوں کے :

باب قول اللہ تعالیٰ واذا بلغ الاطفال منکم بحکم

۱۔ ابن عمر کی بعض اولاد جب بالغ ہو جاتی تو بے اذن کے پاس انکے نہ آتی :

باب مان کے پاس اذن لیکر حاضر ہو

۱۔ علقمہ کہتے ہیں ایک مرد پاس عبد اللہ کے آیا کہا کیا میں اپنی مان پر اذن حاصل کروں
کہا تو ہر وقت میں اُسکا دیکھنا دوست نہ رکھتا ہو گا یعنی اذن لیکر جانا چاہئے :

باب باپ کے پاس اذن سچائے

۱۔ موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں میں ہمراہ اپنے باپ کے پاس اپنی مان کے گیا جب وہ اندر جانے لگی
میں بھی ساتھ ہوا میری طرف مڑ کر میرے سینہ میں لیک دھکا دیا جس سے میں اپنے سر میں
کے بل گر پڑا پھر کہا کہ تو بے اذن کے اندر آتا ہے :

لے جتنی کلمت
یعقلوا الاصلان
اذا اصابتہ مامقہ
وہوہ غفلة کا لفظ
والضربۃ غفلة
جمع الجوارح

باب اپنے باپ ولد پر اذن سی جائے

۱۔ جابر نے کہا ہے کہ آدمی اپنے ولد و ماں پر اذن سے جائے اگرچہ اسکی ماں بڑیا ہو

اسی طرح بہائی بہن باپ پر:

باب بہن کے پاس اذن لیکر جائے

۱۔ عطاء کتے بہن بیٹے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا میں اپنی بہن پر بھی اذن لون کماٹان میں
اس سوال کا اعادہ کیا اور کہا دو خواہر میری گو دین بہن میں انکی معونت کرتا ہوں اور
انپر خرچ کرتا ہوں کیا اُنسے اذن مانگوں کماٹان کیا تو دوست رکھا ہے کہ تو انکو برہنہ دیکھے پھر
یہ آیت پڑھی یا ایہا الذین امنوا الیستناذکم الذین ملکتم ایما نکم الی قولہ ثلث عورات
لکم حکم نہیں کیا انکو اذن کا مگر ان تین اوقات میں اور فرمایا واذ بلغ الاطفال منکم الحلم
الا تیر ابن عباس نے کہا اذن واجب ہے ابن جریج نے کہا یعنی لوگوں پر **ف** استئذان
کا حکم قرآن و حدیث میں بڑے شد و مد سے آیا ہے لکن یہ واجب یا سنت مودہ مثل حکم
منسوخ کے ہو گئی ہے اہل اسلام میں اس حکم کے پابند اب نظر نہیں آتے الامن علم اللہ
تعالیٰ اور جو مفسد ترک سے اس استئذان اور عدم حجاب نسوان کے بموجب احکام سنت و قرآن
عام و شائع ہو گئے ہیں جب تک کوئی شخص عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سا اہل اسلام کا سانشن
و امام نہو تب تک مرتفع ہونا ان مفسد و قباہ کا محال نظر آتا ہے:

باب بہائی پر استئذان کرے

۱۔ عبد اللہ نے کہا ہے آدمی اپنے ماں اور باپ اور بہائی و بہن پر استئذان کرے +

باب اذن چاہنا تین بار ہوتا ہے

۱۔ ابو موسیٰ اشعری نے عمر بن خطاب پر استئذان کیا انہوں نے اذن نہ دیا گویا وہی

کام میں مشغول تھے ابو موسیٰ چلے گئے عمر فارغ ہوئے کہا کیا میں نے آواز عبد اللہ بن قیس کی
 نہیں سنی ہے انکو آنے دو کما وہ تو چلے گئے تب انکو بلوایا ابو موسیٰ نے کہا ہکو یہی حکم ہوتا تھا
 کہا تم اسپر گواہ لاؤ و مجلس انصار کی طرف گئے اور اُن سے سوال کیا انہوں نے کہا گو اپنی گنا
 واسطے تیرے اس امر پر اگر اصغر ہمارا ابو سعید خدری تب وہ ابو سعید کو لے گئے عمر نے کہا
 حضرت کا یہ امر عجیب مخفی رہا محکومین دین نے بازاروں کے اس سے غافل رکھا یعنی میں تجارت
 کو جاتا تھا مجھے اس حکم کی خبر نہ ہوئی:

باب استیذان سوائی سلام کی ہی

۱- ابو ہریرہ نے حق میں اُس شخص کے جو سلام سے پہلے اذن چاہتا ہو کہا ہو کہ اُسکو اذن دینے
 جب تک کہ ابتدا یہ سلام نہ کرے ۲- دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ جب داخل ہوا اور السلام علیکم
 نہ کہا تو تو کہہ دے کہ شجر کو اذن نہیں ہے یہاں تک کہ تو گنجی لائے یعنی سلام کرے:

باب جبے اذن کے جہانکے تو اُسکی آنکھ پھوڑے

۱- حدیث ابو ہریرہ میں تھا آیا ہو کہ اگر کوئی مرد تیرے گھر میں جھانکے اور تو اُسکو نکلی مارے
 اُسکی آنکھ پھوڑ جائے تو تجھ پر کچھ گناہ نہیں ہے **ف** اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ اس
 صورت میں کوئی قصاص آنکھ پھوڑنے والے پر نہیں آتا یہ جہالت ہر ہی ۲- انس کہتے ہیں
 حضرت کثرے نماز پڑھتے تھے ایک مرد نے آپ کے گھر میں جھانکا آپ نے ایک تیر تر کش میں سے
 نکال کر اُسکی آنکھوں کی طرف سیدھا کیا

باب استیذان اسی نظریے کے لئے ہوئے

۱- اسہل بن سعد کہتے ہیں ایک مرد نے سوراخ باب سے جھانکا حضرت ایک مدری سے
 اپنا سر کھلاتے تھے جب اُسکو دیکھا فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھ کو دیکھتا ہو تو میں اُس چہری سے

تیری آنکھ کو زخمی کرتا پہ فرمایا اذن تو اسی نظر کے لئے مقرر کیا گیا ہے اس نے کہا ایک دن
نے حضرت کی کوٹھری میں درار کی راہ سے جہانکا حضرت نے اسکی طرف ایک تیر سید کیا اسنے

اپنا سر باہر نکال لیا :

باب سلام کا مرد کا مرد پر اندر گھر کے

۱- ابو موسیٰ کہتے ہیں میں نے عمر پر استیذان کیا تین بار مجھے اذن نہ دیا میں پہر کر چلا آیا مجھے بلوایا
اور کہا اے عبداللہ تیر سبخت گذرا ہو گا کہ تم میرے دروازے پر رڑکے کڑے رہو سو تم جان لو
کہ لوگوں کا حال یہی ہو کہ انپر رکارہنا تیرے دروازے پر سبخت گذرنا ہی میں نے کیا ہے تو تین بار
اذن چاہا تھا جب مجھ کو اذن نہ ملا تب میں پہر آیا کہا تم نے یہ کس سے سنا ہو میں نے کہا نبی صلیم سے
کہا تم نے حضرت سے سنا جو میں نے نہیں سنا تم اگر اس پر کوئی بیحد میرے نزدیک نہ لاؤ گے تو میں تمکو مبرا
دو گھنٹوں کے بعد سے نکل کر پاس کچھ نفر انصاء کے آیا وہ مسجد میں بیٹھے تھے میں نے اُن سے پوچھا
اُنہوں نے کہا کیا اس میں کوئی شک کر گیا میں نے خبر دی کہ عمر یوں کہتے ہیں تب اُنہوں نے کہا
لا یقوم معک الا اصغرنا اسوقت ابو سعید خدری یا ابو مسعود میرے ہمراہ پاس عمر کے
گئے اور کہا کہ ہم ہمراہ حضرت کے باہر نکلے تھے آپ سعد بن عبادہ کے پاس جانا چاہتے تھے یہاں
کہ جب اُنکے پاس آئے سلام کیا آپ کو اذن نہ دیا پہر دوبارہ سلام کیا پہر سہ بارہ جب اذن نہ ملا
تب فرمایا قضینا ما علینا اور پہر کڑے ہوئے اتنے میں سعد نے آیا اور کہا اے رسول خدا
قسم ہو اسکی جس نے تمکو حق سے بھیجا ہو تم نے جتنی بار سلام کیا میں نے سنا اور جواب دیا و لکن میں نے چاہا
کہ آپ بہت سے سلام مجھ پر کریں اور میرے گھر والوں پر تب ابو موسیٰ بولے وا اللہ میں
امین تھا حضرت کی حدیث پر عمر نے کہا ہاں و لکن میں نے یہ چاہا کہ خوب ساٹھونک

بجالون :

اللہ قبر میں کی
سو ہی حکم ہوتا تھا
نے کہا گو اپنی گجیا
لئے عمر نے کہا
سایہ میں تجارت

سکو اذن نہ
اور السلام علیکم

طوری

نفری مارے

بہر کراس

نس کہتے ہیں

ترکش میں

۲

دری سے

س چہری سے

باب پکارنا آدمی کا اذن ہے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جب بلایا گیا ایک تمہارا اور آیا ہمراہ قاصد کے تو یہ اذن ہے
 ۲۔ دوسرا لفظ انکار تھا یہ ہو کہ رسول الرجل الى الرجل اذنه ع ابو العلاء کہتے ہیں
 میں پاس ابو سعید خدری کے گیا سلام کیا مجھے اذن نہ دیا پر میں سلام کیا پر اذن نہ دیا پر
 تیسری بار سلام کیا اور میں نے چلا کر کہا السلام علیک یا اهل الدار تب ہی اذن نہ دیا تب
 میں ایک کنارہ ہو کر بیٹھ گیا میرے پاس ایک غلام آیا اور کہا آدمین گیا مجھے ابو سعید نے کہا
 سن لے اگر تو زیادہ کرتا تب بھی تجھ کو اذن نہ ملتا میں نے اسے حال تبرنوں کا بوجھا جس چیز کا میں نے
 سوال کیا کہا حرام ہے یہاں تک کہ میں نے جتنی مشک کا سوال کیا کہا حرام ہے محمد رادی حدیث
 کہتے ہیں کہ اس کے سر پر ایک چمڑا لکڑا لکڑا ٹکڑا منہ نہ کر دین:

باب دروازے کے پاس کیونکر کھڑا ہو

۱۔ عبداللہ بن بسر صحابی حضرت کے ہیں وہ کہتے ہیں جب دروازے پر آوے اور اذن لینا
 چاہے تو سامنے نہ کھڑا ہو دائیں بائیں کھڑا ہو اگر اس کو اذن ملے بہتر ورنہ پھر کھڑا جائے:

باب اذن مانگنے پر اگر یہ کہہ کہ میں آتا ہوں تو کہاں بیٹھے

۱۔ معاویہ بن خدیج نے کہا ہے کہ میں نزدیک عمر بن خطاب کے گیا اذن چاہا مجھے کہا تم اپنی
 جگہ پر رہو یہاں تک کہ وہ تمہارے پاس آئیں تب میں دروازے کے قریب بیٹھ گیا وہ باہر
 نکل کر میرے پاس آئے اور پانی منگوا کر وضو کیا پھر سوزن پر مسح کیا میں نے کہا ای امیر المؤمنین
 کیا یہ مسح بول سے کیا ہے کہ بول اور غیر بول سے:

باب دروازے کا ٹھونکنا

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں حضرت کے ابواب تاخون سے ٹھونکے جاتے تھے:

باب بی اذن کے داخل ہونا

۱۔ صفوان بن امیہ نے کلدہ بن خیل کو پاس حضرت کے فتح میں لبث و جدایا وضفا میں دیکھ
 بیجا۔ ابو عاصم نے کہا یعنی بقل حضرت اعلیٰ و اوی میں تے کلدہ نے سلام کیا نہ اذن
 مانگا حضرت نے فرمایا پھر جا اور کہہ السلام علیکم کیا میں آؤں و ذلک بعد ما اسلوا صفوان
 لکن امیہ نے سماعت اپنی کلدہ سے ذکر نہیں کی ہر ۲ حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ جب نگاہ
 داخل کی تو اب اذن نہیں ہے :

باب جب کہا کیا میں آؤں اور سلام نہ کیا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے تھے جب یہہ کہا کیا میں داخل ہوں اور سلام نہ کیا تو کہہ کہ مت آجبتک کہ
 تو کبھی نہ لائے میں نے کہا کیا سلام کرے کہا ان ایک مرد بنی عامر کا پاس حضرت کے آیا اور
 کہا کیا میں داخل ہوں حضرت نے جاریہ سے فرمایا کہ کل کر کہہ کہہ السلام علیکم
 اداخل کیونکہ اُس نے اچھی طرح استیذان نہیں کیا اُس مرد نے قبل باہر آنے جاریہ کے
 سن لیا کہا السلام علیکم اداخل فرمایا و علیک اداخل میں اندر گیا اور میں نے کہا تم کیا چیز
 لائے ہو فرمایا میں نہیں لایا پاس تمہارے مگر خیر لیکر آیا میں تم پاس کہ تم اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت
 اور لات و عزی کی پوجا نہ کرو اور رات دن میں پانچ نمازیں پڑھو اور سال میں ایک ماہ روزہ
 رکھو اور اس گھر کا حج کرو اور اپنے اغنیاء کے مال میں سے کچھ لیکر اپنے فقراء کو دو میں
 کہا کوئی ایسا علم ہی ہے جسکو تم نہیں جانتے ہو فرمایا اللہ بہتر جانتا ہے اور بعضا علم ایسا ہے جسکو
 کوئی نہیں جانتا مگر اللہ پانچ چیزیں ہیں جسکو کوئی سوا اللہ کے نہیں جانتا ہر ان اللہ عندہ علم
 الساعة وینزل الغیث و یعلم ما فی الاہرام و ما تدری نفس عاذا تکسب غدا و ما
 تدری نفس لای ارض قنوت :

ابو ہریرہ کہتے تھے
 جب اللہ تعالیٰ نے اس کو
 اس کی عبادت کی

تو یہہ اذن ہو
 زانیہ کہتے ہیں
 نہ دیا پھر
 نہ دیا تب
 سعید نے کہا
 میں چیز کا میں
 وی حدیث

و اذن لینا
 با جائے :
 جیسے
 کہہ کہ تم اپنی
 یہہ گیا وہ باہر
 اس میں کوئی

تھے :

باب استیذان جس طرح کرے

۱- ابن عباس نے کہا ہے کہ عمر نے حضرت پر استیذان کیا کہا السلام علی رسول اللہ
السلام علیکم کہا عمر داخل ہوئے

باب کسی نے کہا کون کہا میں ہوں

۱- جابر کہتے ہیں میں پاس حضرت کے آیا دربارہ ایک قرض کے جو میرے باپ پر تھا میں نے
دروازہ کھڑکھڑایا فرمایا یہ کون ہو میں نے کہا میں ہوں فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا اس کہنے
کو کہ وہ کہنا ۲ بریدہ نے کہا حضرت مسجد کو گئے اور ابو موسیٰ پڑھ رہے تھے فرمایا یہ کون
ہو میں نے کہا میں ہوں بریدہ جعلت فداک فرمایا قدا عطا ہذا منہا راض منہا لادواؤ

باب اذن چاہنی پر کہا ادخل بسلام

۱- عبدالرحمن بن جعدان کہتے ہیں میں ہمراہ ابن عمر کے تھا ایک گروہ والوں پر استیذان کیا
کہا ادخل بسلام وہ داخل ہونے سے انہیں روک گئے :

باب نظر کرنا گھروں میں

۱- ابو ہریرہ کا لفظ فقہا یہ ہے اذا دخل البصر فلا اذن ۲ مسلم بن نذیر نے کہا ہے کہ ایک
مرد نے خدیفہ پر استیذان کیا اور جہانکا اور کہا میں آؤں خدیفہ نے کہا تیری آنکھ تو داخل
ہو چکی اور تیری است یعنی کون نہیں داخل ہوئی تو کس لئے داخل ہوتا ہے ایک مرد نے کہا
میں اپنی ماں پر اذن چاہتا ہوں اگر اذن نہ دے گی تو تو میرا دیکھے گا سلم الش بن مالک
کہتے ہیں ایک گنوار گھر پر حضرت کے آیا دروازے کی درار سے آنکھ لگائی حضرت نے تیر
اٹھایا یا کوئی نوکر لکڑی اور اس گنوار کا قصد کیا تاکہ اس کی آنکھ پھوڑ دین وہ چل دیا فرمایا
اگر تو میرا رہتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ دیتا ۳ عمر بن خطاب نے کہا ہے من حلا عینہ من

قاحت بیت قبل ان یؤذن له فقد فسق یعنی جس نے صحن خانہ کو آنکھ سے جھانکا اذن سے پہلے تو وہ فاسق ہوا ۵ ثوبان مولای حضرت نے رفعا کہا ہر حلال نہیں ہر کسی مرد مسلمان کو کہ نظر کرے جو بیت کی طرف یعنی اندر گھر کے یہاں تک کہ اذن مانگے اگر اُس نے یہ کیا تو گویا وہ گھر میں گھس آیا اور امانت نہ کرے کسی قوم کی پر خاص کرے اپنی جان کو ساتھ دعا کے اُنکو چھوڑ کر یہاں تک کہ نماز پڑھ کر پہرے اور نماز نہ پڑھے اور وہ روکنے والا ہو یعنی بول و براز کا یہاں تک کہ سبک ہو جائے ابو عبد اللہ یعنی بخاری رح نے کہا ہر صبح

ما روی فی هذا الباب هذا الحديث انتهى

باب فضیلت اُسکی جو اپنے گھر میں سلام کی ساتھ داخل ہوا

۱۔ ابو امامہ نے رفعا کہا ہر تین شخص ہیں سب ضامن ہیں اللہ پر کہ اگر زندہ ہے کفایت کیا جائے اور اگر مر جائے بہشت میں جائے جو شخص داخل ہوا اپنے گھر میں سلام کر کے وہ ضامن ہے اللہ پر اور جو نکلا طرف مسجد کے وہ ضامن ہے اللہ پر اور جو نکلا راہ خدا میں وہ ضامن ہے اللہ پر اور ضامن سے اس جگہ مضمون ہے ۲ جابر کہتے تھے تو جب اپنے اہل پر داخل ہوا پھر سلام کر تھیں من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ ابو الزبیر راوی کہتے ہیں میں نے اسکو نہیں دیکھا مگر تاویل قولہ تعالیٰ واذا حیبتہم بفتحہم فحیوا با حسن منہا اور ڈوھا

باب گھر میں داخل ہوئے وقت اگر اللہ کا ذکر نہیں کرتا

تو اس گھر میں شیطان شب بھر کرتا ہی

۱۔ جابر نے رفعا سنا کہا ہر آدمی جب اپنے گھر میں گیا اور وقت داخل ہونے کے اللہ کا ذکر کیا اور وقت کہانے کے تو شیطان کہتا ہر تمہارے لئے خواجگاہ اور طعام شام نہیں ہے اور جب داخل ہوا اور اللہ کا ذکر نہ کیا وقت دخول کے شیطان کہتا ہر تمہارے شب بیتی

رسول اللہ

پہرے پر تھائیے

گو یا اس کہنے

فرمایا یہ کون

حضرت ابراہیم

استیذان کیا

نہے کہا ہر ایک

ری آنکھ تو داخل

یکمرونے کہا

ش بن مالک

حضرت نے تیر

بن وہ چلے یا فرمایا

عینہ من

پائی اور جب وقت طعام کے ذکر نہ کیا تو کہتا ہوں تمہیں نصیبیت و عشاء و نون پائے و
حدیث دلیل ہر اس پر کہ ذکر اللہ دافع تصرف شیاطین ہر چیز سے اور عدم ذکر سے تسلط
اُسکا ہر کام میں انسان کے ہونا ہر خواب ہو یا طعام یا نحوہا

باب کس چیز میں استیذان نہ کرے

۱۔ اعمین خوارزمی کہتے ہیں میں نزدیک انس بن مالک کے آیا وہ اپنی دہلیز پر بیٹھے تھے
اُنکے ساتھ کوئی نہ تھا میرے صاحب نے اُن پر سلام کیا اور کہا میں آؤں انس نے کہا
ادخل هذا مکان لا یستأذن فیہ احد آویہ ایسی جگہ ہو کہ یہاں کوئی اذن نہیں
لیتا ہر پہر ہمارے سامنے کھانا لاکر کھا رہے تھے کیا یہ ایک عیشِ ندیمین کا لائے آپ بھی
پیا اور ہلکوبھی بلایا:

باب اذن مانگنا بازار کی دوکانوں میں

۱۔ مجاہد نے کہا ابن عمر بیوت سوق پر استیذان نہ کرتے مراد بیوت سے دوکانیں اور کوٹھیاں
ہیں تجارت کی کہ اُن میں جانے کے لئے حاجت استیذان کی نہیں ہر سال عطا لے کھا اب غ
نہارا کی چتری میں اذن لیکر جاتے:

باب گھوڑے پر کیونکر اذن لے

۱۔ ابو عبد اللہ مولائی ام سسکین دختر عاصم بن عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ مجھے میری مولا
نے پاس ابو ہریرہ کے بھیجا وہ میرے ہمراہ آئے جب دروازے پر کھڑے ہوئے
کہا اندر آیم مولا نے کہا اندرون ایسا ہریرہ میرے پاس ملاقاتی آتے ہیں بعد عشا
کے کیا میں اُن سے بات چیت کروں کہا ان کو جب تک کہ تو نے وتر نہیں پڑھا ہے نہ جب تو
وتر پڑھ لے تو بعد وتر کے کوئی بات نہیں ہے:

باب ذمی اگر خطمین سلام لکھے تو اُس کا جواب

۱۔ ابو عثمان ہندی کہتے ہیں ابو موسیٰ نے رہبان کو لکھا اُس خطمین اُن پر سلام کیا کہا گیا کہ تم اُن پر سلام کرتے ہو اور وہ کا وہین کہا اُس نے مجھے لکھا تھا اور مجھ پر سلام کیا تھا میں نے اُس کا جواب دیا ہے :

باب اہل ذمہ سے ابتداء سلام نہ کری

۱۔ ابوبصرہ غفاری رفعاً کہتے ہیں کہ میں کل یہود کے پاس سوار ہو کر جاؤنگا تم اُن سے ابتدا بسلام نہ کرنا جب وہ تم پر سلام کریں تو تم وعلیکم کہنا یہ حدیث دوسرے طریق سے بھی سمعاً آئی ہے حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہوا اہل کتاب کو ابتداء بسلام نہ کرو اور انکو مضطر کرو طرف اضیق طریق کے :

باب ذمی پر اشارے سے سلام کرنا

۱۔ علقمہ نے کہا عبداللہ نے دو ماقین پر اشارے سے سلام کیا اُس کہتے ہیں ایک یہودی کا گذر حضرت پر ہوا اُس نے کہا السلام علیکم آپ کے اصحاب نے سلام کا جواب دیا اُس نے کہا السلام علیکم اُس یہودی کو پکڑا اُس نے اقرار کیا فرمایا اسکے جواب میں وہی کہو جو اس نے کہا ہے :

باب اہل ذمہ پر کس طرح رد کریے

۱۔ ابن عمر رفعاً کہتے ہیں کہ جب کوئی یہود تم پر سلام کرے تو وہ السلام علیکم کہتا ہو تم وعلیکم کہو ابن عباس نے کہا جواب دو سلام کا یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی یہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذ احییہم بخجۃ فجیوا یا حسن منہا اورد وہا ف معلوم ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو عام رکھا ہوا اہل اسلام و اہل کتاب سے :

پائے ف
کرسے تسلط

پر بیٹھے تھے
نے کہا
یٰ اذن بنین
لئے آپ بھی

لین اور کوہیا
طائے کہا ابن عمر

مجھے میری مولا
پر کٹرے ہوئے
تے بن بعد عشا
پر ہوا ہر جب تو

باب سلام کرنا ایسی مجلس چسپین میں مسلم مشترک و نون ہون

۱۔ اسامہ بن زید کہتے ہیں حضرت ایک حمار پر سوار ہوئے اُسپر ایک زین تھا اور قتیفہ خدیجہ اسامہ کو اپنی روئیٹ کیا اپنے چچے سوار کر لیا سعد بن عبادہ کی عیادت کو گئے تھے آپ کا گدرا ایک مجلس پر ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بن سلول تھا قبل اسکے کہ وہ دشمن خدا اسلام لائے تھے مجلس میں اخلاط تھے مسلمین و مشرکین اور عبادہ اوثمان کے حضرت نے اُسپر سلام کیا:

باب اہل کتاب کو کیونکر لکھئے

۱۔ ابوسفیان نے ابن عباس کو خبر دی کہ ہر قتل ملک روم نے اُنکو بلایا پھر حضرت کا خط منگوایا جبکہ حضرت نے ہمراہ وحیہ کلبی کے طرف عظیم بصری کے بھیجا تھا اور اُس نے پاس ہر قتل کے ارسال کیا تھا اُس خط کو پڑھا اُسین یہ لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد بن عبد اللہ ورسولہ الی ہر قتل عظیم الروم سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوك بدعاية الاسلام اسلم لتسلم ثوبك الله اجرک مرتین فان تولیت فان علیک انما الایسیین ویا اهل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم الی قولہ اشهدوا بانا مسلمون :

باب اہل کتاب کا السلام علیکم کہنا

۱۔ جاریہ کہتے ہیں کچھ لوگوں نے یہودیوں سے حضرت پر سلام کیا اور کہا السلام علیک فرمایا علیکم عائشہ کو غصہ آیا اور کہاتے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا کہا مان سنا میں نے اُنکو جو جواب دیا وہ قبول ہوگا اور اُنکا کہنا ہمارے حق میں قبول ہوگا :

باب اہل کتاب کو طرف اضیق طریق کی مضطر کرے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا جب تم مشرکین کو راہ میں ملو تو ان سے ابتدا پر سلام نہ کرو اور اُنکو طرف اضیق طرق کے مضطر کرو :

باب ذمی کو گس طرح دعا دیے

۱۔ عقبہ بن عامر جہنی کا گزرا ایک مرد پر ہوا اسکی ہیئت مسلمان کیسی ہیئت تھی اسنے سلام کیا انہوں نے جواب دیا وعلیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غلام نے کہا یہ تو نصرانی ہے عقبہ اٹھ کر اسکے پیچھے گئے اور اسکو پایا اور کہا رحمۃ اللہ وبرکاتہ منین پر ہے لیکن احوال اللہ حیاتک والکرمالک وولدک ابن عباس نے کہا اگر فرعون مجھ سے کہے باریک اللہ فیک تو میں ہی فیک کمون اور فرعون مڑ چکا ہو ہم ابو موسیٰ کہتے ہیں یہود حضرت کے پاس حنین تھے اس امید پر کہ حضرت انکو پر حکم اللہ کہیں آپ کہتے یہدیکہ اللہ ویصلح بالکون

باب نصرانی پر سلام کرنا اور پچھانا نہیں

۱۔ ابن عمر کا گزرا ایک نصرانی پر ہوا اسکو سلام کیا انکو خبر دی کہ یہ نصرانی ہے جب یہ بات معلوم ہوئی پھر کر آئے اور کہا کہ میرا سلام مجھ پر ہر دے

باب یون کہنا کہ فلان تمکو سلام کہتا ہے

۱۔ عائشہ نے کہا کہ حضرت نے اسنے فرمایا جبریل یقرء علیک السلام کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ

باب کتاب کا جواب دینا

۱۔ ابن عباس نے کہا ہوائی لاری بجواب الکتاب حقاً کرم السلام یعنی جیسے سلام کا جواب دینا ضرور ہے اسی طرح خط کا جواب دینا بھی ضرور ہے

باب خط لکھنا عورتوں کو اور جواب انکا

۱۔ عائشہ بنت طلحہ کہتی ہیں میں نے عائشہ سے کہا اور میں انکی گود میں تھی اور لوگ پاس انکے ہر شہر سے آتے تھے شیوخ میرے پاس نوبت بہ نوبت آتے بسبب میرے مکان کے

یون

گزار ایک

نے اس

کا خط

پاس پہل

عبداللہ

دعا

یسی

یون

یون

یون

یون

یون

یون

یون

یون

یون

یون

یون

یون

یون

یون

یون

یون

یون

نزدیک عائشہ کے اور جو ان لوگ مجکو ہدیہ بھیجتے اور شہرون سے خط لکھتے میں عائشہ سے
کتی اور خالد یہ فلاں شخص کا خط اور تحفہ پر مجھے فراتین کہ ایڑ کی تو جواب اس کے خط کا
دے اور تحفہ کا عوض کر اگر تیرے پاس ثواب نہ ہو یعنی کچھ بدلا کرنے کو تو میں مجکو دون پر
وہ مجکو دیتین :

باب شروع خط کس طرح لکھتے

۱- عبد اللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ابن عمر نے عبد الملک بن مروان کو خط لکھا اُن نے بعیت
کرتے تھے سو اس طرح لکھا بسم الله الرحمن الرحيم عبد الملك امير المؤمنين
من عبد الله بن عمر سلام عليك فاني احمل اليك الله الذي لا اله الا هو واقراك
بالسمع والطاعة على سنته الله وسنته رسوله فيما استطعت :

باب اما بعد کا

۱- زید بن اسلم کہتے ہیں مجکو میرے باپ نے پاس ابن عمر کے بھیجا میں نے ان کو دیکھا لکھتے تھے
بسم الله الرحمن الرحيم اما بعد ہشام بن عروہ کہتے ہیں میں نے حضرت کے رسائل دیکھے
جس کے لافہ کو کہولا اما بعد تھا :

باب شروع کرنا خطوط کا بسم الله الرحمن الرحيم سے

۱- خارجہ بن زید کبراء آل زید بن ثابت سے راوی ہیں کہ زید نے یوں خط لکھا تھا بسم
الرحمن الرحيم عبد الله معاوية امير المؤمنين من زید بن ثابت سلام عليك
امير المؤمنين ورحمة الله فاني احمل اليك الله الذي لا اله الا هو اما بعد ابو سحر
جبریری کہتے ہیں ایک شخص نے حسن سے قراءت بسم الله الرحمن الرحيم کو پوچھا کہ اے خداوند والے
یعنی یہ آغاز خطوط ہے :

باب خط میں گیس سے شروع کرئیے

۱۔ نافع کہتے ہیں ابن عمر کو کچھ کام تھا معاویہ سے چاہا کہ اُنکے نام خط لکھیں لوگوں نے کہا تم معاویہ کے نام سے شروع کرو یہاں تک لوگ لگے رہے کہ انہوں نے یون لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الی معاویہ ۲ انس ابن سیرین کہتے ہیں یزید ابن عمر کی طرف سے خط لکھا جس سے کہا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم ایا بعدای فلان ۳ دوسرا لفظ انس بن سیرین کا یہ ہے کہ ایک شخص نے سامنے ابن عمر کے یون لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم فلان اسکو منع کیا اور کہا کہ بسم اللہ یہاں سے لے ہو ہم اس جگہ حدیث خارجہ بن زید و بارہ خط زید بن ثابت بناوا معاویہ پہلے گزرجلی ہو ۵ ابوہریرہ کہتے ہیں حضرت نے ذکر کیا کہ ایک مرد تھا بنی اسرائیل میں الحدیث اسکو اُسکے دوست نے خط لکھا من فلان الی فلان **ف** حضرت کے رسول و کتب بنام ملوک وغیرہ اسی عنوان سے ہوتے تھے اور صحابہ سے الی فلان بن فلان بھی ثابت ہو معلوم ہوا کہ اس امر میں توسیع ہو جس طرح چاہے لکھے اور بدایت بسمہ و حمد سے کرے پھر ابا بعد لکھ کر مطلب لکھے خطوط میں ذکر کتابت حمد خدا کا آیا ہو لکن تحریر کرناعت وغیرہ کا ثابت نہیں ہے

باب کیف اصبحنا

۱۔ محمود بن لبید کہتے ہیں جب دن خندق کے سعد کی رگ اکھل میں زخم آیا اور وہ ثقیل ہو گئے تو انکو پاس ایک عورت کے جسکو رفیدہ کہتے تھے نقل مکان کرایا وہ عورت زخیوں کی دوا دار کر فی تھی حضرت جب گزر کرتے فرماتے کیف امسیت اور صبح کو کیف اصبحنا کہتے وہ اپنا حال بیان کرتے ۲ ابن عباس کہتے ہیں علی بن ابی طالب پاس سے حضرت کے اُس بیماری میں نکلے جس میں حضرت نے وفات پائی لوگوں نے کہا اے ابی حسن حضرت کیسے ہیں کہا اصبحنا بحمد اللہ بارئاً عباس بن عبدالمطلب نے علی کا ہاتھ پکڑ کر کہا تنے آپ کو دیکھا

تم واللہ بعد تین کے بندہ عصا ہو گئے اور میں واللہ حضرت کو دیکھتا ہوں کہ غفر یہ اس
مرض میں وفات پائیں گے یہ اسلئے کہ میں وجوہ بنی عبد المطلب کو وقت موت کے پہچانتا ہوں
تم ہکو پاس حضرت کے لیچلو ہم جا کر دریافت کریں کہ یہ امر کس میں رہے گا اگر ہم میں رہے
تو ہکو معلوم ہو جائے اور اگر ہمارے غیر میں رہے تو ہم حضرت سے اس بارہ میں گفتگو کریں و
ہکو وصیت کریں علی نے کہا واللہ اگر مجھے سوال کیا اور حضرت نے ہکو منع کر دیا تو لوگ پہر بعد
اسکے کہی ہکو زندگی گئے اور میں واللہ ہرگز یہ سوال حضرت سے نہیں کرنے کا **ف** عباس
رضی اللہ عنہ نے جوابات چاہی تھی وہ اللہ نے بے سوال انکو عطا کی یعنی امر خلافت منحصر
قریش میں رہا اور خلافت نسل عباس میں آئی حضرت کی دعا اللهم اجعل الخلافة في عقبه
کا ظور ہوا اور علی رضی اللہ عنہ نے جو کہ سوال سے پہلو تھی کی اسلئے انکی نسل بھی بحکم الولد

لابیہ صنیۃ امارت سے ہمیشہ علیہ رہی

باب آخر کتاب میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ لکھنا

اور یہ لکھنا وکتب فلان ابن فلان لعشر بقین من الشهر

۱- ابو الزناد نے یہ رسالہ خارج بن زید اور کبراء آل زید سے اخذ کیا تھا بسم اللہ الرحمن
الرحیم لعبد اللہ معاویہ امیر المؤمنین من زید بن ثابت سلام علیک یا امیر المؤمنین
ورحمۃ اللہ فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا هو اما بعد فانک تسألنی عن میراث
المجد والافقہ فذكر الرسالہ وسأل اللہ الہدی والحفظ والتثبت فی امرنا کلمہ و
نعوذ باللہ ان نضل او نجهل او نکلف ما لیس لنا بعلوم والسلام علیک امیر المؤمنین
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرۃ وکتب وصیب یوم الخمیس لثنتی عشرۃ بقیت من
رمضان سنۃ اثنین واربعین **ف** حسن اتفاق سے آج کہ ۱۲ رمضان ۱۳۱۲ ہجری

روز شنبہ ہی میں یہ رسالہ جو ماہ رمضان ۱۲۸۵ء میں لکھا گیا تھا اس جگہ نقل کیا یہ روایت
دلیل ہے اس بات پر کہ خط کو بسم اللہ و حمد لہ سے آغاز کرنا اور اباعد لکھ کر مضمون کو بیان کرنا
پہر سلام پر ختم خط کرنا اور نام کا تب کا بقید تاریخ یوم و ماہ و سنہ لکھنا مجملہ آثار سلف صالحہ پر

باب کیف انت کا

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں عمر بن خطاب کو ایک شخص نے سلام کیا اُسکو جواب سلام کا
دیکر اُس سے پوچھا کیف انت یعنی تو کس طرح ہو اُس نے کہا الحمد للہ الیک عمر نے کہا
هذا الذی اردت منك یعنی میری غرض اس سوال سے یہی تھی کہ تو اُس کے جواب

میں اللہ کی حمد کرے :

باب جب کوئی کہی کیف اصحت تو اُس کا جواب کس طرح دے

۱۔ جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں حضرت سے کہا تھا کیف اصحت فرمایا بخیر من قوم الشہداء
جنازة ولم یجودوا اور فیما یعنی میں صبح کی خیریت سے بہ نسبت اس قوم کے جو نہ کسی
جنازہ پر حاضر ہوئی اور نہ اُسے کسی مریض کی عیادت کی ۲۔ ماجر صانع کہتے ہیں میں پاپس
ایک شخص کے اصحاب آنحضرت سے بیٹھا تھا وہ شخص ایک حضرمی اور ضخیم آدمی تھے جب
کوئی اُسے کہتا کیف اصحت یعنی تم کیسے ہو تو وہ کہتے لا تشک باللہ یعنی ہم کسی شے
کو اللہ کا شریک نہیں کرتے ہیں ہم سیف بن وہب نے کہا ابو الطفیل نے مجھ سے پوچھا
کہ انی علیک یعنی تیری کیا عمر ہو میں نے کہا انا بن ثلث وثلثین یعنی میں ۳۳ سالہ ہوں کہا کیا
میں تجھ کو وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے خلیفہ بن الیمان سے سنی ہو ایک مرد محارب خصمہ سے
جسکو عمر بن مصلح کہتے تھے اور اُسکو صحبت تھی اور وہ اُس دن میری عمر کا تھا اور میں تیری عمر
کا تھا آج کے دن ہم پاس خلیفہ کے مسجد میں آئے اور میں آخر قوم میں بیٹھا عمر و چکر سامنے

و غفر لہ
سکے پچھتاہوں

رحم میں ہے

نقل کریں و

تو لوگ پہرید

عباس

ملاقات مختصر

فہ فی عقبہ

بی حکم الولد

منا

سم الله الرحمن

میر المؤمنین

لنی عن میراث

امنا کله و

امیر المؤمنین

بہتیت من

مان ۲۳ ہجری

خدیفہ کے کٹر اہوا اور کہا کیف اجمعت یا کیف امسیت یا عبد اللہ کہا احمل اللہ یعنی
 الحمد للہ کیا یہ کیسی حدیثیں ہیں جو ہلکے تمہاری طرف سے پہنچتی ہیں کہا ای عمر و تمکو میری طرف سے
 کیا بات پہنچی ہو کہا وہ احادیث جو میں نے نہیں سنی کہا واللہ اگر میں تم سے وہ حدیث بیان کروں
 جو میں سنتا ہوں تو تم اس رات کے اندر سے تک بھی میرا انتظار نہ کرو لکن ای عمر بن صلیح جب نے
 قیس کو دیکھے کہ شام پر چڑھائی کی تو پھر اخذر اخذر واللہ قیس کہ کسی بندہ خدا ایماندار کو
 باقی بچوڑے کا لکن اسکو ڈرائے گا یا قتل کرے گا واللہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ منع
 انکرمین گئے اُس سے ذنب تلعہ کو کہا تم اپنی قوم کی کیا مدد کرو گے یہ حکم اللہ کہا
 یہ میری طرف ہو پر مٹہیر گیا :

باب بہترین مجالس وہابی جو کشادہ تر ہو

ابو الحسن بن قزوین انصاری کہتے ہیں ابو سعید خدری کو اذن جنازہ کا دیا گیا وہ پیچھے
 رہ گئے یہاں تک کہ جب لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے پھر وہ ہمراہ اسکے آئے قوم نے جب انکو دیکھا
 تو جلد انکے لئے علیحدہ ہوئی اور بعضے کھڑے ہو گئے تاکہ وہ بجائے انکے بیٹھیں کہا میں نہیں بیٹھتا
 میں نے حضرت کو سنا فرماتے تھے خیر المجالس اسعھا پر کنارہ ہو کر ایک کشادہ جاگین جاب بیٹھ

باب استقبال قبلہ کا

۱۔ منقذ پر سفیان کہتے ہیں کہ اکثر نشست ابن عمر ثار و قبلہ ہوتی تھی یزید بن عبد اللہ بن قسیط
 نے سجدہ پڑھا بعد طلوع شمس کے پھر سجدہ کیا اور سب لوگوں نے سجدہ کیا مگر ابن عمر نے جب
 سوچ نکل آیا عبد اللہ نے اپنی کمر کو لی پھر سجدہ کیا اور کہا تو نے نہیں دیکھا اپنے اصحاب کو
 کہ انہوں نے غیروقت نماز میں سجدہ کیا :

یہ حدیث یابی نہ کر لینے
 کی جگہ کو کہتے ہیں
 پیر سے پیچھے کو اور
 ذنب ہم سے دم ہے یہ
 غادرہ محل اکثر میں
 بوسے ہیں یعنی وہ
 ادنیٰ کسی چیز کو نہ
 چھو رہیں گے

باب جب اٹھ کر پرانی جگہ میں آئے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں زفا آیا ہے جب کھڑا ہو کوئی تم میں سے اپنی مجلس سے پرہیز کر آئے تو وہ احق ہے ساتھ اُس جگہ کے؛

باب راہ پر بیٹھنا

۱۔ انس کہتے ہیں حضرت ہمارے پاس آئے ہم اطفال تھے ہکو سلام کیا اور مجھے ایک کام کو بھیجا اور راہ میں بیٹھ کر میری راہ دیکھنے لگے یہاں تک کہ میں پھر کر پاس آپ کے آیا مجھے ام سلمہ کے پاس جانے میں دیر ہوئی اُسے مجھ سے کہا تو کہاں تھا جواب تک نہ آیا میں نے کہا مجھے حضرت نے ایک کام کو بھیجا تھا کہا کیا کام تھا میں نے کہا ایک راز تھا بولی حضرت کے راز کو نگاہ رکھنے یعنی کسی سے نہ کہنا؛

باب توسع کرنا مجلس میں

۱۔ ابن عمر نے زفا کہا ہے نہ اٹھائے کوئی تم میں کا کسی شخص کو اسکی جگہ سے پرانے بیٹھنے و لکن فحمت و وسعت کر دینی آنے والے کو جگہ دو؛

باب آدمی جہانتک پہنچے وہیں بیٹھ جائے

۱۔ جابر بن سمرہ کہتے ہیں ہم جب پاس حضرت کے جاتے ایک ہمارا جہانتک پہنچا

وہیں بیٹھ جاتا؛

باب درمیان دو شخصوں کے تفرقہ نہ دے

۱۔ ابن عمر نے زفا کہا ہے کہ حلال نہیں ہے کسی شخص کو کہ تفرقہ ڈالے درمیان دو شخصوں کے مگر انکے اذن سے **ف** یعنی اگر فقط دو آدمی بیٹھے باتیں کرتے ہوں تو تیسرا شخص انہیں نہ گھسے مگر اجازت سے ان دونوں کے؛

مد اللہ یعنی

میری طرف سے

بیان کروں

بن صلیح جب

ایماندار کو

دیکھا کہ منع

س اٹھ گیا

زیادہ پیچھے

ب انکو دیکھا

میں نہیں بیٹھا

تاکیں جا بیٹھے

شد بن مسیط

عمر نے جب

تے اصحاب کو

باب قدم بڑھا کر پاس صاحب مجلس طے جانا

۱۔ ابن عباس کہتے ہیں جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے مین اُن میں تھا جو لوگ کہ انکو اٹھا کر گھر تک لائے مجھ سے کہا اے ابن اخی جادیکہ کس نے مجکو زخمی کیا ہو اور میرے ساتھ اور کون زخمی ہوا ہو میں گیا اور خبر دیئے کو آیا کہ لوگوں سے ہر اتھا میں نے اُنکی گردنوں کا پامال کرنا مکروہ جانا اور میں کم عمر تھا میں میہ گیا اور عمر کی عادت تھی کجب کسی شخص کو کسی کلام کے لئے بھیجتے تو اُسکو حکم دیتے کہ واپس کر اُنکو خبر دے عمر کپڑے میں لپٹے تھے کعب آئے اور کہا واللہ اگر امیر المومنین دعا کریں تو اللہ انکو باقی رکھے اور اس امت کے لئے انکو بلند درجہ کرے یہاں تک کہ وہ اس امت کے حق میں کذا و کذا کریں تا انکے منافقین کا ذکر کیا کسی کا نام لیا اور کسی کی کنیت لی میں نے کہا جو تم کہتے ہو اللہ انکو اُسی درجہ تک پہنچا دے میں نے یہ بات نہیں کہی مگر اسی ارادہ سے کہ اُن تک پہنچ جائے پھر میں شجاعت کر کے کہہ اٹھا اور لوگوں کی گردنیں پامال کرتا ہوا پاس اُنکے سر کے جا بیٹھا اور میں نے کہا تنے مجھے بھیجا تھا کہ میں خبر لاؤں اور تمہارے ساتھ تیرے شخص اور زخمی ہوئے ہیں اور کلیب جراح بھی مصاب ہوا ہو اور وہ وضو کر رہا ہو نزدیک مہر اس کے اور کعب اللہ کی قسم کہا کہ اس طرح کہہ رہے ہیں کہا کعب کو بلاؤ وہ بلائے گئے کہا تم کیا کہتے ہو کہا میں کذا و کذا کہتا ہوں کہا لا واللہ لا ادعو ولكن شفی عمران لم یغفر الله له یعنی میں ہرگز دعا کرونگا ولكن اگر اللہ نے دیکھا تو عمر بد بخت ہوا اللہ شہمی کہتے تھے ایک مرد پاس ابن عمرو کے آیا اُنکے پاس قوم کے لوگ بیٹھے تھے وہ گھسنے لگا اُسکو لوگوں نے منع کیا کہا اِسکو چوڑ دو یعنی آنے دو وہ آکر پاس اُنکے بیٹھا اور کہا مجھے خبر دو اُسکی جو تنے حضرت سے سنا ہو کہا میں نے سنا فرماتے

المسلمون مسلم المسلمون من لسان ویدین والمهاجرون ہجر ما نھی اللہ عنہ یعنی مسلمان

وہ ہر جسکی زبان و ماتہ سے مسلمان لوگ سلامت و محفوظ رہیں اور مباح و شخص ہر جس نے
اللہ کی منیات کو چوڑ دیا ہو یعنی اسلام و ہجرت حقیقی نفس الامری یہ ہو نہ مجرد کلمہ کنا کہ
چوڑ دینا:

باب اکرم مردم آدمی پر اس کا ہم نشین ہوتا ہے

۱۔ ابن عباس نے کہا اکرم الناس علی جلسی ۳ دوسری روایت میں اتنا زیادہ
کیا ہو ان یخطأ سرفاب الناس حتی یجلس الی:

باب کیا آدمی سامنے اپنے جلس کے پائون پہلائی

۱۔ کثیر بن مرہ کہتے ہیں میں دن جمعہ کے مسجد میں گیا عوف بن مالک انجی کو حلقہ میں پائون
پہلائے سامنے اپنے بیٹھا دیکھا مجھے دیکھ کر پائون سمیٹ لئے پھر کہا تو نے جانا کہ میں نے کس
سبب سے پائون پہلائے تھے اس لئے کہ کوئی مرد صالح آئے اور بیٹھے:

باب قوم میں بیٹھ کر تھو کنا

۱۔ عارث بن عمرؓ نے کہا ہر مین پاس حضرت کے گیا آپ منی یا عرفات میں تھے اور لوگ
آپ کے ارد گرد تھے اور اعراب چلے آتے تھے جب آپ کا چہرہ دیکھتے کہتے یہ چہرہ مبارک
ہو میں نے کہا ای رسول خدا میرے لئے استغفار کیجئے فرمایا اللہم اغفر لہا میں نے پھر کہا میرے
لئے استغفار کرو کہا اللہم اغفر لہا میں نے پھر کہا یا را اور کہا استغفر لی فرمایا اللہم اغفر لہا
پھر اپنے ماتہ سے تھوک لیکر نفل سے ملدیا اس بات کو مکروہ رکھا کہ کسی شخص پر جو آپ کے
گرد تھے وہ تھوک گرے:

باب ذکر مجالس صدقات کا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے مجالس صدقات سے منع فرمایا لوگوں نے کہا ای رسول خدا

اصل کتاب میں
اسی طرح ہے اور یہی
فی ظاہر و الباطن عالم ۱۲۷

ہم پر اندر ہمارے گردن کے بیٹھنا شاق ہوتا ہو فرمایا اچھا اگر تم باہر بیٹھو تو مجالس کا حق دو
کہماحق اُسکا کیا ہو فرمایا ادلال سائل رُوسلام غرض اصدار المعروف نہی عن المنکر حدیث
ابوسعید خدری میں رُفعا آیا ہو کہ دور سو تم بیٹھنے سے طرقات میں کہا ای رسول خدا ہم کو
ہماری مجالس سے چارہ نہیں ہو ورنہ ہم بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں فرمایا جب تم نہیں باتے
تو راہ کا حق ادا کرو کہما کیا حق ہو فرمایا غرض بعصر کف اذی امر بالمعروف نہی عن المنکر

باب کوئین میں پانوں لٹکا کر پنڈلی کھول کر بیٹھنا

۱- ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں ایک دن حضرت ایک باغ میں باغات مدینہ سے گئے اپنی حاجت
کو اور میں آپ کے پیچھے نکلا جب اندر جائے کے گئے میں دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے کہا آج
میں حضرت کا دربان بنو گا لکن حضرت نے مجھ کو حکم دیا تھا حاجت جائی ضرور سے فارغ ہو کر
کوئین کے دمانہ پر بیٹھ گئے اور دونوں پنڈلیاں کھول کر کوئین میں لٹکا دیں ابو بکر آئے
چاہا کہ اذن لیکر داخل ہوں میں نے کہا کما انت حتی استأذن لک یعنی ٹھہرو میں تمہارے
لئے اذن لون میں پاس حضرت کے آیا اور میں نے کہا ای رسول خدا ابو بکر آنے کی اجازت
مانگتے ہیں فرمایا ائذن له ولبشره بالجنة یعنی آنے دے اور جنت کی اُس کو بشارت سنا دے
وہ آئے اور داہنی طرف حضرت کے پنڈلیاں کھول کر کوئین میں پانوں لٹکائے اور بیٹھے
پھر عمر آئے میں نے کہا ٹھہرو میں تمہارے لئے حضرت سے اذن لون فرمایا اذن دے اور
شرہ جنت سنا وہ بائیں طرف سے حضرت کے آئے اور پنڈلیاں کھول کر کوئین میں پانوں
لٹکائے چاہا کہ دہن پر ہو گیا جگہ نشست کی نہ ہی پہر عثمان آئے میں نے کہا یہ میں ٹھہرو میں
تمہارے لئے اذن لون حضرت نے فرمایا اُسکو اذن دے اور نوید جنت سنا اُسکے ہمراہ
ایک بلا دے جو اُس کو پہنچگی وہ اندر آئے ہمراہ اُن لوگوں کے جگہ نشست کی نہ پائی

پھر کراسنے اُنکے لب چاہ بیٹھے اور بیڈ لیان کھول کر پائون کٹوئیں میں لٹکائے میں یہ آرزو کرنے لگا کہ مسیہ ابھائی بھی آجائے اور اللہ سے دعا کرتا تھا لکن نہیں آیا یہاں تک کہ اٹھ کھڑے ہوئے ابن السبیت نے کہا میں اسکی یہ تاویل کی کہ انکی قبور مجتمع ہونگی اور عثمان تنہا رہیں گے **ف** مترجم کے خیال میں یہی تاویل آئی تھی قبل اطلاع کے تاویل ابن السبیت پر وجہذا الوفاق ونعم الاتفاق واللہ الحمد ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت ایک گروہ میں نکلے نہ وہ مجھ سے بات کرتے تھے اور نہ میں اُنسے کچھ کہتا تھا یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں آئے اور سخن خاد فاطمہ میں بیٹھے اور کہا اٹھ کھج اٹھ کھج کیا یہاں کھج ہو کیا یہاں کھج ہو فاطمہ نے اُنکو کچھ روکا میں نے گمان کیا کہ کپڑے پہنائی ہو انکی یا نہلائی اتنے میں وہ دوڑے آئے حضرت نے گلے لگایا اور پیار کیا یعنی بوسہ لیا اور کہا اللہم احبہ واحب من یحبہ **ف** حدیث دلیل ہو سعادت محب حسین پر یہ دعا حضرت کی انشاء اللہ تعالیٰ ضرور قبول ہوئی ہوگی اللہ تعالیٰ برکات اس قبولیت اور آثار اس رحمت سے ہر کو بھی حصہ کافی بخشے اور محروم نہ رکھے اللہم آمین

باب جب کوئی مجلس میں سے اُسکے لکھی کھڑا ہو تو یہ اس جگہ نہ بیٹھے

۱۔ ابن عمر کہتے ہیں حضرت نے منع کیا ہو کہ آدمی مجلس میں سے کسی کو اٹھا دے پہر آپ اوسی جگہ بیٹھا اور ابن عمر کی عادت تھی کہ جب کوئی اُسکے لئے مجلس میں سے کھڑا ہوتا تو وہ اس جگہ نہ بیٹھتے

باب امانت کا

۱۔ ثابت نے کہا انش کہتے ہیں میں نے ایک دن حضرت کی خدمت کی جب میں نے دیکھا کہ ابن میں خدمت کر کے فارغ ہوا میں نے کہا حضرت قبولہ کریں گے میں آپ کے پاس سے باہر نکلا اڑکے کیل رہے تھے میں کھڑا ہو کر اُنکو دیکھنے لگا اور اُنکے لعب کی طرف نظر کی اتنے میں حضرت آئے جب اُن اڑکون تک پہنچے اُنکو سلام کیا اور مجھے بلا کر ایک کام کو بھیجا گویا وہ بات میرے منہ میں ہے

یہاں تک کہ میں پاس حضرت کے آیا اور اپنی مان کے پاس دیر میں گیا مان نے کہا تجھ کو کس نے روکا
 میں نے کہا مجھے حضرت نے ایک کام کو بھیجا تھا کہا وہ کیا کام تھا میں نے کہا وہ حضرت کا ایک راز ہے
 مان نے کہا احفظ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی حضرت کا بہرہ محفوظ رکھ میں نے کسی سے
 خلق میں ذکر اس کام کا نہیں کیا اگر کسی سے ذکر کرتا تو تجھے کہہ دیتا **ف** حفظ ستر اسی کا نام
 ہو کہ انس نے کام کیا نہ مان سے کہا اور نہ ثابت راوی حدیث سے سیاق سے ظاہر ہو کہ شاید
 مرتے دم تک کسی مخلوق سے بھی نہیں کہا شاعر نے کیا خوب کہا ہو **ع**

و مستحبر عن سر لیلی کتمہ	یعنی کسی عن لیلیٰ یعین یعین
یقولون خبرنا فانت امینہا	و ما انا ان خبرہم ما بین

باجب التفات کری تو یورالتفات کریے

۱۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں ابو ہریرہ حضرت کی صفت کرتے تھے کہتے تھے حضرت میانہ قد تھے
 اور طرف طول کے اقرب بخت سفید رنگ داڑھی کے بال سیاہ بال بہت اچھے آنکھوں کی
 پلکین لمبی **ع**

تہانہ ہمیں زلفت تو بسیار دراز ست	مژگان تو ہم چون شب بہار دراز ست
----------------------------------	---------------------------------

درمیان ہر دو منکب یعنی دوش کے بعد یعنی فاصلہ کشادہ پیشانی پورے قدم سے چلتے پاؤں
 کے تلوؤں میں خلونہ تھا پورے توجہ ہوتے پوری پشت پھیرتے میں نے آپ کا سا کوئی شخص
 نہ پہلے دیکھا نہ پیچھے

باجب کسی کو کسی کام کے لمی بھیجے تو اسکو خبر نہ کریے

۱۔ زید بن اسلم کے باپ کہتے ہیں عمر نے مجھ سے کہا جب میں تجھ کو کسی شخص کے پاس بھیجوں تو تو اسکو خبر
 نہ کر کہ میں نے کس لئے تجھ کو پاس اس کے بھیجا ہو کیونکہ شیطان اُس کے لئے جھوٹ بنا لیتا ہو **ع**

باب کیا یون بھیجے کہ تو کہاں سے آیا ہے

امیش نے کہا مجاہد اس بات کو مکروہ رکھتے تھے کہ آدمی تیز نگاہ سے طرف اپنے بھائی کے دیکھے یا اُس کے پیچھے نگاہ لگائے جب کہ وہ اُس کے پاس سے اُٹھ کر اُٹھو یا اُس سے یہ پوچھے کہ تو کہاں سے آیا ہو اور کہاں جاتا ہو ۲ مالک بن زبید کہتے ہیں ہمارا گدرا بوزر پر ربذہ میں ہوا کہا تم کہاں سے آئے ہو کہہنا کہ میں سے یاسیت عقیق سے کہا یہ تمہارا کام ہے ہمنے کہا مان کہا کوئی تجارت یا بیع بھی ہمراہ اسکے تھی ہمنے کہا نہیں کہانے سے عمل کر دو

باب کسی کی بات سرکاٹ لگانا اور قوم اسے ناخوش ہو

۱۔ ابن عباس نے رفا کہا ہے جس نے کوئی تصویر بنائی اُسکو تکلیف دی جائیگی کہ اس میں جان پہونکے اور وہ مغضب ہوگا اور جان نہ پہونک سکے گا اور جس نے خواب بنایا اُسکو تکلیف دینگے کہ وہ دو جو میں گرہ لگائے اور مغضب ہوگا اور گرہ نہ لگا سکے گا اور جس نے کان رکھا کسی قوم کی بات پر اور قوم اُس سے بھاگتی ہو تو اُسکے کانوں میں سسیدہ پلایا جائیگا

باب سریر پر جلوس کرنا

۱۔ حویان بن یثیم کہتے ہیں میرے باپ پاس معاویہ کے گئے اور میں لڑکا تھا جب اُن پر داخل ہوئے کہا مر جا مر جا اور ایک مرد ادنیٰ ہمراہ سریر یعنی چارپائی پر بیٹھا تھا کہا اُس نے اُسے امیر المومنین یہ کون شخص ہے جسکو تم نے مر جا کہا کہا یہ سید اہل مشرق ہے یثیم بن الاسود میں نے کہا یہ کون صاحب ہیں کہا یہ عبداللہ بن عمرو بن العاص ہیں میں نے کہا اے ابوالفان و جا کہاں سے نکلے گا کہا میں کسی شہر کے لوگ سائل ترعید سے اور تارک ترعوب کے اس اہل بلد سے نہیں دیکھے جس میں تو رہتا ہے پر کہا دجال زمین عراق سے نکلے گا وہ زمین درخت و کجروالی ہے ۲ ابوالعالیہ نے کہا میں ہمراہ ابن عباس کے سریر پر بیٹھا سم ابوجہ

س نے روکا

راز ہے

کسی سے

اسی کا نام

ہرچہ کہ شاید

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

یہ

کہتے ہیں میں پاس ابن عباس کے بیٹا کرتا تھا وہ مجھ کو اپنے سر پر بٹھا لیتے مجھے کہا میرے
 پاس رہ یہاں تک کہ میں شجوا ایک حصہ اپنے مال میں سے دو دن میں اُنکے پاس دو ماہ تک رہا
 ۴۷ خالد بن دینار کہتے ہیں میں نے انس بن مالک کو سنا اور وہ ہمراہ حکم امیر نصیر کے سر پر تھے
 کہ حضرت فرماتے تھے کہ جب گرمی ہو تو نماز سے ٹنڈا کر اور جب سردی ہو تو نماز سویرے پڑھ
 ۵۵ انس بن مالک کہتے ہیں میں حضرت پر داخل ہوا آپ ایک سر پر تھے جو سن پوست خرما
 سے بنی ہوئی تھی یعنی چار پائی کجور کے بانوں کی آپ کے سر کے نیچے ایک تکیہ تھا چڑے کا جس کے
 اندر چھال کجور کی برہی تھی درمیان آپ کی جلد اور اُس چار پائی کے کوئی کپڑا نہ تھا یعنی بستر
 جیسے شطرنجی یا تو شک یا سوزنی و نحوہ آپ کے پاس عمر آئے اور روئے فرمایا کیون رو تو ہوا عمر
 کہا والدین نہیں دتا یا رسول اللہ اگر اسلئے کہ میں جانتا ہوں کہ آپ اکرم ترین انسان پر کسریٰ و قیصر سے
 وہ دونوں دنیا میں جیسی کچھ خرابی کرتے ہیں سو کرتے ہیں اور تم اگر رسول خدا جس مرتبہ میں ہو
 سو میں دیکھ رہا ہوں فرمایا اگر عمر کیا تو اس پر راضی نہیں ہو کہ اُنکے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے
 آخرت میںے کہا امان اگر رسول خدا فرمایا فائدہ کذا لک یعنی سو ایسا ہی ہونا ہوا انشاء اللہ
 ۶۱ ابورافعہ عدوی کہتے ہیں میں حضرت تک پہنچا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے میں نے کہا اگر رسول خدا
 میں ایک مرد غیب یعنی مسافر ہوں دین کا سوال کرتا ہوں نہیں جانتا کہ دین کیا ہے حضرت میری
 طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا ایک کرسی لائی گئی میں خیال کرتا ہوں کہ اُسکے پائے
 لوہے کے تھے حمید نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ وہ سیاہ لکڑی کی تھی اُسکو لوہا خیال کیا حضرت
 اُس پر بیٹھ گئے اور جو اللہ نے حضرت کو سکھایا تھا وہ مجھے تعلیم کرنے لگے پہرا خطبہ آخر
 تک تمام کیا **ف** یہ دلیل ہے اس پر کہ کسی پر بیٹھنا درست ہے مثل سخت کے ۷ موسیٰ بن
 وہقان کہتے ہیں میں نے ابن عمر کو سر پر عروس جہیز کپڑے سے بیٹھا ہوا دیکھا ۸ عمران بن مسلم

اس میں کافہ
 یہ بیان ہے ثابت بنی
 زبان و تباری ان کے
 بظاہر لفظ ثابت بنی
 مناسب معلوم ہوتا ہے
 والہ اعلم

کہ
 اور
 با
 ا
 جا
 اس
 اص
 جس
 سی
 ا
 وہ
 فر
 کہ

کتے ہیں میں نے اس کو سر پر ایک پائون دوسرے پائون پر رکھے ہوئے دیکھا
ان احادیث سے جلوس سر پر خواہ چار پائی ہو خواہ تخت لکڑی کا یا چہرہ کٹ دہن کی
اور بیٹھنا کسی پر فعل حضرت و سلف صلوات سے ثابت ہے :

باب جب بیسی کہ قوم سیر گشتی کرتی ہو تو ان میں داخل نہ ہو

۱۔ سعید مقبری کہتے ہیں میں ابن عمر پر گذرا اُن کے ساتھ ایک مرد بائین کرتا تھا میں اُن کے پاس
جا کھڑا ہوا میرے سینے میں ایک سگ مارا اور کہا جب تو دو شخصوں کو بائین کرتے دیکھے تو
اُن کے پاس مت کھڑا ہو اور نہ اُن کے پاس بیٹھ جب تک کہ تو اُن سے اذن نہ لے لے بیٹھ کہا
اصحک الله یا اباعبدالرحمن انما رجوت ان اسمع منکم اخیرا ۳ ابن عباس نے کہا
جس نے کان رکھا کسی قوم کی بات پر اور وہ قوم اُس سے ناخوش ہو تو اُس کے قانون میں
سیسا پلایا جائیگا اور جس نے کوئی خواب بنایا اُس کو یہ تکلیف دینگے کہ وہ دو جو میں گرہ لگائے

باب دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر سر گشتی نہ کریں

۱۔ حدیث عبد اللہ میں فرمایا ہے جب تین ہوں تو دو شخص تیسرے سے الگ ہو کر ان میں بات نہ کریں

باب چار ہوں تو کیا کریں

۱۔ عبد اللہ کا لفظ رفعایہ ہے جب تم تین ہو تو دوسرے سے علیحدہ کا یا پوسوی نہ کریں کہ اس سے
وہ غمگین ہوتا ہے ۲ ابن عمر سے بھی مثل اسکے مروی ہے اتنا زیادہ آیا ہے کہ اگر چار ہوں
فرمایا تو کچھ ضرر نہیں ہے ۳ عبد اللہ کا لفظ رفعایہ ہے سر گشتی نہ کریں دو شخص اور کو چھوڑ کر یہاں
کہ محتاط ہوں لوگوں سے کیونکہ اس سے اُس تیسرے کو بچ ہوتا ہے ۴ ابن عمر نے
کہا جب چار ہوں تو پہر کچھ ڈر نہیں ہے :



سے کہا میرے
دو ماہ تک ڈ
کے سر پر تے
سویرے پڑے
پوست خرم
کے کا جس کے
نہا لینی بستر
روٹی ہوا عجم
یہی دقیر سے
ہیں مرتبہ میں ہو
ہمارے لہو
انشاء اللہ
ای رسول خدا
حضرت میری
سکے پائے
کیا حضرت
یا خطبہ آخر
موسیٰ بن
بن مسلم

باب جب کوئی شخص پائس کسی شخص کے بیٹھی تو اسے اذن لے کر اٹھو

یعنی آمدن یا رات رفتن باجارت ۛ

۱۔ ابو بردہ نے کہا میں پاس عبد اللہ بن سلام کے بیٹھا مجھے کہا تو میرے پاس اگر بیٹھا ہو اور ہم اب اٹھا چاہتے ہیں میں نے کہا جب چاہو جاؤ وہ کہڑے ہو گئے میں انکے پیچھے جا کر دروازہ تک پہنچا آیا ۛ

باب کنارہ آفتاب پر نہ بیٹھی یعنی دہوپ میں

۱۔ قیس کے باپ نے کہا میں آیا اور حضرت خطبہ پڑھتے تھے میں دہوپ میں کھڑا ہو گیا حکم دیا کہ سایہ میں آجا میں سایہ میں آگیا ۛ

باب احتبا کرنا کپڑے میں

۱۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں حضرت نے منع فرمایا ہو دو لباس اور دو بیج سے نہی کی ہر سست و منابت سے بیج میں ملاست یہ ہو کہ آدمی کپڑے کو ماتہ لگا دے منابت یہ ہو کہ دوسرا اسکی طرف کپڑا ہیک دے اور یہی سس و نذ بیج ٹھیری بغیر دیکھے بہالے دو لباس میں ایک اشتمال صما ہو صما یہ ہو کہ ایک پلو کپڑے کا ایک کندھے پر ڈالے اور دوسری شقی سلی رہے اسپر کچھ نہ ہو دوسرا لباس احتبا ہو کپڑے میں اس طح پر کہ بیٹھا ہو اور شرنگاہ پر کوئی شتر لباس سے نہو یعنی ایسی شست جس سے شرنگاہ نظر آئے ۛ

باب کسی کو تکیہ دینا

۱۔ ابو الیخ نے ابو قلابہ سے کہا میں تیرے باپ کے ساتھ پاس ابن عمرو کے گیا انہوں نے مجھے بیان کیا کہ حضرت کے سلمے میرے روزے کا ذکر آیا حضرت میرے پاس آئے میں نے آپ کے لئے ایک تکیہ چڑھے کا جسکے اندر چھال بہری تھی ڈال دیا حضرت زمین پر بیٹھ گئے

تکبہ در میان میرے اور حضرت کے پڑا رہا فرمایا تجھ کو ہر مہینے میں تین روزے کفایت نہیں کرتی
 ہیں میں نے کہا اے رسول خدا فرمایا پانچ میں نے کہا اے رسول خدا فرمایا سات میں نے کہا اے رسول اللہ
 فرمایا نو میں نے کہا اے رسول اللہ فرمایا گیارہ میں نے کہا اے رسول اللہ فرمایا لا صوم فوق صوم
 داؤد بشر اللہ صوم یوم و افطار یوم

باب قرضاء کا

۱۔ قبیہ نے کہا میں نے حضرت کو دیکھا بطور قرضاء بیٹھے تھے جب میں نے آپ کو اس نشست میں
 متحشع دیکھا تو میں مارے ڈر کے کانپنے لگی **ف** قرضاء کہتے ہیں کسی کے ماتہ پائون
 باندھ دیے کو قرضاء ایک قسم ہے بیٹھنے کی کذا فی الصراح :

باب تریع یعنی چارزانو ہو کر بیٹھنے کا

۱۔ قتطلہ بن خدیج کہتے ہیں میں نے نزدیک حضرت کے آیا میں نے آپ کو متریع بیٹھا ہوا دیکھا ۲
 ابو زریق کہتے ہیں میں نے علی بن عبد اللہ بن عباس کو متریع بیٹھا ہوا دیکھا ایک پائون دوسرے
 پائون پر رکھے تھے یعنی کہنی یسری پر ۳ عمران بن مسلم نے کہا میں نے انس بن مالک کو دیکھا کہ
 اس طرح چارزانو بیٹھتے تھے اور ایک قدم دوسرے پر رکھتے تھے :

باب احتباء کا

۱۔ سلیم بن جابر نے کہا اے یمن پاس حضرت کے آیا آپ مجھتی تھے ایک چادر میں اور اُسکے پلو
 آپ کے دونوں قدم پر تھے میں نے کہا اے حضرت مجھے وصیت فرمائیے فرمایا علیک باقواء اللہ و
 لا تحقرن من المعروف شیئاً و لو ان تغرغ للمستقی من دلوک فی اناءہ او تکلم احاک
 و وجهک منبسط و ایاک و اسیاک الازرافانہا من الخیلة و لا یحبہا اللہ و ان امرأعیدک
 بشئ یرعلہ منک فلا تعیدہ بشئ تعلمہ منذ دعیکون و بالہ علیہ و اجرہ لک و لا تبین شیئاً

ن لکیر

کرٹیا ہو اور
 جا کر دروازہ

ہو گیا علم دیا

کی ہر ملک
 ہر کہ دوسرا
 میں ایک
 ی شکی
 نگاہ پر کوئی

نہوں نے
 نے میں
 بر گئے

کہا پھر تب سے میں کسی دابہ و انسان کو گالی نہیں دی **ف** مطلب یہ ہے کہ اللہ سے
 ڈر اور کسی نیکی کو کم نہ سمجھ اگرچہ کسی کے ڈول میں تو پانی ڈال دے اور کسی بھائی مسلمان سے
 بکشاہدہ روی بات کرے اور پا جانہ لٹکانے سے بچ کہ نہ اترنا ہو اور اللہ کو اترانا پسند نہیں
 آتا اور اگر کوئی تجھ کو کسی شے معلوم کی عار دے تو تو اسکو شے معلوم کی عار نہ دے بلکہ چھوڑ دے
 تاکہ اسکا وبال اُسی پر رہے اور کسی شے کو گالی نہ دے پیرا نہ کہہ ۲ ابو ہریرہ کہتے ہیں نہیکہا
 میں حسن رضی اللہ عنہ کو مگر میری آنکھوں سے آنسو بہے یہ اس لئے کہ ایک دن حضرت
 باہر آئے دیکھو مسجد میں پایا میرا ہاتھ پکڑا میں آپ کے ساتھ چلا مجھے کچھ بات نہ کی یہاں تک
 کہ ہم بازار بنی قینقاع میں آئے آپ وہاں ادھر ادھر پرے اور نظر کی پرلوٹے اور میں ساتھ
 تھا یہاں تک کہ ہم مسجد میں آئے آپ بھیک کر جھپٹی ہوئے پہر فرمایا لکاع کہاں ہو لکاع کو مسیری
 پاس بلا لائے میں حسن دوڑنے ہوئے آئے اور آپ کی گود میں گر پڑے اور اپنا ہاتھ حضرت
 کی دائیں میں ڈال دیا حضرت انکا دہن کھول کر اپنا دہن اُنکے دہن پر رکھتے پہر فرمایا اللہم
 انی احبہ فاحبہ و احب من یحبہ **ف** یہ ایک نوبذ فرحت جاوید ہر حق میں دوستدار
 اہل بیت کے کہ محمد بن حسین انشاء اللہ تعالیٰ ہمراہ حسنین کے جنت عدن میں ہوگا بحکم حدیث
 المراءع من احب و حدیث انت مع من احببت اہل سنت و جماعت کو اس محبت سے حد
 کافی حاصل ہو انشاء اللہ تعالیٰ خواجہ و روافض اس نعمت سے محروم ہیں اگرچہ رافضہ اپنے
 زعم میں دعویٰ ہے اہل بیت کا کہتے ہیں

باب بیہنا زانویر

۱- انس بن مالک نے کہا ہے حضرت نے انکو نماز ظہر کی پڑھائی جب سلام پیرا منبر پر کھڑے
 ہو کر ذکر قیامت کا کیا اور فرمایا قیامت میں امور بزرگ ہونگے جس کسی کو کچھ پوچھنا ہو وہ پوچھو

واللہ تم کسی شیئ کا سوال مجھ سے نہ کرو گے لکن میں تمکو خبر دوں گا جب تک کہ میں اس جگہ میں ہوں انہیں کہتے ہیں لوگ خوب روئے جبکہ یہ بات حضرت سے سنی اور حضرت نے کثرت سے یہ کہنا شروع کیا کہ پوچھو عرضی اللہ عنہ اپنے دونوں زانو پر بیٹھ گئے اور کہا رضینا باللہ ربنا و بالاسلام دینا و بھل رہو لا جب عمر نے یہ کہنا حضرت خاموش ہو گئے پھر حضرت نے فرمایا میں تو قسم ہوں اسکی جسکے ہاتھ میں ہو جان محمد کی جہ چریت و ناعرض میں اس دیوار کے سامنے کی گئی اور میں نماز میں تھا سو میں نے مثل آجکے دن کے کوئی دن خیر و شر میں نہیں دیکھا

باب استلقاء کا

۱۔ ابن عیینہ نے کہا میں نے حضرت کو دیکھا چپٹ لیٹے ہوئے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے ۲ مسور کہتے ہیں میں نے عبد الرحمن بن عوف کو دیکھا کہ چپٹ ہیں اور ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر اٹھائے ہوئے ہیں:

باب لیٹنا منہ کی بل

۱۔ ابن حنفیہ غفاری کے باپ نے خبر دی کہ وہ اصحاب صفہ میں سے تھے کہا میں مسجد میں سوتا تھا آخر شب میں اتنے میں ایک آنے والا آیا اور میں پیٹ کے بل سوتا تھا جبکہ پاؤں سے ٹھوکر ماری اور کہا اٹھ یہ لیٹنا ہو جبکہ اللہ دشمن رکنا ہو میں نے اپنا سر اٹھایا دیکھا حضرت میرے سر پر کھڑے ہیں ۲ ابوامامہ نے کہا ہوں کہ حضرت ایک مرد مسجد میں گذرے وہ منہ کے بل لیٹا تھا یعنی اونڈا پیٹ طرف زمین کے اور پشت طرف آسمان کے اُسکو پاؤں سے ٹھوکر ماری اور کہا اٹھ نوبہ جہنم یعنی یہ سونا دوزخ کا سا ہو:

باب کچنہ لے اور نہ دی بگردست است

۱۔ سالم اپنے باپ سے راوی ہیں کہ حضرت نے فرمایا نہ کھائے کوئی تم میں کا ایندھن یا تہہ سو

یہ کہ اللہ سے

مسلمان سے

انا پسند نہیں

بلکہ چور سے

میں نیکو

دن حضرت

کی یہاں تک

وریں ساتھ

سیری

تہ حضرت

یا اللہ ہم

دوستدار

حکیم حدیث

سے حصہ

میں اپنے

پیشہ

پوچھی

اور نہ پئے اُس سے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھانا اور پیٹا ہوا نافع اس حدیث میں آتا اور زیادہ کرتے تھے کہ نہ لے اور نہ دے بائیں ہاتھ سے:

باب جب بیٹے تو اپنی نعلین کہاں رکھو گئے

۱۔ ابن عباس نے کہا سنت ہو کہ جب آدمی بیٹھے تو اپنی جوتیاں اُتار کر اپنے پہلو کے پاس رکھ لے:

باب شیطان لکڑی یا اور کوئی شئی لاکر بستر پر ڈال دیتا ہے

۱۔ ابو امامہ کہتے تھے شیطان کسی ایک کے بستر کے پاس تم میں سے آتا ہے بعد اسکے کہ اُس کے اہل بستر کو بچا کر تیار و درست کر دیتے ہیں اور کوئی لکڑی یا پتھر یا اور کوئی شئی ڈال دیتا ہے تاکہ اُسکو غصہ میں لائے اُسکی اہل پر سوجب یہہ پائے تو اپنی اہل پر خفا ہوا سئلے کہ یہ کام

شیطان کا ہے:

باب بے اثر کی سطح پر سونا

۱۔ عبدالرحمن بن علی کے باپ نے رفقاً کہا ہے جو شخص گھر کی پشت پر سونا جیسے کوئی حجاب نہیں ہو تو بری ہوا اُس سے ذمہ بخاری نے کہا اسکی اسناد میں نظر ہو ۲ علی بن عمارہ کہتے ہیں ابو ایوب انصاری آئے میں اُنکو لیکر مکان کی چٹ پر گیا اسکا سطح بے حجاب تھا وہ نیچے اُتر آئے اور کہا کت ان ابیت اللیلۃ وکاذمۃ لی یعنی قریب تھا کہ میں شب بسر کروں اور میرے لئے کوئی ذمہ نہ ہو ۳ زبیر نے ایک مرد صحابی سے رفقاً روایت کیا ہے کہ جس نے رات کاٹی اُسجا پر اور وہ گر پڑا اور مر گیا تو اُس سے ذمہ بری ہوا اور جو شخص سوار ہوا دریا میں وقت ارتجاج یعنی تلاطم و اغلام کی ہر لاک ہوا تو ذمہ اس سے بری ہو ۴ انجاری سے مراد چوب قف ہو

باب کیا اپنی پائون لٹکائے جب بیٹھے

۱۔ ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں حضرت ایک باغچہ میں قف چاہ پر تھے اپنے دونوں پائون

کنوئین میں لٹکائے بیٹھے تھے:

باب جب کسی کام کو نکلے تو کیا کیے

۱- ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت جب اپنے گھر سے نکلتے تو کہتے لبسہ اللہ التکلان علی اللہ

لا حول ولا قوۃ الا باللہ:

باب کیا کوئی آدمی اپنا پانوں سامنی اپنی صحاب کے

بڑھائے اور اپنے روبرو نیکہ لگائے

۱- شہاب بن عباد عصری کہتے ہیں کہ بعض وفد عبد القیس کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ جب ہم وفد بنکر پاس حضرت کے آنے لگے تو روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب پہنچے تو ہوئے ہمارے سامنے ایک مرد آیا ایک شتر مادہ پر اسے بھگو سلام کیا ہم نے سلام کا جواب دیا پھر کڑے ہو کر کہا تم کون لوگ ہو ہم نے کہا ہم وفد عبد القیس ہیں کہا مہرجا بیکروا ہلا تمہیں کو میں ڈھونڈتا تھا میں آیا ہوں کہ تمکو فردہ سناؤں ہم سے حضرت نے کل جانب مشرق دیکھ کر کہا تھا کہ کل طرفین یعنی مشرق سے بہترین وفد عرب آئے گا میں رات بھر اسی جستجو میں رہا یہاں تک کہ صبح ہوئی میں نے اپنی سواری کسٹی اور تیر چلا جب دن چڑھا اور میں نے قصد رجوع کا کیا تو ہمارے روادا کل کے سر اُونچے ہوئے پھر وہ باگ اپنی سواری کی نئے سر سے پھیر کر چلا یہاں تک کہ حضرت کے پاس پہنچا آپ کے گرد آپ کے اصحاب و مہاجرین تھے اُسے کہا بانی و امی جنت البشیرک بوفد عبد القیس یعنی میں مژدہ وفد مذکور کے آنے کا لایا ہوں کہا اے عمر تو اُن سے کہاں ملا کہا وہ میرے پیچھے آتے ہیں لگ بھگ آگئے جب یہ ذکر کیا تو کہا لیں شریک اللہ بخیر اور لوگ اپنی جائی نشست میں تیار ہو بیٹھے اور حضرت بیٹھے تھے اپنی چادر کا دامن نیچے اپنے ہاتھ کے ڈال دیا اور اُس پر کیا لگایا اور اپنے دونوں پاؤں پیلا دیئے اتنے میں وفد آیا مہاجرین

بش میں آتا اور

پاس رکھ لیے

دیتا ہی

کے کہ اس کے

ال دیتا ہے

کے کہ یہ کام

وئی حجاب

بن عمارہ

حجاب تھا

ن شب بسر

کیا ہو کہ جس نے

رہوا دریا

پہنفت ہوا

پانوں

والفصار اُنکے آنے سے خوش ہوئے جب اُنہوں نے حضرت کو اور حضرت کے اصحاب کو دیکھا
اپنی سوار یوں سے مارے خوشی کے کو دپڑے اور تیزی سے متوجہ ہوئے قوم نے اُنکو جگہ ہی
اور حضرت بدستور اپنے حال پر تکیہ لگائے تھے شیخ چچے رہے اُنکا نام منذر بن عائد بن منذر
بن حارث بن نعمان بن زیاد بن عھر تھا شیخ نے اپنے اونٹ جمع کئے پھر اُنکو بٹھالا اور اُنکا بوجھ
اُتارا اور اپنا سارا سامان جمع کیا پھر ایک جامہ وان نکال کر لباس سفر اتارا اور صَلا پہنا پھر بائگی
چلے حضرت نے فرمایا تمہارا سردار کون ہے اور کون تمہارا زعم و صاحب امر ہے سب نے طرف شیخ کا اشارہ
کیا فرمایا یہ تمہارا سردار کہاں ہے وہ بولے کہ اسکے آباؤ ہمارے سردار تھے جاہلیت میں اور یہ
ہمارا قائد ہے طرف اسلام کے جب شیخ آئے چاکر ایک کنارہ پر بیٹھ جائیں حضرت برابر ہو بیٹھے
اور کہا اس جگہ ہی شیخ یہ پہلا دن تھا کہ آج کے دن اُنکا نام شیخ ہوا ایک مادہ خر نے جبکہ
وہ دودھ سے چڑھائی گئی تھی اپنا سم مار دیا تھا وہ اُنکے چہرے میں چاند کی طرح تھا حضرت نے اُنکو
اپنے پاس بٹھایا اور الطاف کیا اور اُنکی فضیلت اُنکی قوم پر پہنچائی قوم حضرت کی طرف متوجہ
ہو کر سوال کرنے لگی اور حضرت اُنکو خبر دیتے تھے یہاں تک کہ آخر بات یہ ہوئی کہ حضرت نے فرمایا
تمہارے ہمراہ تمہارا کچھ زاد و تو شبہ بھی ہے کہا مان اور جلد سچی شخص اپنے بار کی طرف کھڑا ہوا
اور اپنی اپنی سٹی بہر کر کھجور لائے اور سلسلے حضرت کے ایک نفع یعنی چڑے کے دسترخوان پر
رکھ دی آپ کے روبرو ایک لکڑی تھی دو ذراع سے کم اور ذراع سے زیادہ حضرت اُسکو راہ میں
ساتھ رکھتے اور کمر بجا کرتے اُس سے طرف اُس ڈھیر کے اشارہ کیا جو کہ کھجور کا تھا فرمایا تم
اسکا نام تعوض رکھتے ہو کہا مان کہا اور صر فان بھی اسکا نام ہے کہا مان کہا اور اسکو بڑی بھی
کہتے ہو کہا مان فرمایا یہ تمہاری عمدہ کھجور ہے اور خوب پختہ یا نافع ہے شکو اور بعض شیخ قبیلہ نے
کہا کہ اعظم تر ہے برکت میں اور جب ہمارے یہاں ار زانی ہوتی ہے تو ہم اُسکو چارہ اپنے اونٹوں اور گدوں

کا کرتے
ہے اُن
۱- ا
وبک
خیا
نہ کر
فی دی
یدی
من
حلت
لاشر
کہا یہ
۱- ابو
فرمایا کہ
ان لا
کہ اور

کا کرتے ہیں لیکن جب ہم پہلے اُس وفادت یعنی ایچی گری سے تو ہماری رغبت اُس تمرین بڑھ گئی اور
ہمیں اُسکے درخت لگائے یہاں تک کہ اُس میں پہل آئے اور ہمیں اُس میں برکت دیکھی :

باب صبح کو کیا کہئے

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت صبح کو یون کہتے اللہم بک اصبحنا و بک امسینا و بک نحیا
و بک نموت و الیک النشور اور شام کو یون کہتے اللہم بک امسینا و بک اصبحنا و بک
نحیا و بک نموت و الیک المصیر ۲ ابن عمر نے کہا ہے حضرت ان کلمات کا کہنا صبح و شام کی
نہ کرتے اللہم انی اسألك العافیة فی الدنیا و الآخرة اللہم انی اسألك العفو و العافیة
فی دینی و دنیا کی و اہلی و عالی اللہم استر عورتی و امن روحانی اللہم احفظنی من بین
یدی و من خلفی و عن یمینی و عن شمالی و من فوقی و اعوذ بعظمتک من ان اغتال
من تحتی ۳ انس مالک نے رُخا کہا ہے جس نے صبح کو کہا اللہم اصبحنا نشهدک و نشهد
حلمة عرشک و ملائکتک و جمیع خلقک انک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک
لا شریک لک و ان محمدا عبدک و رسولک تو آزاد کر دیتا ہے اللہ ربیع اُسکا اُسدن اور حسین
کہا یہ دوبار تو نصف اُسکا آگ سے آزاد کر دیتا ہے اور جسے کہا چار بار تو اُس و ان اُس کو
آگ سے آزاد کر دیتا ہے :

باب شام کو کیا کہئے

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں ابو بکر نے کہا اے رسول خدا مجھے وہ شے بتاؤ کہ میں صبح و شام کہوں
فرمایا کہ اللہم عالم الغیب و الشهادة فاطر السموات و الارض کل شیء یکفیک اشہد
ان لا الہ الا انت اعوذ بک من شر نفسی و من شر الشیطان و شرکہ تو اسکو صبح و شام
کہے اور جبکہ تو بستر پر جائے ۲ یہ حدیث دوسری طریق سے بھی اسی طرح پر ابو ہریرہ سے

لہ اصل میں
اس طرح ہے کہ
من غیبتی غیبتی

اصحاب کو دیکھا
نے انکو گھبرای
عائد بن منذر
در انجا بوجہ
پہنا پیرا، کی
اشج و اشوا
ت میں اور یہ
بر ہو بیٹے
نے جبکہ
نے انکو
ق متوجہ
نے فرمایا
مٹا ہوا
خوان پر
مکروہین
فرمایا تم
بیری بھی
سلیقے
اور کہو

آئی ہر اتنا زیادہ ہر رب کل شی و ملیکہ اور فرمایا شر الشیطان و شرکہ **۳** ابو راشد
جبرانی کہتے ہیں میں پاس ابن عمرو کے آیا میں نے کہا مجھے وہ حدیث سناؤ جو تم نے حضرت سے سنی ہو
انہوں نے ایک صحیفہ میری طرف ڈال دیا اور کہا یہ خط حضرت نے مجھے لکھا تھا میں نے اس میں
نظر کی تو اس میں یہ تھا کہ ابو بکر نے حضرت سے سوال کیا کہ ای رسول خدا مجھے وہ سکھاؤ
جو میں صبح و شام کہوں فرمایا ای ابابکر کہ اللہم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہدات
رب کل شی و ملیکہ اعوذ بک من شر نفسی ومن شر الشیطان و شرکہ وان اقترف علی
نفسی سوء او اجرہ الی مسلمہ

باب جب بستر پر آئے تو کیا کیجئے

۱۔ خذیفہ کہتی ہیں حضرت جب سونے کا ارادہ کرتے تو کہتے یا سماء اللہم اموت واجبا
اور جب جاگتے تو کہتے الحمد للہ الذی احیانا بعد امانتنا والیہ النشور **۲** انس نے کہا
حضرت جب اپنے فراش پر آتے کہتے الحمد الذی اطعمنا و سقانا و کفانا و اوانا کہ من
لا کافی له ولا مؤوی **۳** جابر نے کہا حضرت نہ سوتے جب تک کہ **۴** اللہ تنزیل السجدہ او
تبارک الذی بیدک الملائک نہ پڑھ لیتے ابو الزبیر نے کہا یہ دونو سورتیں فاضل ہیں ہر سورت
پر قرآن میں ستر حصہ میں جو کوئی انکو پڑھے گا اُسکے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی اور ستر درجے
بلند ہونگے اور ستر خطائیں مٹیں گی **۵** ابو الاحوص کہتے ہیں عبد اللہ نے کہا نیند کا آنا وقت
ذکر کے طرف سے شیطان کے ہر تم چاہو تو تجربہ کر لو تم میں جب کوئی اپنی خواہ گاہ میں جائے او
سونا چاہے تو اللہ کا ذکر کرے **۵** حدیث جابر میں آیا ہے کہ حضرت نہ سوتے تھے جب تک کہ
تبارک و **۶** اللہ تنزیل السجدہ نہ پڑھتے **۷** ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا جب آؤ کسی کوئی
تم میں اپنے بستر پر تو داخل ازار کو کہول کر بستر کو جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اُس نے

اپنے بستر پر کیا چوڑا پیر شق ایمن پر لیٹے اور کہے یا سمدک وضعت جنبی فان احتسبت نفسی
 فاحرهما وان ارسلتهما فاحفظهما بما تحفظ به الصالحین یا عبادک الصالحین کے برابر بن عازب نے
 کہا ہر حضرت جب اپنے بستر پر آتے شق راست پر لیٹتے پڑکتے اللھم وجھت وجهی الیک
 واسلمت نفسی الیک والجات ظہری الیک رغبة ورغبة الیک لامینا ولا ملجأ منک
 الا الیک امنت بکتابک الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت فرمایا جو کوئی ان کلمات
 کو رات میں کیگا پھر مچائیگا توفرت پر مرگیا ۸ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت جب بستر پر آتے کہتے اللھم
 رب السموات والارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التوراة والا انجیل
 والقرآن اعود بک من شر ذی شر انت اخذ بنا صیئہ انت الاول فلیس قبلك
 شیء وانت الاخر فلیس بعدک شیء وانت الظاہر فلیس فوقک شیء وانت الباطن
 فلیس دونک شیء اقض عنی الدین واغننی من الفقر

باب فضیلت دعا کی وقت خواب کے

۱۔ برابر بن عازب نے کہا ہر کہ حضرت جب بستر پر آتے جانب راست پر سوتے پھر کہتے
 اللھم اسلمت نفسی لیک ووجھت وجهی الیک وفوضت امری الیک والجات
 ظہری الیک رغبة ورغبة الیک لامینا ولا ملجأ منک الا الیک امنت بکتابک
 الذی انزلت ونبیک الذی ارسلت حضرت نے فرمایا جس نے ان کلمات کو کہا پھر مرگیا اسی
 رات کے نیچے توفرت پر مر ۲ جابر کہتے ہیں جب آدمی اپنے گھر میں آتا ہے یا اپنے بستر پر جگہ
 پکڑتا ہے تو ستائی کرتا ہے فرشتہ وشیطان فرشتہ کہتا ہے یا ختم بخیر شیطان کہتا ہے یا ختم بشر
 اگر اُس شخص نے اشد کی حمد کی اور ذکر کیا تو شیطان کو بہکا دیا اور فرشتہ رات بھر اُسکی حفاظت
 کرتا رہا پھر جب جاگتا ہے تو فرشتہ وشیطان اُسکی طرف دوڑتے ہیں اور مثل اول کہتے ہیں

کہ ہم ابو راشد
 حضرت سے سُنی ہو
 ہاتھ دینے اُس میں
 دیکھو وہ سکھاؤ
 الغیب والشہادۃ
 وان اقرت علی

مرامون واجبا
 مالن نے کہا
 وانا کم من
 السجدة او
 میں ہر سورت
 اور ستر درجے
 کا آنا وقت
 میں جاتے او
 جب تک کہ
 بسبب آدمی کوئی
 اُس نے

پہر اگر اُسے اللہ کا ذکر کیا اور کہا الحمد للہ الذی رہا لی نفسی بعد موتھا ولم یعتھا فی مناکھا
الحمد للہ الذی یمسک السموات والارض ان تزولا ولئنزالنا ان امسکھا من
احد من بعدہ انہ کان حلیمًا غفورًا الحمد للہ الذی یمسک السماء ان تقع علی الارض
الا باذنہ الی رُفِّ الرحیم اگر مجائیگا تو شہید مریگا اور اگر اُٹھ کر نماز پڑھیگا تو فضائل میں پڑھیگا

باب ماتہ زخسار کی نیچے رکھو

۱۔ برائے کہا ہو حضرت جب چاہتے کہ خواب کریں اپنا ماتہ نیچے زخسار آئین کے رکھتے اور کہتے
اللہم قنی عذابک یوم تبعث عبادک ۲ یہ حدیث بطریق دیگر بھی برائے مثل اول کے

آئی ہے :

باب اس کا کچھ ترجمہ نہیں ہے

۱۔ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہو دو خصلتیں ہیں جمع نہیں کرتا انکو کوئی مہر و سلطان لکن وہ جنبت
میں جائیگا اور وہ دونوں خصال سہل ہیں اور عمل کرنے والے انہیں کم ہیں کہا ای رسول خدا
وہ کیا ہیں فرمایا تکبیر کے ایک تمہارا پیچھے ہر نماز کے دن بار اور حمد کرے دن بار اور تسبیح کری
دن بار یہ ایک سو پچاس ہیں زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں میں نے حضرت کو دیکھا کہ انکو
اپنے ماتہ سے گلتا اور جب بستر پر آئے تو تسبیح و حمد و تکبیر کری یہ زبان پر سو ہیں اور تیرا زو
مین ہزار سو کون تم میں ایسا ہو کہ رات دن میں دو ہزار پانچ سو ستیاں کرتا ہو کہا ای رسول خدا
کیونکر انکا احصا نہیں کر سکے گا فرمایا پاس ایک تمہارے کے شیطان اُسکی نماز میں آتا ہے
اُسکو یاد کنداؤ کندا حاجت کی دلاتا ہو تو وہ اسکو یاد نہیں رکھتا :

باب جب بستر پر سی اٹھ کر ہر سوچ کرے تو اُسکو جھاڑے

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رُفعا آیا ہو کہ جب کوئی تم میں سے اپنے بستر پر آئے تو داخل آزار کو

لیکھ فراموش کو اُس سے جھاڑ دے اور اللہ کا نام لے وہ نہیں جانتا کہ اُس نے اپنے پیچھے کیا چھوڑا اپنے بستر پر چب لیٹنا چاہے تو داہنی جانب پر لیٹے اور کئے سبحانک ربی وضعت جنبی وبک امر فہ ان امسکت نفسی فاغفر لہا وان ارسلتہا فا حفظہا بما تحفظ بہ عباً ذک الصالحین :

باب کیا کیے جب رات کو جاگے

۱۔ ربیع بن کعب کہتے ہیں میں نزدیک دروازہ حضرت کے سویا کرتا تھا اور وضو کا پانی آپ کو لا دیتا رات کو آواز سمع اللہ لمن حمد اور آواز الحمد للہ رب العالمین سنتا :

باب رات کو سویا اور ماتہ میں چٹنائی تھی

۱۔ حدیث ابن عباس میں رفعاً آیا ہی جو شخص سو رہا اور اسکے ماتہ میں چٹنائی تھی قبل ماتہ چوڑے کے پہرا سکو کوئی شے نہ پہنے تو وہ ملامت نہ کرے مگر اپنے جی کو : ۳ ابو ہریرہ کا لفظ تھا یہ کو من یات وبید غمراً فاصابہ شئ فلا یلو من الا نفسه :

باب چراغ گل کرنے کا

۱۔ جابر بن عبد اللہ نے رفعاً کہا ہی بندہ کرو دروازے اور منہ باند ہو مشکون کا اور اوندا کر دو برتنوں کو اور چھپا دو ظروف کو اور بچھا دو چراغ کو بیشک شیطان نہیں کہوتا بندہ دروازے کو اور نہ سر بند مشک کو اور نہ برتن کو اور تو لیسفہ یعنی چوڑا لوگوں پر انکے گھر جلا دیتا ہی ۲ ابن عباس کہتے ہیں ایک چوڑا آیا اُس نے فتیکہ کو پکڑ لیا مینا چوڑی اُس کے زجر کرنے کو چلی حضرت نے فرمایا جانے دے وہ چوڑا اُس بتی کو لاکر چوڑی کی چٹائی پر ڈال گیا جس پر وہ ٹپٹی تھی وہ اُس سے برابر موضع ایک درہم کے جل گئی حضرت نے فرمایا تم جب سویا کرو اپنے چراغ بچھا دیا کرو شیطان اس جیسے کو اس جیسے کام کی راہ بتاتا ہی اور وہ

لعمینہا فی مناکھا
ت امسکھا من
تقع علی الارض
نوفضائل من یربکا

کے رکستے اور کتے
ے مثل اول کے

ن لکن وہ جنت
رسول خدا
را و تسبیح کرد
دیکھا کر انکو
اور ترازو
رسول خدا
ن آتا ہے

ٹپے
ن آزار کو

تکو جلا دیتا ہوں ابو سعید کہتے ہیں ایک رات حضرت جاگے ناگمان چوہے نے تہی چراغ کی
لی اور طرف چمت کے چڑھتا کہ گھر کو گھر والوں پر جلا دے حضرت نے اسکو لعنت کی اور اُس کا

قتل کرنا واسطے محمد کے حلال کر دیا

باب سوئی وقت گھر میں گچھوری خجائی

۱۔ حدیث ابن عمر میں فرمایا ہوت چھوڑ واک اپنے گھر دن میں جس وقت کہ تم سونے لگو دو
لفظ ابن عمر کا یہ ہے کہ اگر دشمن ہو تم اُس سے بچو ابن عمر اپنے گھر دن کی آگ کو جستجو کر کے قبل
سونے کے بچھا دیتے تھے تیسرا لفظ ابن عمر کا یہ ہے ہوت چھوڑ واک کو اپنے گھر دن میں کہ
یہ دشمن ہو ہم ابو موسیٰ کہتے ہیں مدینہ میں ایک گھر رات کو اپنے اہل پر جل گیا یہ خبر حضرت کو
پہونچی فرمایا اگر تمہاری دشمن ہو تم جب سوؤ تو اسکو بچھا دو ف فی الحال ماہ شعبان
تسلا ہجری میں خبر آئی کہ شہر سورت واقع گجرات میں ایسی آگ لگی کہ جس سے صد ہا بلکہ ہزار ہا
گھر جل گئے اور مال کثیر کا نقصان ہوا

باب تین لینا باران سے

۱۔ جب پانی برساتا ابن عباس کہتے ہیں جاریہ بھل چراغ جلا میرے کپڑے لا اور کھڑو لٹاؤ
من السماء ماء مبارک پہلے اس کتاب میں یہ بات گزر چکی ہے کہ آب جدید باران کو حضرت
اپنا کپڑا اٹھا کر گشت شریف پر لیتے جب وہ اسکی پوچھی تو فرمایا حدیث عہد پر ہے:

باب کوڑے کا گھر میں لٹکانا

۱۔ ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت نے حکم دیا تھا تعلیق سوط کا گھر میں:

باب رات کو دروازہ بند کرنا

۱۔ حدیث جابر بن عبد اللہ میں فرمایا ہے بچو تم قصہ گوئی سے بعد رات جانے کے کیونکہ کوئی تم

کانہیں جانتا کہ اللہ اپنے خلق میں سے کیا بکیر تاجی دروازے بند کر و منہ مشک کا باندھو تن
کو اوندہ کر دو چراغوں کو بجھا دو ۴

باب سمیٹنا بچوں کا وقت قوت عشا یعنی بعد نماز تہجد کے

۱- جابر نے رقبہ کہا ہی رو کو اپنے بچوں کو یہاں تک کہ عشا کی تاریکی باجوش اور سکا جاتا رہے کیونکہ وہ

ایک ساعت ہو کہ اُس دم شیاطین منتشر ہوتے ہیں

باب تحریش کرنا درمیان بہائم کی

صراح میں کہا ہے تحریش برآغالی دن قوم و سگ بریکد لیکر بہائم سے مراد چار پایہ میں ۱- ابن عمر
نے تحریش میں البہائم کو مکروہ رکھا ہے و سلف لفظ کراہت کا وضع حرمت میں بولتے تھے

باب کتے ہونگنی اور گدھی کی چیلانی کا

۱- جابر بن عبد اللہ نے رقبہ کہا ہی کہ بھلو بعد سوچ ڈوبنے کے یعنی آغاز شب میں اللہ کی
ایک خلق ہے جسکو وہ بکیر تاجی پر جو کوئی کتے کا ہونگنا یا گدھے کی آواز سنے وہ اغوذ باللہ
من الشیطان الرجیم کے کیونکہ جو وہ دیکھتے ہیں وہ تم نہیں دیکھتے ہو ۲ دوسرا لفظ اکافعا
یہ ہے کہ جب تم نباح کلب یا نفاق حمیرات کو سُنو تو اللہ سے پناہ مانگو کیونکہ جو وہ دیکھتے ہیں
وہ تم نہیں دیکھتے ہو اور کوڑا بیہرہ دو اور اس پر اللہ کا نام لو کیونکہ شیطان بند دروازے کو
نہیں کہوتا ہی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور گھڑوں کو چھپا دو اور مشکون کے منہ باندھ دو
اور برتنوں کو اوندہ دو ۳ جابر معافاً کہتے ہیں اقلو الخرج بعد ہدوفان للہ خلقا یہ ہنر فاذا
سمعت نباح الکلب و نفاق الحمیر فاستعذوا باللہ من الشیطان الرجیم ترجمہ اسکا گدھ چکا ہو ۴

باب مرغ کی آواز سننا

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے تم جب آواز مرغ کی رات سے سُنو تو اُسے فرشتے کو دیکھا

ہے نے بتی چراغ کی
ست کی اور اُس کا

سج

تم سونے لگو ۴ اور
جو جستجو کر کے قبل
پے گمرون میں کہ
یا یہ خبر حضرت کو
حال ماہ شعبان
صد ہا بلکہ نہارا

اور کتوں والوں

کو حضرت

ونکہ کوئی تم

اللہ سے فضل کا سوال کرو اور جب گدھے کی آوازیں سے سنو تو اسے شیطان کو دیکھا
تم اللہ کی پناہ مانگو شیطان سے :

باب برغوث یعنی کیک کو برانہ کہو

۱۔ انس بن مالک کہتے ہیں ایک مرد نے برغوث کو لعنت کی پاس حضرت کے فرمایا تو اسکو
لعنت نہ کر کہ اسے ایک نبی کو انبیاء میں سے واسطے نماز کے جگادیا تھا **ف** صراح میں
ترجمہ برغوث کا کیک کیا ہے اور نفاس میں لکھا ہے چھ لپٹہ بعوضہ و برغوث و بوق انتہی پہر لپٹو
کی فارسی کیک اور عربی برغوث لکھی ہے اور ڈانس کی فارسی پٹہ اور عربی بقہ بتائی ہے :

باب قائلہ کا

صراح میں کہا ہے قائلہ میانہ روز سے قیلولہ نیمہ زمان خفتن اعرنے کہا اکثر کچھ لوگ قریش کے درو
پراہن مسعود کے بیٹھتے تھے جب سایہ پرتا وہ کہتے اٹھو کھڑے ہو جو باقی ہے وہ شیطان کے
لئے ہے پہر کسی پر گند نہ کرنے مگر اسکو کھڑا کر دیتے ایک بار اسی حال میں کسی نے کہا کہ یہ یزیدی
بنی حساس کا شعر کہتا ہے اسکو بلایا اور کہا تو نے کیا کہا ہے کہا یہ کہ **ہو**

کفی الشیخ الاسلام للمعناہیا

ودع سلیمی ان تجھزت عادیا

کہا بس تو نے سچ کہا سچ کہا سلم سائب بن زید کہتے ہیں عمر کا گندہ ہم پر نیروز یا قریب نیروز کے ہوتا
تھا وہ کہتے تھے قوموا قتلوا فما بقی للشیطان یعنی اٹھو سوؤ جو بچا وہ شیطان کے لئے ہے
سلم انس نے کہا وہ لوگ جمعہ کی نماز پڑھ کر قیلولہ کرتے تھے ہم انس کہتے ہیں اہل مدینہ کو کوئی
شراب جبکہ حرام ہوئی خوشتر تر و بسر سے نہ تھی میں نزدیک ابو طلحہ کے اصحاب آنحضرت کا ساقی
تھا کہ اتنے میں ایک مرد نکلا اسنے کہا خمر حرام ہو گئی اسون نے متی یا حتی تنظر کچھ نہ کہا یہ
ای انس اسکو بہا دے پہر پاس ام سلیم کے قیلولہ کیا یہاں تک کہ ہنڈے ہوئے اور نہائے

ام سلمہ نے آنکو خوشیوار کیا پھر پاس حضرت کے گئی وہاں وہی خبر تھی جو اُس مرد نے کہی تھی اس
 کہتے ہیں پھر انہوں نے اُسکو نہ چکھا **ف** اس جگہ سے فضیلت و قربت صحابہ کی سائرا
 پر بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ سجا آوری حکم شرع و اتباع رسول میں کس درجہ راسخ دم ثابت قدم
 تھے کہ خبر آحاد پر عمل کرتے تھے اور خلف امت کو دیکھو کہ احکام متواترہ صحیحہ ثابتہ محکمہ صریحہ
 غیر منسوخہ پر بھی گونہ راہ سنین اور کوئی لاکھ بار اُن کو یاد دہی کرے عمل نہیں کرتے نہ نئی میں
 نہ امیر میں معذرا آپکو مغفور جانتے ہیں اور افاضل امت سمجھتے ہیں یہاں احوال علماء و مشائخ کا
 موازنہ نہ عوام و امرا اہل اسلام کا کہ وہ تو کالانعام ہیں واللہ المستعان :

باب آخر دین میں سونا

۱- خوات بن حمیر نے کہا ہے کہ نوم اول نہا خرق ہو اور او سطنہا خلق اور آخر نہا خرق
ف صراح میں کہا ہے خرق گولی خرق گول شدن انتہی خلق سے مراد عادت ہو مطلب یہ ہے
 کہ اول و آخر روز میں سونا بے وقوفی ہی اور قیلو کہ کرنا خوی انسان ہے :

باب ماویہ کا

۱- میمون بن مهران کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا کیا ابن عمر دسترخوان پر لوگوں کو بلا تے
 تھے کہا ایک بار اُنکا ایک شتر شکستہ ہو گیا تھا ہم نے اُسکو سخر کیا ہے کہا شہر کے لوگ جمع کر
 نافع نے کہا اے ابابعد الرحمن کس چیز پر جمع کروں ہمارے پاس تو روٹی نہیں ہے کہا اللہم
 لك الحرق هذا عرق وهذا عرق یا یون کہا عرق و بضع فتن شاء اكل ومن شاء ودع یعنی
 یہی گوشت و شوربا ہی یا شوربا و قیمہ جسکا جی چاہے کھائے جسکا جی چاہے چھوڑ دے :

باب ختنہ کا

۱- حدیث ابو ہریرہ میں رنعا آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بعد پستاد سال کے قدم میں ختنہ کیا

بخاری نے کہا قدم نام ہے ایک جگہ کا :

باب عورت کی اندام کو پست کرنا

۱۔ عبد الواحد کہتے ہیں ہم سے ایک بڑھیا نے اہل کوفہ میں سے جو کہ علی بن خباب کی داوی تھی کہا کہ مجھ سے ام المہاجر نے بیان کیا کہ میں روم کے جواری میں قید ہو گئی ہم پر عثمان نے اسلام عرض کیا ہم میں سے سوامیرے اور ایک اور جاریہ کے کسی نے اسلام قبول نہ کیا عثمان نے کہا جاؤ ان دونوں کو خفض یعنی پست اور پاک کرو مراد پستی سے ختنہ کرنا ہے :

باب ختنہ کی دعوت کرنا

۱۔ سالم نے کہا ابن عمر نے میرا ختنہ کرایا میں اور نعیم اور ہیر ایک بکری ذبح کی ہمنے اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم خوشی و شادی کرتے تھے صبیان پر اس بات کی کہ ہم پر یعنی ہماری ختنہ کی تقریب میں ایک کبش فریح کی گئی ہو یہ اثر دلیل ہے جو از ذبح کبش پر ختنہ اطفال میں رہا صرف سو ہر محل میں منہی عنہ ہو کیا عقیقہ و کیا ختنہ و کیا ولیمہ اور کیا ضیافت ضیافت و نحو ذلک :

باب لہو کا ختان میں

۱۔ ام علقمہ کہتی ہیں برادر عائشہ کی لڑکیاں تھیں عائشہ سے کہا تم انکے لئے کسی کو کیلئے کرو نہیں بلا تین کہا اچھا کسی کو بھیج کر عدی کو بلایا وہ آیا عائشہ کا گذر اندر گھر کے ہوا دیکھا کہ عدی کا تاج اور براہ طرب اپنا سر ہلاتا ہو اور وہ صاحب شعر کثیر تھا عائشہ نے کہا اف شیطان اخرجہ اخرج یعنی یہ تو شیطان ہے اسکو بیان سے محالو نکالو :

باب دعوت ذمی کا

۱۔ اسلم مولائی عمر نے کہا ہو کہ جب ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے شام میں آئے ایک دہقان نے آکر کہا اے امیر المؤمنین میں تمہارے لئے کھانا تیار کیا ہو میں چاہتا ہوں کہ تم مع اشراف

کے جو تمہارے ساتھ ہیں میرے گھر پر آؤ کہ یہ میرے عمل کے لئے اقویٰ اور میرے لئے اُسر
ہو گا ہم تمہارے ان کٹائس میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں باوجود ان صورتوں کے جو انہیں ہو
ف یہ اثر دلیل ہو اس پر کہ جس معبد و مکان میں تصویر ہو وہاں دعوت کہانے کو نہ جائے

باب کنیزوں کا ختنہ کرنا

۱۔ عبدالواحد بن زیاد کہتے ہیں ہم سے ایک زن پیر زال اہل کوفہ نے کہ علی بن غراب کی داوی
تھی کہا کہ مجھ سے اُم مہاجر نے بیان کیا سبیت وجواری من الروم فعرض علينا عثمان
الاسلام فلم نسلّم منا غیری وغیرہ آخری فقال اخفضوهما وطهروهما فقلت اخذہ
عثمان اس کا ترجمہ قریب گزر چکا ہو:

باب ذکر ختان مرد و کبیر کا

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا ختنہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے اور وہ ایک سو بیس برس کے تھے پہلے
اسکے اسی برس زندہ رہے سمیع نے کہا ابراہیم اول شخص ہیں جس نے ختنہ کیا اور اول شخص
ہیں جس نے مہمانی کی اور اول شخص ہیں جس نے مونچھیں کترائیں اور اول شخص ہیں جس نے ناخن
کاٹے اور اول شخص ہیں جو بڑا ہوا کہا ابراہیم یہ کیا ہو فرمایا وقار ہو کہا رب نہ خنی وقفا
یعنی ابراہیم اس وقار کو زیادہ کر م حسن کہتے تھے تم تعجب نہیں کرتے اس سے یعنی مالک
بن منذر سے اسے شیوخ اہل کسکر کا قصد کیا وہ اسلام لائے تھے انکی تفتیش کر کے انکو
حکم دیا کہ ختنہ کریں اور یہ سردی پڑتی ہو چکو یہ خبر لگی کہ بعض انہیں کے مر گئے اور حضرت کے
پاس رومی و حبشی اسلام لائے لکن صحابہ نے کسی شیوخ کی تفتیش نہیں کی بعد ابن شہاب کہتے
ہیں آدمی جب اسلام لاتا اسکو حکم ختنہ کرنے کا دیا جاتا اگرچہ کبیر ہوتا یعنی بڑی عمر کا:

عنوان باب
۱۲

باب دعوت ولادت کا

۱۔ بلال بن کعب علی کہتے ہیں زیارت کی ہمنے یحییٰ بن حسان کی اونکے گاؤن میں تھا اور ابراہیم بن ادہم اور عبدالعزیز بن قید و موسیٰ بن یسار وہ کہنا لائے موسیٰ رک گئے وہ روزہ تھے یحییٰ نے کہا ہم میں سے اس مسجد میں ایک شخص بنی کنانہ میں کا ہوا صحابہ نبی صلعم سے جسکی کنیت ابو قوصافہ بن چالیس برس سے ایک دن روزہ رکھتا ہوا ایک دن افطار کرتا ہوا میرے باپ کے بیان ایک لڑکا پیدا ہوا انہوں نے اُسکو اُس دن میں بلایا جس دن میں وہ روزہ رکھتا تھا اُسے اپنا روزہ کھول ڈالا ابراہیم نے اُسہ کر اپنے کسل سے چاروب کشی کی اور موسیٰ نے روزہ کھول ڈالا ابو عبداللہ یعنی بخاری رح کہتے ہیں کہ ابو قوصافہ کا نام جدرہ بن جہشہ ہوا یہ روایت دلیل ہو دعوت ولادت پر اور نیز دال ہو اس پر کہ ہمارے سلف صلعماء و مشائخ باصفا تابع سنت مطہرہ مصطفیٰ تھے حدیث سنکر کہہ توقف عمل بالحدیث کرنے میں نہ کرتے تھے اب وہ زمانہ ہو کہ سنت بدعت اور بدعت سنت ٹھہر گئی ہو فانا للہ ظاہر سیاق سے یہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ دعوت طعام عقیقہ کی تھی یا علاوہ اسکے بروز ولادت اشیہ قول اول ہو واللہ اعلم

باب صبی کو تحنیک کرنا یعنی کھجور چیا کر شیرینی اُس کی بچے کے تالو میں ملدینا

۱۔ انس کہتے ہیں میں عبداللہ بن ابی طلحہ کو پاس حضرت کے لے گیا جس دن کہ وہ پیدا ہوا حضرت ایک عبادۃ میں تھے اپنے اونٹ کو دواموار ہے تھے فرمایا تیرے ساتھ کھجورین میں سے کھانا ان میں سے کچھ تھرات دیئے آپ نے چاہے پر صبی کا دہن پھار کر اُس کے منہ میں رکھے وہ ہونٹ چاٹنے لگا فرمایا انصار کو تمر سے محبت ہے اور عبداللہ

نام رکھا

باب بلانا ولادت میں

۱۔ معاویہ بن قرقہ کہتے ہیں کہ جب میرے بیان یاس پیدا ہوا میں نے کچھ نفرا صحابہ تھرت سہی بلائے اور انکو کمانا کھلایا انہوں نے دعا دی میں نے کمانے مجھے دعا دی سوا اللہ تمہاری دعا میں برکت دے اور اگر اب میں دعا کروں تو تم آمین کہو پھر میں نے اس کے لئے بہت سی دعا کی اور دین عقل میں اسی طرح کما فانی کا تعریف فیہ دعا یومئذ یعنی میں اس دن کی دعا اس کے حق میں پہنچاتا ہوں :

باب اللہ کی حمد کرنا وقت ولادت کے جبکہ سچے پورا

پیدا ہوا اور پُر و اٹلرنا کہ نہی یا مادہ

۱۔ کثیر بن عبید کہتے ہیں جب انہیں کوئی مولود پیدا ہوتا یعنی خاندان عائشہ میں تو عائشہ یہ نہ پوچھتیں کہ کڑکا ہی یا لڑکی یہ کہہ کہتیں پورا پیدا ہوا جب کہا جاتا کہ مان تو کہتیں الحمد للہ رب العالمین

باب خلق عانہ کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رضا آیا ہی پانچ چیزیں فطرت سے ہیں قص شارب تعلیم اطعام خلق شتم البط و مسواک :

باب وقت ان میں کیا ہی

۱۔ نافع نے کہا ابن عمر ہر بندہ دن میں ناخن کترائے اور ہر ماہ میں استرہ لیتے یہ مدت غایت تعلیم و استعداد ہی اور احسن یہ ہو کہ ہر جمعہ کو تعلیم کرے اور ہر پانچ روزہ یوم میں استعداد اور چالیس دن سے زیادہ تاخیر کرنا خود مکروہ ہے اس بارہ میں حدیث آئی ہے اور بنا تعلیل و تاخیر کی تطافت و کثافت طباع پر موقوف ہو و اللہ اعلم

ن میں من تھا اور
ک کہ گئے وہ روزہ
صلح سے جسکی کینت
و میرے باپ کے
روزہ رکھتا تھا
روسی نے روزہ

شہد ہوا
الحمد و مشائخ
میں نہ کرتے تھے
سے بہترین علوم

س کی

وہ پیدا ہوا
کہ کجور بن ہیں
س کے منہ
بہ اللہ

باب قمار کا

۱۔ ابن عباس نے کہا یوں کہتے تھے کہ اونٹ کی بازی کمان ہو پر دس آدمی جمع ہو کر ایک جزو یعنی شتر جو ان مول لیتے عوض دس فصیل کے فصال تک پر سہام پہکتے تو نو کے لئے نکلتا یہاں تک کہ ایک کے حصہ میں آتا اور دوسروں پر تاوان لگایا جاتا ایک ایک فصیل کا فصال تک سو بیس سو لے لے جاتا

باب قمار مرغ کا

۱۔ ربیع بن عبد اللہ کہتے ہیں دو مردوں نے دو مرغوں پر قمار کیا عہد عمر رضی اللہ عنہ میں عمر نے حکم دیا کہ مرغ کو مار ڈالو ایک مرد نے انصار میں سے کہا کیا تم ایک ایسی امت کو قتل کرتے ہو جو اللہ کی تسبیح کرتی ہو تب عمر نے اسکو چھوڑ دیا

باب اپنے صاحب سے کہنا او جو اکیلین

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رفتا آیا ہو جسے حلف کیا تم میں سے اور اپنے حلف میں لات و عزی کی قسم کھائی وہ لا الہ الا اللہ کہے اور جسے اپنے صاحب سے کہا او جو اکیلین وہ صدقہ دے

باب کیو تر بازی کا

۱۔ ایک مرد نے ابو ہریرہ سے کہا ہم بازی کرتے ہیں دو کپڑوں میں اور درمیان ان دونوں کے محل کا مقرر کرنا کروہ کہتے ہیں اس ڈر سے کہ کہیں محل اسکو لیجاوے ابو ہریرہ نے کہا ذلک من فعل الصبیان و تو شکون ان تنزکوہ یعنی یہ نہ کہوں گا کہ ہو تم عنقریب اسکو ترک کر دو گے

باب حدی کرنا واسطے عورتوں کی

۱۔ انس کہتے ہیں براہن مالک مردوں کے حدی خوان تھے اور انجشہ عورتوں کو لئے حدی کرتے اور خوش آواز تھے حضرت نے فرمایا ایوانجشہ مانگنے میں ان شیشون کے آہستگی کر **ف** یہ حدیث مطولاً پہلے اس کتاب میں گذر چکی ہے

باب غنا کا

۱۔ ابن عباس نے کہیہ ومن الناس من یشتري لهو الحديث میں کہا ہے کہ مراد غنا و اشباہ غنا ہے **ف** یہ روایت بھی پیشتر گذر چکی ہے حدیث براہن عازب میں رفعا آیا ہے تم سلام پہلا و سلامت رہو اور اشرہ شرہ ابو معاویہ نے کہا اشرہ عبث ہے سلام ایک مجمع تھا منجد مجامع کے فضالہ بن عبید کو خبر لگی کہ کچھ اقوام کو توبہ سے تعب کرتے ہیں غصہ میں آکر کہڑے ہو گئے اور سخت منع کیا پر کہا اکان اللعاب بہا لیا کل ثمہا کا کل لحم الخنزیر متوضی بالادہ مراد کو توبہ سے زبرد ہے **ف** یہ حدیث پہلے بھی گذر چکی ہے مسئلہ یہی ہے کہ جتنے آلات غنا کے ہیں سب کا ایک حکم ہو یعنی قطعاً حرام ہیں اور جس دن کا جواز تقریب نکاح میں آیا ہو اُس طرح کا دن اب دنیا میں کسی جگہ رائج نہیں ہے

باب سلام نہ کرنا صحابہؓ زرد پر

۱۔ فضیل بن مسلم کے باپ کہتے ہیں کہ علی مرتضیٰ جب باب قصر سے نکلتے اور اصحاب زرد کو دیکھتے تو انکو لے آتے اور صبح سے شام تک باندھ رکھتے یعنی حالات میں کر دیتے پھر کوئی انہیں دوپہر تک بند نہ رہتا اور جو شخص رات تک پابند ہوتا یہ وہ ہوتا جو معاملہ چاندی کا کرتا اور جو دوپہر تک رہتا یہ وہ ہوتا جو فقط کسبت بازی نہ باندھتا اور حکم دیتے کہ ان لوگوں پر سلام نہ کرو **ف** یہ اثر دلیل ہے ترک سلام اہل فسق پر کیونکہ اعتبار عموم لفظ کا ہوتا ہے نہ خصوص سب کا

وس آدمی جمع ہو کر ایک امام ہو سکتے تو ان کے لئے جاتا ایک ایک فیصل

عمر عمر رضی اللہ عنہ
باتم ایک ایسی امت

بلین

حلف میں لات و
کہا آؤ جو کہیں

اور درمیان
سکو لیجائے
سے رکون کا کام

لے شاذ و غیرہ سے مراد
قمار ہے یعنی جوینہ
اور سکو بازی بیکار
مٹی چہ والہم ۲۴

باب لاعب نرد کا کتنا گناہ ہے

۱۔ حدیث ابو موسیٰ اشعری میں۔ فقہا آیا ہے جس نے لعب کیا ساتھ نرد کے اُس نے نافرمانی کی اللہ و رسول کی **فت** نرد کا جو حکم ہے وہی حکم ہر اُخت نرد کا ہے بلا تفاوت تفرقہ کرنا درمیان ملاعب و ملاہی کے جس طرح کہ بعض فقہاء نے کیا ہے بے دلیل ہے **ہم** ابن مسعود نے کہا دور رہو تم ان کبیتین سے جو جرکتے ہیں کہ یہ دونوں میسر یعنی جواہین **ہم** ابو ہریرہ کے باپ رفعا کہتے ہیں جس نے لعب کیا نرد شیر سے گویا اُس نے اپنا ماتہ گوشت و خون خوک میں رنگین کیا **فت** یہ حدیث صحیح میں ہے آئی ہے یہ لعب اصل میں ایجاد محسوس ہے پھر اسکا رواج سائر بلاد عرب و عجم میں ہو گیا تھا حضرت نے حق میں لاعب نرد کے یہ سخت وعید فرمائی **ہم** ابو موسیٰ کا دوسرا لفظ رفعا یہ ہے من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله

باب ادب و نکال دینی کا لاعبین نرد و اہل باطل کو

۱۔ نافع کہتے ہیں ابن عمر جب کسی کو اپنے گھر والوں میں سے نرد کیلئے ہوئے پاتے تو اسکو مارتے اور نرد کو توڑ دالتے **ہم** عائشہ کو خبر لگی کہ کچھ لوگ جوائے گھر میں رہتے بستے ہیں اُنکے پاس نرد ہے عائشہ نے اُنکو کھلا بھیجا کہ اگر تم نرد کو گھر سے باہر نہ نکالو گے تو میں تمکو اپنے گھر سے نکال دوں گی اور اپنا اس امر کا انکار کیا **ہم** کلثوم بن جبیر کہتی ہیں ابن الزبیر نے تمکو خطبہ سنایا کہ اہل مکہ مجھ پر یہ خبر لگی ہے کہ کچھ رجال قریش ایک کیل کیلئے ہیں جو نرد شیر کھلاتا ہے اور یہ کیل جواہی قال الله انما الخمر و اللیسر و من اشد کی قسم کہتا ہوں کہ نہ لایا جائیگا کوئی شخص جس نے کہ یہ کیل کیلایا ہے لیکن میں عقاب کر دنگا اُسکے شعر و بشر میں یعنی اُسکے بال و کمال میں اور جو ایسے شخص کو پکڑ کر لاوے گا اُسی کو میں سلب اسکا دید و نگاہ **ہم** علی ابو عمر کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ کو سنا کہ حق میں لاعب نرد کے بطور قاریون کہتے تھے کہ وہ لڑا

لعب نرد

شخص کے

ماتہ خون

لحم خنزیر

۱۔ حد

ہی یعنی آگ

ایک بار

۱۔ ابو

اسکی اس

نہیں ہے

ہیں من

باب

قبض

۱۔ ابو

عبد با

وفاکد



شخص کے ہر جو گوشت خوک کا کھانا ہو اور جو فقط کیلنا ہی بغیر قمار کے وہ مثل اس شخص کے ہر جو انہا خون خنزیر میں ڈبوتا ہو اور جو شخص وہاں بیٹھ کر اُسکو دیکھتا ہو وہ مثل اس شخص کے ہر جو لحم خنزیر دیکھ رہا ہو ۵۰ ابن عمرو نے کہا ہو لعب کرنے والا ساتھ فصین کے بطور قمار مثل اکل لحم خنزیر ہو اور لا لعب بغیر قمار جیسے ہاتھ ڈالنے والا خون خوک میں

باب مومن ایک سے راح سی و بارگزیدہ میں ہے

۱- حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہو کا یلغ اللومین من حجر مرتین اسکا ترجمہ بعینہ ترجمہ الباب ہو یعنی اگر مرد یا نادر اپنے حسن معاملہ و حسن ظن کی وجہ سے کسی شخص سکار کے دھوکے میں ایک بار آجاتا ہو تو آجاتا ہو لیکن پھر دوبارہ اُسکے فریب و غامین گرفتار نہیں ہوتا بلکہ ہوشیار ہو جاتا ہو

باب رات کو تیر چلانا

۱- ابو ہریرہ نے رفقاً کہا ہو جس نے تیر چلایا ہو پھر رات کو وہ ہم میں سے نہیں ہو بخاری نے کہا اسکی اسناد میں نظر ہو ۳۰ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفقاً یہ ہے جس نے ہتھیار اٹھایا ہو پھر وہ ہم میں سے نہیں ہو ف یہ عام خاص مذکور یعنی می باللیل کو بھی شامل ہے ۵۰ ابو موسیٰ رفقاً کہتے ہیں من حل علینا السلاح فلیس منا اسکا ترجمہ وہی ہو جو اوپر گزرا ہے

باب اللہ جب چاہتا ہو کہ کسی بیدار کو کسی زمین میں قبض کرے تو اُسکے لئے کوئی کام طرف اس زمین کوئے نکال دیتا ہے

۱- ابو الملیح ایک مرد سے اپنی قوم کے جسکو صحبت تھی رفقاً راوی ہیں کہ اذا امر الله قبض عبد بامرض جعل له بها حاجة اس کا ترجمہ بعینہ ترجمہ الباب ہو اسی جگہ سے قرآن میں فرمایا و ماتدہی نفس بائی امراض تموت بے حساب صحابہ جنگا وطن حجاز خاص تھا غیر وطن میں

فی
لہ زرد کے اُسے نافذانی
ہو بلا تفاوت تفرق کرنا
س ۱۲ ابن مسعود نے
ابن مسعود کے
سنت و خون خوک میں
باجد مجوس فوس ہو پھر
رود کے یہ سخت و عید
ی اللہ و رسولہ
س باطل کو
ہوئے پاتے تو
میں رہتے بستے
لوگے تو میں شکو
ابن الزبیر نے شکو
میں جو مرد شیر
ماتا ہوں کہ دلایا
میں ہنی اُسکے
بید و نگاہ ملی
نے کہ وہ مثل اس

بوجہ مختلفہ مرے ہیں اسی طرح تابعین اور تبع تابعین اور علماء و سنیین و توحید اللہ
از قناشہادۃ فی سبیلک واجعل موتنا فی بلد رسولک

باب کپڑے میں ناک ٹنکنا

۱- ابو ہریرہ نے اپنے کپڑے میں ناک سنکلی پہر کہا بخ بخ ابو ہریرہ یہ قیحط فی الکنان لستی اصرع
باین حجرۃ عائشۃ و المنیر یقول الناس محجون و ما بی الا الجمع یعنی واہ جی واہ ابو ہریرہ
کنان میں ناک سنکتے ہیں میں نے آپکو دیکھا تھا کہ میں درمیان حجرۃ عائشہ و منیر کے بیوش پڑا ہوتا
لوگ کہتے دیوانہ ہو اور مجھکو کچھ نہ تھا مگر بہوک ف یعنی ایک وہ وقت تھا کہ مارے بہوک کے
بیوشی طاری رہتی تھی کہائے تک کو نہ ملتا تھا ایک یہ وقت ہو کہ سجدہ تعالیٰ جامہ کنان سے
آب بینی صاف کرتا ہوں :

باب وسوسہ کا

۱- ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اے رسول خدا ہم اپنے جی میں کچھ پاتے ہیں نہیں جانتے کہ منہ سے کالین
گو ہمارے لئے وہ ہو چہرہ سورج نکلتا ہو فرمایا کیا تم نے یہ چیز پائی کہا مان فرمایا یہ صبح ایمان ہو ۲
شہر بن خوشب کہتے ہیں میں اور میرے خال یعنی مامون پاس عائشہ کے گئے اور کہا ہم میں کسی
کے سینہ میں ایسی چیز عارض ہوتی ہو اگر منہ سے نکالے تو اسکی آخرت جاتی رہے اور اگر ظاہر
ہو تو قتل کیا جائے عائشہ نے اللہ اکبر تین بار کہا پہر کہا حضرت سے یہ بات پوچھی گئی تھی آپ نے
فرمایا کہ جب کسی کو تم میں سے یہ بات ہو تو تین بار تکبیر کہے کیونکہ اسکی آہٹ نہیں ہوتی مگر میں کو
۳ حدیث انس بن مالک میں رخصا آیا ہے ہمیشہ سوال کریں گے لوگ اس چیز سے جو نہ تھی
یہاں تک کہ کہیں گے اللہ خالق ہو شے کا اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے :



باب گمان کا

۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دور رہو تم گمان سے کیونکہ گمان بڑی جوٹ بات ہے اور تجسس نہ کرو اور نہ تنافس اور نہ تدابر اور نہ تحاسد اور نہ تباغض اور ہو جاؤ اللہ کے بندے براور یکدیگر اس کہتے ہیں اس اثنا میں کہ حضرت ہمراہ ایک عورت کے اپنی عورتوں میں سے کھڑے تھے کہ ایک مرد نکلا آپ نے اُسکو پکارا اور کہا ای فلاں یہ میری بی بی ہے فلاں اُسے کہا میں اگر کسی کے ساتھ گمان کرتا تب بھی آپ کی طرف ایسا گمان نہ کرتا فرمایا ان الشیطان یخیر من ابن ادم مجہری الدم یعنی شیطان آدمی میں خون کی طرح بہتا ہے پس عبد اللہ نے کہا ہمیشہ سروق منہ گمان کرتا ہی بیان تک کہ سارق سے بڑھ جاتا ہے ہم بلال بن سہتم شمری کہتے ہیں معاویہ نے ابوالدرداء کو کہا مجھے نام فساد و فساد کے لکھیے اُنہوں نے کہا گمان میں گمان فساد و فساد میں کیونکہ اُنکی شناخت کروں اُنکے بیٹے بلال نام نے کہا میں اُنکے نام لکھ دوں گا پھر وہ نام لکھے کہا تو نے گمان سے جانا نہیں پہچانا تو نے کہ وہ فساد میں مگر تو بھی اُنہیں میں ہے تو اپنے نام سے مشہور کر اور اُنکی اسم نویسی نزدیک معاویہ کے ارسال نہ کی

باب موندنا کنیز وزن کا شوہر کو

۱۔ عبدالعزیز بن قیس کہتے ہیں ایک جاریہ عبد اللہ بن عمرو پر داخل ہوئی وہ بال موند نے تھے اور کہا کہ نورہ کہاں کو باریک کرتا ہے؟

باب موئی بغل اکھاڑنا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں تھا آیا ہے فطرت پانچ چیزیں ہیں ختنہ کرنا استرہ لینا بغل کیے بال مگر کھڑنا سوچیں کھڑنا ناخن کھڑنا ۲ دوسرا لفظ انکار فعا یہ ہے خمس من الفطر الختان وحلق العانة وقصم الاظفار ونفث الضبع وقص الشارب ترجمہ اسکا گذر گیا مرد و بیچ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

مہولات

فی الکتمان لم یکنی اصح

واہ جی واہ ابو ہریرہ

موسم کے بیوش پڑا ہوا

نما کہ مارے ہو کہ کے

لی حامد کمان سے

جستہ کہ منہ سے کالین

سج ایان ہے ۳

کہا ہم میں کسی

اور اگر ظاہر

فی آپ نے

مگر مومن کو

سے جو دینی

سے گوشت بغل ہی سے تیسرے لفظ انکار فعا یہ ہر خمس من الفطرۃ تقلیداً لا ظفار و قس
الشارب و تنق الا بط و حلق العاند و الحتان **ف** اس میں دلیل ہے اس پر کہ ترک
کرنا ان امور کا خلاف آفرینش انسان ہے اور یہ کام کرنا اصل آدمی میں داخل ہے جب یہ
نہ کیا تو گویا آدمیت میں فرق ہے ہما نم میں اور اس میں کچھ فرق باقی نہ رہا؛

باب حسن عہد کا

۱۔ ابو الطفیل کہتے ہیں میں نے حضرت کو دیکھا کہ جعرانہ میں گوشت تقسیم فرماتے تھے میں اس دن
لڑکا تھا اونٹ کا عضو اٹھاتا ایک عورت آئی حضرت نے اُسکے لئے اپنی چادر بچا دی میں نے کہا یہ
کون ہے کہا یہ حضرت کی ماں ہے اس نے دودھ پلایا ہے

باب شناسائی کا

۱۔ مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں ایک مرد نے کہا اللہ امیر کو صلاحیت دے تمہارا اذن لوگوں کو
پہنچاتا ہے اس لئے انکو ساتھ اذن کے اختیار کرتا ہے یعنی اجازت شناخت پر ہوتی ہے کہ اللہ اس کو
مغدر رکے معرفت نفع دیتی ہے پاس سگ گزندہ اور شر حملہ آور کے

باب لڑکوں کا جوڑیہ کیلنا

۱۔ مغیرہ ابراہیم سے راوی ہیں کہ انہوں نے کہا ہمارے اصحاب رخصت دیتے تھے ہکو سب لمب
میں مگر کئی بخاری نے کہا یعنی بچوں کو ۳ ابو عقبہ نے کہا میں ہمراہ ابن عمر کے ایک بار راہ میں گیا انکا
گندہ کچھ غلمان جھش پر ہوا انکو دیکھا کہ وہ کیل رہے ہیں دودھ ہم نکال کر انکو دیئے ہم حائشہ
کہتی ہیں حضرت میرے پاس میری بھویوں کو بیچ دیتے کہ وہ چوٹی چوٹی گڑیوں سے کیلتیں؛

باب فوج کرنا کبوتر کا

۱۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے ایک شخص کو دیکھا کہ کبوتری کے چھپے جاتا ہے فرمایا ایک شیطان ہے

کرشیطان

باب

۱۔ زید

سرین کنگ

توین آبر

باب

۱۔ ابو

پرگرے

باب

شخص

۱۔ حبیب

۱۔ ابن

انکے

عینا

حدیث

کہ شیطانہی کے پیچھے جاتا ہو ۲ حسن نے کہا عثمان کسی جمعہ میں خطبہ پڑھتے تھے لیکن حکم کرتے کہ تو ان کے قتل اور کبوتروں کے ذبح کرنے کا

باب جب کو کام ہو و احق ہی جائیکہ پاس کام والی ٹیکے

۱۔ زید بن ثابت کہتے ہیں ایک دن عمر بن خطاب آئے مجھے اذن چاہئے انکو اذن دیا چو کر ہی میرے سر میں گنگھی کرتی تھی کہ مینچ لیا عمر نے کہا اسکو گنگھی کرنے دے کہا اے امیر المؤمنین اگر آپ مجھکو بلا بھیجے تو میں آپ کے پاس آتا کہ کام مجھکو تواف یعنی جسکو کام ہو اسی کو آنا چاہئے نہ یہ کہ محتاج الیہ پاس حاجت مند کے جائے ۴

باب جب ناک سنکے اور قوم کی ہمراہ ہو تو کیا کرے

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا جب قوم کے سامنے ناک سنکے تو کھدست سے چھپالے تاکہ آب بطن زمین پر گرے اور جب وزہ دار ہو تو سر میں تیل ملے تاکہ اس پر اثر صوم نظر نہ آئے ۴

باب آدمی جب کسی قوم سے بات چیت کرے تو ایک شخص کی طرف متوجہ نہو یعنی بلکہ سب کی طرف توجہ کرے

۱۔ حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں وہ لوگ دوست رکھتے تھے اس بات کو کہ جب آدمی بات کرے تو ایک ہی شخص پر متوجہ نہو بلکہ سب کو عام کرے ۴

باب ذکر فضول نظر کا

۱۔ ابن ابوالنذیل کہتے ہیں عبداللہ نے ایک شخص کی عیادت کی اور انکے ہمراہ ایک مرد انکے اصحاب میں سے تھا جب گھر میں داخل ہوا لگا ویکنے عبداللہ نے کہا واللہ لو نفقنا عینا لکان خیرا لک یعنی اگر تیری آنکھیں پوٹ جاتیں تو تیرے لئے بہتر ہوتا ۴ یہ حدیث پہلے ہی اس کتاب میں گذر چکی ہو یہ اثر دلیل ہو اس پر کہ کسی کے گھر میں جا کر اُدھر نہ

یہ اظہار و فصیل ہو اس پر کہ ترک داخل ہو جب یہ

تے سے میں اسد نریچا دی بیٹے کہا یہ

اذن لوگون کو کو کا اللہ اس کو کے

یہ بلکہ سب لب راہ میں گیا اسکا دیکھے عا شہ کے کہتے ہیں

یا ایک شیطان ہو

دیکھتا اور ہر طرف جھانکتا تاکنا سخت مکروہ ہے۔ نافع نے کہا کچھ قہر لیل عاق کے ابن عمر پر داخل ہوئے انہوں نے اپنے ایک خادم پر ایک طوق سونے کا دیکھا بعض نے طرف بعض کیے نظر کی ابن عمر نے کہا ما اخطنکم للشر یعنی تم شر و فساد کی بات کو خوب پیو ہو

باب فضول کلام کا

۱۔ ابو ہریرہ نے کہا لاخیر فی فضول الکلام یعنی گپ شپ مارنے میں کچھ خوبی و بہتری نہیں ہے۔
۲۔ دوسرا لفظ انکار فقہاء یہ ہے کہ بدترین میری امت کے وہ لوگ ہیں جو شرنا متشدق متضیق ہیں یعنی زور باتیں کرنے والے منہ بہرہ کر اور باتیں بنانے والے لگاتار اور بہتر میری امت کے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں نیک ترین ہیں۔

باب ذکر شخص دو رویہ کا

۱۔ حدیث ابو ہریرہ میں رقم آیا ہے کہ بدترین مردم دو وجہیں ہیں جو انکے پاس ایک منہ سے اور انکے پاس دوسرے منہ سے آتا ہو۔

باب گناہ مرد دو رویہ کا

۱۔ عمار بن یاسر نے رقم کیا ہے کہ جو شخص دنیا میں دو رویہ ہو اسکی دین قیامت کے دو زبانیں آگ کی ہونگی ایک مرد و فیہ اندام گذر کا ہذا منہ جو یعنی یہ انہیں میں سے ہر مرد و مردم دو وجہیں ہیں۔

باب بدترین مردم وہ ہے جس کی شرعیہ بچا جائے

۱۔ عائشہ نے کہا ایک مرد نے حضرت پر اذن چاہا فرمایا اسکو آئے دو میرا بہائی ہو گئے۔
۲۔ کاجب وہ اندر آیا اس سے نرم بات کی میں نے کہا ای رسول خدا آپ نے جو کچھ کہا وہ کہا پر باتیں نرمی کی فرمایا ای عائشہ شوال الناس من ترکہ الناس او وعدہ الناس اتقاء خشفہ یعنی وہ

بہت بُرا آدمی ہے جسکو آدمی چوڑ دین ڈر سے اُسکے فحش کے یہ حدیث پہلے ہی اس کتاب
میں گذر چکی ہے؛

باب حیاء کا

۱۔ حدیث عمران بن حصین میں فرمایا ہے حیاء نہیں لاتی مگر خیر بشر بن کعب نے کہا کہ حکمت میں
لکھا ہے کہ حیاء سے وقار اور حیا سے سکینہ ہے عمران نے اُنسے کہا احداثك عن رسول الله
صلی اللہ علیہ والہ وسلم وتحدثنی عن صحیفتك یعنی میں تو حضرت کی حدیث بیان کرتا ہوں
اور تو مجھ سے اپنی پوتھی کی بات کستا ہے کہاں تیری پوتھی کہاں حضرت کا ارشاد شہستان بیہما
معلوم ہوا کہ حضرت کے مقابلہ میں کسی حکیم وغیرہ کی بات گواچی ہو کہ لائق التفات وسند لائے
کے نہیں ہوتی ہر ۲ ابن عمر نے کہا ہے کہ حیاء ایمان بہترین یکد گیر ہے جب ایک چیز اُٹھ جاتی ہے
تو دوسری بھی مرفوع ہو جاتی ہے؛

باب جفا کا

۱۔ ابوبکر کا لفظ رفا یہ ہے کہ حیاء ایمان ہے اور ایمان جنت میں ہے اور بد زبانی جفا ہے اور جفا
آگ میں ہے **و** اہل علم کو عدم ایمان یا قلت ایمان کا تجربہ و امتحان وقت عدم حیاء و شرم
کے کثرت و قلت سنجوی حاصل ہو چکا ہے شرمی شرمی کہ رفت ایمان شرمی ۲ علی مرتضیٰ نے
کہا ہے حضرت بزرگ سرکلان چشم تھے جب چلتے مائل چلتے گویا اونچے پر چلتے ہیں اور جب ملتفت
ہوتے تو پورا التفات کرتے یعنی مگر التفات نہ کرتے بلکہ بھجج جسم پھر جاتے؛

باب توجہ شرم نہ کرے تو پھر چو چائے وہ کرد

۱۔ حدیث ابوسعود میں رفا آیا ہے کہ منجد اُس کلام نبوت اُولی کے جو لوگوں نے پایا ہے ایک
یہ بات ہے کہ اذا التمتحنی فاضع ماشئت

اق کے ابن عمر
نے طن بعض کے
پا پتو ہو

دبتری نہیں ہر
شدق متفہیق میں
سیری اُست کے

ایک صغ سے او

دور بائیں
مراد مردم

پا کو

مالی ہر کبے

ماہر بات میں

فحشہ یعنی وہ

شرم بگذار و بادشاہی کن

بیجا باش و ہر چہ خواہی کن

باب خشم کا

۱۔ ابو ہریرہ نے زعماء کہا ہے وہ پہلوان نہیں ہیں جو چپاڑ دے پہلوان وہ ہے جو وقت غضب کے اپنے نفس کا مالک ہو۔ ابن عمر نے کہا نہیں ہے کوئی گنوت اعظم نزدیک اللہ تعالیٰ کے اجر میں اس گنوت سے غصے کے جسکو بندہ پہلی گیا ہے اللہ کی رضا جوئی کے لئے ہے

باب کیا کیے جب غصہ آئے

۱۔ سلیمان بن مردکھتے بنی گالی لکھتے کیا دو شخصوں نے پاس حضرت کے ایک غصہ کرنے لگا اور اسکا چہرہ سُرخ ہو گیا حضرت نے اُسکی طرف نظر فرما کر ارشاد کیا مجھے ایک ایسا کلمہ یاد ہے کہ اگر یہ شخص اُسکو کتا تو یہ غصہ اسکا جاتا رہتا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ایک مرد نے اُٹھ کر اور پاس اُسکے جا کر کہا تو جانتا ہے کہ حضرت نے کیا فرمایا یہ فرمایا ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہہ اُس شخص نے کہا کیا تو مجھ کو دیوانہ دیکھتا ہے؟ دوسرا لفظ اُٹھایا یہ ہے کہ میں پاس حضرت کے بیٹھا تھا اور دوسرا باہم گالی کلوچ کرتے تھے ایک کا چہرہ لال ہو گیا اور گردن کی رگیں پھول آئیں حضرت نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص وہ کلمہ کہے تو یہ غصہ اسکا دور ہو جائے اُس سے کہا حضرت اس طرح فرماتے ہیں تعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وہ بولا کیا میں دیوانہ ہوں؟

باب سکوت کرنا وقت غضب

۱۔ حدیث ابن عباس بن زعماء آیا ہے کہ میں بنی ہارون کا علموا و لیسر فایمینی سکھاؤ اور آسانی کرو اور دو ہارون کا کہ جب تجھے غصہ آئے تو چپ رہ

باب چاہ دوست کو سہولت

۱۔ علی رضی نے ابن الکوا سے کہا تھا تو جانتا ہے کہ اکملوں نے کیا کہا ہے احب حبیبک

ہوتا عسی

یوماً یعنی

کو سہولت

حد اعتدال

اور دشمن کہہ

اٹھانا نہ پڑے

۱۔ عمر بن

تیری کلف

کہا اذا

کسی کو

ہوتا چاہ

اور نہ کہ

خا

ہجرت

والہ

المر

ہوتا عسی ان یكون بغضك یوما ما د البغض بغضك ہوتا ما عسی ان یكون حیدك
یوما ما یعنی دوست کو دوست رکھ بسہولت کہیں وہ کسی دن تیرا دشمن ہو جائے اور دشمن کہہ دشمن
کو بسہولت کہیں وہ کسی دن تیرا دوست ہو جائے **ف** مطلب یہ ہے کہ جب بغض ایک
حد اعتدال پر چاہئے مبالغہ دوستی و دشمنی کا انجام کو پریشانی و تشویش لانا ہو دوست کہی دشمن
اور دشمن کہی دوست بنجاتا ہو پس اگر حب و بغض میں اعتدال رہے گا تو انجام میں نقصان و ہلاکت
اٹھانا نہ پڑے گا خواہ دوست دشمن ہو جائے یا دشمن دوست بن جائے

باب تیرا بغض تلف نہ جائے

۱۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لیکن جب کلفا ولا بغضك تلفا یعنی نہ دوستی
تیری کلفت و بوجہ سختی اور نہ دشمنی تیری ہلاک ہونا زید بن اسلم کے باپ نے کہا یہ کس طرح یہ ہوتا ہو
کہا اذا احتبیت کلفت کلفت العصبی واذا البغضت احببت لصاحبك التلف یعنی جب تو
کسی کو چاہیگا تو اُس کو ستا دینا جس طرح کہ بجا ستاتا ہو اور جب تو کسی کو دشمن کریگا تو اُس کا ہلاک
ہونا چاہیگا سو یہ دونوں صورتیں اچھی نہیں ہیں نہ کسی کو اتنا چاہے کہ وہ اس سے تکلیف پائے
اور نہ کسی کو اتنا دشمن رکھے کہ اُس کا مرنا چاہے

اگر دوست بر خزانہ دشمن چو بگدزی

شادی کن کہ بر تو ہمیں باجرارود

اگر بچہ وعدہ جائی شادمانی نیست

کہ زندگانی مانیز جاودانی نیست

خاتمہ دوم رمضان تیرے چہری کو کہنا اس ترجمہ کا شروع کیا آج نوزدہم ماہ رمضان مبارک
چہری روز و شب وقت نواخت یازدہ سار و یازدہ منٹ کم میں یہ ترجمہ جو نہ تعالیٰ مت ۱۸ ایوم میں تمام ہوا
والحمد لله الذی بنعمتہ تم الصالحات الصلوٰۃ والسلام علی سید الکائنات و خلاصۃ الموحدين محمد خاتم
المرسلین و شفیعہ لکذا نبی و علیہ السلام اہل الملوک و معدن الحسنات و صائمات لا وضون و السلام

تغضب کے

عاجز میں اس

رہنے لگا اور

دیکھ کہ اگر یہ شخص

نے اٹھ کر او

شیطان الشیخ

سرت کے بیٹیا

یہیں حضرت نے

اس کے کا حکم

یہ

آسانی کرو

حبیب

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۴۷	۱۰	فلانہ	فلانی	۸۳	۵	عفات	وعفات
۴۸	۱	کہا ہم میں	ہم میں	۸۷	۱	خیر	خیر
۵۱	۱۸	اہام	اہام	۹۰	۱۵	بالقاب	بالاقاب
۵۳	۸	اشب	امروز	۹۱	۱۲	محمد	محمد
۵۴	۴	الائمہ	الایمہ	۹۳	۱۸	ابونخید	نخید
۵۷	۵۷	تنگ کہ میان دو پیر	تنگ کہ میان دو پیر	۹۹	۱۶	ایہم یضع	ایہم یضع
۵۹	۶	چراگاہ کو	بکریوں کے تھان میں	۱۰۰	۸	ولایوق	ولایوق
۷۰	۷	کہ ہماری	کہ غنہ تیری خاطر	۱۰۲	۴	کرنا	کرنا
۷۱	۷	کہ بوی رخ کی ہی ہمار	کہ بوی رخ کی ہی ہمار	۱۰۴	۱۶	جوار	جوار
۷۲	۸	لایرگا	لاتا ہے	۱۰۶	۱۶	کبھی	کبھی
۷۳	۷	کرینگے	کرتے ہیں	۱۰۸	۸	تابع جادوگر	کہ جادوگر و کج
۷۴	۱۱	اوگن دین	اوگن دین	۱۱۱	۹	حتی یعتد	حتی یعتدی
۷۵	۱۱	دایہ	دایہ	۱۲۰	۷	اسکو تمام	تم جا
۷۶	۱۷	مار دیا	مار دیا	۱۲۲	۱۷	تہا ہے رہا	تم رہا
۷۷	۹	کما	کما	۱۲۴	۸	اکیلا یک	کرا یک
۷۸	۱۷	اشتر	الشر	۱۲۶	۸	خیط	مخیط
۷۹	۶	لو	لہر			اگر تہا چاہی تو میں	اگر تہا چاہی تو میں

بجائے

صواب

چاہیے

واحد

اور اولاد

دیکھائی

حسن

اگر چہ غلام

میں بریدہ ہو

بیشور بابا

ی زیادہ کچھ

نہ پانی پر سو

دیکھ اور

مرفوعین

چونچا لینے

دی اور

ملی وقت پر

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۱۷۳			القریب الدار				مین تیری لیے الدری دعا کرو
۱۸۱			الرجوع الی اہلہ				الدری دعا کرو کہ وہ تجھ کو نصرت
۱۸۲			فذل متبعہ				کہ وہ تجھ کو نصرت دے اور اگر تو
"			بھا	۱۵۷	۲	علیہا	کروی تو دعا کرو چاہے تو صبر
"			ہو	۱۵۹	۱۹	ہوا	اور اگر یہ چاہتی ہے کری اور تیری
۱۸۳			ہو	۱۶۰	۱	ہوا	کہ تو صبر کری اور واسطیٰ جنت سے
"			ہو	"	۳	سے	نیکو جنت ملی
"			جو یہ	"	۱۵	جو یہ	
"			ہا ما قال طال	۱۶۱	۹	ہا ما قال طال	باب بات چیت باب حدیث
"			عمرہا				کرنا بیارو عائد پوچھنا عائد کیا
"			خلق	۱۶۲	۱۳	خلق	اما انہا
"			مطیعاً	۱۶۳	۲	مطیعاً	ہوگی
"			ضلع	"	۱۷	طلع	مقرر
"			تابوت	۱۶۸	۱۷	توریت	یہ
"			واخرت	۱۶۹	۹	وما اخرت	خلق
"			انہون نے	۱۷۰	۴	انہون نے	خلق
"			غائظ	۱۷۱	۱۳	غائظ	بعد اس سال کے بعد اس مجلس کے
۱۸۵			کیا	۱۷۲	۳	کیا	عمر و دوی
"			من عندک	۱۷۳	۵	من عندک	ہا تک تا پانی حتی الشاب

۱۷۳ اصل میں
اسی طرح ہو و اللہ
۱۷۴ اصل میں یہی
ہے اور بعضی غیر ظاہر
ہیں ۱۱

۱۷۵ اصل میں یہی
ہے کہ اگر وہ جگہ
محو اصابہ و اللہ

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۱۷۳	۶	انک و علی	انک علی	۱۸۵	۱	اونکا ذکر نہیں کیا	وہ بھی یاد نہ آ
۱۸۱	۸	ضیفہ	ضیفہ	"	۲	ذکر کیا	یاد کیا
۱۸۴	۴	طرف	ہرات میں طرف	"	۴	کیونکہ مجھ کو	شاید یہ حاصل
"	۹	گرد اندام	پسچیدہ ہو				معنی ہی ورنہ
"	۱۱	ابورہم	ابورہم				عبارت اصل کی
۱۸۴	۱۴	کہ کہیں پانوں	کہ کہیں وہ آپ کی				اس جگہ مخدوش
		رکاب میں نہ آجا	پانوں سے نہ جا				غیر معنی خیز ہے
"	۱۶	اونکا	آپ کا				واللہ اعلم
"	"	سیر پانوں لگا	آپ کی پانوں کو	۱۸۷	۱۹	بہر	کہا بہر
		وہ نہ جاگے مگر	صدہ پہنچا میں	۱۸۹	۳	کمان	شکار
		حسن کس	نہ جاگا مگر آپ کے	۱۹۴	۳	راہ	سمت راہ
			حسن کہنے پر	۱۹۵	۵	باتیات	باقیات
"	۱۹	کیا کیا	میں آپ ہی کو	۲۰۱	۷	طلّق	طلّق
			پچھ رہنے کا	۲۰۱	۱۴	محمد بن عمرو بن	محمد بن مروی ہے
			بیان کیا فرمایا پس			عطاء الی آخر	کہ وہ زینب بنت
			کیا کیا			احمد بن	ابی سلمہ پر حمل
۱۸۵	۱	کیا گیا	+				ہوئی زینب نے
"	۱	تذکرہ	تذکرہ				الوسی اونکی بہن کا

صواب
القرب الدار
الرجوع الی اہلہ
فلا متعجبة
بھا
ہو
ہو
ہو
جویریہ
طال عمرھا
طلّق
طواغتا
نفلع
بوت
فرت
ونے
نظ
س
ذلک معتقدا

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۲۳۷	۱۱		بغث	۲۰۵	۹	یغث	بغث
۲۳۸	۱۲		حسان	۲۰۹	۱۰	حسان	حسان
			امیۃ	۲۱۰	۸	امیۃ	امیۃ
			۲	۲۱۱	۶	۳	۲
			ووساوس	۲۱۸	۹	ووساوس	ووساوس
۲۵۲	۲		وسلوالله	۲۲۰	۱۵	وسلوالله	وسلوالله
"	۵		اوسکا توکل	۲۲۱	۱۲	ایسب توکل	اوسکا توکل
"	۱۲		اوسکو دور کر دیتا			لیجاتا ہے	لیجاتا ہے
۲۵۶	۱۱		قال	۲۲۳	۲	قال	قال
۲۶۱	۲	حاشیہ	ابن عمرو	۲۲۷	۹	ابن عمرو	ابن عمرو
۲۶۲	۱۳		اوسکو اسنی	"	"	اوسکو	اوسکو اسنی
۲۶۸	۹		طلحہ	۲۲۸	۱۹	ابو طلحہ	طلحہ
۲۶۹	۵		انتقال	۲۳۰	۱۳	انتقال بعد	انتقال
"	۱۰		ضروری کہ اگر انا	۲۳۱	۱۷	جائز ہے کہ انا	ضروری کہ اگر انا
"	۱۱		تو	"	"	اور	تو
۲۷۱	"		وجیب چاہیگا	۲۳۲	۱۰	وجیب چاہیگا	وجیب چاہیگا
۲۷۲	۵		ہکو اور شاہیگا			ہکو اور شاہیگا	ہکو اور شاہیگا
"	۷		احسن	۲۳۵	۱۳	احسن	احسن
			منکر			منکر	منکر
۲۰۱	۱۹						

صفحہ	سطر	خط	صواب	صفحہ	سطر	خط	صواب
۲۳۷	۱۱	انسے	اونسے	۲۷۲	۲	۴	۵
۲۴۱	۱۲	ظاہر ہے	نہیں ظاہر ہے	۲۷۳	۵	۵	۶
			وہ واسطی شدت				
			کی کٹری ہوئی				
			تغظیم کی تو لا باس				
۲۵۲	۲	۴	۵	۲۷۴	۱۱	الحکم	الحکم
۲۵۶	۱۱	الحکم	الحکم	۲۷۵	۱۳	بزار	بزار
۲۷۱	۲	حاشیہ	جمع جدایا	۲۷۸	۹	سنہ	سنہ
۲۷۴	۱۳	بزار	بزار	۲۷۹	۵	ای	الی
۲۹۸	۹	سنہ	سنہ	۳۰۶	۱۰	بن فلان	من فلان
۳۰۹	۵	ای	الی	۳۰۷	۱۱	وحلا	وَحْدَلَه
۳۱۱	۱۹	اس	اوس	۳۱۲	۵	کسی	کسی
۳۱۲	۵	کسی	کسی	۳۱۳	۷	تلمعہ	تلمعہ
۳۱۳	۷	تلمعہ	تلمعہ				

تمت

صواب
بعثت
کشان
امیہ
۲
ووساوس
وسلوالله
اوسکا توکل
لیجاتا ہے
قال
ابن عمر
سکواسنی
ظلم
تقال
بھی گرا نام
بچا ہے
وہاں
خفا



۱۷۰۱۷	الف
الف	۱۸
۱۹۸	کتاب

سُتَانُ الْحَدِيثِ فِي تَذَكُّرَةِ الْكُتُبِ الْحَدِيثِ وَالْحَدِيثِ

أَهْلُ الْفِرَاقِ أَهْلُ اللَّهِ وَأَهْلُ التَّحَدُّدِ رَسُولُ اللَّهِ

الحمد لله الذي كتب في كتابه فضائلنا وأمرنا بحسن تذكُّرِها على أربابنا من المؤمنين



بغير ما يشاء من أممي فقير أو غني أو عبد أو حر أو ابن أو أمي أو من غيرهم الله تعالى أيها العالم

مَطْبَعُ رِجَالِ مُحَمَّدٍ وَنُصْرَتُهُ لَكُمْ وَرِجَالُ مُحَمَّدٍ وَنُصْرَتُهُ لَكُمْ وَرِجَالُ مُحَمَّدٍ وَنُصْرَتُهُ لَكُمْ

اصحابه ذکر نموده و گفته لم ار من ذكره من الصحابة قد كان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم ولا نبراهم روي
 عن عثمان بن عفان عن النبي صلى الله عليه وسلم وعاظ ابن حجر در اصحاب بر مبنی قدر الکفا نموده اند و شیخ محمد بن اسماعیل بن
 خلیل در شیخ مختصر خلیل که رساله است مشهور در نقد مالک و در دیار مغرب راجع و متداول است چنین
 گفته است و اما ابو عامر فهو جد ابي مالک صحابي شهيد المخازني کلهما مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خلا بدرا
 استحقاق خاص من و ساج المواجه لابن نرحون و الله علم و نیر باید داشت که در اقطاب فی نام خلیل را اگر چه
 اعلی امام مالک است بحکم مضمومه بدل خاد مجتهد نموده و این خلیل سپهر عربین الحارث است و حارث مشهور
 بذی حبیب است و لهذا امام مالک است اصح گویند تولد امام مالک در سنه ۹۳ هجری است از هجرت مقدمه و واقع شده
 چنانچه شیخ بن کلبیه که از اجل تلامذه ایشان است نقل نموده و مدت حمل ایشان بهم دراز شده بعضی و سال بعضی
 سه سال نوشته اند و فوات ایشان در سنه یکصد و هشتاد و نه اتفاق افتاده تاریخ تولد و فوات ایشان از سنه
 درین قطع نظر نموده و مدت عمر شریف ایشان نیز از همین دو تاریخ ظاهر می شود قطعه خود کاتبه مالک است
 نعم الامام السالك مولد لا یختم هدی و وفاته فاما مالک و حلیه مبارک ایشان
 چنین نوشته اند که ایشان در از قدس سر اندام و سفید رنگ با کن نوروی کشاده چشم خوش صورت بلند
 بینی بودند و در پیشانی ایشان سوی سرگی داشت و این قسم شمس ادر لغت عرب اصلح گویند جناب امیر
 المؤمنین عمر فاروق و جناب امیر المؤمنین علی مرتضی علیه السلام اصلح بودند و ریش ایشان دراز آنه بود
 تا بسینه ایشان میرسید و سوی شارب را آنچه بر کنار لبک باشند میگرفتند و مقل شوارب را که در
 سینه داشتند و میفرمودند که این حلق از باب مشکه است و بیروت و افروشتند و برین باب نیز مشکه گفتند
 امیر المؤمنین فاروق رضی الله عنه میفرمودند و می انداخته رضی الله عنه کان یغیشل سلبه اذا اتمه امر یغیسه برت
 خود را بار بار تاب میدادند و گفته که در مهبی سخر غرق میشدند و اقدی گفته است که امام مالک نو سال
 عمر یافت و سپیدی روی خود را اخصاب نموده و گلسمه در حمام و غسل شد و امام مالک حمه الله بیاثره
 لباس می بود و جامه های مدن که کشمیر است درین ثیاب انتخابیات نفیس و پیش قیمت می باشد
 می پوشید و جامه های خزانسان و مصر و شام اعلی می پوشید و غالباً لباس ایشان سپیدی بود اکثر اوقات
 عطر جیدی مالید و میفرمود که دوست ندارم هر کسی را که حق تعالی او را نعمت و ثروت داده باشد و اثر
 آن بر دهنش نباشد زیرا که گمان نعمت او از کفران نعمت کاتب حرف گوید سلف اصلح او و نقاست

مالک بن انس
 بن مالک بن انس

مالک بن انس
 بن مالک بن انس

مالک بن انس
 بن مالک بن انس

بن علی بن
 العلماء
 بن محمد بن
 بن و بخت
 که حقیقت
 و گاهی ذکر
 شتر شهرت
 بن خطا و خطا
 یا و بعضی
 ایشان
 از احوال
 آنها عمل
 نویسان
 حج العین
 خود صبیحه
 و در تخریب

ثیاب و دندان نیت صلیح بود سیکه نقاست دوست بود برای اظهار نعمت الهی می گوشت و خورشت می خورد
 سیکه ثیاب و دندان اختیار می کرد و نیت نواضع و عدم شهرت میکرد پس هر یک از ایشان حصیبت
 و هر کسی را از ثواب طبع نیت اول نصیب ملت سنج میباشند چون مذاهی شتهیب که شاگرد رشید امام است
 گفته است امام هر گاه که عامه بر سب تو یک پلایان از آن ریزن آرد و هیچ میداد و نیز یک جانب او زیاده و نشان
 ارسال می کرد که در عرف این دیار آنرا شکر گویند و عرب بنده نامند هر گاه بنا بر جزورت ستر میشد
 در خانه می نشست و بیرون نمی برآمد مگر در میداشت سر می کشید مگر بعلتی و مرضی و انگشتی امام
 از بیم بود و نگین او سیاه رنگ روی این آیت را نقش کرده بود و حسبتنا الله و نعم الوکیل
 مطرک که شاگردان او است رو از سبب بسیار این نقش سوال کردند فرمود که در کلام آیه شنیده ام
 در حق موسی بن جعفر مایه قالوا احبنا الله و نعم الوکیل پس خواستم که منون این کلمه نصیب لعین و
 نقش خیر من باشد و بر دروازه امام این کلمه مکتوب بود و داشت امام این نیز سوال کردند فرمود
 که خدای فرموده است ولولا اذ خلعت جنتک قلت ما شاء الله و جنت من غایه منست پس خواستم
 که هر بار که بخانه در آیم این کلمه بیا و من آید و بر زبان من جاری شود و خانه که در آن امام می ماند در
 مدینه مشهوره خانه عبدالعزیز سعود بود که از کبار صحابه است و مکان نشست امام از مسجد نبوی مکان
 امیر المومنین عمر فاروق بود و امام فرموده است که من در تمام عمر خود با سقیفه و سبک عقلی نه نشینی
 نموده ام امام احمد بن حنبل می گوید که اگر سبک عظیم که هرگز غیب از امام مالک میسر نیامده و در زمره
 علمای فضیلتی بهتر ازین نمیباشد زیرا که صحبت سفیدمان نور علم را تیره می کند و لابد بتنزل از نور و کثرت
 اتم بصیغه تقلید نه نشینی اینها ضروری افتد و اینمیز در کتاب علم قدم بے کند و امام مالک را کسی در خور
 و آتش سیدن ندیده بود و در ظلمت میکرد با وصف این تمکین در قار در حسن خلق با اهل و اولاد
 و خدمت چشم مرتبه عظیم بود و در بنیاب تنای سنت سینه رسول الله و صحاب کرام می فرمودند
 و در طلب علم حرص وافر داشت در ابتدا زمان طلب که مایه ظاهر و خندان نه داشت مسقط
 خانه خود بر کندید و چوب آنرا فروخته در کار کتاب و غیره صرف فرمودی اما بعد از آن دنیا بری
 هجوم آورده رفیق عظیم داشت و حفظ بدرجه اتم میداشت میفرماید که چنین نه شده است که چنین را
 در حفظ خود جاد و ما بشم و باز اورا سر اموش سازم و ابتدای نشستن امام در مجلس افتاده

این کلمه را در هر روز بخواند
 و در هر وقت که بخواهد
 از دشمنان و اعدای خود
 انتقام گیرد

امام مالک را در این شهر
 در روز شنبه از دنیا رفت

این کلمه را در هر روز
 بخواند و در هر وقت
 که بخواهد از دشمنان
 انتقام گیرد

تعلیم در سبقت
 قیام نکرد و در
 هر چند تردد و
 و چاره کاج
 زبند همین
 در اذان
 از اجله محدث
 یکجای است
 شهاب
 المعتمد از
 موطن است
 و وفات او
 رضی الله عنه
 ست و امام
 محدثین
 التفات
 اکابر از او
 در آنجا
 بنا بر آن
 نه شمر
 حجازی
 معمول
 که چاه

شخصی که

تعلیم در سینه سالکی بود گویند که در آن ایام زنی از عده ثانی مدینه نقل کرده بود عساکر چون بهمین غسل
 قیام نمود و دوست بر فرج آن زن گذشت گفت این فرج چه زناکار بود دست عساکر بر فرج چسبید
 هر چند ترود و تلاش نمود و دوست از فرج جدا نمیشد آنرا این شکل از علما و فقها را رج ساختند
 و چاره کا جستند همه از چاره فرمودند اما ما پی ببر حقیقت برداشتیم که این عساکر را حد قذف
 زنند همین که هشتاد و نه روز و دوست از فرج جدا شد و از آن روز امامت در ریاست ایشان
 در اذان مردم مستقر در آن گشت امام فرموده است که بدست خود نیز احدی را نوشته ام و از قاضی
 از اجله محدثین است گفته که پیچ سر این اتفاق نیفتاده که امام مالک را افتاده و شخص از وی
 یک حدیث را روایت کرده اند و ما بین وفات این دو کس یکصد و سی سال یک اند آنها محمد بن مسلم بن
 شهاب زهری است که او استاد امام مالک است و حدیث فریعت بنت مالک بن سنان و باب یکنی
 المعتمد از امام مالک روایت کرده و دیگر ابو جعفر سیم است از شاگردان امام مالک صاحب سنه
 موطن است همین حدیث را از امام مالک روایت کرده و وفات زهری در سنه یکصد و بیست و پنجست
 و وفات ابو جعفر در سنه دویست و پنجاه و کس چند کتاب بحروف گوید روایت زهری از امام مالک
 رضی الله عنه از باب وایت لاکا برین الاصغر است که خالی از ندرت نیست و محدثین را در دنیا کتابها
 ست و اینقدر تفاوت و در او ای از یک شیخ در وفات نیز خالی از غرض است و این در غرض
 محدثین سابق و لاحق گویند در شیخ ابن حجر در شرح منجبه نوشته است که اکثر اتفاقا علیه ذلک
 التفاوت ماته و منون سنه باز مثال آنرا نیز نوشته اند و غالباً اینقدر تفاوت در صورت روایت
 اکابر از اصافه دست می دهد و مجلس امام مالک مجلس بیست و دو قرار بود هرگز مشور و غوغا و آواز بلند
 و رنج گنجایش نداشت و خود بر کس نمی خواندند و تلامذه میخواندند و خود می شنیدند و این تعقید
 بنا بر آن بود که در زمان ایشان جماعه از اهل عراق تسرعه علی الشیخ را از درجه تحمل حدیث
 نمی شمردند و سماع از لفظ شیخ طلب میکردند برای دفع و هم آن جماعه اکثر علماء مدینه
 حجاز این روش را اختیار نموده اند و الا قدیم نزد محدثین تسرعه الشیخ علی التلکید مروج و
 معمول بود و از شاگردان امام مالک یحیی بن عیسی را که یکی از اصحاب موطن است اتفاق افتاد
 که چاهه بار کتاب موطن را از امام مالک بقره ایشان شنیده آن حبیب که یکی از باران

این کتاب را در سنه ۱۲۹۹
 از امام زاده قاضی محمد بن
 وفات امام ۱۲۹۹

و شنید
 صیبت
 بعد امامت
 او زیاده و
 سترگی شد
 شتری امام
 لکوکیل
 شنیده ام
 بعین و
 سر و
 پس خاتم
 که ماند در
 بوی مسکن
 نشینی
 در زمره
 و در حقیقت
 ی در حقیقت
 اولاد
 مردند
 سفت
 یارب
 که بجزیر
 افتاده

گزیده امام مالک است میگوید که امام مالک در تمام مجلس افتاده و اسماع حدیث میگوید می نشینند و
 زانو بدل نمیکردند بجهت کمال تادب بحدیث رسول ایشان را درین امر نهایت احتیاط
 بود و گویند که در تمام عمر در حرم مدینه منوره قضای حاجت نموده بیرون حرم میرفت مگر در حالت مرض
 و ضرورت و چون بر آنی اسماع حدیث می نشست استعجال خوشبوی و عطر میفرمود و جا به جائی
 نفیس پوشید و مسندی برای ایشان می انداختند و از حجره خود بکمال سکینه و شوق بر آمده بوقای
 می نشستند و عود و مجمر حاضر میکردند و می افروختند تا وقت فراغ از ذکر حدیث بهمین وضع می
 بودند عبد بن عبد بن المبارک که امام عظیم است از ائمه حدیث و فقه و تفسیر و سوره و از شاگردان
 امام مالک است و شهرت او ستغنی است از تعریف و توصیف آن نقل می کند که یک روز نزد امام حاضر
 بودم و امام روایت حدیث می فرمودند امام را اگر در پیش زدن آغاز کرد و شایده بار پیشین بود و گویند
 روی امام متغیر می شد و زردی گشت و هرگز روایت حدیث را قطع نفرموده و لغزست در کلام
 او ظاهر نه شد چون مجلس منقضی شد و مردم متفرق شدند عرض کردم که امر در حجره مبارک خسیلی
 تغیر پیدا کرده فرمودند آری و تمام ماجرا مفصل بیان کردند و گفتند که اینقدر صبر من نه برای اینها
 تجلید و شکنجایی خود است بلکه محض بنا بر تعظیم حدیث پیغمبر است سفیان ثوری که شهرت ایشان
 کافی است از تعریف و توصیف ایشان روزی در مجلس امام مالک حاضر شد و عظمت و جلالت و بهت
 و شوکت آن مجلس و وفراز آن و برکات آن را مشاهده فرمودند و این قطعه در مدح امام نشان نمودند
 قطعه بدع الجراب فلی اجمع هیبة و السائلون لو اکس الاذقان و ادب لوقار
 و عن سلطان التقه و هو المهادی لیس فی سلطان و و بشرفانی که یکی از مشایخ صوفیه
 و اهل امدست میفرماید که از جمله زینت دنیا این نعمت است که شخص بگوید حدیث مالک یعنی
 اهدت و شوکت امام مالک باین درجه رسیده است که شاگردی او را از سفاخر دینو
 می شمردند و با وصف آنکه از وسایل آخرت و امور دین است و امام مالک بن بیت را اکثر بر
 زبان مبارک میراند شعر و خیر اموال الدین ما کان سنه و و شوک اموال الحلال
 البذلح و این شعر از باب حکمت است که مضمون حدیث نبوی نظم نموده است
 و از کلام رسا و نظام امام است لیس العلم بکثرة الروایة اما هو نور یضعه الله فی القل

عبد العبدین مبارک
 که امام عظیم است فرمود
 امام مالک همه زدن
 پیش از مردم در شاو
 امام نقل میکند ۱۲

نسخه
 خطی
 در کتابخانه
 مجلس شورای اسلامی

نسخه
 خطی
 در کتابخانه
 مجلس شورای اسلامی

نسخه
 خطی
 در کتابخانه
 مجلس شورای اسلامی

و این کلمه ایشان
 فرمود و چنین
 کرد و نیز فرمود
 سوار نمی شدند
 و ابته و چون
 که چرا این ق
 فرمود و اینها
 داشت که کد
 الا ما ذکر مر
 اسلام گشت
 امام مالک
 المبارک س
 امدت حالا
 افتد از که تحق
 نیز همان ک
 و خدا پرست
 نشسته است
 آنحضرت قد
 شایر بر و د
 فرمود بعد از
 صحیح شد
 در حق مالک
 تحت من

خستند و
یت احتیاط
کرد در حالت مرض
و جا بهائے
روح بر آید بوقای
ہمین موضع می
و از شاگردان
بزرگ امام حاضر
ریشین دو گونہ
مغز سے در کلام
بابرک حبیبی
نی خبر برای خطبا
لہرت ایشان
ت و جلال بہت
امام نشانند
جب لوقار
شاپیر صوفیہ
مالک یعنی
دینو کے
را اکثر بر
الحمد لك
دہ ہست
بسم اللہ

و این کلمه ایشان تحقیق و اردو سبب تحقیق کما لا یخفى روزی از ایشان پرسیدند ما تقول فی طلب العلم
فرمود چنین بیل لیکن انظر ما یلزمک من حین تصبیح الی ان تمسوا فالزمه درین کلام ایشان نیز عذرا باید
کرد و نیز فرموده است لا یبغی للعالم ان یتکلم بالعلم عند من لا یطیقه فانه ذل انما تمه للعلم و گاهی در مدینه
سوار نمیشد و میفرمود انا سبخی من المدا ان الطائفة فیها قبر رسول الله صلی الله علیه و سلم بحاج
و ابه و چون موطن را تصنیف فرمود علمای مدینه بر روش او موطن او را به خنثی نمودم عرض کردند
که چرا این قدر سخت برخوردی کشید که دیگران شریک این امر شده اند و مثل این تصنیف نموده اند
فرمود مرا بنمایید تصانیف دیگران را آوردند و امام در آن نظر فرمود و گفت کتاب ست خوار
و است که کدام عمل بوجه الله واقع شده و فی الواقع از تصانیف دیگران نام و نشانی پیدا نیست
الا ما یدکر من موطن ابن ابی ذئب و موطن امام مالک مخدوم طواف نام و مایه اجتهاد و علمای
اسلام گشت و القبول بقدر حسن الیته حافظ ابو نعیم اصفهانی در کتاب حلیه الاولیاء و ذکر
امام مالک بن سعد صحیح آورده که سهل بن مزاحم که یکی از عابدان وقت و از یاران عبداللہ بن
المبارک ساکن مرو بود و گفت من در روزی جناب رسالت را بنحو اب و دیدم عرض کردند بایز
آمد حالا چون زمان برکت نشان شما منقضی شده است اگر مارا در امور دین شکی و شبهه بخاطر
افتداز که تحقیق نمایم با نشان بدید فرمودند هر چه شمار مشکل شود از مالک بن انس پرسید
نیز همان کتاب از مسطور وایت کرده که ابو عبداللہ نام شخصی از موالے پیشین که خیلی بزرگ و متقی
و خدا پرست بود و گفت من بزیارت حضرت رسالت پناه مشرف شدم و دیدم که آنجناب در مسجد
نشسته است و در گرد او مردمان حلقه زده اند و امام مالک بروی آنجناب ایستاده است و پیش
آنحضرت قدری مشک نهاده اند از آن مشک قبضه قبضه با امام مالک عنایت میفرمایند و امام مالک بطریقه
نما بر مردمان میپاشد و بتعبیر این خواب خاطر من چنان رسید که علم نبوی اول در مالک ظهور
فرمود بعد از آن بمرور دیگر بپاسطه او رسید و نیز از محمد بن ریح تعبیه مصری که استاد مسلم حساب
صحیح شریعت آورده که روزی بزیارت آنجناب در خواب مشرف شدم و عرض کردم که ما کرم
در حق مالک لیست مختلف ایم که کدام یک ازین مرد و عالم ترست آن جناب فرمودند مالک ارث
تخت منست آن وقت چنین فبیده ام که مراد آنست که وارث علم منست و از ترکیب بن خلف

چشم با علم غنودت الایلیق
قل نام ایک دانشچی العالم
جانان دانشدارانہ عالم

موسى بن اسماعيل
وغيره از اين تصنيف كند و بزرگوار
چون كه در تصنيف من نبود و ششم
بجز ديگر موسى بن اسماعيل نماند

مردمان در حق امامت
تختلف بدینکه یکدیگر را
مسئله است از ایشان حضرت علی
را علیه السلام و دیگران را
نمودند از آنکه خدا را
و در حق حضرت

بن البریج طریقه می آورده و او نیز از صلوات عباد وقت بود که گفت من روزی نزد مالک بن انس حاضر بودم
 ناگاه شخصی آمد و گفت در قرآن چه خبر می آید یا مخلوق است یا نه امام فرمود این زندیق را بکشید
 که از کلام او بر خیزد تا خوار شوند و بعد امام مالک بن انس سینه عجب نقشه برپا شد و جماعه کثیر
 از اهل سنت مقتول و ذلیل شدند و چشم پیرین از جعفر بن عبد الله آورده که گفت ما نزد امام
 مالک بودیم که شخصی از او پرسید که در تفسیر الرحمن علی العرش استوی چه میفرماید استوی چگونه
 بود امام این سوال بسیار اظهار ملال فرمود نظر بر زمین انداخته و بر متفکر ماند و چوبین
 او عرق آمد بعد از آن فرمود **اَلْكَفَّارُ غَيْرُ مَعْقُولٍ وَ اَلْاَسْمَاءُ مِنْهُ غَيْرُ عَجَبٍ** و چون
وَ اَلْاِسْمَاءُ مِنْهُ غَيْرُ عَجَبٍ و **اَلْاِسْمَاءُ مِنْهُ غَيْرُ عَجَبٍ** و **اَلْاِسْمَاءُ مِنْهُ غَيْرُ عَجَبٍ** و **اَلْاِسْمَاءُ مِنْهُ غَيْرُ عَجَبٍ**
 بدعت است و نیز از ابو عروه که از او لا و حضرت زبیر بود آورده که روزی نزد امام مالک بودیم
 که شخصی پیدا شد و عیوب و نقائص صحابه را ذکر کردن گرفت امام گفت بشنو بعد از آن این
 آیه تلاوت نمود **مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ**
 و تا اینجا رسید لیغظ **هَلْ كُفَّارٌ بَعْدَ اِذَا نُسِرَ مَرَدُّهُ** که با اصحاب پیغمبر و باطن بد باشد
 و از ایشان ناخوشی نیست نماید و برین لغظ و اخل است ابن را بنجم است عتیق زهری گوید که امام
 اول موطا را شش هزار حدیث ساخته بود و آهسته آهسته انتخاب میفرمود تا باین حد رسید
 و تا امام در قید حیات بود موطا مسوده بود و دهند نسخ بسیار و او در هر نسخه ترتیبی دیگر یافته تا گردان
 امام فرمود استعداد خود ترتیبی را اختیار کرده رایج ساختند و در احادیث همه بجملة تفاوت
 قلیلی هست ابو زرعه رازی که رئیس محدثین است گفته است که اگر شخصی بطلاق زن خود سوگند
 خورد که آنچه در موطا است بلا شک شبهه صحیح است حاشا نشود این وثوق و اعتماد بر کتابی دیگر
 و سعد بن نام شاعر در مدح موطا و غریب بعلم امام مالک ایات انکار کرده پاره از آنها نوشته می شود

نام مالک است
 آهسته موطا را انتخاب
 میکرد و ترتیبی دیگر
 داده بود

ایست

اقول لمن يروي الحديث يكتب	وليس لك سبيل الفقه فيه و يطلب
ان احببت ان تدعي لذي الحق عالما	فلا تعد ما يجوز من العلم يثرب
اتترك دارا كان بين يوتيها	يروح ويغد وجبرئيل المقرب
ومات رسول الله فيها وبعده	لبسنة اصحابه قد تاذبوا

فبادر موطا
 ودع للموطا
 ومن لم يد
 جزءه
 لقد فاق
 فلا يزال
 وقاضى ابو
 اذا ذكر
 اصحاب
 عليه
 فعند
 ويشد
 باید
 بسیار
 مقام
 نسخه
 است
 اول
 الغزيرة
 وهو
 فصل
 المد
 عمر بن عبد

صلی اللہ علیہ وسلم وقت الصلوة قال عروة کذا کثیر بن ابی مسعودی الانصاری یحدث
عن ابیہ قال عروة ولقد حدثنی عائشہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یصلی العصر وشمس فی حجرہا قبل ان یتظہر پس حالاً ضرورتاً کہ کثیر بن ابی مسعودی
تیکھی بن ابی کھیہ نیز نقلم آورده شود نسب و این است ابو محمد تیکھی بن کثیر بن ونداس لغبتہ
الواد و سکون اسین الہامیہ و بعد اللام الف و سین مہملہ ابن شملہ لغبتہ الشین المعجمہ و سکون
المیم فتح اللام الاولی ابن منقیا الفتح المیم و سکون النون بعد ہا قاف معقودہ و بعد الالف
مشناتہ تیکھیہ بعد ہا الف و نسبت او مصمودی است و صادی نیز گویند بصادیکہ در وی بوی نہ
معجزہ باشد نسبت بصاد کہ قبیلہ است از مصمودہ و از اجداد او منقیا اول کسی است کہ اسلام
آورد در دست نرید بن عامر لیس نسبت او بولار اسلام لیسہ است و از اولاد منقیا یا
اول کس کہ باندہ شمس درآمد و سکونت اختیار کرد کثیر است و گویند تیکھی بن ونداس است
کہ در لشکر طارق برآمد و سلاسی نیز بر دست نرید بن عامر اسلام آورده و بعضی گویند
اول کسی کہ از اجداد او بشرف اسلام مشرف شد ہین ونداس است باید دانست کہ تیکھی
بن تیکھی را چند باب آخر از کتاب الاعتکاف بلا واسطہ از حضرت امام سماع نہ شنید و خود
تیکھی بن تیکھی کہ مراد اسماع این الباب کہ باب خروج المعتکف الی العید است و باب اعتکاف
الاعتکاف و باب الکاح فی الاعتکاف است شک و شبہ است لهذا این الباب ثلثہ را از زیار
بن عبد الرحمن روایت میکنند و تیکھی بن تیکھی موطار اور بلا و خود متبیل از آنکہ زیار است
امام دستفادہ از ان عالی مقام مستعد شود از زیار بن عبد الرحمن حاصل کردہ بود و
تمام موطار از ان بزرگ گرفتہ بود و تفصیل حال برہنہ و ال است کہ تیکھی بن تیکھی از فرستہ
بر برست و جد او سلمان شد و در قرطبہ از زیار بن عبد الرحمن موطار گرفت و اتفاق نمود
بعد از ان شوق طلب علم اور اعتنان کش شد و سبت سالہ بود کہ سبت مشرق رحلت
نمود و از امام موطار اسماع نمود و ملاقات او با امام در شنبہ یکصد و ہفتاد و نہ بود کہ سال قات
امام است و در وقت وفات امام حاضر بود و در تہنیت جنازہ او خدمت کردہ و از عبد اللہ
بن وہب کہ ہل شاگردان امام است نیز موطار اور او جامع اور روایت کردہ و جمعی کثیر را از

تیکھی بن تیکھی
ابو محمد تیکھی

امام تیکھی
ابو محمد تیکھی

اصحاب
خود اتفاق
بن عیینہ
از خدمت
و در رحلت
و جامعاً بیز
آن دیار
مالک است
را بر علی
فقیہ
و حضرت
دیگر نیز حاضر
خصوصاً در
با و خواست
فیروزی
اکثر جماعت
بدون اثر
باعتقاد مخاط
لرک و اعتقاد
بود و
قبول نکرد
حرم در جا
گرفتہ

اصحاب امام دریافتند و از ایشان اخذ علم نموده است و او را در حجت بر طلب علم از وطن
 خود اتفاق افتاده و در یک حلقه از امام و از عبد الله بن وهب از لیث بن سعد مصری و مکیان
 بن عیینة و نافع بن نعیم قاری اخذ علوم نموده مراجعت نموده در حجت دوم محض استغناء
 از خدمت ابن القاسم که صاحب مدونه بود و یکی از اعیان شاگردان امام مالک است گفتا نمود
 و در حجت اولی روایت نقل استیفا کرده بود و در حجت دوم تفقه و روایت را بکمال رسانید
 و جامعین را روایت و الدرر ایه معاودت کرد و در اندک نشمارا الیه گشت و رجوع استفتا
 آن دیار باد و مختصر شد و قبل از رجوع فتادی بعیسی بن دینار بود که او نیز از کبار تلامذه امام
 مالک است و بسبب همین دو کس مذہب امام مالک در اندک نش منتشر شد و قرار گرفت گویند که بحیثی
 را بر عیسی بن دینار فریت عقل بود چنانچه ابن کبار گفته است **شعر**
 فقیه الاندلس عیسی بن دینار و علما ابن حبيب و عاقلها بحیثی
 و حضرت امام مالک در عاقل خطاب داده گویند روزی بحضور امام مشغول اخذ فیض بود و حجاز
 و گیر نیز حاضر بود و ناگاه شورا افتاد که فیصله میگردد و در دیار حجاز میل خیل عزابت میدارند
 حضور صدور آن زمان اند بعضی عربان ساکنان حجاز را بدیدن فیصل تقاضا کرده اند و مبارک
 باد و خسته ابو الشقیق گفته شعر یا قوم الخرائیج الفیل بعدا کمد فبارک الله لی
 فی ریه الفیل بر آیتیه وله شیخی که فکد متاضع شیدا فی السواویل
 اکثر جماعه حصار برای تماشای فیصل دویدند و صحبت امام را گدشتند مگر بحیثی بن بحیثی که
 بدون از عیاج و اضطراب بر وضع خود نشسته مشغول اخذ فیض اند امام او را از آن بار
 بعقل مخاطب میفرمودند و بحیثی بن بحیثی را با وجود علم حدیث فقه ریاست ظاهر و تقرب نزد
 ملوک و اغنیای نزد داده و با وصف امانت و تدبیر و تفرع نزد این گروه خیل معظم و مکرم
 بود و هیچ گاه ولایت قصدا و افتا و امثال فلک که چندان با عنوان علم منافات نداشت
 قبول نکرد و لیکن تمیزه او نزد ملوک و امرای آن دیار زیاد و بر مرتبه ارباب این مکتب و داین
 حرم در جای نوشته است که این دو مذہب عالم از راه ریاست و سلطنت رواج و امتیاز
 گرفتند و مذہب ابو حنیفه و مذہب مالک را که قاضی ابو یوسف قضای کل مالیک

در حجت دوم
 استغناء
 از خدمت
 ابن القاسم
 گفتا نمود

عرب عیسی بن دینار
 قاضی مالک

ماری بحدث
 النبی صلی الله
 علیه و آله
 از احوال
 ساس بن ساس
 المعجمه و سکن
 و بعد الف
 سی بنی
 است که سلام
 و لا و متقایا
 است
 بعضی گویند
 است که بحیثی
 شرح و خود
 و باب قصدا
 را از زیار
 بیارت
 رده بود و
 از فرقه
 اتفاق نمود
 در حجت
 که سال
 ب
 کثیر را از

که امام چشم خود را کشاده بامتوجه شده فرمود الحمد لله الذی اوضحک و ابکی و امات و
 اچھے بعد از ان فرمود کہ قضا رسید و لقای او تعالیٰ نزد یک شد پس چہ نزدیک شدہ عزرا
 کردیم کہ یا ابا عبد اللہ این وقت باطن شما چہ حال دارد و فرمود کہ کمال خوشوقتی دارم بصحبت اولیا
 الصدوق و من اولیای اہل علم اند و هیچ چیز نزد خدا عزیز تر بعد از حضرات انبیا از ایشان نیست
 و نیز خود را مسرور و خوشدل بپایم یا آنکہ عمر من مصروف طلب علم و تعلیم آن شد و سعی خود را
 مشکور می بینم زیرا کہ ہر عمل کہ اورا خدا تعالیٰ فرزند ساختہ یا پیغمبر او مسنون گردانیدہ ہمہ از
 زبان پیغمبر مبارک رسیدہ و ثواب آنرا بارشاد او علیہ السلام دریافتہ مثلاً فرمودہ است کہ ہر کہ
 محافظت نماید نماز را اورا حنیفین و چنان پیش آید ہر کج حج خانہ کعبہ کند اورا این ثواب
 ست و ہر کہ جہاد با کفار نماید اورا نزد خدا این مرتبہ است و علی ہذا القیاس و غیر از طالب علم حدیث
 و علم آن این معلمات را بوجہ صحت تفصیل نمیتواند دانست پس انی علم گویا میراث نبوت است
 زیرا کہ علوم دیگر را از آوہیات و تعلیقات ریاضیات بغیر طریق نبوت نیز نمیتوان شناخت بخلا
 علم ثواب و عقاب و علم شش راع و ادیان کہ غیر از شکوہ نبوت اقتباس انوار آن محال است
 پس کسی کہ طلب این علم در سر او افتاد و خود را در پی شوق او گذشت عجب کر است و ثواب
 دارد کہ نہ کہ راست و ثواب انبیا باشد و لا یعلم کفہ الا اللہ بعد از ان فرمود کہ من نزد شما حدیث
 از ربیعہ روایت میکنم کہ تا این وقت روایت نکرده ام شنیدہ ام کہ ربیعہ میفرمود کہ قسم بخدا
 عزوجل کہ اگر شخصی در نماز خود خطا کند و نداند کہ چہ قسم نماز ادا باید کرد و از من پرسد و من اورا
 بقرآن و سنن و آداب آن نشان دہم و طریق ثواب بیان نمایم نزد من بجز ہرست کہ تمام دنیا
 بمن پسند و آن ہمہ را در راجہ خدا صرف کنم و قسم بخدا نمی خورد و جل کہ اگر مرا در خاطر شبہ و سبک
 از علم یاد در روایتی از روایات حدیث خطو کند و خاطر خود بتفکر و تذکر آن مشغول سازم و در حالت
 و نوم گرفتار خواہم بود و تا صبح بسبب آن شبہ بگردم بگذرانم باز وقت بیخیزم و نزد
 بروم و آن شبہ از خاطر من رفع و طہیان حاصل گردد و نزد من از صد حج مقبول ہترست و نیز فرمود
 کہ از این شبہا ببار بار شنیدہ ام کہ میفرمود کہ قسم بخدا نمی خورد و جل کہ اگر شخصی در مقدمہ از مقدمات
 دین خود را بشنود نماید و من آنچه حق شیرست از تامل و تفکر خست یا در اصوب و ادنیہ او را

نہ
 این حدیث صحیح
 ۴
 حدیث صحیح
 وقت انتظار
 مشکور معانی
 و احادیث مذکورہ

باجتہاد سیف
 است کہ هیچ قاضی
 نمائے ساخت
 باندلس نزد
 باطمان خود
 نودہ و نتر و نتر
 را و ثمان مردم
 حقیقتی بحیر
 و اندلس بخشید
 تکیہ مستجاب
 امام مالک کے نزد
 مالک اخص
 اند کہ تکیہ
 باب لیت ہر
 دوم آنکہ باب
 حکم بکبریا
 ان و بار سبب
 و نیت تکیہ بن
 مصداق دیگر کہ در
 تقدیری لانا
 و فقہا حاضر
 نظر آن امام
 بین حالت بود

براه حق ولایت کتم تا دین باو اصلاح پذیرد و در ابطه او که فیما بین دین و دنیا است ننگ دیرت نگیرد
 نزد من از صد غره بهتر است یحیی میگوید که اینکلام از حضرت است که از حضرت امام شنیدم و وقت
 یکجی در ماه رجب است نه دو صد و سی و چهار و واقعه شش و عمر او هشتاد و دو سال بود قبرا و
 در قرطبه است مردم در وقت قحط با وی استقامت میکنند و تبرک میجویند در حق و نیز باید دانست
 که چون در بیان یحیی و امام مالک در سطر است چند باب از موطا را بدین عبد الرحمن است برخی
 از احوال سعادت آن نیز بخیر می شود کنیت او ابو عبد الله و نسب او زیاد بن عبد الرحمن بن
 زیاد بن عجمی است و لقب او که بدان معروف است شطون است و از اولاد حاطب بن اسبه بطنه رضی صحابی
 بهریت و اول کسیکه مذسب امام مالک در اندلس آورد و است و دو بار بقصد متفاده بخیر است
 امام رحلت نمود و زهد و توحش است شنیده و ممتاز زمان بود میر شام رئیس شرطه و او را تکلیف
 قبول تقاضا قرطبه داد و او را بسیار تنگ کرد تا آنکه گر بخت هشام میگفت که کاش مردم مثل
 زیاد میشدند که رغبت دنیا از عالم بدر میرفت بعد از آن زیاد را تسلی نامه نوشت و امان داد که
 دیگر بار تکلیف این را نخواهم کرد پس بجهان خود رجوع کرد و مشغول افتاد علم حدیث گشت از عجایب
 مقتضی آنست که روزی هشام رب بعضی از مصاحبان خود در غضب شد زیرا که بی وقت چیزی که تقاضا
 کرده بود در عرض نه نوشته گذراند پس سرمود که دست او را بر نندازد و در آن وقت بخانه
 هشام حاضر شد و گفت که حقتالی تو رفیق صلاح و نیکی دهد امیر امن از مالک حدیث شنیدم که فرمود
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كظم غيظا بقدا على انفاذه مكره الله قلنا آمنا و
 ايما انا الى يوم القيمة بخبر شنیدن این حدیث فوراً غضب هشام فریاد نمود و گفت قسم
 بخور که از مالک این حدیث شنیدم ندانم و گفت و الله که من این حدیث را از زبان مالک شنیده ام
 هشام از سر آن مصاحب در گذشت و عفو نمود و نیز از وی منقول است که روزی یکی از پادشاهان آن
 دیار برائی او نامه نوشت زیاده و جواب او نامه نوشت و سر بخبر کرده فرستاد مردم حضار رسد
 کردند که این پادشاه هشام نوشته بود و شاه جواب چه نوشتید زیاد گفت که این پادشاه دین
 نامه سوال کرده بوده که هر دو پادشاهان قیامت از چه چیز خواهند بود از زیاده از نقره من جواب
 نوشتیم حدیث مالک عن ابن شهاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

در بیان یحیی و امام مالک

در بیان یحیی و امام مالک

من حدیث
 که وفات
 از موطا
 مالک
 صلوات
 الله
 و این حدیث
 نیز این حدیث
 بن سلفه
 و پنج متولد
 سعد و محمد
 و در مصر
 امام مالک
 بن وهب
 کس نیست
 این حدیث
 گرفته و با
 که عبد الله
 یاران و
 بن وهب
 احادیث
 تصانیف
 گفته است

من حسن اسلام المورث ترك ما لا يعنيه وفات زياد بن عبد الرحمن در سالی است
 که وفات امام شافعی هم در همان سال است و آن سال دصد چهارم است رحمة الله علیه **سند دوم**
 از موطا و نسخة عبد الله بن وهب که از امام مالک روایت نموده فراموش آورده اول آن نسخة اخبرنا
 مالك عن ابن الزناد عن ابي حنيفة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ان رسول الله
 صلعم قال امروا الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فاذا قالوا لا اله الا الله
 الله عموما امنى دماءهم وامنوا الههم وامنوا انفسهم لا بحقها وجسا لله على الله
 واین حدیث از تفردات ابن وهب که در موطا رد دیگر یافته نمی شود مگر در موطا ابن قاسم که وی
 نیز این حدیث را روایت نموده و کنیت ابن وهب ابو محمد و نسب او ابو عبد الله بن وهب
 بن سلمة الفهري است که او از مولی بنوفه بود و مولد و مسکن او مصر است و در یقعد ۳۵۰ هجری قمری
 در پنج متولد شده و از چهار صد امام از امام حدیث روایت دارد و از امام حضرت امام مالک لیث بن
 سعد و محمد بن عبد الرحمن ابن ابی ذئب و سفیان بن داود و حیرح و یونس و سیرم و جریر بن
 در مصر طلب علم کرده و از وی استاد وی لیث بن سعد چند حدیث روایت کرده و گویند که حضرت
 امام مالک نیز از وی چند حدیث اهل مصر گرفته من فک حدیث ابن ابی عقیقه غنی عن بیح العربان و عبد
 بن وهب در زمان خود حجة بود و مردم بر روایات او کمال و ثوق و اعتماد داشتند و تقلید هیچ
 کس نباشد و او را طریق اجتهاد و تفقه از امام مالک لیث بن سعد آموخته بود و از شاگردان
 ابن شهاب زهیری قریب بیست کس را دریافته علم ابن شهاب را که علم اهل مدینه بود از ایشان
 گرفته و با حضرت امام مالک بیست سال صحبت داشته گویند که امام مالک هیچ کس از فقیهین
 اگر عبد الله بن وهب که او را با بنی طور می نوشت الی فقیه مصر لے محمد التقی و امام مالک رحمة
 یاران و شاگردان خود را در اقلیم و وعظ و نصیحت اکثر نجز و توابع میفرمودند مگر عبد الله
 بن وهب که بحال تعلیم و محبت او را تعلیم میفرمودند و در کثرت احادیث در آن زمان که هنوز
 احادیث بلدان مجتمع نشده بودند و روزگار بود زبان یک لک حدیث روایت کرده و در
 تصانیف او یک لک بیست هزار حدیث موجود است که از کرده الذمیه و از عجایب آنکه ابن
 حکنه است که با وصف این کثرت در تصانیف او هیچ حدیث منکر یافته نمیشود و جای موضع

سند دوم از
 موطا
 و وفات امام شافعی
 در سال دصد چهارم
 هجری قمری

سند دوم از
 موطا
 و وفات امام شافعی
 در سال دصد چهارم
 هجری قمری

عبد الله بن وهب
 یک لک بیست هزار حدیث
 روایت کرده

تنگیر و
 یدرم و وفات
 بود قبر او
 یدر دست
 است بر خ
 بن
 به صحابی
 ه بخد مت
 را کلید
 مثل
 ن داد که
 ز عجب اب
 نیزی که تقاب
 وقت بخانه
 یدم که فرمود
 تا کما و
 ففت متمر
 نیده ام
 نامان آن
 سنار لست
 شاه دین
 بن حباب
 و سلم

وساقط از درجه اعتبار روبرو نزد امام مالک کور او دفعه کور ابن القاسم که صاحب مدونه شهر است
 در میان آمد فرمود ابن القاسم فقیه و ابن وهب عالم یعنی ابن القاسم موافقه را استیفاء نموده
 است و ابن وهب در مراد هر علم مثل تفسیر و تیر و زهد و رفاق و فتن و مناقب و غیر ذلک استیفاء نموده است
 ابن یوسف گفته است که ابن وهب جامع سه وصف بود فقه و حدیث و عبادت اوقات سال خود را
 سه حصه کرده بود یک حصه در مجاهده کفار در رباط میگذرانید و یک حصه در تعلیم مشغول میشد و یک حصه را
 در سفر حج صرف می کرد احمد برادر زاده ابن وهب گفته است که عباد بن محمد سیس آن دیار ابن
 وهب را تکلیف قضا داد ابن وهب فرار کرد و غیبت اختیار نمود عباد بر شققت و خانه مار ایدم و من
 پس این جنس برعم من ابن وهب سید و عاکر و عباد کور نشو و یک جمع نگذاشته که عباد کور شد
 از عجایب حکایات او آنست که روزی در حلقه درس خود نشسته بود گدائی آمد و گفت یا ابا محمد آن
 درم که دیر از من داده بودی ناسیمه بر آید ابن وهب گفت که ای عزیز دستهای ما دستهای
 عاریت است چنانچه بامید میند ما شما میبیم گدایان شققت نمائید گفتن گرفت تا آنکه گفت
 صلی الله علی محمد این همان زمان است که می شنیدیم که در آن صدقات خیرات را خدا تعالی
 بر دست منافقان این امت خواهد نهاد و در حلقه شخصی از اهل عراق حاضر بود بشنیدن این سوره
 ادب از جای رفت برخاست بر روی سائل طلبانچه نزد که بافتاد سائل فریاد آورد که یا ابا محمد
 یا ابا محمد یا امام المسلمین در مجلس تو اینچه حرکت میکنند ابن وهب برخاست و تفتیش مینمود
 که این حرکت از که صادر شده مردم گفتند ازین جوان عسکری آنجوان عراقی رو بروی ابن
 وهب آمد و گفت ای استاد از تو حدیثی شنیده بودم که رسول الله صلی الله علیه و سلم فرموده است
 مَنْ حَمَى حَقْمَ مُؤْمِنٍ مِّنْ مُّتَنَافِقٍ كَيْتَابُ اللَّهِ كَيْتَابُ اللَّهِ حَمَى الْمُتَنَافِقِ مِنَ النَّارِ حَتَّى يَرْجُو
 کس که محض حق ایمان دارد و این ثواب را متوقع فرموده اند بر حمایت استاد و مقتدای خلافت که
 ثوابی چه ثواب که نخواهند داد من بک توقع ثواب مرعود این حرکت کرده ام ابن وهب گفت
 اگر باین نیت کردی خدا انتقام ترا جزای خیر دهد و اینک حدیث دیگر شنیدی آنحضرت صلی الله
 علیه و سلم فرموده است سیکون فی آخر الزمان سائکین یقال لهم الغناه لا یتوضئون بصلوة
 ولا یغتسلون من جنابة یخرج الناس الی مساجدهم و اعمیاء هم یارکون من العذله و یخرجون

یسأله
 شرف
 گفت
 یکدر
 بجای
 از خ
 می
 هفت
 این
 خوا
 سفید
 و دو
 کتا
 رض
 یافت
 عتد
 قط
 کتب
 مشر
 را
 در

من الاطراء و هو الما لعل في كلامه و الطعن في القاصد

یسا لکن الناس من حقهم علی الناس لا یردون علیهم حق گویند بفری این و هب سحامی در شل
شد شنید که شخصی این آیت میخواند و از یحیی بن جحون فی التاکیه پیش شد و تا دیر پیش ماند و از نزد
امور او است که او بر خود التزام کرده بود که هرگاه غیبت کسی از وی سرزند بیک روز و نه دارد او
گفت که چون سبب کثرت مشق این امر بر من سبک نبود چنان قرار دادم که هرگاه غیبت کسی کنم
یکدرم صدقه بدهم این امر حسیله شاق آمد و غیبت از من معروف شد و او را کتابیست مشهور
بجامع ابن وهب و وی کتاب احوال القیمة از آن کتاب شاگردان او بچند و او میخواندند و او را
از خوف ستولی شد که پیشش شد بخانه برداشته بودند قدری بهوش آمد و باز روزه و رعیت بدی
می افتاد و به پیشش میشد در بهین حال که قتال فرمود روز یکشنبه بیست و پنجم شعبان یکصد و نود و
هفت و عمر او هفتاد و دو سال بود چون خبر قتل یسعیان بن عیینة رسید گفت انا لله و انا الیه راجعون
این مصیبت تمام اهل اسلام است و بعضی از صحابه او را در شب وفات خود بخواب دیدند که دستها
خوان بر میدارند و میگویند که دستار خوان علم برداشته شد عبد الله بن وهب ثقیف بسیار
سفید زلف و یادگار گدشت از انجمله است سموعات ادا از امام مالک آن سی کتاب است در مقاصد مختلفه
و دو موطا جمع کرده یکی را کبیر و دوم را صغیر نام نهاده و جامع کبیر نیز دارد و کتاب الاحوال
کتاب تفسیر الموطا و کتاب المناسک کتاب المغازی و کتاب القدر و غیره فلک رحمة الله علیه
رضوانه لده یسوع سوم از موطا نسخه عبد الله بن سلمه الثقفینی است و از مفردات او که در موطا دیگر
یافت نمی شود این حدیث اخبرنا مالک عن ابن شهاب عن عبد الله بن عبد الله بن
حکیم بن مسعود عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا
قطر و فی کما اطرب عینی بن مریکه اما انا عبد الله فقولوا عبد الله و رسوله
کذبت او ابو عبد الرحمن است و نب او عبد الله بن سلمه بن ثغب الحارثی و در اصل از مدینه
منوره است و در بصره ساکن شد باز بکه انتقال نموده تولد او بعد از یکصد و سی و شش شیوخ بسیار
راور یافت از آن جمله است امام مالک لیث بن سعد و ابن ابی ذئب و حماد بن و شعبه و سنان بن
دردان و یحیی بن معین از طرمین است او درین علم حنبلی داده گفته است که ما را اینها من حیث
الله الا و کینا و الثقفینی و زود محمد بن یحیی و در جمیع اصحاب مالک است علی بن عبد الله

احوال

نسخه سوم از موطا

نسخه اول از موطا

ست
سوره
فغانه
ست
معه
خدر
سرا
یار
هم
دو
شد
محمد
بای
هفت
تعالی
سور
ابا
نمود
بن
ست
چیت
ن
ست
سور
سوره
ن

المدینہ را پرسیدند کہ اصحاب مالک معن ثم القعنبی گفت لا القعنبی ثم معن اول کہ در خدمت امام
 مالک رسیدند و از آن ابن حبیب را سماع میکرد و قراته او پسند خاطرش نیفتاد و کہ کما فی بعض تحقیق
 و امانی نمیکرد پس غم و موطا را بر امام رحمۃ اللہ علیہ گذرانید و تا ہشت سال طاعت
 امام رحمۃ اللہ علیہ بنمود و حدیث او را اخذ کرد و یکبار از بصرہ بدریہ منورہ آمد و امام مالک رحمۃ اللہ
 علیہ اخبر قدوم او را سنانند امام رحمۃ اللہ علیہ تا یہ ان خود را فرمود و بنیہ نہایت از و بہتر
 اہل بنین برویم و بروی سلام کنیم و ہر گاہ بطواف خانہ کعبہ نہ اوہ القعنبی ما و تشریف
 مشغول میشد میگفتند کہ حکیم افضل از قعنبی رحمۃ اللہ علیہ طواف این خانہ متبرکہ نمی کنند و او رحمۃ
 اللہ علیہ مستجاب الدعوات بود و درین باب از وی قصہ نامی عجیب را نقل نموده اند عبد اللہ بن
 عبد الحکم گفتہ کہ من نزد عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ کہ صاحب مصنف مشہور است رفتم بار اوہ
 طلب علم حدیث عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ با من خشونت کرد و منع کرد کہ از من منویس
 من ترا نخواہم آموخت شب ہنگام بسیار غمخوار شدم و بخواب رفتم جناب سالت را سزاوارتیم
 و ازین بہرہ را بخصم آن جناب عرض کردم فرمودند از چہ کارس علم حدیث من بنویس من عرض کردم
 آنچه کارس کہ ام کہ داشتم شخص اندک و ہر قعنبی فرمودند دست کس نہ گیر ازین نام بردند و اکثر اہل مان
 او را از ابدال مے داشتند و بزرگی و صلاح او جمع علیہ صبح اہل عصر او بودہ و وفا او در کہ معظمہ
 ششم صبح شدہ و صد دست و یک ربع است تا آخر چہا رجم از موطا نسخہ ابن القاسم است کہ مشہور تر
 فقہانند بہر باب الکی است اول متون این مذہب است و از تفردات این نسخہ این حدیث است
 ما لک عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابيه عن ابيه عن رسول الله صلى الله
 عليه وسلم قال قال الله تعا من عمل عملا او شرك فيه معي عيري فهو له كله انا
 اخفى المشركاء عن الشرك لئلا ابو عمر گفته است کہ این حدیث در موطا ابن عیمر نیز یافتہ شد و سزا
 این دو موطا در دیگر نیست کہ نیت او ابو عبد اللہ و نام او عبد الرحمن بن القاسم بن خالد بن
 خیامہ القعنبی و او از اہل مصر است و متع نسب او بالولاست لانه کان مولی لابیید بن الحارث القعنبی
 معظم لعین الہیہ و نسخہ التما الفرقیہ و در تحقیق این نسبت احتمالات بعضی گویند کہ غلامان چند
 از اہل طائف در ایامیکہ آنجناب محاصرہ اش سر مرده بودند کہ بنیہ مشرف با سلام شدند و بنیہ

نسخہ ابن القاسم

فرمودند طعمہ
 یک فتبیل
 و اکثر آنہاست
 آنحضرت صل
 بار اوہ اسل
 بسوا ایشان
 آنجامہ را تو
 و از شیعہ
 روزگار بود
 من الدنیا
 سابق حال
 را حکم گیر و کہ
 او را بر جمیع
 ابن القاسم
 کنند از وی
 کلے بود و او
 اعلم و ابن القاسم
 بن گفتند
 گفتہ کہ آن
 تقسیم کردہ
 حج و زیارت
 در میان آنہا
 در خدمت ایزد

فرمودند طعم عقار الله تعالى پس از آن علما آن عقیقه گویند و این علما آن نوشته است که عقار از
یک تبیل نیستند بلکه از قبایل شش بعضی از حجر حمیر و بعضی از سعد العشیره و بعضی از کنانه مصر
و اکثر آنها متوطنان مصر اند و زبید بن الحارث از حجر حمیر بود و مسل قصه آنها نیست که جماعه در زمان
آنحضرت صلی الله علیه و سلم متفق شده غارتگری قطع طریق شیوه خود ساخته بودند خصوصاً سر که
باراده اسلام و ادراک قبرت صحبت آن خیر الانام مسافرو میشد و در راه میسر میخانیند آن حضرت
بسوا ایشان فوجی فرستادند و آنها را اسیر کرده آوردند آنحضرت همه را آزاد فرمود و از آن باب
انجامه بر اعتقاد گویند هر که از اولاد آنهاست عقیقه آنکه ابن القاسم در سنه یکصد و سی بوده است
و از شینج بسیار روایت دارد و مال بسیار در راه طلب علم حدیث صرف کرده و در زهد و قسوع از عجایب
روزگار بود و در صحبت حدیث و حسن روایت نادر و وقت اکثر کور دعائی خود میگفت اللهم امتنعنی
من الدنيا و ائمتها منی و عطا یائی سلاطین و امرای هرگز قبول نمیکرد و عبد الله بن وهب
سابق حال و مذکور شد میگفت که هر که غیبت بفقہ امام مالک شومته باشد باید که صحبت ابن القاسم
را محکم گیرد که مایخیزد و دیگر مشغول شدیم و او متفرد بفقہ اوست و لهذا فقها را مذہب مالک مسائل مدعو
اورا بر جمیع روایات ترجیح میدهند و شهباء که یکی از اعیان مالکیت سوال کردند که نقابت
ابن القاسم بیشتر است یا نقابت ابن وهب ی گفت که اگر یائی چپا بن القاسم یا تمام ابن وهب را
کنند از وی فقه باشد آن محققین مذہب مالکی نوشته اند که شهباء را در مسائل خارج و دیات و ظر
کلی بود و ابن القاسم را در مسائل بیوع و معاملات و ابن وهب را در مسائل حج و مناسک الله
اعلم و ابن القاسم گفته است که ابتدائی شوق من بصحبت امام اذان است که روزی در خواب
بین گفتمند که اگر غم طلبیاری و علم حق را دوستداری پس ترا باید که بعالم آفاق رجوع آری
گفتم که آن عالم آفاق کیست و نام او چیست گفتند امام مالک و ابن القاسم نیز اوقات سال را
تقسیم کرده بود و چهار ماه در سکنند ریه میماند برای جهاد و کفار روم و تبر بردن و یک و سه ماه در سفر
حج و زیارت پیغمبر صلی الله علیه و سلم و پنج بابی در تعلیم عالم مشغول میشد و روزی مذکور نزد امام مالک
در میان آمد فرمودند خدا پیش ما نیست و او را بانه گشت پرازد شک خدوئی در شرح رسال
در محبت این قول و من قرأ القرآن فی مسبح فذلک حسن نوشته است که ابن القاسم

ابن القاسم نیز اوقات
سال را تقسیم کرده بود

خدمت امام
ما یبغی تحقیق
المرتب
مالک حمیه
دید تاز و دیگر
و تشریف
است و او در
عبد الله بن
متمم باراده
منوین
را سزاوارتی
حسن عرض کرد
اکثر این مان
و در مک معظمه
ست که مشهور
ت است لله
لله صلی الله
لکله انا
منه شینج و کما
ابن خالد بن
الحارث العقیقه
چند
شدند آنحضرت

در رمضان دو صد ختم قرآن میکرد و اسد بن القاسم الفرات گفته است که ابن القاسم در غیر
 رمضان نیز دو ختم قرآن میکرد چون بن بخت ادر رسیدم و اورا ترغیب احیاء علم کردم
 یک ختم را موقوف دلت و بختیم را تا آخر عمر موقوف نمود و نزد او از مسائل امام مالک که مردم
 از آن جناب پرسیده بودند و او جواب آنها فرموده بود دهم صد جلد بود و وفات او در مصر است در
 ۱۹۱ سالگی که صد و نود و یک سال و بعد از موت بخواب دیدند و پرسیدند که چیز ترا درین عالم رسیده
 افتاد گفت چند رکعتی که در اسکندریه گذارده بودم پرسیدند که این مسائل فقه کجا رفت گفت
 با من نماند و بدست خود اشاره نمود که آنها را ارباب انشاء و انشاء فقه در حروف میگویند از اینجا کسی
 را دم را نزنند که اشتغال بعلم هیچ نیست هر چه است اشتغال بعبادت است زیرا که اشتغال
 بعلم نیز نوعی از عبادات بلکه بهترین عبادات است و تحقیق آنست که نفوس انسانی در اشتغال
 خود مختلف اند بعضی را از این تاثیر عظیم در قوی نفسیه حاصل میشود و بعضی را از اشتغال و بجز
 و در عالم برزخ ظهور آن تاثیر عظیم واقع میشود و آن همه اشتغال فی نفسها محموند و گاهی
 در اشتغال قلبی سهل نیست صاحب دست میدهد و در اشتغال دیگر اگر چه کثیر و عمده باشد تقسیم نیست صاحب
 حاصل نمیکرد و ان الله لا ينظر الى صوركم و اعمالكم و لكن ينظر الى قلوبكم و اثباتكم
 قاعده مقریست فلیفهم ذلک شیخ نجم از موطا روایت معن بن عیسی است و از مفردات او این
 حدیث است که در موطا و دیگر یافته نمی شود مالک عن سالم ابی النضر مولی عمر بن عبید
 الله عن سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة انھا قالت کان رسول الله صلی الله
 علیه و سلم یصل من اللیل فاذا فرغ من صلوته فان کنت یقظانه یحدث
 معهما و الا اضطجح حتی یاتیه المؤمن کنت او ابوی کنت او معن بن
 عیسی بن دینار المدنی القزازی هر دو برای مجسمه نسبت بقدر فروشی و قدر ریشم خام غیر منسوج
 را گویند و او اشجعی است بولای یعنی از مواسله نبی اشج بود و از کبار اصحاب مالک و معتزلیان و متفقان
 آن عصر بود گویند که وی ربیب امام بود و چون بارون رشید باد و پسر خود که امین و مامون
 بودند بشوق استماع موطا نزد امام مالک آمد قاری موطا بهمین معن بن عیسی بود و مامون با پدر
 پسر خود استماع میکرد و خیلی ملازم صحبت امام بود و اکثر بر در حجره امام میآمد و هر چه از زبان

امام ربیب
 بن عیسی
 اورا
 امام مالک
 اشجعی
 که عبد الله
 اینجند
 ان الله
 ایمان
 تضرع
 شکر
 نیز یافته
 الله
 بود بخدا
 بکبر و از
 عمر
 قال
 که من
 حدیث
 حدیث
 و اول
 علیه
 زکریا

توضیح

توضیح

امام بری آمد آن را می شنید و می نوشت و چون امام مالک کلان سال شد و محتاج عصا گشت معمر بن عیسوی بجای عصای او بود و در پیش او کجیکه کرده تا مسجد نبوی برای اقامت جماعت نشین و بنا بر آن بود و اعصای مالک میگفتند روایات او در بخاری و مسلم و ترمذی و دیگر کتب معتبره بسیارست از امام مالک چهل هزار مسئله سماع و هشتاد و یک در مدینه منوره و در ماه شوال سال یکصد و نود و هشت در حجت الهمی پیوسته ششم از موطا روایت عبد الله بن یوسف تنیسی و تنیس شهریت و در شریف که عبد الله بن یوسف آخر زاد آن سکونت و زریده و الا و در اصل و متقیست از متفردات او این حدیث است ما لك عن ابن شهاب عن جيب بن مولى عروة عن عبد الله بن الزناد ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم اے الاحمال افضل قال ایمان بالله قال فاحی العناقة افضل قال انفسها قال فان لم تجدیارسول الله قال تضع لصانع او تعین اخرق قال فان لم استطع یا رسول الله قال یدع الناس من شرك فانها صدقة تصدقها علی نفسك ابو عمر گفته است این روایت را در موطا ابن یوسف نیز یافته ام و در موطای دیگر نیست کنیت او ابو محمد و نسب و نسبت او عبد الله بن یوسف الکلابی الذی مشقی شمس التنیسی است بخاری الزوی بل و اسطر روایات بسیار دارد و در متون و غیره و بزرگ بود بخاری و ابو حاتم در توثیق و تعدیل او بسیار مبالغه نمودند ششم هفتم از موطا روایت یحیی بن بکر و از متفردات او این حدیث است که در موطا دیگر یافت نمی شود مالک عن یحیی بن عبد الله بن عمار عن عمروة عن عائشة رضي الله تعالى عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما زال جبرئیل یوحی بیا مجارحتی ظننت انه لیورق و یحیی بن بکر می گفت که من موطا را بر امام مالک چهارده بار گزرا اینده ام اکثر آن چهارده سماع بود و در موطا و او چهل حدیث شایع است که در میان امام مالک و جناب رسالت پیش از او و اسطر واقع نشد و این چهل حدیث را در و یا در مغرب رساله حدیث نوشته اند و در مقام تحصیل جازبت موطا چهار بار استناد می کند و اول آن چهل حدیث این است مالک از نافع روایت میکند و او از ابن عمر که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود که مرا تا از عمر خفت شد گو یا خاندان او بنابر ارج رخت و کنیت یحیی بن جبریل و زکریاست و نام پدر او عبد الله و دیگر نام جداوست که بآن شهر مشهورند و او از سالکان مصر است

قاسم در غیر
یا و علم کردم
کمال که مردم
مرصرت در
بیت عالم مسند
بجارت رفت
دید از نیاجی
بیرا که شفقار
مانیر در شفا
شغل و بگر
اندوگاه
بیت صالحه
کرم
ات او ایز
ت عبید
صلی الله
بجود
معن بز
منوج
و متقان
آمون
ون باهر
زبان

سخن مستقیم

۲۰
نام ایک راز حضرت
میں ایک سید کو درود ملے
تو یہ بھی صوفی تھے
سید پر درود ملے تو ان
پارسیوں نے ان کو سید کہا

و اورا مخدومی نیز گویند زیرا که از مولای نبی نخواست و بود لشکر امام مالک و شیخ بن سعد است و از هر دو
بزرگ استفاده تمام دارد و بخاری بر واسطه مسلم یک واسطه از وی در صحیحین خود روایت
بسیار دارند و هر که از محدثین اورا توثیق نکرده بسبب عدم وقوف بر احوال دست والا صدق
وامانت او مثل آفتاب در آن عصر مشهور بود ابو حاتم و نسائی در وثوق او ترد کرده اند و چندین
معتبر نمیدارند لیکن حق انست که در امامت و توفیر علم و رستی و دیانت او حتمی نیست
و جایکه بخاری و مسلم بروا اعتماد کرده باشند سخن دیگران را در آن مقام گنجایش نیامده و قاضی
دوم در یک مسئله بوده است ^{۱۳} نسخهم هشتم از موطا روایت اسعید بن عفریست و از تفردات
او این حدیث است اخبرنا مالک عن ابن قنبله عن ابن اسماعیل بن محمد بن ثابت بن
قیس بن شماس عن ثابت بن قیس بن شماس انه قال قال رسول الله لقد خشيت ان
اكون قد هلكت قال بعد قال هانا الله تعالى ان نحن باله نفعل واجد في احب
هانا الله عن الخيل وانا امراء احب بحال هانا الله ان نرفع اصواتنا فوق
صوتك وانا امراء جهيد الصوف قال النبي صلى الله عليه وسلم يا ثابت اما ترى
ان قيس حميدا وموت شهيدا وتدخل الجنة قال مالك قتل ثابت بن قيس بن
شماس يوم اليمامة شهيدا اسعید بن عفری از مشاییر علماء مصر است کنیت او ابو عثمان و نسب
و نسبت او سعید بن کثیر ابن عفری بن مسلم القناری بالولاء است او نیز از شاگردان امام مالک
و یث بن سعد است بجای دو دیگر محدثین معتبر بن از وی روایت دارند و اورا در علم حدیث
علوم دیگر بحال بود و خصوصاً علم انساب و تواریخ و واقعات عرب اخبار گذشته آن مردم و ذکر
باب با طایفه عجیب و داشت و در فصاحت علوم ادبیه نیز سرآمد انبیا بی روزگار بود و خیمه غرض
مما و ره و نیک صحبت بود و هرگز از مجالسه کسی ملول نمیشد و شعر خوب ارد و ولادت او در سال
یکصد و هشتاد و شش و قس است و وفات او در رمضان در سال دویست و هشتاد و شش و شش بوده است
نهم از موطا روایت ابو حصب بن عفریست این حدیث از تفردات او نوشته اند اخیراً
مالک عن هشام بن عمار عن ابيه عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم مثل عن الرقاب ايها الا فضل قال اغلاها ثمننا وانفسها

بجای دو دیگر محدثین معتبر بن از وی روایت دارند و اورا در علم حدیث

علوم دیگر بحال بود و خصوصاً علم انساب و تواریخ و واقعات عرب اخبار گذشته آن مردم و ذکر

باب با طایفه عجیب و داشت و در فصاحت علوم ادبیه نیز سرآمد انبیا بی روزگار بود و خیمه غرض

مما و ره و نیک صحبت بود و هرگز از مجالسه کسی ملول نمیشد و شعر خوب ارد و ولادت او در سال

عند احمد
نام و نسبت
الرحمن بن
بلده منور
نصیب
دارند
بقدر صد
که بر امام
غیبت
عراق در
چهل و دو
و گویند که
و سلمار
الله صلی
الاک
مثل
دواز
الحرف
من
در جمیع
مطالع
آخر آن
حدیث

عند اهلها لیکن ابن عبد البر گفته است که بخیریت در نسخه یحیی بن یسکین اندلسی نیز موجود است و
 نام نسبت ادا ابو مصعب احمد بن ابی بکر القاسم بن الحارث بن زراره بن صعصع بن عبد
 الرحمن بن عوف زهری است و او را عوفی نیز گویند یکی از شیوخ اهل مدینه است قاضی مفتی آثر
 بلده منوره بود در شصت و یکصد و پنجاه متولد شد در خلافت امام مالک حنبلت مبارک نموده و تفرقه تمام
 نصیب او شد و از ابراهیم سعد مدنی نیز روایت بسیار دارد و اصحاب صحیح ستمه از وی روایت
 دارند الا آنکه نسائی بواسطه روایت می کند عمر او نود و دو سال شد و در موطا ابی حنبله است
 بقدر صد حدیث زیاده از موطا ثانی دیگر یافت می شود گویند که موطا ثانی او نسخه آخرین است
 که بر امام مالک گذرانیده اند و هم چنین موطا ابی حنبله پسند یاد است آنجا از قبیل مسوده محو
 نیست و اهل مدینه را اعتقاد چنین بود که تا وقتیکه ابو مصعب زهری در میان ما زندگی است ما بر
 عراق در علم حدیث و فقه است غالبیم و در خدمت قضای بود که قضای رسید و در رمضان سال
 چهل و دو بعد از ناستین وفات یافت نسخه دهم از موطا روایت مصعب بن عبد الله زهری است
 و گویند که این حدیث از متفرقات است لیکن ابن عبد البر این حدیث را در نسخه یحیی بن یسکین
 و سلمان نیز یافته است مالک عن عبد الله بن ذی الحکیم عبد الله بن عمران بن سو
 الله صلی الله علیه و سلم قال اصحاب الحجر لا تدخلوا علی هؤلاء القوم المغذین
 الا انکم تكونوا باکین فان لم تکنوا باکین فلا تدخلوا علیهم و لیست نسخه
 مثل ما اصحابه نسخه یازدهم از موطا روایت محمد بن مبارک صورت نسخه
 دوازدهم از موطا روایت سلمان بن ابراهیم است و ازین دو نسخه و احادیث آنها را هم
 الحروف را اطلالی حاصل شد مگر آنکه غایبی کتابی نوشته است که او سند احادیث
 من افتقر معفره روایت نام کرده و در آن کتاب بخود تا امام مالک سند بر حال صحیح می آید
 در جمیع احادیث این موطا و نسخه کتاب را از شیخ خود در اتم حروف نیز اخذ کرده است
 مطالع کرده و غالباً غایبی را تا اصحاب این نسخه دو واسطه میباشند و تا امام مالک سه واسطه دور
 آخر آن سند نوشته است که مجموع احادیث موطا این نسخ دوازده گانه ششصد و شصت و شش
 حدیث است از آن جمله نود و هفت حدیث مختلف فیست که بعضی اهل نسخ دارند و بعضی ندارند

نسخه دهم

نسخه یازدهم

نسخه دوازدهم

ت و از هر دو
 روایت
 الا صدق
 مد و چند
 نیست
 نه فایده
 قدرات
 ت بن
 یتان
 الح
 ک فو
 اما
 یس بن
 و نسب
 امام مالک
 حدیث
 و در
 و در سال
 نسخه
 و نه
 ها

باقی متفق که در جمیع نسخ موجود است از آن جمله است و هفت حدیث در مسند است و باز زده حدیث متوفی
 و شیخ امام مالک که نام درین مسند مذکور شد از حدیث او پنج کس اند و دو جا به تعیین نام باین باب
 مذکور اند مالک عن الثقه عنده و آنچه امام مالک گفته بلغته و ذکر ادوی آن پنج موضع است و عدد
 جمله رجال صحابه که درین مسند مذکور اند هشتاد و پنج است و از زنان صحابه است و سه و از تابعین چهل
 و شش کس اند از ائمّه الحروف گوید چون این کلام منجب شد بد که مسند غافقی لابد بر بنی از احوال
 او نیز نگاشته می آید ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد العاصم بن محمد العافقی الحویری است از شیوخ
 قسطنطین است که شهر است مشهور در شام متصل و مشرق است که حسن بن رشیق و ابن شعبان و دیگر
 محدثان عمده آن دیار است و در وفقیه متورع بود و در یاد و رفت بر خود بند کرده بود و هرگز خود را
 و فقها شامی نیک و در خانه خود منزوی و معتدل می گذرانید کم برے آمد و کتاب تفسیر از تفسیران
 او یادگار مانده یکی مسند موطا و دوم مسند مالک بن موطا و او در مذاهب مالکی بود و در سنه صد
 و شصت و یک ماه رمضان وفات یافت و در اینجا باید دانست که دو کس از امام مالک طارار ویت
 کرده اند و نام هر دو یکی بن یحیی است یکی از آنها همان است که در بیان نسخه اولی احوال او
 گذشت و او مشهورترین نسخه های موطا است لیکن در صحیحین بلکه در صحاح ستمه اصلاً بر وی است
 و در فتنه بجهت کثرت او نام او این بزرگان او را ترک کردند و دوم یحیی بن یحیی بن بکیر بن عبد
 الرحمن التیمی الحنظلی النیشابوری است که در سنه دو صد و سبست و دو وفات یافته و در روایت
 او در بخاری و مسلم موجود است کسانی را که وقوف نام بر رجال حدیث نمی باشد درین هر دو متنبه
 پیدا می کنند نسخه مکین و هم از موطا روایت یحیی بن یحیی بن بکیر بن عبد الرحمن التیمی است و باب ما جاء فی
 اسماء النبی صلی الله علیه و سلم میگوید و این باب آخر ابواب موطا است که بدان تمام
 شده مالک عن شهاب عن محمد بن جابر بن مطعم ان رسول الله صلی الله علیه
 و سلم قال لی خمس اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یحیی الله لی
 الکیف و انا الحاشو الذی یحیی الناس علی قدحی و انا العاقب نسخه
 چهارم و هم از موطا روایت ابو خذافه سهیم است و نام او احمد بن اسمعیل است و او آخر
 اصحاب امام مالک با اعتبار وفات در بغداد و مرده است روز عید الفطر در سال دو صد و پنجاه

بجای

۱۲

از تصدیق

در حدیث

در حدیث

در حدیث

در حدیث

در حدیث

در حدیث

[illegible]

یہ موقوف
مقام میں
ہست و عدد
تو جمعین
نے از احوال
ست از شیخ
بجان دیگر
ہرگز خور
از رضا نیف
سندہ صد
طارا رویت
می احوال
صلوات
ن کیس بن عبد
روایت
تین ہر وقت
ی ماکا عفی
کہ بدان نام
صلی اللہ علیہ
واللہ بی
نسخہ
ت واد آخر
دو صد و پنجا

بیت
سویہ بال ہیک
سخا ز
گوردریش
میل کمان
حدیث
ست درو
افلا ز فضیلت
بیل

[illegible]

انتخاب فرموده است گمان یصل العصر و الشمس فی شجرها که لفظها اینفی بعد معلوم
 است که این بیان تفسیر غیر از کسانی را که آن حجره مبارک را دیده باشند و بدون آفتاب را در آن
 حجره و ظهیر سایه را در آن مقایسه کرده باشند فائده نمیکند کذا ایندو نیز باید دانست که آنچه در کلام
 اما واقع شده که ممکن است بحال العصر کان مابین الظهیر الى العصر اقل مما بین العصر الى
 المغرب بظاهر محدث است زیرا که موافق قواعد ظلال انقضا در مثل وقتی می شود که ربع النهار
 باقی میماند در اکثر بلدان پس در چنین مساوی باشند نه زیاده و کم و میتوان توجیه هم کرد که مراد
 امام از مابین الظهیر مابین وقت المتعارف للمصلوة است یعنی از ابتدای وقت متاخر خصوصاً در
 ایام صیف که ابرو آن مستحب و امتداد علم و این نسخه موطار اعلی قاری از متاخرین شرح
 کرده اند و هم در وجه و شهرت و فیه الدرایه از متعلقات موطار دیگر و کتاب است از تصانیف ابن
 عبد البر نام یک کتاب التقصی لما فی الموطا من الاحادیث است در آنجا احادیث موطار استیفا
 نموده است و تقصی بقای بعد التاء الفوقیه بمعنی در رفتن است و مراد مبانی لغت است در جمع احادیث
 موطار از نسخ آن و نام دوم کتاب الاستدکار لمذهب علماء الامصار فیما تضمنه الموطا من سماع الراوی
 و الآثار و مقاصد این هر دو کتاب از نامهای ایشان ظاهر میشود و حاجت بیان نیست و این کتاب
 اخیر بسیار رایج و متعارف است و کتاب اول نیز یافته میشود و در شارح قاضی عیاض شرح صحیحین و
 موطا است و نام نووی که نام او عبد الملک مردان بن علیست نیز بر موطا شرحی مسی که کشف
 المغطود در بسیار مفید و نافع در دیار مغرب مشهور است و از متاخرین شیخ جلال الدین سیوطی نیز
 شرحی دارد و سیم بنوری الحواکیم شرح موطا مالک درین دیار بسیار یافته میشود و حضرت شیخنا
 و قدوثنا فی کل العلوم و الامور شیخ ولی الله دهلوی قدس الله سره الغزیری و شرح نوشته اثر اتحاد
 و آثار موطا بر وایت یحیی بن یحیی لیشی و اقوال امام مالک و بعضی بلاغیات ایشان را اخذ فرمود
 اول کتبلی در قیق و مجتهدانه است بزبان فارسی نام او مصنفی فی احادیث الموطا و دوم که مختصر است
 و در آن الکتاب بیان مذاهب فقهیه و شافعییه و حنفیه نموده اند و قدری ضروری از شرح غریب
 و ضعیف شکل و نقل نموده هم بسوی من حدیث الموطا و اتم الحروف این شرح از ایشان بضبط و تغا
 شنیده است **فائد** لا مبهمة باید دانست که از تصانیف ائمّه اربعه هم العدد در علم حدیث

انقضا در مثل وقتی می شود که ربع النهار باقی میماند در اکثر بلدان پس در چنین مساوی باشند نه زیاده و کم و میتوان توجیه هم کرد که مراد امام از مابین الظهیر مابین وقت المتعارف للمصلوة است یعنی از ابتدای وقت متاخر خصوصاً در ایام صیف که ابرو آن مستحب و امتداد علم و این نسخه موطار اعلی قاری از متاخرین شرح کرده اند و هم در وجه و شهرت و فیه الدرایه از متعلقات موطار دیگر و کتاب است از تصانیف ابن عبد البر نام یک کتاب التقصی لما فی الموطا من الاحادیث است در آنجا احادیث موطار استیفا نموده است و تقصی بقای بعد التاء الفوقیه بمعنی در رفتن است و مراد مبانی لغت است در جمع احادیث موطار از نسخ آن و نام دوم کتاب الاستدکار لمذهب علماء الامصار فیما تضمنه الموطا من سماع الراوی و الآثار و مقاصد این هر دو کتاب از نامهای ایشان ظاهر میشود و حاجت بیان نیست و این کتاب اخیر بسیار رایج و متعارف است و کتاب اول نیز یافته میشود و در شارح قاضی عیاض شرح صحیحین و موطا است و نام نووی که نام او عبد الملک مردان بن علیست نیز بر موطا شرحی مسی که کشف المغطود در بسیار مفید و نافع در دیار مغرب مشهور است و از متاخرین شیخ جلال الدین سیوطی نیز شرحی دارد و سیم بنوری الحواکیم شرح موطا مالک درین دیار بسیار یافته میشود و حضرت شیخنا و قدوثنا فی کل العلوم و الامور شیخ ولی الله دهلوی قدس الله سره الغزیری و شرح نوشته اثر اتحاد و آثار موطا بر وایت یحیی بن یحیی لیشی و اقوال امام مالک و بعضی بلاغیات ایشان را اخذ فرمود اول کتبلی در قیق و مجتهدانه است بزبان فارسی نام او مصنفی فی احادیث الموطا و دوم که مختصر است و در آن الکتاب بیان مذاهب فقهیه و شافعییه و حنفیه نموده اند و قدری ضروری از شرح غریب و ضعیف شکل و نقل نموده هم بسوی من حدیث الموطا و اتم الحروف این شرح از ایشان بضبط و تغا شنیده است

انقضا در مثل وقتی می شود که ربع النهار باقی میماند در اکثر بلدان پس در چنین مساوی باشند نه زیاده و کم و میتوان توجیه هم کرد که مراد امام از مابین الظهیر مابین وقت المتعارف للمصلوة است یعنی از ابتدای وقت متاخر خصوصاً در ایام صیف که ابرو آن مستحب و امتداد علم و این نسخه موطار اعلی قاری از متاخرین شرح کرده اند و هم در وجه و شهرت و فیه الدرایه از متعلقات موطار دیگر و کتاب است از تصانیف ابن عبد البر نام یک کتاب التقصی لما فی الموطا من الاحادیث است در آنجا احادیث موطار استیفا نموده است و تقصی بقای بعد التاء الفوقیه بمعنی در رفتن است و مراد مبانی لغت است در جمع احادیث موطار از نسخ آن و نام دوم کتاب الاستدکار لمذهب علماء الامصار فیما تضمنه الموطا من سماع الراوی و الآثار و مقاصد این هر دو کتاب از نامهای ایشان ظاهر میشود و حاجت بیان نیست و این کتاب اخیر بسیار رایج و متعارف است و کتاب اول نیز یافته میشود و در شارح قاضی عیاض شرح صحیحین و موطا است و نام نووی که نام او عبد الملک مردان بن علیست نیز بر موطا شرحی مسی که کشف المغطود در بسیار مفید و نافع در دیار مغرب مشهور است و از متاخرین شیخ جلال الدین سیوطی نیز شرحی دارد و سیم بنوری الحواکیم شرح موطا مالک درین دیار بسیار یافته میشود و حضرت شیخنا و قدوثنا فی کل العلوم و الامور شیخ ولی الله دهلوی قدس الله سره الغزیری و شرح نوشته اثر اتحاد و آثار موطا بر وایت یحیی بن یحیی لیشی و اقوال امام مالک و بعضی بلاغیات ایشان را اخذ فرمود اول کتبلی در قیق و مجتهدانه است بزبان فارسی نام او مصنفی فی احادیث الموطا و دوم که مختصر است و در آن الکتاب بیان مذاهب فقهیه و شافعییه و حنفیه نموده اند و قدری ضروری از شرح غریب و ضعیف شکل و نقل نموده هم بسوی من حدیث الموطا و اتم الحروف این شرح از ایشان بضبط و تغا شنیده است

امروز در دست مردم غیر از موطا موجود نیست و مانند دیگر که در عالم شهرت خود ایشان بقیصفت
 آن نپرداخته اند بلکه نگیران بعد ایشان آمده مرویات ایشان را جمع نموده اند و مسند فلانی
 می کرده و بر هر عاقل پوشیده نمی ماند که مرویات شخص از هر رطب و یابس مجموع و مخلوط می باشد تا
 وقتی که خود آن شخص که مقتدا و بزرگه و فضیلت او داریم آن مخلوط را تمیز کنند و بار بار بنظر اسعان
 و تعمق مطالعه نماید و شاگردان خود را تعلیم بکنند محل اعتماد و جسته شود و بود و تفصیل این اجمال آنکه سند حضرت
 امام عظمی که بالفعل شهرت تالیف فاضی القضاة ابوالمود محمد بن محمود بن محمد الخزاز می است که در
 ششصد و هشتاد و چهار آن را راجع ساخته مسانید امام عظمی را که علما و محققان پرورخت بودند
 درین سند جمع کرده بر عزم خود هیچ چیز از مرویات امام عظمی ترک نکرده و قبیل از وی
 برخیزد و مانند سایر برای مرویات امام عظمی ساخته بودند چنانچه خودش در خطبه این مسند نام آنها
 و مصنفین آنها و سند خود بآن مصنفین بیان نموده اما بیشتر راجع و مشهور و مسند بود و تا حال وجود
 و متداول است اول مسند حافظ الحدیث محمد بن یعقوب الحارثی دوم مسند حافظ الوقت حمید بن
 بن محمد بن حسن و رحمه الله علیه چنانچه اجازت این هر سه مسند بر اقم الحروف تن از شیوخ خود رسید
 پس این مسند را نسبت بحضرت امام عظمی کردن از آن باب است که مسند ابی بکر را مثلاً از مسند
 امام احمد نسبت بحضرت ابو بکر صدیق نمایم و از تصانیف ایشان انکار کنیم و آن مغلطه پیش نیست
 مسند حضرت امام شافعی عبارت است از احادیث مرفوعه که امام شافعی آنرا بحضرت
 شاگردان خود بنویسند بیان میفرمود و روایت مینمود و آنچه از این احادیث در مسنوعات ابو العباس
 محمد بن یعقوب الاصم از ربیع بن سلیمان و ضمن کتاب الام و مسموط و وقع شرح بود آن را یک
 جامع نموده مسند امام شافعی نام کرده و ربیع بن سلیمان بر واسطه شاگرد امام شافعی است و همه
 احادیث را از امام شافعی شنیده و مگر چهار حدیث از جزو اول که بر واسطه برطو از امام شافعی روایت
 می کنند و جامع و فقط آن احادیث مخصوص از نیشاپور است که او را ابو جعفر محمد بن عیسی گویند و از
 ابواب ام و مسموط آن احادیث را التقاط کرده حدیث شده و چون اینهمه بفرموده ابو العباس
 اصم بود و مولات مسند شافعی او را انکار نمود و بعضی گویند که خود ابو العباس انتخاب آن حدیث کرده
 است محمد بن عیسی را کتاب محض بود و محض حال آن که سند نیز مسانید و شیب یافته است و در ابواب

سنة ١٠٠٠

عظمت
سازند

سند المذنبين
 في غيبت كوكب
 محمد بن يعقوب الاصم
 ادرج في كتاب
 سنة ١٠

والحق همین مضمون مروی بود و این ابو ذر و آن ابو داود است که سنن او یکی از صحاح است بلکه این
مقدم است بر وی بزبان بسیار چنانچه از تاریخ وفات او ظاهر گشت اصحاب صحاح ست غالباً از وی
بیکر اسطر روایت میکنند **مسند عبد بن حمید بن نصر** الکشی اول آن نیز **مسند ابی بکر** است
و اول **مسند ابی بکر** این حدیث است **اخبرنا یزید بن هارون قال اخبرنا اسمعیل بن خالد**
عن قیس بن المخاضم عن ابی بکر الصدیق قال انکم تقراءون هذا
الاية يا ايها الذين امنوا عليه وسلم يقول ان الناس اذا اذاعتوا
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الناس اذا اذاعتوا
ياخذوا واعلى يد يده او ثبكت ان يعيهم الله بعقاب و تمام **مسند** یزید و باب شین معجمه
الکشی بالقیم قرطیة بجر جان و در سین معلومی گوید الکس یا کسر و الفتح بله قریب بهم قند و لا یقال بال شین
المعجمه فانها سنند که نسبت ابو حمید و نام او عبد الحمید بن حمید بن نصر است مردم تخفیف کردند و در عبد
التعاضد و ند عبد بن حمید مشهور شد از سر دو صد سال هجری از وطن خود رحلت نمود و شوق طلب
علم حدیث او را در جانی پیدا گشت از یزید بن هارون و عبد الرزاق و محمد بن بشیر و دیگران
من حدیث استفاده نموده مسلم رحمه الله صاحب صحیح و ترمذی رحمه الله و دیگر محدثین از وی روایات
بسیار دارند و تجاری رحمه الله بطریق تعلیق از وی در دلائل النبوة از صحیح خود روایت دارد و تمام
او عبد الحمید گفته از بنی المذنبین بود و حنیف ثقه و معتبر در سنه و صد و چهل و شش رحلت
اوست و از تصانیف او یکی این **سنند** است که او را **سنند** کبیر گویند بجهت آنکه از بنی **سنند** انتخابی
کرده **سنند** صغیر درست کرده اند و هم تفسیر است که متداول است و مشهور در دیار عرب و دیگر
تصانیف نیز دارد و **سنند** حارث بن اسامه باید دانست که در مطلق محدثین اگر کسی را
مرتب بر ابواب بنمایند از ایمان و کلمات و صلوات و تصوم الی الآخر سنن گویند و اگر بر جماعت
و **سنند** مثلاً روایات ابو بکر صدیق رضی الله عنه حدیث روایات عمر بن الخطاب حدیث علی
بن ابی القیس آنرا **سنند** نامند و اگر بشیخ خود تمثیل دهند مثلاً احادیثی که از احمد نام شنیده باشند
حدیث روایند و از محمد نام حدیث او علی بن القیس آنرا **سنند** خوانند اما بعضی کتب برخلاف این اصطلاح
سنند مشهور شده چنانچه **سنند** درسی و این **سنند** یعنی **سنند** حارث بن اسامه زیرا که **سنند**

سنند عبد بن حمید

سنند حارث بن اسامه

سنند حارث بن اسامه

مسند دارمی
یزید بن
الشعبه
کسی که
نگوید و کنیز
نام او ابو
روح بن
استفاد
اما ابو حاتم
او را توفیق
و عیال دار
هفتاد و
تزیج و
آن و اما
باشد که
دارقطنی
عمر یافت
چرا که
عن ابی
معمر
نافع
عبد
لما
چند

عنه سلم قد شهد بكذا فتوفي بالمدنية قال عمر فلفست عثمان بن عفان فحضرت
 عليه حفصة ان شئت انكحتك حفصة بنت عمر فقال سا نظرفي امرئ
 فلبث ليالي ثم لقينى فقال انى لا اريد ان تزوج في يومى هذا فلفست ابا بكر
 فقلت ان شئت انكحتك حفصة بنت عمر حصمت ابا بكر فلم يرجع الى شيئا
 فكنت اوحى منى على عثمان فلبث ليالي ثم خطب الى رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فانكحتهما اياها فلقينى ابو بكر فقال لعلاك وجد علي عرفت على حفصة فلم يرجع اليها
 ثم اودت نعم قال فانه ثم فنعنى ان ارجع اليك كما عرضت على الا انى قد كنت
 تعلمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد ذكر حفصة فلم اكن لا فشيئ سر
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يتركها قبلتها وانكحتها كنيته ابا بكر وناموا جميعا
 بن عمر بن عبد الخالق ست وبارتقديم نامى بحجره براسى مهله كسر را گویند که تخم فروشى کند و آن کسر
 را در لغت هندی پنا ری نامند و او را اهل بهرست و این سند کبیر او معلل است یعنی سببا خفیه
 قاده و در صحت حدیث نیز بیان میکند و این قسم کتاب در عرف معلل گویند مثلاً بعد از روایت
 حدیث حضرت علی از حضرت ابو بکر میگوید و اسام بن الحکم مجهول لم یحدث بغیر هذا الحدیث یعنی
 حدیث علی عن ابي بكر من سلمته خمار في حسن الوضوء الحديث وعلى هذا القياس ان يثبت من خالد
 که شیخ بخاری و مسلم است و همچنین از عبد الا علی بن حماد و حسن بن علی بن راشد و عبد الله
 بن معوية بن محمد اخذ علم حدیث نموده ابو الشیخ و طبرانی و عبد الباقي بن قانع و دیگر محدثین عمده
 شاگردان او پند و در آخر عمر خود رحلت نموده است برای تعلم علم دشر احادیثی که نزد خود در
 بود برعکس آنچه متعارف بود که در ایام شایاب تحصیل برای استفاده و تعلم رحلت میکردند
 و در اقصیه بان و در شام مدتها باین نیت صالحه اقامت نمود و خلقی کثیر را فیض علم حدیث در
 و اقطبی ذکر کرده و تمام ادیان نموده بعد از ان س گوید که در روایت خطاهم دارد
 و بیشتر اعتماد بر حفظ و یاد خود میکرد و نسخه صحیح را ندیده باین جهت اکثر خطاها واقع می
 شد و در شام در بلده رمله وفات یافته در سال و صد و نود و دو **مسندانی علی**
 و آن جامع است بر ترمیم جواب صحابه اول و کتاب لابان است و در ان میگویند فی احادیث

مسندانی علی

در ترمیم حدیث

در ترمیم حدیث

از این کار بازمی داشتند تا آنکه خبر موت محمد بن ایوب رازی که یکی از محدثان علم آنوقت بود
باوردید بجز دشمنیدن آنخبر حالت او متغیر شد و در خانه خود درآمد و جاهای خود بدید و فریاد و فغان
آغاز کرد و خاک بر سر می پاشید تمام اقارب و اهل خانه او جمع آمدند و از سبب این پرسیدند
گفت شمام رفتن ندادید تا آنکه بچو کس از نیعالم انتقال کرد و من از علم او محروم ماندم اقارب
چون حال و برین منوال دیدند او را تسلی دادند و گفتند حالانیر علما بسیار در فتنه حیات اند
طرف که خواهی سفر کن و از ایشان فیض حدیث بگیری و حال او را سمع کرده دادند و او از وطن خود
ارتحال نموده اول در شهر نسا نزد ابوالحسن بن سفیان رسید و از آنجا به بغداد و کوفه و آنجا
و بصره و آنجا زموصل و جزیره و دیگر بلاد اسلام سفر گزید و از ابویعلی و عبدان و ابوظحیفه
حج و محمد بن عثمان بن ابی شیبه و شیخ زاهد محمد بن عثمان مقاری و ابی اسیم بن زبیر جلوائی
و فریابی و دیگر محدثین علم استفاده کرد و جامع شد و در میان نقد و حدیث و ریاست دین و دنیا
تا آنکه بعضی از محدثین علم گفته اند که او را لائق بود که نائب مستقل در سنن تصنیف میکرد
زیرا که او بدرجه اجتهاد رسیده بود و کتب بسیار یاد می داشت و علم وافر و ذهن سلیم او را نصیب
شده بود و تا آنکه تابع بخاری باشد و اسانید مرویات وی نقطه بیان می نماید و آتم حروف گوید
و در این استخراج او را تصانیف دیگر هم هست معجز دارد و سند کثیر بسیار کلان قریب صد جلد
اما آن سند مشهور نداشت و وفات او غره صفر سال سه صد و هفتاد و یک بوده است صحیح است
حسان که او را تقاسیم و انواع نیز نامند و ترتیب آن ترتیب مختصر است که نه بر ابواب است و نه بر
مسائید صحابه و نه بر معاجم شیوخ اول اقسام ذکر کرده است و در آن اقسام انواع سه آوردند
میگوید النوع السادس والا ربعون من القسم الثاني في النواهي و على هذا القياس
و در نیکتاب خطبه و آن نوشته بعضی فقرات آن بدل می چید حد و ثنائی آن خطبه نقل کرده
میشود میگوید الحمد لله المستحق الحمد لله المتوحد بغيره و كبريائه . والقول
من خلقني ا على علوه . البعيد منهم في ادنى دنوا . العليم مكنون الخوا
و الماطع على افكار السواد خفه . و ما استخفى تحت عناصر الثرى . و ما جال
في خواطر الورى . الذي ابتدع الاشياء بقدرته . و ذرا اكال نام بمشيتة

من غیر اصل علیه اقلع . ولا رسم مرسوم امثل . ثم جعل العقول مسلکاً
 لذوی الحجا . و ملجأ في مسائلک . و لما انهي . و جعل استنباط اصول . الى كيفية
 العقول . و ما شق لهم من الاسماع . و الا بصاً . و التکلف للبحث . و الاعتب
 فاحکم لطيف ما دبر . و اتقن جمع ما قدر . ثم فصل بالانواع الخطاب .
 اهل التميز . و الامايب . ثم اختار طائفة لصفوته . و هذا اهم لزوم طاعته .
 اتباع سبيل الا برار . في لزوم السنن . و الآثار . فربین قلوبهم بکلايمان . و
 انطق النعمهم بالبيان . من کشف اعلام دينه . و اتباع سنن نبیه .
 صلی الله علیه و سلم بالذوق بالترحل . و الاستفا . و فراق الاهل . و الاوطار . في جميع
 السنن و رقص الاهواء . و التفقه فيها بترك الاراء . ثم تجرد القويم للحدیث
 و طلبه . و درجوا فيه و کتبوا . و سالوا عنه و احکما . و ذاکروا فيه و نشرقوا .
 و تقموا فيه و اصلوا . و فرغوا علیه و ما بدّلوا . و بنوا المرسل من المتصل .
 و الموقوف من المنفصل . و المانح و المنسوخ و المفسر من المجمل . و
 المستعمل من المهمل . و المختصر من المقتصر . و الملزوم من المتفصّل . و العمو
 و الخصوص . و الدلیل عن المنصوص . و المباح من المنزجر . و الغریب
 من المشهور . و الفرض من الارشاد . و الحکم من الایجاد . و العدا
 من المجروحین . و الضعفاء من المترکین . و كيفية العلول . و الکشف
 عن المجهول . و ما حروف عن المجدول . و اقلب بین المنحول . من محامل
 التدلیس . و ما فیه من التلبیس حتی حفظ الله بهم الدین علی المسلمین
 و صان عن ثلب لقادحين . و جعلهم عند التنازع ائمة الهدی . و فی
 النوازل مصایح الدجی . فهدو رقة الانبیاء . و ما س الاصفیاء . و مکرر الا
 فله الحمد علی قدره و قضائه و تفضل بعطائه و بره و نعمائه . و منه
 انت کنت ادبر حاتم و نام ارمحمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معیست
 و نسب ابوزید مناة بن یحیم میرسد بن اوتیمیست و بشی نیز گویند زیرا که در شهر است

نسخه
 در کتاب
 سنن ابن ماجه

و فی

من آنوقت بود
 برید و فریاد و فغان
 بن برسدند
 نام اندم آقارب
 تید حیات اندر
 در او از وطن خیز
 بغداد و کوفه و اهواز
 ان و ابو خلیفه
 بن زبیر جلوا می
 است دین و دنیا
 نیش میگرد
 سلیم او انیسب
 حروف گوید
 ریب صد علیه
 صحیح ابرو
 بوابت و زبیر
 می آرد مثلاً
 هذا الفیاس
 نقل کرده
 یانه . و القز
 و النوی
 و ما حال
 ام همیشه

که در سیستان است ساکن بود شاگرد نامی است و از ابویعلی موصلی و حسن بن سفیان و ابو بکر بن خرمیه صاحب الصبیح نیز تلمذ نموده از خراسان تا مصر سیر کرده و از هر عالم فیض گرفته سوائی علم حدیث علوم دیگر هم داشت تفقه و لغت و طب و نجوم را نیک میداشت حاکم از وی اخذ کرده و شاگردی نموده و خود این جهان در همین کتاب بالانواع گفته که لعلنا الکتابنا عن آلفی شیخ **فائد** باید دانست که ابن حبان ابتلائی پیش آمد که وی در بعضی کتب خود گفته النبوة العلم والعمل مردم برین حرف ادا نکار کردند و نسبت بزمذمه نمودند و از وی روایت حدیث و ملاقات ترک کرده و بحلیفه وقت ابن ماجه را ساند و بحلیفه بی شقیق حکم بقتل او نمود تا آنکه از محمد بن ثقات نیز در حق او گفته اند و ذلک نفس فلسفی لیکن الضایف آن است که این کلام او چندین دور از عقاید حق نیست چه مراد او آن نیست که نبوت کسبت بر ریاضت در علم و عمل حاصل توان کرد چنانچه مذسب فلاسفه است بلکه غرض او آن است که نبوة را لازمست که نفس ناطقه انسان در علم و عمل زیادتی یمن داشته باشد بعد از ان بطریق موهبت او را نبوت عظمی شود و چنانچه در قرآن مجید اشاره بآن معنی میفرماید جایگه فرموده است اعد علم حیث یجعل رسالت و اعتقاد آنکه انبیاء را هیچ مرتبه در قوت علمی و عملیه بر سایر افراد نمی باید که باشد بطریق حکم محض کی را از میان این امر امت و تیه به نبوت سرفرازمیفرمایند اصلاً از شریعت و دین ثابت نمیشود یا مرادش آنست که انبیاء را بعد از بخش نبوت تفوق در هر دو جانب علم و عمل حاصل میسر گردد و دهند امعصوم میباشند از خطا و گناه و انبغی جمع علیه جمیع اهل اسلام است و تهمید و مذکر گفته است و نه المحمل حسن اذ لم یرو حصراً و المبتدأ فی الحنبی و مثله الحجة عرفه من مملو من الرجل لا یصیر حاکماً مجرد الموقوف بحرفة و انما ذکرهم اسم الحجة و وفات او در سال سیصد و پنجاه و چهارست و دوم ثوال روز جمعه بوده است و از وی تصانیف بسیار شده و یادگار است از آن جمله کتاب تاریخ الفتات که متداول است و از نقل سائرند و کتاب الصغائر متداول است و حدیث الزهری و عمل حدیث مالک و ما انفرد به اهل المدينة من الشامیین و ما انفرد به المکیین و ما انفرد به اهل العراق و ما انفرد به اهل خراسان و او را مجموع برترتیب مدون و کتابی در مناقب مالک و کتابی در مناقب ثانی و کتابیث سسی با نواع العلوم و او صافهاست جلید دارد و کتابیث سسی با الهدایة الی علم السنن و در ای این نیز تصانیف دارد و صحیح حاکم که او را شنیده ملک حاکم نیز گویند مشهور

فصل فی بیان
در بیان حدیث
در بیان حدیث

و

معروف
من المبتدئ
الاول
صحیح
اجمع
کتاب
ابن الحجة
لم یجد
علیهما
المدخل
احادیث
شروط
حدیث
بمیل
السنن
اسلاف
او تخطی
و غیر گفته
ست در
طریقه
گویند
اصف
مستند
عبد الله
نافع

ما حدَّثنا عن أحمد بن شيبان الأصبهاني عن حماد بن عيسى عن
عن عمار بن دينار عن ابن عمار عن الزهري عن النضر بن مالك وعنه
الله بن يزيد عن ابن عباس عن يزيد بن علقمة عن جابر بن عبد الله
بن عيسى عن صحبة ومن رسول الله صلى الله عليه وسلم قربة أن جابر بن
نفاذ پرست وازان جمله کتاب کفر الاخبار و کتاب المدخل و علم صحیح و کتاب الاکلیل
بیا رفیقیت و مفسر را از وی چاره نیست و کتابی است در فضائل شافعی و تاریخ ابن
خلکان مذکور است که تصانیف او بیک هزار و پانصد خبر رسید و او در علوم و دیگر هم مهارت
بود لیکن چون شغل حدیث بر وی غالب آمد بهین فن مشهور شد کثرت او عبد الله
و نام و نسب او محمد بن عبد الله بن محمد بن حمد و پدر بن نعیم حنفی است و او را اهل فنی نیز گویند
نسبت به یکی از اجداد او که طهمان نام داشت و او نفاذ پرست و در آن وقت معروف بود
با بن البیع بفتح با موحده و کسر یا یحتمل شده یکی از ابا اجداد او بیع بود و بیع را در لغت نهند
ببر باری نامند و او در ۳۲۰ ساله صد و بیست و یک ساله بر بیع انسانی است و در صفر سن طلوع علم
حدیث منور و پدر و ماموی او برین کار او را اتهام و ترغیب و تقیید میکردند و در خراسان
و ماوراء النهر و دیگر بلاد اسلام گشته و از دو هزار شیخ روایت حدیث منور و پدر او مسلم را وید
بود و او از پدر خود روایت دارد و از ابی العباس احمد و ابو عبد الله الاخرم و ابو العباس برکات
و ابو عمر بن السامک و ابو علی نفاذ پرستی حافظ عصر خود و دیگر علماء اجله این فن تحفیل نموده و در آثار
آپوز هر دو صاحب روایت بخاری و ابی یحیی عیسی و ابی القاسم شافعی و بیهقی و دیگر
استادان این صنعت از وی روایت منور اند و او را حاکم از ان ملقب کرده اند که تا
شده بود و وفات او عجیب و واقع شد که روزی در حمام درآمد و غسل بر آورد چون از آنجا برآمد
آب کشید و جان او در هنوز لنگ بسته بود و جامه های پوشیده بر او این واقع در صفر سال چهار
صد و پنج رود او را بعد از وفات بخواب دیدند می گفت نجات یافتیم بهینده پرسید در چه چیز
گفت در نوشتن حدیث ذمبی و در تاریخ گفت است که ابو سعید البیہقی در حق کتاب او خیل
کر گفت من ستر که را از اول تا آخر مطالعه کردم بحدیث هم بر بشرط بخاری و مسلم نیافتم

نفاذ پرست
محمد بن عبد الله بن محمد بن حمد و پدر بن نعیم حنفی است
نسبت به یکی از اجداد او که طهمان نام داشت
و او نفاذ پرست و در آن وقت معروف بود
با بن البیع بفتح با موحده و کسر یا یحتمل شده یکی از ابا اجداد او بیع بود
و بیع را در لغت نهند ببر باری نامند
و او در ۳۲۰ ساله صد و بیست و یک ساله بر بیع انسانی است
و در صفر سن طلوع علم حدیث منور
پدر و ماموی او برین کار او را اتهام و ترغیب و تقیید میکردند
و در خراسان و ماوراء النهر و دیگر بلاد اسلام گشته
و از دو هزار شیخ روایت حدیث منور و پدر او مسلم را وید
بود و او از پدر خود روایت دارد و از ابی العباس احمد
و ابو عبد الله الاخرم و ابو العباس برکات و ابو عمر بن السامک
و ابو علی نفاذ پرستی حافظ عصر خود و دیگر علماء اجله
این فن تحفیل نموده و در آثار آپوز هر دو صاحب روایت
بخاری و ابی یحیی عیسی و ابی القاسم شافعی و بیهقی و دیگر
استادان این صنعت از وی روایت منور اند و او را حاکم از ان
ملقب کرده اند که تا شده بود و وفات او عجیب و واقع شد
که روزی در حمام درآمد و غسل بر آورد چون از آنجا برآمد
آب کشید و جان او در هنوز لنگ بسته بود و جامه های پوشیده
بر او این واقع در صفر سال چهار صد و پنج رود او را
بعد از وفات بخواب دیدند می گفت نجات یافتیم بهینده
پرسید در چه چیز گفت در نوشتن حدیث ذمبی و در تاریخ
گفت است که ابو سعید البیہقی در حق کتاب او خیل کر گفت
من ستر که را از اول تا آخر مطالعه کردم بحدیث هم بر بشرط
بخاری و مسلم نیافتم

نظیر آن در اسلام تصنیف شد و در صبح تا وقت ظهر بخدمت او قرار دادند و چون از مجلس برخاست و بپناه میرفت در راه نیز بقدر یکمیز و مردم بروی پهناند و هرگز طول و تنگ دل نمیشد و نوبت او در اشتغال بعلوم حدیث بحدی رسیده بود که اورا غذائی غیر از اسماح حدیث و تصنیف آن نبود و کتاب حلیۃ الاولیاء و حضور او آن قدر شهرت و رواج پیدا کرد که در فاشا پور چهار صد و بیست و نه خریدار شد اول کسی که از اجداد او بشرف اسلام مشرف شده محران ست و او مولای عبدالعزیز بن معویۃ بن عبدالعزیز بن جعفر بن ابی طالب بود و صفهان و همدان و معرب پادشاهان ست که بعضی از ملوک عجم برای سلطنت لشکر خود آماده ساخته و شهر پادشاهان نام گفته بودند و بالفعل از بلاد مشهوره عراق و عجم و در سلطنت آنجا ست ابو نعیم را تصنیف بسیار است از آن جمله است کتاب معرفۃ الصحابة و کتاب لآل النبوة و در دو جلد و کتاب المستخرج علی مسلم و کتاب تاریخ اصغیان و کتاب صفة الخجسته و کتاب الطب و کتاب فضائل الصحابة و کتاب المتقدم و رسائل مختصره و دیگر هم دارد و در سنه چهار صد و هشتاد و شصت در آخرت کرد و هفتاد و چهار سال عمر داشت و در همین سال عبدالملک بن بشار بغدادی که سند و محدث عراق بود قضا کرد و منبر مشهور ابو عبد الرحمن اسمعیل بن احمد الحیمیری نیز در همین سال وفات یافت و خطیب زوی نیز اخذ کرده چنانچه صحیح بخاری را تمامه در سه مجلس و بی خوانده و آن جمله غرائب است و ابو عمران فاسی محدث دیار مغرب نیز در همین سال وفات یافته است و الدارمی بر خلاف اصطلاح مشهور بحدیث اول ثلاثیات آن مسند و باب البول من المسجد و حدیث است اخبرنا جعفر بن عمرو اخبرنا یحیی بن سعید عن انس قال جاء اعزاه الی النبی صلی الله علیه و سلم فلما قام بال فی ناحية المسجد قال فضاخ اصحاب رسول الله صلی الله علیه و سلم فکلمهم عنده ثم دعا عبدالمومن ماء فصبه علی بوله نام و غلب این بزرگ عبدالعزیز بن عبدالرحمن بن یحیی بن بهرام بن عبدالصمد التمیمی که دارمی السمرقندی ست صاحب رحلت و اسفار ست اکثر بلاد اسلام را گشته و علم حدیث را از بلدان بعیده جمع کرد و مسلم بن الحجاج صاحب صحیح و ابو داود و ترمذی و عبد الله بن مسعود و احمد بن حنبل و محمد بن یحیی و یحیی از وی روایت میکنند عبدالعزیز بن بهرام احمد از پدر بزرگوار خود نقل کرده که حافظان علم حدیث

مسند دارالتحقیق
 بنابر ان عبدالمجید بن علی بن
 الامام الحاکم بن علی بن ابی طالب
 شیخنا از درستی بخاری قوت
 رسید و نیز از ابی حنبله
 که در تفسیر امام احمد بن حنبله
 و همچنین از مسند
 فی دس ال کعبه
 بنسبت و قوت
 که در تفسیر بخاری بنسبت
 ۱۶

مجله علمی

وخراسان
 و حسن بن محبوب
 المیه
 اگر آنچه در حدیث
 مَا لِلرَّحْبَةِ كَمَا
 المبارک است
 و درین اورف
 سند دارمی
 است بایزید
 چند نسخه است
 و در میان
 در نب و
 این نسخه ازین
 و در اول
 و چهار
 آر بعین
 اللہ تعالی عنہ
 از آنجا
 شے و دوم
 و باقی از
 ابن عمر
 اودار و نام
 او ابو الحسن

در خراسان چهار کس اند ابو زرعه رازی و محمد بن اسماعیل بخاری عبد الله بن عبد الرحمن دارمی شمر بن
 حسن بن شجاع علفی و قتی که خبر وفات ابو محمد بن اسماعیل بخاری رسید شمر گون کرد و ان الله وانا
 اليه راجعون خواند و اشک عری گشت باز این بیت بر زبان راند و حال آنکه گاهی شعر نمی خواند
 مگر آنچو در حدیث وارد شده بنا بر ضرورت روایت که بر زبان او میگذشت شعر آن بتیغ
 ما للرحبة كله ثم هو فناء لنفسك لا ابالك انجع + تولد دارمی در سال وفات عبد الله بن
 المبارک است آن سال یکصد و هشتاد و یک است از هجرت و وفات او در عزه که پنجاه و نه بود
 و دفن او در جمعه اتفاق افتاد که یوم النحر بود در سال و صد و پنجاه و پنج آنچو در نسخ ابو الوقت از
 سند دارمی موجود است سمنه را در پانصد و پنجاه و هفت حدیث است که در یکصد و چهار صد و
 هشت باب بمفریق آورده و الله سلم سمنه و ارقطنی اعلائی سند او خامسی است و این کتاب
 چند نسخه است روایت ابن بشران از ارقطنی در روایت ابو طاهر کاتب از دی و روایت قناب
 و در میان این هر سه نسخه تفاوت و اختلاف واقع است اما در تقدیم و تاخیر و زیادت و نقصان
 در نسب و نسبت بعضی رواة و در الفاظ نیز اما در اصل احادیث هیچ اختلاف نیست احادیث در
 هر نسخه از این ششم گانه بالاستیفار مذکور اند مگر کتاب سمنه که در روایت ابن عبد الرحیم موجود نیست
 و در اول سنن او حدیث قلین است و در هر سه طرق با سنا حدیث مبالغه تمام نموده است پنجاه
 و چهار سند برای این حدیث ذکر کرده از انان جمله در نه سند باین لفظ آورده اذ اکان الماء
 اربعین قلته اول این نه از جابر بن عبد الله است و از القنعیف نموده باقی از ابن عمر رضی
 الله تعالی عنه که در بعضی ان لم نجس و وقت در بعض دیگر لم نجس شی و چهل و پنج طریق دیگر یکی
 از آنها از ابو هریره است باین لفظ ما بلغ من الماء قلین فما فوق ذلك لم نجسه
 ششم و دوم از ابن عباس باین لفظ اذ اکان الماء قلین فصاعدا لم ینجسه سنی +
 و باقی از ابن عمر و در بعضی آن روایات عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم و در بعضی دیگر عن
 ابن عمر عن ابیه بلفظ اذ اکان الماء قلین با جمله اینهمه دلالت بر قوت حافظه و استیفار
 او دارد نام و نسب و علی بن عسمر بن احمد بن مهدی بن سعد بن دینار بن عبد الله است و کنیت
 او ابو الحسن و در مذمت شایسته است و در سنن بغدادی و ارقطنی و در بعضی نسخان مجید

نور الدار می گویند
 که بعد از وفات او در یک
 روزات در صد و پنجاه و پنج
 سالگی
 در سنه خمس

مردند و چون
 از طول و تنگ
 از اساع حدیث
 کرد که در نیت یاب
 سران است
 و در چهار
 صحرایان
 القنعیف
 استخرج علی
 بینه و کتاب
 خرت کرد
 و حدیث عرا
 ت یافت
 ده و آن جمله
 سند
 اول من
 جاء اعز
 رسول الله
 باین بزرگ
 است حساب
 و سلم بن
 می ذلی
 علم حدیث

گفت خواننده بمیرد با دانه بلند خواندند و تون و القلم و ما لکیت تون و نیز روزی در نواخل بود خوانند
 حدیث عمرو بن شعیب را عمرو بن سعید خواند و ارقطی سبجان آمد گفت خواننده اعاده سند نمود
 درین لفظ متوقف شد و ارقطی این آیت تلاوت نمود یا الله عجیب اخلو قک تا مرون و فوات
 او در پنجمین شب ششم ذی قعد سال ثبوت و پنجم بعد از سه صدست ابو نصر بن ماکول گفت است که من در
 خواب دیدم که گویا از فرشتگان حال و ارقطی می پرسیم که در آخرت چون شد مرا گفتند که او را
 در جنت امام سید سنان ابی مسلم الکسحی و ثلاثیات بسیار دارد و او را کشتی بنام کشتی
 عجیبی که بنیز گویند اول ثلاثیات او این حدیث است فی باب فضل الصدقة حدثنا عثمان بن محمد العتقی
 قال حدثنا عبد الله بن مافع کالنضادی انه اخبر عن جابر بن عبد الله ان رسول
 الله صلى الله علیه و سلم قال من حی ارضا مائة قله منها اجد و ما اکتل العافیه منها فهو
 له صدقة کتبت او ابو سلم و نام او ابی سیم بن عبد الله البصری است و همین کتاب سنن او
 مشهور است چون این سنن را جمع کرد از اسماعیل و افراس غشت و نزد محدثین روایت نمود و هر ار
 درم شکرانه این نعمت تصدیق نمود بر فقر او جماعت کثیر را از مشغله ان بعلم حدیث و دیگر اعیان
 دعوت نمود و طعام عام بکاف بخت گردید نیز او را درین دعوت صرف کرد و روزی که در
 بغداد آمد مردم بسیاری روایت حدیث از وی هجوم آوردند و در حبشه ن که فراخ میکانات
 بغداد بود جلوس نمود و مردم گرد گرد او ایستاده شدند و هفت کس ای ای ابلاغ او را از معین
 شدند که یکی بدبگیری برساند تا مردم دور دست بشنوند بعد از فراغ ازین مجلس مردم شمار کردند
 یک هزار و پهل و چند صاحب و ات و فلم دران مجلس حاضر بود که می نوشت سماعی نظار گمان
 و شنوندگان چنانچه خطیب و تاریخ بغداد او این حکایت را آورد و چون وفات او در سنه دوم صد و
 شصت و دو بوده است سنن سعید بن منصور این کتاب هم ثلاثیات بسیار دارد و چنانچه
 در اول سنن که باب الاول است میگوید حدثنا هفصیم بن بشیر قال حدثنا حصین بن
 عبد الرحمن قال اخبرنا عبد الرحمن بن الولید ان رسول الله صلى الله علیه و سلم
 اهم الصلوة کیف یجمع الناس لها قال لقد تممت ان بعثت ارجالا فبقوم کل
 رجل منهم علی اطم من اطام المدينة فیؤذن کل رجل منهم من یلبی فلم تعجبه

سنن ابی مسلم الکسحی

در حدیث

۴۷

در حدیث

سنن ابی سعید بن منصور

بکبر بن داود و ابن
 بصره و شام و قسطن
 بیست تمام را از
 و شام گرد می کرده
 عمار الرجا بن بظیر
 بی داده اند و بن
 است و در نو جوانی
 و صفار الماسی
 بخت خوب بنیکنی
 طنی گفت تا حال
 در او حدیث ثانی
 و الا سانیان
 سیدند که مانند
 بطرافت ادا ن
 آورد و گفت که
 بو گفت من غرا
 سنا آمل کرد و ستر
 دیگر بهر به مناب
 یث بود (ذکا
 خوانند شخصی
 بود بنون سعید
 سبجان آمد و خرا
 سنی سبجان آمد

میگفت که جبریت بر تفصیل امیر المؤمنین علی بر امیر المؤمنین ابوبکر و عمر نه توانم کرد و دل من باین یار
 نمی رود زیرا که اندام امیر المؤمنین علی آنقدر متواتر شده که مرا برین هم و تفصیل نمی رسد که بسبب حدیقین
 انجاسیدین و کار شیعی نیست که از فرموده امیر المؤمنین علی تجاوز کند در نصف شوال سال و صد و
 یازده وفات اوست و عمر طویل یافت هشتاد و پنج سال زریست مصنف ابوبکر بن ابی
 شیبیه اولش کتاب الطهارت است و اول باب باقی قول الرجل اذا دخل الخلاء میگوید حدیثنا
 هشیم بن بشیر عن عبد العزیز بن صهیب عن النس بن مآلک رضی الله تعالی عنه
 قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل الخلاء قال اعوذ بالله من الخبث
 و الخبائث کثرت او ابوبکر و امام احمد بن محمد بن ابی شیبیه ابی مہم بن عثمان العصبی است
 یعنی از مولی ابن عباس بن موحده ساکنه بعد العین المہمله و در اینجا صورت مشتبہ در کتب حدیث دارد
 می شود و علامت فارقه در میان هر سه صورت آن است که اگر آن شخص که در نسبت او این صورت
 باشد از اہل کوفہ است پس عصبی است بیا موحده و سین مہمله و اگر از اہل البصره است پس عصبی است
 بیا رتختیه و شین مجر و اگر از اہل شام است پس عصبی است بنون مہمله و ابوبکر از اہل کوفہ است
 و اورا سوای این مصنف مندی است دیگر بعضی تصانیف هم دارند و از شریک بن عبد الله
 قاضی کوفہ و ابوالاحوص و عبد الله بن المبارک سفین بن عیینہ و جریر بن عبد الحمید و اقران اینها
 استفادہ علم حدیث کرده و از وی ابو زرعه و نجاری و سلم و ابو داود و ابن ماجہ و خلألق بیا استفادہ
 این علم کرده اند از انہ اینفن است ابو زرعه رازی گفته که در زمان علم حدیث منتهی شدہ بود و بچہا کسر
 ابوبکر بن ابی شیبہ کہ در سر حدیث یکتا بود و احمد بن حنبل و رفقه و حدیث و فہم آن ستند و
 ابن معین و رجیع و بخشیر حدیث مناز و علی بن الدینی و در علم بخرج حدیث و علل آن یگانہ دے
 ہمتا اور وقت نہ کرہ ابوبکر بن ابی شیبہ احفظ ترین مہم اہل عصر بود و در ترتیب تہذیب کتاب نیز
 اورا ازین اقران خود امتیاز تمام حاصل است در محرم سال دویست و سی و پنج رحلت ہوا و اقرار نمود
 کتاب الاشرف فی مسائل الخلاف لابن النہد کہ کتابے است بغایت نفیس و دردی
 اختلاف علما ی معہ لاکل ذکر کردہ و احادیث را بوجہی سر دہودہ کہ اجہتا و دستنباط اسان
 اول آن کتاب این است ذکر فرض الطہارۃ و وجب لله تعالی الطہارۃ للصلی فی

وفاقی صاحب الزانی
 مال الام عمر و مال
 ابوبکر بن ابی شیبہ
 عبد الله بن بشیر
 عبد العزیز بن صہیب
 النس بن مآلک
 عبد الحمید بن عیینہ
 جریر بن عبد الحمید
 ابوالاحوص
 عبد الله بن المبارک
 سفین بن عیینہ
 ابو زرعه
 نجاری
 سلم
 ابو داود
 ابن ماجہ
 خلألق
 بیا استفادہ
 علم حدیث
 ابو زرعه
 رازی
 ابو شیبہ
 احمد بن حنبل
 رفقه
 حدیث
 فہم
 ابن معین
 رجیع
 بخشیر
 حدیث
 مناز
 علی بن الدینی
 علم
 بخرج
 حدیث
 علل
 یگانہ
 دے
 ہمتا
 وقت
 نہ کرہ
 ابوبکر
 بن
 ابی
 شیبہ
 احفظ
 ترین
 مہم
 اہل
 عصر
 بود
 و در
 ترتیب
 تہذیب
 کتاب
 نیز
 اورا
 ازین
 اقران
 خود
 امتیاز
 تمام
 حاصل
 است
 در
 محرم
 سال
 دویست
 و
 سی
 و
 پنج
 رحلت
 ہوا
 و اقرار
 نمود
 کتاب
 الاشرف
 فی
 مسائل
 الخلاف
 لابن
 النہد
 کہ
 کتابے
 است
 بغایت
 نفیس
 و دردی
 اختلاف
 علما
 ی معہ
 لاکل
 ذکر
 کردہ
 و احادیث
 را بوجہی
 سر دہودہ
 کہ اجہتا
 و دستنباط
 اسان
 اول
 آن
 کتاب
 این
 است
 ذکر
 فرض
 الطہارۃ
 و وجب
 لله
 تعالی
 الطہارۃ
 للصلی
 فی

ما لہ رسول
 ال یا رسول
 اذان فسر
 ال قول الاول
 الصلواتی اللہ
 اللہ علیہ
 ان تخبرنا
 ست سنہ
 ست مرویت
 ید در یک مخطوطہ
 و ابی بن شیبہ
 و حواشی و فہم
 و خلألق بیا
 ق و تعدیل
 لمرزاق
 برفکر و
 کان شعر
 حیرت
 و دارد و از
 و بویچی
 و در
 و در
 شیع

ست و گفته اند که معنی این تمام آن است که معرفت الشافعی للسنن و الآثار و لهذا تاج الکبریٰ سبکی گفته است
 که فقیه شافعی را چاره نیست ازین کتاب و آن چهار جلد است و کتاب سنن کبری ده جلد است و درین
 کتاب یعنی معرفت السنن و الآثار میگوید اخبارنا ابو عبد الله الحافظ اخبارنا الزبیری بن عبد الوالی
 الحافظ قال حدثنی حمزة بن علی العطار بمصر قال حدثنی ابو یحیی بن سلیمان قال سئل
 الشافعی رحمته الله تعالی علیه عن القدر ما نشاء نقول اذا شئیت کان وان لم اشاء وما شئیت
 ان لم اشاء لم یکن خلقت العباد علی ما علمت ففی العلم یحیی الغنی والمن علی ذامنت
 و هذا منذ لمت و هذا اعنت و اذ لم تغن فیهم شیء و منهم سعید و منهم قبیح و منهم حسن
 کنیت او ابو بکر و نام او احمد الحسین و بهیچ نسبت بهیچ است که نام چند ویرست مقصود ویرست کردی
 فیما یور که جمیع آن ویهات را بهیچ گویند مثل بآزیم و نیز بآیه در لوائح و لی و کلان ترین آن ویهات
 حسن و جود است بحسب سبب که در سنن بهیچ است تولد او در شعبان سال سه صد و ششاد و چهارست از
 حاکم و ابوطاهر و ابن فورک متکلم اصولی و ابوعلی رود باری صوفی و ابو عبد الرحمن سبکی صوفی متفاده
 نموده و علوم حاصل کرده و در بغداد و خراسان رخ کوفه و حجاز و دیگر معمر می ای اسلام گشته و با وصف ایو
 تجربه و علم اسناد که در او سنن شافعی و جامع ترمذی و سنن ابن ماجه نزد او نبوده و بر احادیث این برست
 کتاب که این شیخ اطلاع ندارد و در علم او حقیقتی ربک عظیم داد و وقت فهم بکمال عطا فرمود و از وی تقاضا
 عجیبه یادگار ماند مثل آن تصانیف از سابقین بر نداشته از جمله تصانیف گزیده واقع نافع و می
 کتاب الاسماء و الصفات و جلد است و سبکی گفته است که لا اعرف له نظیر او و لائل النبوة سه جلد و کتاب
 مناقب الشافعی یک جلد و کتاب دعوات الکبیر یک جلد سبکی گفته است که من قسم سیخو رم بر آنکه این
 پنج کتاب را در عالم نظیر نمیست و سنن صغیر و جلد کتاب الزهد یک جلد و کتاب البعث یک جلد
 و تزیین و تزیین یک جلد و کتاب الخلافات و جلد و اربعین کبری و اربعین صغیری و کتاب الاسرار
 و دیگر تصانیف بسیار دارد و مجموع تالیفات او به هزار جزو رسید و بر سیره علما را تابین بود در نزد
 و ترویج امام الحرمین در حق او گفته است که هیچ شافعی در عالم نیست مگر امام شافعی را بروی منت و
 احسان است الا ابو بکر بهیچ که منت و احسان او بر شافعی زیرا که در تصانیف خود نصرت مذہب
 او نموده و بتایید و نصرت او رواج این مذہب دو بالا گشته و او جامع بود و در فن حدیث و علل احادیث

در کتاب سنن کبری ده جلد است و درین کتاب یعنی معرفت السنن و الآثار میگوید اخبارنا ابو عبد الله الحافظ اخبارنا الزبیری بن عبد الوالی الحافظ قال حدثنی حمزة بن علی العطار بمصر قال حدثنی ابو یحیی بن سلیمان قال سئل الشافعی رحمته الله تعالی علیه عن القدر ما نشاء نقول اذا شئیت کان وان لم اشاء وما شئیت ان لم اشاء لم یکن خلقت العباد علی ما علمت ففی العلم یحیی الغنی والمن علی ذامنت و هذا منذ لمت و هذا اعنت و اذ لم تغن فیهم شیء و منهم سعید و منهم قبیح و منهم حسن کنیت او ابو بکر و نام او احمد الحسین و بهیچ نسبت بهیچ است که نام چند ویرست مقصود ویرست کردی فیما یور که جمیع آن ویهات را بهیچ گویند مثل بآزیم و نیز بآیه در لوائح و لی و کلان ترین آن ویهات حسن و جود است بحسب سبب که در سنن بهیچ است تولد او در شعبان سال سه صد و ششاد و چهارست از حاکم و ابوطاهر و ابن فورک متکلم اصولی و ابوعلی رود باری صوفی و ابو عبد الرحمن سبکی صوفی متفاده نموده و علوم حاصل کرده و در بغداد و خراسان رخ کوفه و حجاز و دیگر معمر می ای اسلام گشته و با وصف ایو تجربه و علم اسناد که در او سنن شافعی و جامع ترمذی و سنن ابن ماجه نزد او نبوده و بر احادیث این برست کتاب که این شیخ اطلاع ندارد و در علم او حقیقتی ربک عظیم داد و وقت فهم بکمال عطا فرمود و از وی تقاضا عجیبه یادگار ماند مثل آن تصانیف از سابقین بر نداشته از جمله تصانیف گزیده واقع نافع و می کتاب الاسماء و الصفات و جلد است و سبکی گفته است که لا اعرف له نظیر او و لائل النبوة سه جلد و کتاب مناقب الشافعی یک جلد و کتاب دعوات الکبیر یک جلد سبکی گفته است که من قسم سیخو رم بر آنکه این پنج کتاب را در عالم نظیر نمیست و سنن صغیر و جلد کتاب الزهد یک جلد و کتاب البعث یک جلد و تزیین و تزیین یک جلد و کتاب الخلافات و جلد و اربعین کبری و اربعین صغیری و کتاب الاسرار و دیگر تصانیف بسیار دارد و مجموع تالیفات او به هزار جزو رسید و بر سیره علما را تابین بود در نزد و ترویج امام الحرمین در حق او گفته است که هیچ شافعی در عالم نیست مگر امام شافعی را بروی منت و احسان است الا ابو بکر بهیچ که منت و احسان او بر شافعی زیرا که در تصانیف خود نصرت مذہب او نموده و بتایید و نصرت او رواج این مذہب دو بالا گشته و او جامع بود و در فن حدیث و علل احادیث

صوفی و ابوبکر
 یها الذین امنوا
 سبیل حتی
 یجوب فوض
 اوجد السبیل
 سلیمان قال حدث
 علیه وسلم
 نام و نسب او محمد
 حرم و شفقال
 نام مثل آنها
 لاجماع و کتاب
 اختلافات
 لیکن شیخ
 ادبیا اجتهاد
 مذہب و غیر
 محمد بن سیمون
 ترین است
 مال سه صد
 کرده و دو صد
 سید
 هوا و هاشم
 طاهر و طاهر
 نبی

و فقہ آن و جمیع در میان احادیث مختلفه خوب می داشت و چون در تصنیف کتاب معرفت السنن
و آثار شروع کرد یکی از رستگان صلحاً بخواب دید که امام شافعی در جای هستند و دوست ایشان
چند جزو این کتاب است و میفرمایند که امروز از کتاب فقیه احمد هفت جزو دوشستم و یا خواندیم و فقیهی
دیگر نیز امام شافعی را بخواب دید که در مسجد جامع سبته نشسته اند و میفرمایند که امروز از کتاب فقیه
ایسے بیقر فلان فلان حدیث استفاده کردیم محمد بن عبدالعزیز فرروی فقیه گفته است که در کتاب
خواب می بینم که یک صندوق از زمین بآسمان برپده میرود و درگاه آن صندوق نوری است نهایت
درخشند که چشم را خیره میکند پس هم که این چه چیز است و فتگان میگویند که این صندوق تصانیف
پیغمبر است که در بارگاه کبریا مقبول شدند و ذات او هم جادوی الارسله در شمس چهار صد و پنجاه
و شصت است انتقال و در شهر مینا پور واقع شد اما در آنجا تار تار تنه نهاده و برهمنی آوردند و در جزو
جزو مدفون ساختند گاه بر شجر هم میل میکرد و از نظر او این چند بیت بدیت من عز بالمولی فان
جلیل و من رام عز سوا ذلک لعل و لو ان نفسی من بڑاها ملیکها جو مضه عظمی فی سجد
لقلیل و احبنا حب الیحدیل و جبه و لکن لسا المذنبین کلیل کتاب شرح
السننه للبعوی اول کتاب حدیث انما الا علم بالنیات و وقع است بر دایت حضرت
عمر غائباده و اسطر بان حضرت صلی الله علیه وسلم میرند و گاهی به نه و شصت نیز کنیت او ابو محمد
و نام ابی حمین بن سعود است و او را افراد ابن القمار نیز گویند زیرا که یکی از آباء او پوشتین می
و دخت و میفرودخت و پوشتین را در لغت عرب فرودگاه گویند و نسبت بوطن او لبعوی است و اصل
این مقام بپشتور است معرب مانع کور که در میان مردود است و واقع است و شهر است معمور و آباد و
در وقت نسبت شورش را حذف کردند و سهوی نوع نسبت نمودند لبعوی شدند زیرا که بیغ شامی است
بزیادت داد ثلثانی گشت وی جامع است در سه فن و هر یک را بحال رسانیده محمد ثبی نظیر و
مفسر بجدیل است و فقیه شافعی صاحب فقه است و تمام عمر در تصنیف و درس حدیث و تفسیر و فقه
مستغرق ماند و در سن چهل و هفده منی گشت و در فقه شاگردان فاضل حسین صاحب تعلیق است که یکی از علما
شافعی است و در حدیث شاگرد ابی الحسن اودی است که نام او عبد الرحمن بن محمد و از سائر محدثان
است و از یعقوب بن احمد صبر می و علی بن یوسف جوینی و دیگر محدثان نیز فوائد حاصل کردند

و شافعی است که در کتاب

کتاب شرح

السننه للبعوی

اول کتاب حدیث

انما الا علم بالنیات

و صاحب
الکتاب
آن سر
خود
کبیر او
و منظر
و معجز
خود که
الاف
شیخ
وفی
گفت
ثقه
بیا
حکیم
عز
فی
فیج
اکا
بود
ال
ال
م

و شافعی است که در کتاب
کتاب شرح
السننه للبعوی
اول کتاب حدیث
انما الا علم بالنیات

و صاحب تعب و قنوت بود و بسیار بقناعت و زهد میگذرانید بر یکپایه نان خشک در وقت افطار
 انقضا میکرد و چون مردم بسیار بجهت شدند و گفتند که نان خشک موجب خشکی و مایع خواهد شد نه نوز شتر
 آن تربیت مقرر کرد و فوات او در شهر مرو واقع شده در اشته پافند و شانزده و در مقبره استاد
 خود شیخ حسین مدفون گشت معاجم ثلثه طبرانی که کثیر و اوسط و صغیر است باید دانست که معجم
 کبیر او مندرست بر ترتیب بیات صحابه مکرّمه ابوهریره رضی الله تعالی عنه که از روایات او هیچ نیارود
 و منظور داشت که مندر ابوهریره را حدیثی که تصنیف نماید اما میسر نشد یا میسر شد و مشهور گشت
 و معجم اوسط او در شش جلد است و هر جلد کتاب کلامی است و آن بر ترتیب شیوخ است و از هر شیخ
 خود که ترتیب هزار کس نباشند آنچه از غرائب عجائب شنید است می آرد و این کتاب از نظیر کتاب
 الا فراد و از فتنه است و آفراد و غرائب در هر مباحث محدثین عبارت از احادیثی است که نزدیک
 شیخ نباشند و نزد دیگران نباشد و همین کتاب را بعضی معجم اوسط را میگفت که جان من است
 و فی الواقع فضیلت او در علم حدیث و وسعت روایت او ازین معلوم میشود اما محققین این حدیث
 گفته اند که در وی سنکرات بسیار است و منشا بیش است که غرائب مقتضی همین است و تقدیر
 ثقه که آنرا غریب صحیح گویند یک باب است و معجم صغیر او نیز بر ترتیب شیوخ است اما در آن کتاب
 بیان شیوخ را ذکر کرده که از آنها یک حدیث استفاده نمود و در آخر معجم کبیر میگوید فی حدیث
 حلیب الشیر حدیثنا عبید بن عنان قال حدیثنا ابوبکر بن ابی شیبہ حدیثنا وکیع بن الاعمش
 عن ابی اسحق عبد الرحمن بن یزید العالی عن بنت خباب قال حدیثنا ج ابی فی عزا الا
 فی عهد النبی صلی الله علیه وسلم و کان رسول الله صلی الله علیه وسلم تعاهدنا
 فیجل عیالنا و کان یجلها فی جفنة فتمتلی فلما قد مضی کان یجلها فاعاد حلالها
 الاول و در آخر معجم صغیر و فضائل بنی امیه حدیثنا سمانه بنت محمد بن مویس بن بنت الوضیع
 بن حسان الانباریة بانبار قال حدیثنا ابی محمد بن مویس قال حدیثنا محمد بن عقبه
 السدی قال حدیثنا محمد بن جمران قال حدیثنا عطیه الدعاء عن الحکم بن الحارث
 السلی رضی الله تعالی عنده قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اخذ
 من طریق المسلمین مثابا طویق بهم القیمة عن سبع ارضین سمعت ملیحة بنت ابی

این کتاب از شیخ حسین است
 و در آن کتاب از شیخ حسین است
 و در آن کتاب از شیخ حسین است

حضرت ابن سنان
 است ایشان
 ندیم و فقیهی
 از کتاب فقیه
 است که در کتاب
 است نهایت
 و در تصانیف
 صد و پنجاه
 و در دو جزوه
 المولى فدا
 معانی فی سجد
 روح
 حضرت
 ابو محمد
 بن سنان
 و اصل
 و اباباد
 می است
 فی نظیر
 رفیق
 از علم
 که در کتاب

فحیدر الفضیل بن دکیمن تقی سمعت ابا یقول القوان کلام الله غیر مخلوق کثرت
 طبرانی ابوالقاسم دنام او سنیان بن احمد بن ایوب مطهری طبرانی است و در شهر عکار از بلاد شام
 متولد شده و در سنه دوازده صحت در ماه صفر در سنه هفتاد و سه طلب علم شروع کرد و در اکثر شهرهای
 شام و در حریمین و یمن و مصر و بغداد و کوفه و تبریز و صفهان و خراسان و دیگر ممالک اسلامی گریه
 و علی بن عبد العزیز بن یحیی بن یحیی و ادبیر عطار و ابو زرعه ثقفی و اقزان ایشان سماع دارد
 و پدر او یحیی بن تا کثیر بر طلب علم حدیث مینمود و او را گرفتار شهبازی میگشت و بجهت اساتذ
 رسانید تصانیف بسیار و او این کتب معجم که حال آن مذکور شد و کتاب الدعای طبرانی که صاحب
 حصین از آن نقل می کند در او راوش میگوید قال الحافظ ابوالقاسم هذا کتاب لفته جامعاً
 لا دعیته رسول الله صلی الله علیه و سلم جری علیه انی رأیت کثیراً من الناس قد تمسکوا
 بأدعیه یجمع و ادعیه وضعت علی عداد الایام ممثلاً الفها الوراقون لا یروی عن رسول
 الله صلی الله علیه و سلم ولا عن احد من صحابه رضی الله تعالی عنهم ولا عن احد من التابعین
 لهم یا حسنا مع ما ورع عن رسول الله صلی الله علیه و سلم من الکراهة للجمع فی الدعاء و
 التعلی فی غیره الفته هذا الکتاب بالاسانید الماثورة عن رسول الله صلی الله علیه و سلم
 و بدأت بفضائل الدعاء و ادابه ثم رتبته ابوابه علی الاحوال التي کان رسول الله صلی
 الله علیه و سلم یدعو فیها فجمعت کل دعاء فی موضع یستعمل السامع له و من بلغه علی
 ما رتبنا لا انشاء الله باب تاویل قول الله تعالی ادعونی استجب لکم ان الذین ینسکرون
 عن عبادتی سبید خلون جهنم و اخوین حدثنا عبد الله بن عبد العزیز قال حدثنا
 ابو حذیفة قال حدثنا سفیان عن منصور عن ذری بن عبد الله الموهب عن یسیع الحضری
 عن النعمان بن بشیر رضی الله تعالی عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم العباد
 الدعاء فم قریم ادعوا استجب لکم الخ و این کتاب هم طبع کلان است و از تصانیف او کتاب
 المسالك و کتاب عشرة النساء و کتاب لنوار و کتاب دلائل النبوة و اوراق التفسیر است بسیار کلان و دیگر
 تصانیف بسیار است که بالفعل یافته نمی شود و حافظ یحیی بن منده آنها را مذکور کرده و در طلب علم حدیث
 عن ثقیف بسیار نموده تا سی سال بر او ریخته و رحلت و آرام بر غور و انداخته از استاذ ابن

این کتاب از تصانیف
 ابوالقاسم دنام است

این کتاب از تصانیف
 ابوالقاسم دنام است

العبد
 باین
 منقول
 از نزد
 خلافت
 طبرانی
 که بطلب
 ظاهر
 الفها
 از سر
 کشید
 نصیب
 مانده
 بسید
 ورتو
 اس
 کرد
 و
 وحا
 مع
 از
 کتب
 محکم

الحمد که وزیر شصت و دو علم عسکری و شعر و لغت سرآمد وقت خود بود و در دولت و مالیه و زیری
باین قابلیت نگذشته و صاحب بن عباد که همه وزیران دولت بود شاکر و تربیت یافته او بود
منقول است که مرا چنین گمان بود که مثل وزارت در عالم منصب و مرتبه نمیباشد و در دنیا در چیز
از انداختن آن قدر حلاوت نیافتم که درین منصب می یافتم زیرا که مرجع طبقات مردم و گوناگون
خلایق بودم تا آنکه روزی بحضور من در میان ابوبکر جعابی که از محمد بن شهاب سیرت و ابوالقاسم
طبرانی مذاکره حدیث واقع شد طبرانی را دیدم که بکثرت محفوظات خود غلبه سپید و جعابی برپا
که بکثرت و ذکا سبقت مینمود و این بر دوات تادیر کشید و از طرفین آوازها بلند و جوش و خروش
ظاہر گشت درین اثنا ابوبکر جعابی گفت که حدثنا ابو خلیفه قال حدثنا سلیمان بن ایوب ابو
القاسم طبرانی گفت که سلیمان بن ایوب بنعمه ابو خلیفه شاکر دست از من وایت حدیث منوذه پس
از من این حدیث را روایت نمیکنی که ترا علوس کند حاصل شود و آنوقت دیدم که ابوبکر جعابی فحاشا
کشید که در دنیا مثل آن مقصود نیست و من مدول خود گفتم که کاش من طبرانی میدیدم و فرستاده و غلبه که
اضیاب طبرانی شد مرا حاصل میشد و من وزیر می بودم که ازین قسم تحصیل فضائل و سباجاه محرم
ماندم و آنم حرف گوید این تنها و آن روزی هم از بقای دولت و ریاست او بود و الا علما را با بنیان را
بسیب این غلبه بای تغییر نمی شود و نفس ایشان بکثرت نمی آید و لکن المر یلقیس علی نفسه بالحق
در توسع علم حدیث و کثرت روایت آن ممتاز و مستثنی بود ابوالعباس احمد بن منصور شیرازی گفته
است که من از طبرانی سئله که حدیث نوشته ام و او را در آخر عمر زنا و قه یغی و قه قرامطه از اسمعیلیه
که در آن زمان اعدای اهل سنت بودند بهجت آلوده بهب ایشان با حدیث رومی و سحر کرد
و هر دو چشم از بصارت ظاهری ماری گشت بیت ششم و یقعه سال سینه سیصد و شصت و فوات او
و حافظ البغیم اصحابی صاحب حلیه الاولیاء بودی ناز جنازه گذارد و صد سال و ده ماه عمر داشت
معجم اسماعیلی سابق در ذکر صمیم اسمعیلی که مستخرج بر بخاری است احوال او مفصل مرقوم گشته
از ابتدای معجم او چند فقره نقل کرد شود و حال این کتاب او روشن شود و میگوید الحمد لله کما
کما یبغی لکم و وجهه و عز وجله و و کما یقتضیه تتابع نعمه و افضاله و و صلی الله علی البیّه
محمد نوحی و الحمد لله و علی و سلم و کثیرا اما بعد فانی استخوذت الله تعالی فی حصر اسما

نصفه از ابوبکر جعابی و از ابوالقاسم طبرانی و از ابوالعباس احمد بن منصور شیرازی و از ابوالعباس احمد بن منصور شیرازی و از ابوالعباس احمد بن منصور شیرازی

سیرت شصت و دو علم عسکری و شعر و لغت سرآمد وقت خود بود و در دولت و مالیه و زیری باین قابلیت نگذشته و صاحب بن عباد که همه وزیران دولت بود شاکر و تربیت یافته او بود منقول است که مرا چنین گمان بود که مثل وزارت در عالم منصب و مرتبه نمیباشد و در دنیا در چیز از انداختن آن قدر حلاوت نیافتم که درین منصب می یافتم زیرا که مرجع طبقات مردم و گوناگون خلایق بودم تا آنکه روزی بحضور من در میان ابوبکر جعابی که از محمد بن شهاب سیرت و ابوالقاسم طبرانی مذاکره حدیث واقع شد طبرانی را دیدم که بکثرت محفوظات خود غلبه سپید و جعابی برپا که بکثرت و ذکا سبقت مینمود و این بر دوات تادیر کشید و از طرفین آوازها بلند و جوش و خروش ظاہر گشت درین اثنا ابوبکر جعابی گفت که حدثنا ابو خلیفه قال حدثنا سلیمان بن ایوب ابو القاسم طبرانی گفت که سلیمان بن ایوب بنعمه ابو خلیفه شاکر دست از من وایت حدیث منوذه پس از من این حدیث را روایت نمیکنی که ترا علوس کند حاصل شود و آنوقت دیدم که ابوبکر جعابی فحاشا کشید که در دنیا مثل آن مقصود نیست و من مدول خود گفتم که کاش من طبرانی میدیدم و فرستاده و غلبه که اضیاب طبرانی شد مرا حاصل میشد و من وزیر می بودم که ازین قسم تحصیل فضائل و سباجاه محرم ماندم و آنم حرف گوید این تنها و آن روزی هم از بقای دولت و ریاست او بود و الا علما را با بنیان را بسیب این غلبه بای تغییر نمی شود و نفس ایشان بکثرت نمی آید و لکن المر یلقیس علی نفسه بالحق در توسع علم حدیث و کثرت روایت آن ممتاز و مستثنی بود ابوالعباس احمد بن منصور شیرازی گفته است که من از طبرانی سئله که حدیث نوشته ام و او را در آخر عمر زنا و قه یغی و قه قرامطه از اسمعیلیه که در آن زمان اعدای اهل سنت بودند بهجت آلوده بهب ایشان با حدیث رومی و سحر کرد و هر دو چشم از بصارت ظاهری ماری گشت بیت ششم و یقعه سال سینه سیصد و شصت و فوات او و حافظ البغیم اصحابی صاحب حلیه الاولیاء بودی ناز جنازه گذارد و صد سال و ده ماه عمر داشت معجم اسماعیلی سابق در ذکر صمیم اسمعیلی که مستخرج بر بخاری است احوال او مفصل مرقوم گشته از ابتدای معجم او چند فقره نقل کرد شود و حال این کتاب او روشن شود و میگوید الحمد لله کما کما یبغی لکم و وجهه و عز وجله و و کما یقتضیه تتابع نعمه و افضاله و و صلی الله علی البیّه محمد نوحی و الحمد لله و علی و سلم و کثیرا اما بعد فانی استخوذت الله تعالی فی حصر اسما

[illegible]

عیاض مدح حق ابن المبارک گفته است در شب البیت ماراقت عینای مثل ابن المبارک روزی مردم
 نزد ابن المبارک برای طلب علم حدیث آمدند و گفتند یا عالم المشرق خد شمس قیان ثوری نشسته
 بودند گفتند و حکیم عالم المشرق و المغرب ما بیدار انکتم تعقلون و روزی که ابن المبارک در شهر فست
 داخل شد و مارون رشید خلیفه عباسی نیز در آن شهر بود در تمام شهر شورا افتاد و غلغله بلند شد و مردم
 دو دیدند یکی از زنان خاصه مارون رشید از بالا کوشک این شور و خوغا دید و پرسید که این چه حیثیت و برای
 کیست مردم گفتند که عالمی از خراسان آمده است که او را عبدالعزیز بن المبارک می گویند گفت و حقیقت
 پادشاهت همین است که این شخص مرده مارون رشید که بزور چاپک چوب کتی مردم را جمع میکند
 ابو بکر خطیب گفته است که از عجایب فن حدیث این است که از ابن المبارک دو کس از ایت حدیث نموده
 اند سمرقند و همدان و سنین بن داود و دو تا مین و فوات این هر دو فاصله کمیدوسی و دو سال است و چون
 پدر او پنجاه هزار درم بدو داد که تجارت بکن آن مبلغ را گرفته روانه شد و تمامه صرف علم حدیث نمود و
 بوطن بازگشت پدر پرسید چه چیز آوردی و چه نفع برداشتی ابن المبارک و قاتری را که جمع نموده بود
 به پدر نمود که این چنین آوردم و نفع دارین برداشتم پدر خوشتر شد و ایشان را بجان خود بردوسی هزار درم
 دیگر پیش ایشان نهاد و گفت این مبلغ را نیز صرف کن و تجارت خود را کامل ساز و سبب طلب علم ایشان
 را چنین واقع شد که در ایام جوانی بشرب فنبه مبتلا بودند و آنچه لوازم این فغلت است تمام ملاهی و سرور
 و صحبت یاران گذائی نیز از دوست شنیدادند یکبار در موسم بختگر سبب و رباعی داخل شدند و یارین
 و رفیقان را نیز دعوت کردند و طعام و شراب بسیار تکلفت حاضر ساختند و مشغول بهر و طرب گشتند تا
 آنکه مستی غالب آمد و بهر پیش افتادند و چون آخر سخن شد بسیار شدند در آن وقت جنگ در دست گرفته
 خواستند که بوازند و سرودی آغاز نهادند و دیدند که جنگ بر گز آواز غنچه دهد درین کار مهارت تمام داشتند
 تار و می آن را محکم کردند باز همان قسم صد کردند و تا آنکه جنگ بقدرت آنجی گویا شد و چون آوای
 این آیت را تلاوت نمود العزیزان للذین امنوا این تخشع قلوبهم لذكر الله ایشان متنبه شده
 جنگ را شکسته برافتند و بنشیند را بر میخندند و جامهای منقش و ملون را که در بر داشتند در بیدند و طلب علم
 و عبادت اشتغال میزدند و ابو عبد الله حماده این حکایت را بهین اسلوب در تاریخ مختصر المدارک آورده
 و در طبقات کتوبی بنوع دیگر مذکور است بعد از ذکر قصه ذکر بایع و شرب و سکر میگردد که ایشان بنوع

نسخه خطی
 ابن المبارک
 در شهر فست
 داخل شد
 و مردم
 دو دیدند
 یکی از زنان
 خاصه مارون
 رشید از بالا
 کوشک این شور
 و خوغا دید
 و پرسید که
 این چه حیثیت
 و برای کیست
 مردم گفتند
 که عالمی از
 خراسان آمده
 است که او را
 عبدالعزیز بن
 المبارک می
 گویند گفت و
 حقیقت پادشاهت
 همین است که
 این شخص مرده
 مارون رشید
 که بزور چاپک
 چوب کتی مردم
 را جمع میکند
 ابو بکر خطیب
 گفته است که
 از عجایب فن
 حدیث این است
 که از ابن
 المبارک دو کس
 از ایت حدیث
 نموده اند
 سمرقند و
 همدان و سنین
 بن داود و دو
 تا مین و فوات
 این هر دو
 فاصله کمیدوسی
 و دو سال است
 و چون پدر
 او پنجاه هزار
 درم بدو داد
 که تجارت بکن
 آن مبلغ را
 گرفته روانه
 شد و تمامه
 صرف علم حدیث
 نمود و بوطن
 بازگشت پدر
 پرسید چه چیز
 آوردی و چه
 نفع برداشتی
 ابن المبارک
 و قاتری را
 که جمع
 نموده بود
 به پدر نمود
 که این چنین
 آوردم و نفع
 دارین برداشتم
 پدر خوشتر
 شد و ایشان
 را بجان خود
 بردوسی هزار
 درم دیگر پیش
 ایشان نهاد
 و گفت این
 مبلغ را نیز
 صرف کن و
 تجارت خود
 را کامل ساز
 و سبب طلب
 علم ایشان
 را چنین واقع
 شد که در
 ایام جوانی
 بشرب فنبه
 مبتلا بودند
 و آنچه
 لوازم این
 فغلت است
 تمام ملاهی
 و سرور و
 صحبت یاران
 گذائی نیز
 از دوست
 شنیدادند
 یکبار در
 موسم
 بختگر سبب
 و رباعی
 داخل شدند
 و یارین و
 رفیقان را
 نیز دعوت
 کردند و
 طعام و
 شراب بسیار
 تکلفت
 حاضر
 ساختند و
 مشغول بهر
 و طرب
 گشتند تا
 آنکه مستی
 غالب آمد
 و بهر پیش
 افتادند
 و چون
 آخر سخن
 شد بسیار
 شدند در
 آن وقت
 جنگ در
 دست
 گرفته
 خواستند
 که بوازند
 و سرودی
 آغاز
 نهادند و
 دیدند که
 جنگ بر
 گز آواز
 غنچه دهد
 درین کار
 مهارت
 تمام
 داشتند
 تار و می
 آن را
 محکم
 کردند
 باز
 همان
 قسم
 صد
 کردند
 و تا
 آنکه
 جنگ
 بقدرت
 آنجی
 گویا
 شد و
 چون
 آوای
 این
 آیت
 را
 تلاوت
 نمود
 العزیزان
 للذین
 امنوا
 این
 تخشع
 قلوبهم
 لذكر
 الله
 ایشان
 متنبه
 شده
 جنگ
 را
 شکسته
 برافتند
 و بنشیند
 را بر
 میخندند
 و جامهای
 منقش و
 ملون را
 که در
 بر
 داشتند
 در
 بیدند
 و طلب
 علم و
 عبادت
 اشتغال
 میزدند
 و ابو
 عبد الله
 حماده
 این
 حکایت
 را بهین
 اسلوب
 در تاریخ
 مختصر
 المدارک
 آورده و
 در طبقات
 کتوبی
 بنوع
 دیگر
 مذکور
 است بعد
 از ذکر
 قصه ذکر
 بایع و
 شرب و
 سکر
 میگردد
 که ایشان
 بنوع

مادرش نیز زهر
 مال
 است و تمام عمر
 در دوازده سال
 بید و بید و بید و بید
 ت شاگردان ایشان
 بن جنبل حسن
 رده اند و سفیان
 و زوشب نام
 هم عمر بن برابر
 بن عمر بن محبت
 است که مرثا ابن
 ان گفت است
 صرح الجهاد
 بغلانی کفر
 تذکر است
 قرار دادند و در
 شب هیداری
 و با باران
 شیخ جمع علم کرد
 مبارک بر آدم
 من با و مذکور
 و گفت فضیل

رفتند دیدند که یک جانور خوش الحان بر سر ایشان بر درختی نشسته این آیت میخواند و تمسک است که اول
در خواب با دانه جانور خبردار کرده باشند و باز در بیداری با دانه چنگ تکیه دشمن شوند بهر حال ایشان
درین مثل مجذوب و مراد بودند در اول از شاگردان حضرت امام اعظم بودند و طریق تفقه از ایشان می
آموختند و چون امام اعظم وفات یافتند در مدینه منوره نزد امام مالک تفقه نمودند و بپراختها دایان گویا
بریت مجموعیت و طریق است و لهذا ایشان را حنفیه از خود می شمارند و مالکیه در طبقات خود می نگارند
و تا آخر عمر ملازمست داشتند که یکسال کج می رفتند و یکسال بجهاد و این دو بیت را اکثر میخواندند و بیت
و اذ احصا حجت فاصحح ما جهدا ذاعفاف و حواء و کرم
قوله للشئ لا ان قلت لا و اذ قلت لغم قال لغم
از کلمات ایشان که اول در علم می باید که نیت صحیح باشد بعد از آن بکمال توجه حرف استاد از
شنیدن بعد از آن بتامل قسم کردن بعد از آن حفظ آن نمودن بعد از آن در تلمذه و مستعد
نشر کردن و بر آگنده ساختن و هر که اینین شد و پنج گانه یکی را فوت کرد در علم نقصان پیدا می آید و دیگر
گفته که سن از چهار هزار حدیث چهار سخن انتخاب کرده ام یکی آنکه بر مال دنیا مغرور نباشد و فریب
ناید خورد و دوم آنکه در شک آنچه طاقت آن ندارد و گدایا نیاید و آرد و سوم آنکه از علم همان قدر
باید آموخت که نفع باشد چهارم آنکه بر زن و هیچ چیز اعتماد نباشد و در ترویج ایشان چیز نامی عجیب
منقول است که بپار از مرد و وطن ایشان بود و شام رفتند برای رسانیدن تلمیذ که در شام از کسی عاریت
گرفتند و بفراموشی همراه آورده میگفتند که اگر بگردیم که در شام باشد و گفتم نزد من بهتر است از آنکه
یک لکمه درم صدقه و هم براه خدا چون وفات ایشان قریب رسید و علامات هفتاد ظاهر شد علام
که بفر نام داشت و از راه معتبرین حدیثست فرمودند که مرا از فرشتش بخاک انداز غلام ایشان گریست
آغاز کرد گفتند چرا گریه میکنی گفت خردت و نعمت شما یاد آمد و این حالت غریب و مسافت و بکیه
شمارا دیدن بقیاب شدم گفتند خارش من همیشه از خدا میجویم که زنده گان من چون زندگانی
و دشمنان باشند مردن من چون مردن خاکساران وفات ایشان در غربت و سفر اتفاق افتاد
از جهاد برگشته بودند در راه چون بهیست که نام قصبه است از توابع شهر موصل رسیدند بسیار شدند
و جان بقی تسلیم کردند در رمضان سال یکصد و هشتاد و یک و بعد از وفات ایشان مردم صلی

این کتاب را در
کتابخانه علمیه
موسسه عالی
تعالیم و تربیت
تهران
نگار و صورت
الکتاب

وفات
بیکار و در
کتابخانه

نخواب دید
بیت از
بالد و
و مشاعر
اذا احصا
فهم
رفاقت
صفت
از جم
و بیه
خود می
در صفت
که در
ایشان
یعنی
الله
الحی
عالم
هو
ب
ن

عبدالزنان چهل اسم ادریسی است و سندان سقوتش بر حسن مصری عبدالزنان اسم عبدالعظیم
 است و عبدالزنان و عارف فرج است و همین قسم نوشته میرود و اورا کتاب دیگر است در همین باب
 مسی کتاب مجاهی الدعوت لابن ابی الدین اولش از اخبار حدیث است که تیرگی کل فی المهدی الاثنته
 عیسی بن مریم و صاحب جبریل العابد و الصبی الذی هو بامه را که بابه فارهاة و شاراة
 حسنة و هی توضع فقالت اللهم اجعل بنی مثل هذا الی آخر الحدیث کثرت ابوبکر و
 نام محمد بن محمد بن عبید بن سفین بن ابی الدین است و اورا قرشی و اموی نیز گویند زیرا که پدر
 آن از سوا بنی امیه بودند مولد و سکن او بغداد است تولد او در ششم دصد و هشتاد و ست و از علی
 بن ابی جعفر و خلف بن هاشم و سعید بن سلیمان و دیگر محدثان حدیث اخذ علم حدیث کرده و از وی ابوبکر
 شافعی صاحب غیلا نیات و حارث بن ابی اسامة صاحب مندر بار صفت تقدم ابوبکر بخار و احمد
 بن خزمیه و دیگر علما در شان این فاضل حدیث نموده اند و اما لایق و مودب معتضد عباسی
 بود که خلیفه وقت است و قبل از ان چند کس از خلفا را تا لایقی و مودبی نموده است و این ابی حاتم گفته
 است من و پدر من از وی حدیث نهشته ایم و او صدوق بود گفت اندک این ابی الدین را عجب
 قصر فی در کلام بود اگر چه خورشید شرف را در یک آن بخند می آورد و باز مگر به می انداخت و اینهمه
 بنا بر توسع او بود و در علم و اخبار و قدرت او بر تصرف در کلام و فائز او در جمادی الاول سال دصد
 و هشتاد و یک بود و یک کتاب از اعتقاد و الهادیه الی سبیل الرشاد از تصانیف بیست و
 از اولش تا آخر با ستمل به علی حدیث العالم دان محدثه و مدبره الذی احاد در اجازات میخوانند و
 و بعضی از باب الاستخفاف علی بن ابی طالب اگر اعد وجهه تا آخر کتاب نیز میخوانند و آن کتاب بسیار نفیس
 است و روی سگرمید اخبارنا ابو عبد الله الحافظ قال حدثنا ابو النصر العقبة حدثنا عثمان بن
 سعد الداری حدثنا علی بن المداخی حدثنا مکر بن معاویه ثنا ابو مالک الاشجعی عن
 بن حراش عن حذیفه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم ان الله یضع کل صانع و
 صنعة کتابا قصصا العلم والعمل از تصانیف خطیب است و بسیار خوب کتاب است
 در باب خود از وی بعضی محدثان انتساب کرده اند که در دیار عرب شهرت دارد و اکثر در مقام
 تحصیل اجازت همین منتخب میخوانند و اول این منتخب حدیث ابی هریره اسلمی است

نفاذ این کتاب
 در کمال و کمال
 بوده است

لا تزل
 ابوبکر
 عیاش
 قال
 عمرو
 چشم
 عثمان
 بن احمد
 سحره
 قبل
 است
 شهاب
 نقد
 قبل
 ان
 و ابو
 ف
 الزه
 کنیت
 پنجاه
 گویند
 و هشت

لا نزول قد أعيد يوم القيمة ما وصل كتابا بخيرت أول بيت خطيب مكيوبه اخبرنا القاسم
 أبو بكر أحمد بن الحسن بن أحمد الحوسني نيسابور قال حدثنا أبو العباس محمد بن يعقوب
 الأصم قال حدثنا محمد بن اسحق الصنعاني قال حدثنا الأسدي بن عامر قال أخبرنا أبو بكر بن
 عياش عن الأصم عن سعد بن عبد الله عن أبي بزة الأسدي رضي الله عنه قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نزول قد ما عبد يوم القيمة حتى يسئل عن أربع عن
 عمره فيما أفناه وعن علمه بماذا عمل فيه وعن ماله من أين اكتسبه وفيما أنفقته وعن
 جسمه فيما ابلاه واخبرنا ابن منتخب ابن أبيات است حدثنا الحسن بن أبي بكر قال أنا
 عثمان بن أحمد الدقاق قال حدثنا اسحق بن إبراهيم بن سنان قال الشافعي عمر
 بن أحمد بن محمد شعرات في غفلة الأمل + لمست تدري متى الأجل + لا تغفل
 سعة دهي من أوجع العلل + كل نفس ليومها به صبيحة تقطع الأمل + فاعمل الخير وجهده
 قبل أن يمنع العلى + **تاريخ يحيى بن معين** في أحوال الرجال وابن كتابه
 است بر جرون مع داو لث اخذت است قال الحافظ الناقدي يحيى بن معين حدثنا ابن مزيك
 ثنا ابن هيثبة عن أبي الأسدي عن عرو بن الزبير عن المسكون بن مخزوم عن أبيه قال
 لقد أظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم الإسلام فأسلموا فأسلموا هل مكة كلها ثم وذلك
 قبل أن تفرض الصلاة حتى أن كان ليقيم السجدة فيسجد فليسجد ون وما يستطيع بعضهم
 أن يسجد من الزحام وضيق المقام لكثرة الناس حتى قدم رؤس قريش الوليد بن المغيرة
 وأبو جهل وغيرهما كانوا بالظائف في أراضهم فقاتلوا الدعوة دينكم كمدون أبائكم
 فكفروا وأخروا تاريخ أبيات عن الجوحبي عن بقية بن الوليد عن الأصيل عن
 الزهري عن سالم عن أبيه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه سلم تسليمه
 كنيت أو أبو بكر أو ادرا مري كويند بالولاء كما از مرالى بنى مره بود وطنش بغداد است در سال يكعيد و
 پنجاه و هشت سوله شده بود و پدرش از عمده نو سيندگان دفتر بود و در انشا نیز دستگاه حزب داشت
 كويند يحيى بن معين را از ميراث پدر خود كه درم نقد بدست آيد بود باين سبب كمال ثروت
 داشت از شهر و ابن السبارك و معمر بن سليمان بن طرخان و القرآن أناسا مع داوود و امام أحمد بن

تاريخ يحيى بن معين

مد ال اعظم
 بين باب
 قلادة
 شارة
 أبو بكر
 مراكه بدر
 ت واز علي
 روى أبو بكر
 بار و احمد
 عبد عباسى
 نام گفته
 عجب
 ت واز علي
 د وصد
 بهتر است
 اند و
 يار نيسر
 بن
 بن
 مانع و
 بيت
 در هم
 ت

ونازیم بعد المات حمود وعلیک بن عتاب لزوم سبیلهم فیما هم عند اللہ حمید ویز احمد بن
 عمر بن عصفور جواب داده است باین ابیات شعر: آیا فی العلم زید عماره وروید با میدی
 به ولعید و جعلت شیاطین الحدیث مرید و الا ان شیطان الضلال مرید و قرعت بالتکذیب
 من کان صادقا فقولک مردود است عند ذوالعلم فی الدنیا بنجوم هدایت و اذا غاب نجم لاح
 بعد جدید بهیم غزین المدطروهم به معاقل من اعدائهم و جنبه و کتاب الکئی والاسامی
 للنسائی از ان کتاب نیز انتخاب نموده اند و آنرا سنن گویند آخر سنن اخیخ میث و ارد هست فی
 باب من لکنه اباعمران قال یحافظ احمد بن شعیب النسائی اخبرنا قتیبة بن سعید قال حدثنا الليث
 عن زید بن ابی جریب عن ابی عمران سلم عن عقبه بن عامر عن المدینه قال اتبعت رسول
 المدین علی بن ابراهیم و سلم و هو را کتب قبلت اقرأ فی سورة هود و سورة یوسف فقال لمن تقرأ
 شیئا یبلغ عند المد من قل اعوذ برب الفلق و احوال نسائی انشأه و ذکر اصحاب صحاح
 ستم و ابد کتاب تاریخ الثقات لابن حبان کتبت و ابو حاتم و نام او محمد بن حبان
 بنی حنت و صحیح ابن حبان قدری از احوال او در گذشت اول ابواب تاریخ ابن باب است باب
 ذکر احب علی لزوم سنن المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنا احمد بن مکرم خالده البری قال حدثنا علی
 بن المدینی قال ثنا الولید بن مسلم حدثنا ابن زید بن خالد بن معاوی قال حدثنا عبد الرحمن بن عمرو
 السلی و حجر بن حجر الکلاعی قال ثنا العراب بن ساریه و هو بن نزل فیه و لا علی الذین اذا
 ما انزل تکلمهم قلت لا احدا ما حکم علیہ فقلت علی و قلنا اتیناک زائرین و عابدین مقتسبین فقال
 العراب بن صلی بن رسول الله صلی الله علیه و سلم الصبح ذات یوم ثم اقبل علینا فوعظنا موعظة
 بلیغة و رقت منها العیون و وجبت منها القلوب فقال قائل یا رسول الله کان هذه موعظة
 مردوم ما تعبد الینا قال و صلیکم بقوی المد و سمع و الطاعة و ان عبد اجنیا محمد غافه من بعث منکم
 نسیری اختلاف کثیر فعلیکم بسنة و سنة الخلفاء الراشدين البهیمین فتمسکوا بها و عصوا علیها
 بالنواجد و ایاکم و محدثات الامور فان کل محدث بدعة و کل بدعة ضلالة ارشاد ابو یعلی عجل
 کتابه است بسیار جمید در احوال رداة داین ابو یعلی و دیگر است در ابو یعلی موصی که سند و
 معجم او سابق مذکور شد نام او خلیل بن عبد الله بن احمد است از ساکنان کھنیز قرین

یحرم

کتاب الکئی والاسامی

کتاب تاریخ الثقات

الشیخ ابو یعلی

بود و از تصانیف او همین کتاب ارشاد فی معرفة المحدثین یادگار ماند و هر که در این کتاب نظر کند
بجمله و بزرگی او و دین علم اقرار نماید اما اهل تحقیق نوشته اند که در این کتاب او اتمام بسیار یافته
بدون شهادت کتب دیگر اعتماد بر آن نباید کرد و مع هذا او را بر علل حدیث در حال آن اطمینان
تمام بود و علوم بسیار در زمان خود میسر آمده بود از علم بن احمد بن صالح قزوینی و ابو جعفر
کنانی و حاکم و دیگر بزرگان آن طبقه سماع دارد و از حفص بن شامین و ابو بکر مرقی اجازت
یافته و ابو بکر بن لال با وجودیکه از اساتذده و شیوخ اوست از وی روایت میکند و پس از او
ابو یعلیٰ ابو زید سپهر ابو یعلیٰ عالم حدیث بود از وفات او در آخر سال چهار صد و چهل و شصت
وفات یافته حلیه الاولیا و تصنیف حافظ ابو نعیم اصفهانی سابق ذکر این حافظ در استخراج
او گذشته و حیات از کتاب حلیه الاولیا در بیان احوال امام مالک نیز گذشته است و این کتاب
فیه معرفة الاصحاب لابن عمر بن عبد البر کتابیست مشهور و معروف در دنیا چه آن کتاب است
از ابن سیرین نقل کرده که السابقون الاولون من المهاجرین و الانصار هم الذین حملوا
المواقیبتین و از سفین نقل کرده که هم الذی بالبعو ابعیة الرضوان و اکبیر علماء مغرب است
و نام او یوسف بن عبد البر بن عبد البر بن عاصم بن زید طبری روز جمعه که امام در خطبه بود در
سال سه صد و هفت و هشت در ماه ربیع الاول منقول شد و او معاصر خطیب است اما طلب این
علم حدیث را قبل از تولد خطیب است از خلف بن القاسم و عبد الوارث بن سفین و سعید
نضر و محمد بن محمد بن عبد المؤمن و اقران اینها اند علم فروع و علمای بلدان و در دست
او را اجازت نوشته اند عبد الغنی بن محمد صاحب ترغیب و ترهیب از مصر و ابو القاسم عبد البر
بن السقطی از مکه معظمه و در حفظ و اتقان سرآمد اهل زمان شرف برده و کتاب التمهید او در باب
فقه حدیث نادره روزگار و سرمایه مجتهدان اولی الایمان و الا بصار است و از تصانیف
او کافیت در مذاهب مالکی با ندره و مخلص در بلاد مغرب گردید و بیشتر در اندلس بلکه اکثر موطوعین
نوشته اند که از اندلس برآمده است و سواد هفتاد و کس از علماء وقت خود و دیگری را ندید
و سواد اینها از کس علم نیاموخت و با وجود این علم او کمتر از خطیب است و این حرم نیست
بلکه بعضی چیزها نزد او است که نزد دیگران نیست و صدق و دیانت و حسن اقتقاد و بیاض بخت

استیعاب معرفة المحدثین

در این کتاب
بسیار از
تفاوت
و اختلاف
در این کتاب
نموده است

محمد بن
ابو یعلیٰ
بالتکلیف
نسخه لاه
می
ت
فی
ن
اللیث
ب
سواد
نقل
صحاح
ب
باب
ب
بن عمر
اذا
نقل
خطبه
ط
نکرم
ب
نخل
ند
ین

که اور انصیب بود که کسی از علماء مضییب شده و از عوامی استناد و سخن بے داور دست
که از عبد العبد بن محمد بن طبرک المومنین روایت میکنند و او از ابن دستمه و او از مصنفش ابو داود
و در اول عمر ظاهر بی بود بعد از آن مالک شد و معینا میلانی بقیقه شافعی هم دارد و کتاب الاستاذ کا
او در حقیقت بهترین شرح موطا است و در تنسیق ابواب موطا استاد بی نموده است و آن
کتاب با بکمال است قریب بی جلد میشود اگر بخط واضح نویسد و اگر بخط رکیک نویسد یا زده جلد است
و او کتابی است در فضیلت علم و ادب روایت بسیار نافع است و کتاب الدرر المختار اختصار المفاتیح
و السیر و کتاب العقل و العقلاء و ما جاب فی اوصافهم و کتاب جمهره الانساب کتاب بهیجه المجالس و سیر
اینها نیز تصانیف او در ماه ربیع الآخر سال چهار صد و شصت و سه در شاطیبه وفات اوست
در همین سال خطیبی ادی نیز وفات یافته او را ناشای شعری میسر بود اینچند شعر از دست

کتاب
نویسند
نویسند

نویسند
نویسند
نویسند

نویسند
نویسند
نویسند

فلم ار الا العلم بالدين والخبر
انت عن رسول الله مع صحة الاثر
اختلفوا في العلم بالروای والنظر
اذا من ذوی الالباب كان استماعها
من فضل اعمال الرعايا اتباعها

شعر تذکرت من یحیی علی مد او ما
علوم کتاب الله والسنن التي
وعلم الا ولی من ناقد به فهم تاله
ونیز میگوید مقاله ذی تضع و تدف فوائدا
علیکم یا ابا النعمان

و چون در بحث سیرت بیلید که از شایسته های مغرب است و در غایت آن سیرت منسلک و تفقدی

ترک من کناسر بقربه
و حق لجار الله یافقه جا سر
بلیت بحمص والمقام بیلد
اذا هان حو عند قوم اتاهم
ولم یضرب الامثال الا العالم
تاریخ بغداد و از تصانیف خلیف بغداد

نویسند ندید اینچنین بیت گفت بدیت
وصار زعاداً بعد ما کان سلسلاً
ولا لایب الدار ان یتحو لا
طویل العمر محلق یوث الی
ولم یأعنهم کان اعمی و اجهلاً
وما عیب الانسان الا العقل

است در ادب و جنت ثانی از وی مناقب بغداد و بزرگی آن مبارک بنیاد و آنچه از محاسن اخلاق
سكان انتقل شده در ده بعد از آن ذکر هر دو فصل بعد از که در جلد وفات است نموده و احوال

بخاری با سنی
اول استناد
ابی الحسن
سمعت یونس
قال کتبت
ابو سعید
من الارض
و سایر
ولم ارفی
واعان
لنجد اهل
و ترمذی
ثابت بن
پدرش نیز
که در طبرستان
و دیگر و ستم
بن بشران
بن مرزوق
است که
احمد بن حری
کشفیه بن
نیک و حسن
و تمام نمود

سفر فارغ شد و بعد از احوال اقامت انداخت و تصنیف روایت حدیث اوقات خود را همواره
تا آنکه بدارالرضوان شتافت مصنفات او زیاده بر شصت کتاب است و از آن جمله است جامع
خطیب و از آن جمله است تاریخ بغداد و کفایت و شرف اصحاب الحديث و السابق و الملاحق المستفوت
و المفقوت و المؤلف و المخصیص و کتاب الرواة عن مالک بن عقیل و المقتبس من المتبیین و المستفصل
الاسانید و روایة الابن علی الابن و غیر ذلک من التصانیف المنفیة الیه هی اجنحة البحار و
عز و هم فی فنیهم حافظ ابو طاهر سلطی و در حق تصانیف او گفته است لغیر تصانیف ابن ثابت
الخطیب یلذ من الصبی الفضل الطیب برأه اذ و انا من جوانا یاریا یلذ من القدر المیقظ البلیب
و یأخذ حسن ما خذ ضاع منها یا القلب الی حفظ الفطن الاریب فایة راحة و نعیم عیش و یواری عینها
بل و طیب و سرور و ختم قرآن میگرد و بر تیل و تجوید و قرات می نمود و در سفر حج مردم لفظ بل یقولند
می شنیدند و با وجود لقب سفر این و در و راناعه میگرد و او را احتقالی ثروت ظاهر بود و خوشبخت
بود و بر طالبان انیسلم شریف صدقات و خیرات اولیا جاری بود و در حج چون متصل آب
نرم رسیده باران آب مبارک سیر میخورد و چشم پیر را از خدای تعالی و درخواست کرد که
در آن حالت دعا استجاب است اول آنکه تاریخ بغداد را روایت کند و منتشر سازد و دوم آنکه در جامع
منصور که بهترین بقیع بغداد است با ماء تعلیم حدیث مشغول شود و سوم آنکه مدفن او متصل بشرف حاشی
باشند هر سه حاجت او روا شد و احمد مدد و کرمه او در بغداد سجده انجامیده بود که خلیف وقت
حکم نمود که هیچ کس از او عظام و خطیبان و دیگر اصناف علماء حدیثی را ذکر نکند تا آنکه آن حدیث
خطیب بگذرانند و او اجازت نهد و در زمان او بعضی پیرویان که در جنبه سکونت داشتند در
وقت حضرت عمر از آنجا برخاسته در اطراف وجانبانم منتشر شدند بخیر خلیفه نامه پیغمبر ظاهر
نمود و بجز حضرت علی رضی الله تعالی عنه و سه جناب سالت علیه الصلوة و السلام و شهادت جمعی کثیر
از اصحاب و شیوخ آن نامه آنکه از فلان و فلان قبیله پیرو و جزیه ساقط کردیم و معاف نمودیم خلیفه آنرا
نزد خطیب رسانید و خطیب بعد از تأمل گفت که این همه زور جعل است زیرا که در وی شهادت معاویه و سعد
بن معاویه ثبت بود و الا که معاویه رضی الله تعالی عنه در وقت منع خیر سلمان نبود و شرف
صحبت حاصل نگرد و سعد بن معاویه غرضه خندق از خیمه خورده بود و متصل غنوه قرظیه وفات او

ف
مصنفات
خطیب
زیاده
بر
شصت
کتاب
است

ن

بر وقت
مال میر
کرد و جمیع
شیخ ابو
اند و بعد
مرحمان
خطیب جامع
سعدی
میشد گفت
شرف
از دست
خالف
القاصد
و مراد
تغییر
محل
والش
وده
و که
لا
فالد
ک
اما

بر وقت فتح شیراز نذر نمود چون بیمار شدند بخلیفه گفته فرستاد که من هیچ دارم نذر مال من نیست
مال میرسد اگر اذن باشد من آنرا بطور خودم صرف نمایم خلیفه فرمود مبارکست همه کتابها را وقف
کرد و جمیع اجناس مال را در راه خدا صرف نمود و هفتم ذی حجه ۷۳۲ هجری چهارصد و شصت و سه وفات یافت
شیخ ابوالسحاق شیرازی که از مشایخ میرزا شیخ تاج فیضیه و در علم ظاهر و باطن جامع جواهره ادرخود بر داشته
آمد و بعد از وفات و بعضی صاحبین بغداد او را بخواب دیدند و از حال او پرسیدند گفت آنانی که در حج
میرجیان و حجتة یغنی و دیگران از بزرگان آن عهد گفت که من برود در بغداد بخواب بودم دیدم که گویا باز
خطیب حاضریم و میگویم که تاریخ بغداد با رعایت نزد او بخوانیم و بدست رست شیخ نظرین ابراهیم
مقدسی نشسته اند و بدست رست ایشان بزرگ دیگر نشسته بسیار بجلالت و هیبت که چشم از جانش خیره
میشد گفتیم که این بزرگیت گفتند ایشان حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم برای شنیدن این تاریخ
شرف آورده اند و این شرف عظیم است خطیب احرار الله و در الشجر هم الفت بود اینچنین طمع

خطیب عبدالرحمن
تمام مال خود را وقف
کرد و داده ۱۱۵۰

خطیب شیرازی
سال ۷۳۲ هجری
پایان ۱۲

از دست قطع انکنت تبخی الرشاد محضاً	لا مرد دنیا ک والمعاد
فخالف النفس فی هواها	ان الهواء جاء مع الفساد
النفس تشبه البدن بحیکه	والدین یضلک والمرجان من فیه
ومر سری وظلام اللیل معتکر	فوجهه عن ضیاء البدن یغنیه
تغیب الخلق عن عینی سکر	حسبه من الخلق طردک القمر
محله فی فوادی قد تمذک	وجار روحی ما لعنه مضطرب
والشمس اقرب منه فی تناولها	وغایه الخط منه للوری النظر
وددت تقبیل یوماً مجالسه	فصار من خاطری فی خفا اثر
وکه حکیم را نه منکانه	و هو الفکر فیه انه بشر
لا یخطر اخل دنیا لزخرفها	ولا لذاته وقعت عجلت فرحاً
فالدهر اسرع منی فی تقلبه	وفعله باین للخلق قد وضحاً
که شارب علا فی مینته	و که تقلد سبیفاً من به ذبحاً
املی محلی کتابت مختصر بقدر شان زده جز و اولش این حدیث است حدیثنا السکرتنا	

مات خود را بمهر و ست
ترا بجهل است جامع
بق و اللام حق است
المنه من شرب
و جماعة الخاشعین و
تصانيف ابن ثابت
مقتدر البیضا للیب
من بدو از عیونها
و دوم لفظ بلفظ از و
طاهر بود و بخرشیده
من فصل آب
در خواست کرد که
قدم آنکه در جامع
از نقل بشر جان
نمود که خلیفه وقت
ند تا آنکه آمدند
و زنت افتند و در
نشد تا به پیغمبر ظاهر
نمود و جمیع کثیر
ت سعادت و سعده
نمود و شرف
شرفیه وفات داد

محمد بنی ابر جعفر ثنائی عن الحکم عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله عن
 النبی صلی الله علیه وسلم انه صلی الظهر وحسباً فنیسب سجدتین بعد ما سلم قال الشیخ
 وسمعت حماد ووسیلان یحدثان ان ابراهیم کان لا یدری ثلاثاً صلیه او خمساً کما محالی
 سمی از محمد ثانی بغداد و مشایخ آن مبارک بنیاد است کنیت او ابو عبد الله و نام او حسین بن اسمعیل محمد
 طیب بغدادی است و او را قاضی حسین نیز گویند زیرا که بر قضا کوفه تادمت شصت سال بانه تولد او در اول
 سال و صدوسی و پنجم است و ابتدا رطب و در سال چهل و چهار از ابو جعفر است که صاحب خرموط است
 و از شاگردان امام مالک است اخذ انی علم کرده و از عمر بن علی فلاس و احمد بن المقدم و یعقوب بن
 ابراهیم و ورقی و محمد بنی غفری و زبیر بن بکار و دیگر علماء آن طبقة روایت کرده و در اقطاف و
 ابن جمیع و علی و دیگر محدثان عمده اقتباس نموده اند و او را قریب هفتاد کس از اصحاب سفین
 بن عیینه رحمه الله شیخ علم حدیث بوده اند و در مجلس الملا و قریب ده هزار کس حاضر میشدند و آخر
 از قضا استعفا نمود و ما و ام که در خدمت قضا بود محمود و خلایق بود هیچ کس نگذاشت اعتراض و اتهام
 بروی نه نهان و در کوفه خانه خود را مجمع اهل علم ساخت و هر روز مردم برای شغل انی علم شریف و در
 خانه او جمع میشدند و فائده میگردیدند محمد بن السید که یکی از بزرگان آن عهد بود گفته است که من بخواب دیدم
 که گویا گوینده میگردد یقتضی اذ اهل بغداد بکرت محالی ببارا و فتنی کند و در بیج الشان سال سبه
 صد و بعد از فراغ از مجلس درس حدیث موافق عادت خود برخاست و در بیض شد و بعد از باز زده روز
 وفات یافت فوائده ابو بکر شافعی که آن را غیلا ثبات نیز گویند زیرا که شیخ ابوطالب محمد بن محمد
 بن ابراهیم بن عقیلان سکه و انیکتاب را روایت کرده و نسبت با و شهر گشته مکی باز زده خبر است
 و در اقطاف و رباعیات او را جدا نوشته رساله مستقل که اکثر متداول است و در وقت تحصیل اجازت و
 سماع آن را میخواندند اول رباعیات این حدیث است قال محافظ ابو بکر الشافعی ثنا محمد بن الفرج
 الازرق و احمد بن عبد الله الرستی قال ثنا محمد بن کناسة قال ثنا اسمعیل بن ابی خالد قال قلت
 لابی حمیفه هلا وایت رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم وکان الحسن علی تشبه حدیثنا
 موثر بن اسمعیل ابو عمرو قال ثنا اسمعیل بن علی قال اخبرنا حنظلة الدوسی عن
 بن مالک قال قیل یا رسول الله صلی الله علیه وسلم الرجل یلقی صدیقاً و اخاه فیجئ

و در این کتاب
 از ابو بکر شافعی

محمد بن
 عمار

له قال لا قال فيلزمه ويقبله قال لا قال فيصافح ويأخذ بيد لا قال نعم ونيزا محمد بن عراق
 است ودر بغداد سكوت داشت تولد او در چهل است که شهر است متصل و سطر و سال و صد و شخصت
 تولد او است و در سال بمقام و دشش آغاز طلب است نامش محمد بن عبد الله بن ابراهيم بن عبد رب است و
 او بزاز بود و جاهای میفرودخت از موسی بن رشاک آخرین اصحاب اسمعیل بن علی بود استفاد و این
 صنعت نمود و از محمد بن شداد که خاتم یاران تحفه القطان بود نیز تکمیل کرد و از ابو بکر بن ابی
 الدنيا و ابو قلاده بر قاشی و دیگر محدثان اجله نزد نموده و بسوی جزیره مصر و شهرهای دور برای طلب این
 علم شریف سفرها کرده و از غطنی و محمد بن شاپور و ابن الحامی و ابو طالب بن غمیلان و ابن شبران
 و ابو علی بن شاذان و دیگر روسای این فن شاگردان او شدند و از غطنی و خطیب او را تعریف و توصیف
 کرده اند و وفات او در سال صد و پنجاه و چهار است چهل حدیث که از او در زبان عرب اربعون گویند از تصانیف
 محمد بن اسلم الطوسی او اثر این حدیث است ثنا عبد الله بن یزید قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد عن عبد الله
 بن یزید عن عبد الله بن عمر بن رضی الله تعالی عنده ان رجلا قال لرسول الله من المسلم قال من سلم
 المسلمین من لسانه و یدیه قال فمن المؤمن قال من امنه الناس علی انفسهم و اموالهم قال فمن
 المهاجرون قال من هجر الدینیات قال فمن المجاهد قال من جاهدک لنفسه لله عز وجل کنیت
 او ابو الحسن بن محمد بن اسلم بن سالم بن یزید کنیت بالولاء و ساکن شجر طوس است که حالا در
 مشهد مقدس آباد است یکی از مشاهیر شایخ خراسان است از یزید بن مارون و جعفر بن عون و یعلی
 بن عبید اخذ علم حدیث نموده و کلمان ترین شیوخ او نصر بن سمیل است ابن خزیمه و ابو بکر ابی داؤد
 از وی شاگردی کردن اند و از اجله علماء و اولیاء البدال و تلمذ محمد بن رافع گفته است که من زیارت
 او کرده ام بلا شبهه مشایخ اصحاب پنجم بود و روزی اسحاق بن راهویه را از معنی این حدیث سوال
 کردند حکایت کند بالسواد که اعظم گفت محمد بن اسلم و اتباعه پنجاه سال است او را امتحان
 کردم هرگز خلاف سنت از وی حرکتی بوقوع نیامده و چون وفات یافت بروی ده کعبه کس نماز گذارد
 و در وقت خیزد او را با امام احمد بن حنبل تشبیه میدادند وفات او در محرم سال و صد و چهل و دو است چهل
 حدیث استناد ابو القاسم قشیری قال استناد ابو القاسم عبد الكريم القشیری فی باب طلب العلم
 حدثنا السيد ابو الحسن محمد بن الحسن قال ثنا ابو بکر محمد بن عبد الملك عن هشام

بن علی بن ابی طالب ثنا محمد بن یزید الطوسی ثنا حفص بن عبد الرحمن ثنا محمد

تبر از منقول است که مرض موت نوافل برقرار داشتند از ایشان هرگز فوت نشد و همه نمازها استاده ادا می کردند البتة مراعی ایشان را بعد از وفات بخواب دید و پرسید گفتند که من در عجبش و رحمت نظم شعر میگویند این دو بیت از ایشان مشهور است و در کتب معتبره مذکور است **شعر**

سقى الله وقت كنت اخلو بوجهكم اقتنا زمانا والعيون قد ردت و این قطعه نیز از ایشان است والسحر من طرفك مسروق عبدك من صدرك موزوق	و تغوا الهوى في روضة الهوى ضحك واصحت يوما والجفون سواك البدر من وجهك مخلوق ياسيد ايمنة حب
---	--

چهل حدیث ابو بکر اجری در حدیث یازدهم میگوید اخبارنا خلف بن عمرو و العکبری قال حدثنا احمد بن محمد بن طلحة البجلي قال حدثنا ابن سالك بن عبد الرحمن بن ساعدة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال ان الله اختارني واختار لي صحابا فاجعل لي منهم وزرا وانصا اوابا فان سمعتم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرفا ولا عدلا كنت ابو بكر بنام اوسين بن عبد الله بغدادی است و او است مصنف كتاب الشريعة في سنة و این چهل حدیث دیگر تصانیف هم دارد شاگرد ابو سلمه محمد بن خلف بن عمرو و عکبری و جعفر زریابی و دیگر اعیان آن طبقه است و حافظ ابو نعیم و ابو الحسن بن بشران و ابو الحسن حامی شاگردان اویند و در آخر ما مجاورت که معظمه اختیار فرمود و مجامع و مغاربه را از وی فیض یزد علم بیار رسید و عالم با عمل و صاحب اتباع سنت بود و در محرم سال هجری صد و شصت و در که معظمه وفات یافت نزهتة الحفاظ تالیف ابو موسی مدائنی در سلسله احمیرین که در سند آن شش کس متصل به دیگر بنام احمد واقع شده میگوید اخبارنا ابو رجاء احمد بن محمد الکسائی قال حدثنا ابو العباس احمد بن محمد بن ابرهیم اللوزانی ثنا ابو بکر احمد بن محمد قال ثنا احمد بن الحسن بن احمد بن الحسن بن الانصاری قال ثنا احمد بن سنان الرضی قال حدثنا عبد الرحمن بن مغرنا مجالد سمعت الشعبي يقول العلم اكثر من عدل القطر فخذ من كل شيء احسنه ثم قوم فبشر عبدا في الدين لئلا يحزن القول فيتعون احسنه قال ابن سنان هذا برخصه

صلى الله عليه وسلم
يقال الجنة من مسكنة
ملك الدين الورد
بيت كلان وان
الجواب وكتاب احكام
باب وكتاب المنيحة
سان عبد الكريم بن
سرمد اهل زمان خود
فوليت صحبت البراء
رفقت بعد از ان
می دقاق فرمودند
رفقتند ملائت
که اصولی و تکمیل
ابو احسان اغرا
ن و حسن خود
بو عبد الرحمن
که در کتب نصیحت
می و سلاحدار
بشران و
ن و حدیث
زینان
مید ایشان
جمال اشار

از نه صفحا

من الان انتخاب نام ابو موسی محمد بن ابی بکر عیون محمد المدائنی است و اصل او از صفهان است یک
از اعلام محدثین و صاحب تصانیف نافعه زین نثر شریف در سال پانصد و یک و در قندهار متولد
شده و در سال سوم در مجلس سماع حدیث از ابو سعید محمد بن محمد طرزان حاصل شده و الی الله در اثبات کار در آن
مجلس شایسته بود و چون پیش از شد و تنبیه رسید از ابو علی حداد و حافظ ابو الفضل محمد بن طاهر
مقدمی و حافظ ابو القاسم اسمعیل بن محمد بن الفضل التیمی اخذ این علم نمود و گویا در حقیقت شاگرد
همین ابو القاسم است و عمده فوائد او از دوست و از حافظ یحیی بن عبد الوهاب منده نیز در بغداد
و همدان استفاده انجیل نموده و صاحب تجربه عظیم بود در معرفت علل حدیث و ابواب آن و در معرفت
رجال و رواه و دستگامی تمام دین و در وقت خود یگانه عصر بود درین فن حافظ عبد الغنی مقدمی
و حافظ عبد القادر زنادی و حافظ ابو بکر محمد بن موسی حارمی و دیگر محدثان همه شاگردان او و
از تصانیف او آنچه بدان برتقیه بین پیش برده چند کتاب نافع است از انجمله است کتاب تسمیه مع
الصحابه که یازده کتاب ابو نعیم است و کتاب الطوال است که مثل آن از متقدمین مصنف نشده
بسیار جدید نوشته است لیکن در آن کتاب واهیات و موضوعات بسیار مندرج است بی تنبیه اعتماد
بر آن نباید کرد و کتاب تنبیه العربین که از ان عبور در لغت عرب بوده کمال ثبات همیشه و دو کتاب
للطائف و کتاب احوال التابعین و فوت حافظه او باین مرتبه بود که بکیا را زیاد و خود کتاب علوم الحديث
الحاکم در مقام مقابلت بنسخه خوانده و رفت و در تعقیف و استغناء از دنیا داران مرتبه عالی و پشت
از هیچ کس نذر دنیا قبول نمی کرد و در قبیلی از مال و پشت و از صنعت تجارت آن وقت که
بر دیگران شخصی از او بتمندان مال کشید و داد که ترا و همه خود گردانیدم تا در استحقاقش صرف کنی
گفت قبول میکنم اما از شخصی ولالت خواهم کرد که ای کار را که به حسن بهتر از من سرانجام
و در خصله مرد متواضع بود کسی را همراهی نکرد چون جای سیرت حافظ عبد القادر زنادی
گفته است که یک نیم سال نزدی بود و در وقت آمد و رفت کردم و درین مدت از وی چیزی که خلاق
شروع و مروت باشد ندیدم نه حمادی الا و لی انفسد و پشت تا در یک فایده یافت و اتفاق عجیب این
شد که هنوز از وفات او غرض نشده بودند که باران بسیار هجوم آمد و منقسم گردید و آب و در صفهان
در آن روز باکیاب بود بعضی از صاحبین آن زمان خبر دادند که من جناب رسالت را علیه الصلوٰه و السلام

و اما در خصوص
بایدینج است
چون بهر اعماد و بان
که کرد
نماید

۲۰

بخوان و دیدم گویا وفات یافته اند پیش معتمدی رفتم او گفت که اگر خوب تو درست است امامی از نه
 مسلمین که بآن نظیر وقت باشد رحلت نماید زیرا که همین قسم خواب نزدیک رحلت امام شافعی
 دیده بودند و نزدیک وفات سفیان ثوری و امام احمد بن حنبل نیز مینیده خواب گفت که منور شام
 نه شده بود که خبر وفات حافظ ابو موسی در کوچه و بازار شائع شد حصن حصین و دو مختصر او
 که عده و جمله است از تصانیف شمس الدین محمد جزری است که بجهت کمال شهرت این کتاب حاجت
 بنقل فقره از آن نیست اما از تصانیف نادره این بزرگ کتابی دیگر دیده شد عقود الکالی
 فی الاحادیث المسلسلة والعوالی و بیاض آن نیست الحکم للمعین لا نقل المکتات السنة
 واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له ذو الفضل والمنه واشهد ان محمدا عبدا
 ورسوله الهادی الی طریق الجنة والموسل الی الناس والجنة صلی الله علیه وسلم
 وعلى آله وصحبه صلی تکون عن النار نعم الجنة وسلم وشرف وکرم وبعد فهذه
 احادیث مسلسلات صحاح وحسن عوال صحیحة عشادیه عالیه الشان لایوجد فی
 الدنیا اعلی منها ولا یحسن لمومن الاعراض فیها اذ قرب الاستار وعلو القرب من
 الله تعالی ورسوله صلی الله علیه وسلم ثم اتی خمسة باب اتصال تلاوت القرآن العظیم
 الی النبی الکریم علیه افضل الصلوة والتسلیم ثم باب اتصال الصحیحة ولس حرقه
 التصوات العالیة الرتبة ولقبها بسم سلطان الاسلام رکنس ملوک الانام مع کل
 الایمان معین الصلوة والشریعة والدين شایا رخ بها در نظر الله به الاسلام علی
 مهر الزمان الحدیث الاول اخبرنا الشیخ الصالح الرحلة المحدث الثقة ابراهیم
 محمد بن خلیفة بن محمد بن خلف التیمی قرات منی علیه یوم الاحد العاشر
 من صفر سنة سبع وستمین و سبعمائة بد مشق المحروسة وهو اول تحل سمعته
 قال الشیخ الشیوخ العارفین شهاب الدین ابو حفص عمر بن محمد بن عبد الله البکری
 وهو اول حدیث سمعته منه قال اخبرنا الشیخ الصالحه سئل اذا شهد لا احمد الکاتبه
 وهو اول حدیث سمعته منها قال اخبرنا طاهر الشیخ وهو اول تحل سمعته قال اخبرنا
 ابو صالح احمد بن عبد الملك المود وهو اول حدیث سمعته منه بسند الی عبد الله بن

صلی الله علیه وسلم
 با یضد و یک و دو و سه و چهار
 صل شده و الد اورا تیر کا و در
 او و حافظ ابو الفضل محمد بن
 لحم نو گویا در حقیقت شاگرد
 بیالو باب منده نیز در بغداد
 حدیث و ابواب آن دو و سه
 من حافظ عبد الغنی مقدسی
 نان عده شاگردان او و
 از انجمله است کتاب تسمیم
 رت نقد بین مصنف نشده
 رتندرج است بی نیز اعتماد
 کمال ثابت میشود و کتاب
 بر از یا و خود کتاب علوم
 ران مرتبه عالی و در
 تجارت آن قوت بک
 استحقاقش صرف کن
 اشرف بهتر از من سر انجام
 حافظ عبد القادر زاهد
 از وی چیزی که خلدان
 و اتفاق عجیب این
 اسم اگر ابو در آب و در
 ر علیه الصلوة والسلام

در این کتاب
 م زاهد بن

عمرو بن اعاص رضی الله تعالی عنه ان سواد صلی الله علیه وسلم قال لو احمون یرحم الرحمن
تبارک وتعالی ارحموا من الارض یرحمکم من فی السماء هذا اخذ حسن بن محبوب و
فی سننه والزمه وقال اخذ حسن بن محبوب کثیرا مما حصن حصین ابو الحیثم کثیرا مما فی القضا
شمس الدین محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمرت در اصل و مشقی است بعد از آن پسرانی شد و
مشهور باین الجزری است نسبت بنحیره ابن عمر که در ملک یار بکر متقل موصول واقع است
این بنحیره در یای شورشیت در مابین دجله و فرات زمین معمور است پدرش تاجر بود و مدت دراز
او را فرزند روزی نمی شد چون بچ کعبه سید آب زرم خورد و طلب ادا نمود و حقتالی او را این
فرزند بزرگوار رعایت فرموده نسبت و پنجم ماه رمضان بعد از نماز تراویح شب شنبه از سالن پنجاه و یک
بعد از هفت صد سال هجری در دمشق توالد شد و در همانجا نشو و نما یافت و از حفظ عماد الدین بن
کثیر فقه و حدیث آنحضرت ابا بایه استعداد او از فن حدیث بر نشد و طلب علم قرابت نیز بر دستولی
گشت از ابن امیله و صلاح بن ابی عمر و ابن کثیر و جماعه بسیار تحصیل این سرود علم نمود و از عمر
الدین بن جماعه و محمد بن اسمعیل البخاری نیز اجازت دارد و قاهره که دار الملک مصر است اسکندریه
و دیگر بلاد مغرب گردید و علم قراءت را تحصیل نمود و در آن مهارت کلی پیدا کرد و در مصر مدتی بنا کرد
که آنرا دار القرائن نام نهاد و بعد از آن در بلاد الروم و دخل شهن در آن ملک وسیع علم قراءت
و حدیث را نشر فرمود و مردم را رافع عظیم سبب گویید خصوصاً یارست علم قراءت در ممالک اسلامی
او را مسلم شد و مردم خوش شکل و خوش لباس و زبان آرد و ضعیف و بلیغ در ملک روم او را امام اعظم
لقب داد و با او دوازده بار باطوائ مشرف گشت و آخر آن در شیه از استقرار گرفت و اوقات او همواره
بود بهین شغل یا قرات قرآن یا اسماع حدیث یا عبادت و در اوقات ادبرکت محسوس بود
با وجودیکه مردم برای طلب این دد علم شریف بر وی هجوم داند و جام داشتند و او را در عبادت
سم و طیفه داشت هر روز آنقدر تصنیف میکرد که یک کاتب جمیع کتابت می تواند نوشت و در سفر
و حضر بیدار و قائم اللیل میماند و هرگز روزه و شبیه و پنجشنبه از دس فوت نمیشد و سه روزه از هر ماه
نیز روزه میداشت و منکافات او همه مفید و نافع اوقاتا و اکثر فی القرات العشره که خیلی شمعته دارد
و مختصر او تقریباً لشتر نیز مشهور و منظومه لشتر که او را طبعه النشر نام نهاده نیز مروج و متداول قراءت

کثیرا مما حصن حصین
ابو الحیثم کثیرا
فی القضا
شمس الدین محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمرت
در اصل و مشقی است
بعد از آن پسرانی شد
مشهور باین الجزری
نسبت بنحیره ابن عمر
که در ملک یار بکر
متقل موصول واقع
است این بنحیره در
یای شورشیت در
مابین دجله و فرات
زمین معمور است
پدرش تاجر بود
و مدت دراز او را
فرزند روزی نمی
شد چون بچ کعبه
سید آب زرم خورد
و طلب ادا نمود
و حقتالی او را این
فرزند بزرگوار
رعایت فرموده
نسبت و پنجم ماه
رمضان بعد از
نماز تراویح
شب شنبه از سالن
پنجاه و یک بعد
از هفت صد سال
هجری در دمشق
توالد شد و در
همانجا نشو و
نما یافت و از
حفظ عماد الدین
بن کثیر فقه و
حدیث آنحضرت
ابا بایه استعداد
او از فن حدیث
بر نشد و طلب
علم قرابت نیز
بر دستولی
گشت از ابن
امیله و صلاح
بن ابی عمر و
ابن کثیر و
جماعه بسیار
تحصیل این سرود
علم نمود و از
عمر الدین بن
جماعه و محمد
بن اسمعیل
البخاری نیز
اجازت دارد و
قاهره که دار
الملک مصر است
اسکندریه و
دیگر بلاد
مغرب گردید
و علم قراءت
را تحصیل نمود
و در آن مهارت
کلی پیدا کرد
و در مصر
مدتی بنا کرد
که آنرا دار
القرائن نام
نهاد و بعد از
آن در بلاد
الروم و دخل
شهن در آن
ملک وسیع
علم قراءت
و حدیث را
نشر فرمود
و مردم را
رافع عظیم
سبب گویید
خصوصاً یارست
علم قراءت
در ممالک
اسلامی او را
مسلم شد و
مردم خوش
شکل و خوش
لباس و زبان
آرد و ضعیف
و بلیغ در
ملک روم او را
امام اعظم
لقب داد و با
او دوازده بار
باطوائ مشرف
گشت و آخر
آن در شیه از
استقرار گرفت
و اوقات او
همواره بود
بهین شغل یا
قرات قرآن یا
اسماع حدیث
یا عبادت و در
اوقات ادبرکت
محسوس بود
با وجودیکه
مردم برای
طلب این دد
علم شریف
بر وی هجوم
داند و جام
داشتند و او را
در عبادت
سم و طیفه
داشت هر روز
آنقدر تصنیف
میکرد که یک
کاتب جمیع
کتابت می
تواند نوشت
و در سفر و
حضر بیدار و
قائم اللیل
میماند و هرگز
روزه و شبیه
و پنجشنبه
از دس فوت
نمیشد و سه
روزه از هر
ماه نیز روزه
میداشت و
منکافات او
همه مفید و
نافع اوقاتا
و اکثر فی
القرات العشره
که خیلی
شمعته دارد
و مختصر او
تقریباً
لشتر نیز
مشهور و
منظومه
لشتر که او را
طبعه النشر
نام نهاده
نیز مروج و
متداول قراءت

دکتر
فی علوم
بایست
ایمپال
شیخ
دستی
الا
فما
در
کلی
فانه
شد
اخ
فاد
وو
وو
وا
م
وو
که
تا
ا

برحم الرحمن
حسن رحمة الله
سبح قاضي القضاة
برزى شد و
واقع است
روايت دراز
تعالى اورا اين
سال بخانه ويك
طعاما والدين بن
ميرز و مستولى
علم نمود و از غز
است اسكندريه
مدرس بنا كرد
بيج علم قرات
ت در يك سال
موم اورا امام
ادفات آتور
ركت محسوب
اورا و عبادت
نوشت و در سفر
بروزه از به راه
شخصه دارد
مستاد اول قرا

داركيب غير مشهور اه اذله الواضحة في تفسير سورة الفاتحة است و اجمال في اسرار الرجال و بداية الهداية في علوم الحديث و الرواية و توضيح المصايح كشرح مصابيح مست در سه جلد خوب نوشته و المستد احمد في ما يتعلق بمبدأ احمد و التعريف بالمولد الشريف و مختصر آن عرف التعريف و هني المطالب فخرنا و بن علي بن امير طالب الجوسره العليته في علماء العربيه و ديكر تصانيف تيز دارد و چنانچه علامه ابو القاسم محمد بن محمد و رحيم شيوخ و الدخود حافظ ثقي الدين بن هادي و نه از مؤلفات اين بزرگ ذكر كرده يوم الجمعة سال هشت صد دسي رست و فوات اوست نظمي هم دارد از جمله قصيد نبويه او اين دو بيت محفوظ خاطر است نظم	
و مضيت السنون سواد شعري وما بعد المصلى غير فبر تجنب الظلم عن كل الخلاق في وارحم قلبك خلق الله كلهم	الا اكنى سود الوجه الخطايا فما بعد التقى الا لمنصلي و رخصين حديث حست كه سلسل وليت ميگريد كل الامور فيا ويل الذي ظلمنا فانما يرحم الرحمن من رحما
در روزي كه ختم شامل برندي و در مجلس او شد و شاگردان از خواندن فائز شدند اين دو بيت لطيف انشاي سرمد بيت	
و عند تلاوته و فاءت منازل فما فاتكم بالسمع هذي شمائله اخلاي ان ممتد زيارة مكة فعوجوا على جعرانة واسكن لي و در باب مدنيه منوره ميگريد قطع فلا تعد لوني ان قتلت بها عشقا و عندك ان اليمين في عليها الزقا	اخلاي ان شط الحبيب ربيعة فاتكم ان تبصروا بعينه و در شوق بكم مظهر ميگريد قطع و و امين من بعد حج بعثرة و ادعوا بعهد الا تكونن كالنبي مدينه خيرا لخلق تجلبوا الناطر و قد قيل في رزق العيون شامة
كتاب الحج بين الصحيحين للحميد بن الاحاديث صحيحين را برسانيد صحابه ترتيب داده و در مرتبه ناله كه مرتبه كترين است منذ ان بن مالك است تا انجا بنظر اتم الحروف رسيد و مظهر دراز در ديگاه نوشته كنيست او ابو عبد الله و نامش محمد بن ابي النصر فتوح بن عبد الله بن فتوح بن حميد از دوسي حميد اندلسي است و او همي في نيز گويد نسبت بطن حاضر او ظاهر هي نيز گويد بنا بر نسبت بندي بظاهر به	

فوات السنين
در روزي كه ختم شامل برندي و در مجلس او
شد و شاگردان از خواندن فائز شدند اين دو بيت لطيف انشاي سرمد بيت

كتاب الحج بين الصحيحين للحميد بن الاحاديث صحيحين را برسانيد صحابه ترتيب داده و در مرتبه
ناله كه مرتبه كترين است منذ ان بن مالك است تا انجا بنظر اتم الحروف رسيد و مظهر دراز در ديگاه
نوشته كنيست او ابو عبد الله و نامش محمد بن ابي النصر فتوح بن عبد الله بن فتوح بن حميد از دوسي حميد
اندلسي است و او همي في نيز گويد نسبت بطن حاضر او ظاهر هي نيز گويد بنا بر نسبت بندي بظاهر به

صفات نظامی و فروع در اندلس متصرف تمام و عراق و حرم شریف تحصیل سماع حدیث نموده و آخر سکونت
 بغداد و شکار در شیدا بن حرم ظاهری بود و از ابو عبد الله قصاصی و ابو عمر بن عبد البر و ابو بکر خطیب دیگر
 محدثین عمده نیز استفاده نموده تولد او در عشره اولی از قرن خامس است و در مکمل مخطوطه با کبریا مروزیه
 که راوی بخاری است ملاقات نموده و در روزگار ابو بکر بن سمیون بر در حجره او آمد و تخته کور را حرکت داد و تا
 استبدان با بشد حمیدی را از ان غفلت شد ابو بکر بن سمیون داشت که چون مرا منع نکرد از
 ست در حجره در اندران حمیدی مکتوب بود در حمیدی این امر بسیار شاق شد تا دیر می گریست
 گفت از ان باز که تمیز و شعور پیدا کرده ام تا اینوقت ران مرا کسی بر من نهاده امیر ابن مالک و لا که
 از مشایخ محدثین است یار دوست حمیدی بود گفته است که مثل حمیدی در پاکی و زهد است و عفت
 و توجع و تشاغل بعلم هیچکس اندیدم و در فن معرفت علل حدیث و تحقیق معانی بر طبق اصول
 مهارت تمام داشت در علم عربیت و ادب و خل تر اکیب قرآن مجید و دریافت لطائف بلاغت
 آن نیز دستگامی کلی نصیب و بود از تصانیف او در اثنیکتاب تاریخ اندلس است که مشهور است
 نام او خدوۃ المقتبس فی تاریخ اندلس و کتابی دیگر است سمجمل تاریخ الاسلام و کتاب الذنب
 المسبوک فی وعظ الملوک و کتاب مخاطبات الاصدقار فی الکلمات و اللغات و کتاب حفظ البحار
 و کتاب ذم النبی و شعرای هم دارد و لیکن در وعظ و نصیحت مردم بسیار در مجلس خانه او را امتحان
 کردند و گزیدند و در زبان او رفت و رفت و وفات حمیدی سی و هفت و سی و هشت سال چها
 صد و هشتاد و هشت و فوات یافت و ابو بکر شاشی که از مشایخ فقهائ شافعیه است بروی نماز جنازه
 خواند و بنزد قبر شیخ ابواسحاق شیرازی مدفون شد و وی قبل از موت باره بمظفر که رئیس الریسا
 بغداد بود و این خدمت از خدمات عمده آنوقت بود که صاحب آن بمنزل خود دهری تمام شخص
 شد و وصیت کرده بود که مرا نزد بشیر خانی دفن خواجه کرد و رئیس الریسا در آنوقت بسبب مانع با او
 دیگر خلاف وصیت او عمل آورد و بعد موت او را بخواب دید که نهایت گلو شکایت این میکند
 تا بار در راه صفر نشسته بود و یک از آنجا نقل کرده متصل بشیر خانی مدفون ساختند کرامات
 حمید که کفن او تازه و بدن او هرگز نکامیده بود و خوشبو از وی تا دور میرفت
 این قطعه از مشایخ نظر اوست و لکن بسیار نافع و مفید است شمس لقا ما الناس لیس یفید شمس

در نظامی

در نظامی

در نظامی

فأقلل من لقاء الناس إلا ولم يضرنا - كتب الله عز وجل تو وما اتفق الجميع عليه بد فدع ما صد عن هذا وخذها	سوى الهديان من قبيل وقال لا خذل العلم أو إصلاح حال وما صحت به الآثار دينة وعود انهم عن حقي مبين تكن منها على عين اليقين
وازين قطعه او معلوم يشودك او در نسخ نیز ظاهری بود چنانچه جماعه از احوال نویسان او نیز نوشته اند و گفته اند نظامی به خود رانی جمله خفا میگرد و در نسخ الطیب شیخ شهاب الدین مرقی مذکور است که از تصانیف او کتاب من ادعی الایمان من اهل الایمان و کتاب تبهیل السبیل الی علم التزیل و کتاب الاتبع الصادقه و نظم او اینچنین است	الناس نیت و ارباب القلوب لهم من كان قول رسول الله حاكمه ولا ايضا ان الفقيه حاش يستضاه ان تاه ذومن هب في قصر مشكله ولا ايضا من لم يكن للعلم عند فتاة ما العلم يحيي المرء طول حياته ولما الفت النوى حتى النسب تو فلم يخص كم رانقته من جرا فت ومن بعد جوب الارض تنق و منقر
روض و اهل الحديث الماء والو فلا شهود له الا انك لم تذكر عند الحجاج والا كان في الظلم لاح الحديث ليني الوقت كالعدل ادج فان بقائه كفائه فاذ النقص احياه حسن ثمانه وصوت بهذا في الصباة مولعا ولم حص كم خيمت في الا هو وضع فلا بد لي من انا في مصر عا	الشهاب الموعظ والآداب للقضا عی و در خطبه اش میگوید الحمد لله القادر الفرد حکم الفاطر الصمد لکریم باعث نبیه محمد صلی الله وسلم بجوامع الکلم و بدایع الحکم بشیر و نذیرا و دواعیا الی الله باذنه و مواعظ منیرا و صلی الله علیه و علی اله الذی اذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهیرا و اما بعد فان فی الآلفاظ النبویه و الآداب الشرعیه حلا لقلوب لعارفین و شفاء لادواء الخائفین لصدورها عن الموقد بالعصمه و المختص بالبیان و الحکمة الذی یدعو

رسولت
خطیب دیگر
نیز روزی
تت و ادتا
منع بخلاف
که گریست
ن باکولاک
ت و عفت
ببین اصول
ت باغت
که مشهور است
کتاب الدرب
ب حفظ البحار
اور امتحان
محرم سال چها
بروی نماز خجسته
که رئیس الروا
ت تمام شخص
بیب باقی باور
ت این میکند
که کرامات
دور میرفت
بید شیدا

و این
و این
و این

الى الله... ويرجع من العجى ولا ينطق عن الهوى... صلى الله عليه وسلم الفصل ما صله... على
 احد من عباده الذين اصطنع ونظم آن كتاب برباب ومانوده نقل سبند اللهم اعوذ بك من
 علم لا ينفع وقلب لا يخشع ودعاء لا يسمع ونفس لا تشبع اعوذ بك من شر هؤلاء
 الاربع الى الكتاب هو مشتمل على تعوذات كثيرة نافعة كنيت ابو عبد الله ونامش محمد
 بن سلام بن جعفر بن علي بن قاضي القضاة وشافعي و فقيه بود و در نسبت او قضائي گویند نسبت به
 بنی قضائیه قاضی مصر بود از ابو الحسن بن جعفر و ابو مسلم بن محمد بن احمد كاتب ابو محمد بن النحاس سماع
 و ابو حميد بن حنا بن العيص بن شاگرد او است و محمد بن ربكات السعيد و ابو سعيد عبد الجليل بن شاذلي
 نیز از ملائمه اویند و از قضائیه او در او شهرت است که نهایت مشهور است تاریخ است مختصر مشهور ترجم
 القضائي قریب پیچ و خا بد بود از سبب اخلت تا زمان خود بطریق اختصار در آن درج نموده و کتاب
 اخبار الشافعي و حجة شیرخ خود و کتاب ستور الحكم نیز تصنیف کرده و ابو بكر خطیب و ابو نصر بن ماکولا
 نیز تذکره کرده اند و در مصر در ماه ذی حجه سال چهارصد و پنجاه و چهار وفات یافت خطیب ابو جعفر عمر
 بن محمد بن فرج در مدح کتاب شهاب چند بیت خوب دارد و در نوشتگیه شود بدلی

شهاب السما وضياءها مستور عنا	اذا افلتت تواری النور
فانزع هديت الى شهاب نوره	منا لوق ابداله يتصوروا
يشق جواهر القلوب من العجى	ولطالما اشفرحت لهن صدق
فاذا ان فيه حديث محمد	خذي الصالح عليه يا تحرير
و ترجمه على القضاء الذی	جمع الشهاب فسعيه مشكور
و دیگر که نیز در همین بخش گفته و مراد بر صدق و راستی سفتی نظم کتاب کمال سبع الاقلید نوره	
هذا حكم ما نوره و بيان	تطلع من افق النبي محمد
بالف حديث بعد ما بيان	اذا المتاج في جوال النبی نوره
اشار بمصددين له الثقلان	صحيح ابن خزيمة كنيت ابو عبد الله
نامش محمد بن سحاق بن خزيمة است و در صحيح خود میگوید حدثنا عبد الوارث بن عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا ابی قال حدثنا حسين المعلم عن عبد الله بن ربیع ان عبد الله بن ربیع	

بسم الله الرحمن الرحيم

حدثنا ان...
 وكعتين ثم قال...
 ان كتابا...
 وتصنيف ابو محمد...
 عبد الحميد...
 اسلم عن ابو...
 حاجتك يا...
 الله عليه و...
 ان كتابا...
 لا يكن بغض...
 زيد بن اسلم...
 كيف ذاك...
 كتابا...
 والليمة لله...
 ثنا ابو عوانة...
 قال كنت اس...
 فقال قد برك...
 من حميد بن...
 زمان سبيل...
 عياض...
 السلي عن...
 اما علمت ان...
 و على ان...
 كلفت كل من الصبي و اذا البغضت حبيبت

حدثنا ان سواد الله صلى الله عليه وسلم صلى قبل المعز ركنين ثم قال عبدوا قبل المعز
 ركنين ثم قال في الثالثة لمن شاء ان يجيبها الناس سنة كتب المتقي لابن الجارود وروى
 ان كتابا كروا مستخرج من صحيح ابن خزيمة ليكن الكفاية ركنين بر اصول حاشيت وى وبنه متقى نام كروه
 وتصنيف ابو محمد عبد الله بن علي بن الجارود وروى عن متقى في ميكنه يد اخبرنا محمد بن عبد الله بن
 عبد الحمك ان عبد الله بن نافع حدثهم قال ثنا هشام بن عمار عن عيسى بن
 اسلم عن ابيه عن معاوية لما قدم المدينة حاجا جاءه عبد الله بن عمر فقال معاوية
 حاجتك يا ابا عبد الرحمن قال حاجتي عطاء المحجرين فاني رأيت رسول الله صلى
 الله عليه وسلم حين جاءه سبب لم يبدء بابل منهم كتاب الا وابل مرض وللبخاري
 ان كتابا بقدره جزو ست ورا آخر ان كتاب وقع ست قال الامام الحجة ابو عبد الله البخاري
 لا يكن بغضك تلقا حدثنا اسمعيل بن ابي مريم قال اخبرنا محمد بن جعفر قال ثنا
 زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر بن الخطاب قال لا يكن حبك كلفا ولا بغضك تلفا فقد
 كيف ذاك قال ذا صحبت لصاحبك التفت كتاب رفع اليدين للبخاري
 كتابا بحقه للنسائي وراحوال ابن هرود كتاب تفصيل اطلاق نيت كتاب عمل اليوم
 والليالي للنسائي ودين كتاب ورا بابل قرار قل هو الله احد ميكنه حد ثلثيه بن سعد
 ثنا ابو عوانة عن مهاجر بن الحسن عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم
 قال كنت اسير مع النبي صلى الله عليه وسلم فسمع رجلا يقول قل يا ايها الكافرون حتى خذها
 فقال قد بر هذا من المشرك ثم سورا فسمع آخر يقول قل هو الله احد فقال اما هذا فقد عفر له
 من حميدى ودين حميدى غير ان حميدى ست كصاحب الجمع بين الصبيحين ست ومقدم ست
 بزمان سيار ازان زبرا كه ارشيد بخاري ست وشاكر دسفين بن عبيد ست از فضيل بن
 عياض رستم بن خالد بن اذ علم كروه وراول سنخس ميكنه حد ثلثيه بن علي بن الربيع
 السلي عن عبد الله بن محمد بن عقييل بن ابي طالحة عن جابر بن عبد الله قال قال لي يا جابر
 اما علمت ان الله تعالى احيا اباك وقل له من قال احيى فاقول في سبيل الله متقى الاخر فقال جل
 وعلى الوفيضات انهم لا يرجعون كنييت او ابو بكر ونام وعباد الله بن الزبير ست وادع فر

كتاب

كتاب

كتاب

كتاب

عليه
 عوذ بك من
 هو لا
 ورا مش محمد
 زيد بن
 حاس سماع
 جليل بن
 مشهور تراجم
 منوره وكتاب
 خبر بن كوكلا
 ابو حاتم عمر

نوس
 رواه
 ناصد
 تحوير
 شكور
 زهر نوره
 محمد
 نور
 عبد الله
 لصد بن
 النوني

كلفت كلف الصبي واذا انقضت اجبت

الله صلى الله عليه وسلم لكل متفنته وفنته امتي المال شرح معاني الآثار للطحاوي
 كتاب يروي قال الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوي سألني بعض
 اصحابنا من اهل العلم ان اصنع لهم كتابا اذكرفيه الاثر المروية عن رسول الله صلى الله
 عليه وسلم الاحكام التي يتوهم اهل الاحاد والضعفة من اهل الاسلام ان بعضها ينقص
 بعضا لقلة علمهم بناسخها من منسوخها وما يجب العلم منها لما يشهد له من الكثرة
 الناطق والسنة المجتمعة عليها واجعل لذلك ابوابا اذكر في كل باب منها الناسخ من الحديث
 وتاويل لعلماء واحتجاج بعضهم على بعض واقامة الحجة لمن يصح عنده قوله منهم
 يصح به مثله من كتاب وسنة واجماع او تراجم او اقاويل الصحابة وا تابعيهم الى
 فطرت في ذلك ونحت بحثا استدلالا فاستخرجت منها ابوابا على النحو الذي سأل وجعلت
 ذلك كتابا اذكر في كل كتاب منها جنسا من الاجناس فاول ما ابتدأت بذكره من ذلك
 ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطهارات فمن ذلك باب الماء فيه نجاسة
 حدثنا محمد بن خزيمة بن راشد البصري قال ثنا حجاج بن منها قال اخبرنا احمد بن سلمة
 عن محمد بن اسحاق عن عبيد الله بن عبد الرحمن عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى
 الله عليه وسلم كان يتوضأ من بين رجلا فقيل يا رسول الله يلقى فيها الجيف والمخاض
 فقال ان الماء لا ينجس الا تمسه شئ من شئ هو ابى سلامة بن عبد الملك الا اذ من
 الحجة المصرية الطحاوي نيت وطحاوي ست زوهار مصر ازهر بن سعيد ايلي ديوش بن
 عبد الله بن محمد بن الحكم بن محمد بن نصر وجماعة كثر از شاگردان ابن سب سماع حديث دارود از دوي احمد
 بن القاسم شارب ابو بكر بقرى وطبراني ومحمد بن بكر بن مطروح ودكر محمد بنان روایت کرده اند در
 سال دوصد و شصت و نه پيدا شد مرد فقه و فقهه و عاقل بود در مصر رياست حنفية بوي تعلق داشت
 در اول شافعي بود از مرنه شاگرد امام شافعي تلمذ مسيب کرد در اثنای درس سجده اورا
 تفسير ببادت کرد و گفت که قسم بخدا از تو هیچ نخواهد شد اين کلمه بر دوي گران آمد و صحبت مرنی را
 ترک کرده بدرسن ابو جعفر احمد بن محمد بن حنفی انتقال نمود و سه سب بار کرد تا آنکه در فقه
 مهارت پيدا کرد و مختصرى القنيفت نامزد کرد و مختصر طحاوي گویند و بعد از تصنيف فن مختصر میگفت

معاني الآثار للطحاوي
 كتاب يروي قال الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوي سألني بعض اصحابنا من اهل العلم ان اصنع لهم كتابا اذكرفيه الاثر المروية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الاحكام التي يتوهم اهل الاحاد والضعفة من اهل الاسلام ان بعضها ينقص بعضا لقلة علمهم بناسخها من منسوخها وما يجب العلم منها لما يشهد له من الكثرة الناطق والسنة المجتمعة عليها واجعل لذلك ابوابا اذكر في كل باب منها الناسخ من الحديث وتاويل لعلماء واحتجاج بعضهم على بعض واقامة الحجة لمن يصح عنده قوله منهم يصح به مثله من كتاب وسنة واجماع او تراجم او اقاويل الصحابة وا تابعيهم الى فطرت في ذلك ونحت بحثا استدلالا فاستخرجت منها ابوابا على النحو الذي سأل وجعلت ذلك كتابا اذكر في كل كتاب منها جنسا من الاجناس فاول ما ابتدأت بذكره من ذلك ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطهارات فمن ذلك باب الماء فيه نجاسة حدثنا محمد بن خزيمة بن راشد البصري قال ثنا حجاج بن منها قال اخبرنا احمد بن سلمة عن محمد بن اسحاق عن عبيد الله بن عبد الرحمن عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ من بين رجلا فقيل يا رسول الله يلقى فيها الجيف والمخاض فقال ان الماء لا ينجس الا تمسه شئ من شئ هو ابى سلامة بن عبد الملك الا اذ من الحجة المصرية الطحاوي نيت وطحاوي ست زوهار مصر ازهر بن سعيد ايلي ديوش بن عبد الله بن محمد بن الحكم بن محمد بن نصر وجماعة كثر از شاگردان ابن سب سماع حديث دارود از دوي احمد بن القاسم شارب ابو بكر بقرى وطبراني ومحمد بن بكر بن مطروح ودكر محمد بنان روایت کرده اند در سال دوصد و شصت و نه پيدا شد مرد فقه و فقهه و عاقل بود در مصر رياست حنفية بوي تعلق داشت در اول شافعي بود از مرنه شاگرد امام شافعي تلمذ مسيب کرد در اثنای درس سجده اورا تفسير ببادت کرد و گفت که قسم بخدا از تو هیچ نخواهد شد اين کلمه بر دوي گران آمد و صحبت مرنی را ترک کرده بدرسن ابو جعفر احمد بن محمد بن حنفی انتقال نمود و سه سب بار کرد تا آنکه در فقه مهارت پيدا کرد و مختصرى القنيفت نامزد کرد و مختصر طحاوي گویند و بعد از تصنيف فن مختصر میگفت

كتاب يروي قال الامام الحافظ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامة الطحاوي سألني بعض اصحابنا من اهل العلم ان اصنع لهم كتابا اذكرفيه الاثر المروية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم الاحكام التي يتوهم اهل الاحاد والضعفة من اهل الاسلام ان بعضها ينقص بعضا لقلة علمهم بناسخها من منسوخها وما يجب العلم منها لما يشهد له من الكثرة الناطق والسنة المجتمعة عليها واجعل لذلك ابوابا اذكر في كل باب منها الناسخ من الحديث وتاويل لعلماء واحتجاج بعضهم على بعض واقامة الحجة لمن يصح عنده قوله منهم يصح به مثله من كتاب وسنة واجماع او تراجم او اقاويل الصحابة وا تابعيهم الى فطرت في ذلك ونحت بحثا استدلالا فاستخرجت منها ابوابا على النحو الذي سأل وجعلت ذلك كتابا اذكر في كل كتاب منها جنسا من الاجناس فاول ما ابتدأت بذكره من ذلك ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في الطهارات فمن ذلك باب الماء فيه نجاسة حدثنا محمد بن خزيمة بن راشد البصري قال ثنا حجاج بن منها قال اخبرنا احمد بن سلمة عن محمد بن اسحاق عن عبيد الله بن عبد الرحمن عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتوضأ من بين رجلا فقيل يا رسول الله يلقى فيها الجيف والمخاض فقال ان الماء لا ينجس الا تمسه شئ من شئ هو ابى سلامة بن عبد الملك الا اذ من الحجة المصرية الطحاوي نيت وطحاوي ست زوهار مصر ازهر بن سعيد ايلي ديوش بن عبد الله بن محمد بن الحكم بن محمد بن نصر وجماعة كثر از شاگردان ابن سب سماع حديث دارود از دوي احمد بن القاسم شارب ابو بكر بقرى وطبراني ومحمد بن بكر بن مطروح ودكر محمد بنان روایت کرده اند در سال دوصد و شصت و نه پيدا شد مرد فقه و فقهه و عاقل بود در مصر رياست حنفية بوي تعلق داشت در اول شافعي بود از مرنه شاگرد امام شافعي تلمذ مسيب کرد در اثنای درس سجده اورا تفسير ببادت کرد و گفت که قسم بخدا از تو هیچ نخواهد شد اين کلمه بر دوي گران آمد و صحبت مرنی را ترک کرده بدرسن ابو جعفر احمد بن محمد بن حنفی انتقال نمود و سه سب بار کرد تا آنکه در فقه مهارت پيدا کرد و مختصرى القنيفت نامزد کرد و مختصر طحاوي گویند و بعد از تصنيف فن مختصر میگفت

بود که در حلقه امام
 می و ذکری و ابوزر
 مسیری و امام احمد
 شد معجم ابن
 در اصادی و
 ابی العباس بن
 مصر و دمشق علما
 زنی صاحبی اند
 سید و پنج تن
 در غرور و نا افر
 بنوده اند خلیب
 بن محمد
 بن عیسی
 بیعکم بخیر
 الباقی بن قائم
 اسامه و ازهم
 دیگر مردم آن
 علی بن شاذان
 را و او را تو نیز
 است اما خطای
 است و بخیر دل
 عید بن القنفی
 ال قارلسی

که رحم الله ابا ابراهيم يعني المولى لوكان حيا كفر عن يمينه انتهي كات ب حروف گوید که این حکم بر مذہب
 مذهب است بر مذہب طحاوی زیرا که این قسم نزو حنفیه از قسم لغو است که کفارت در آن وجوب نمیشود
 بجلالت شافعی که نزد ایشان این قسم منعقد است و لغو است که بقصد بیعت اعتیاد بر زبان
 جاری گردد و باجماع طحاوی همیشه زاده نمیشود و عوام الناس سبب دیگر در وجه انتقال او از
 مذہب میان میکنند بجهت حال تصانیف معنیه در مذہب حنفی دارد و بر عزم خود در نصرت این مذہب
 سماعی جمیع تقدیم رسانیده و از تصانیف او وسعت علم او معلوم میشود و بعضی دیگر دارد و در هر
 و همچنین در احکام القرآن وفات او غره ذی القعدة سال کشته صد و سبست و یک است و چند
 ساله بود و بدو است که مختصر طحاوی و لالت کند که دی بجهت مذہب بود و بعضی تقلید مذہب حنفی
 نبود زیرا که در آن مختصر چیز نا اختیار کرده که مخالف مذہب بود حنفیه است رحمه الله تعالی علیه و الهذا ان
 در فقهای این مذہب که بعضی تقلید اند چندان شیوع پیدا نکرده و کفوی در طبقات الحنفی نوشته
 است که کتاب احکام القرآن او زیاده بر سبست و از تصانیف او شرح جامع کبیر و شرح جامع
 صغیر و کتاب الشرح و اوسط و کتاب السجلات و الوصایا و الفرائض و تاریخ سبست سبست کبیر
 و کتاب تنقیح ابی حنیفه و کتاب النوادر الفقیهیه و کتاب نوادر الحکایات و کتاب اختلاف
 الروایات علی مذہب الحنفیین نیز از دست و اند علم کتاب الماتین للصاحبونی این کتاب
 مشتمل است بر دو صد حدیث و دو صد حکایات و دو صد قطعه شعر که مناسب مصنفان هر حدیث آورده
 و نام صاحبونی و کنیت او ابو عثمان اسمعیل بن عبد الرحمن بن احمد بن اسمعیل بن ابراهیم بن
 عابد بن عامر صاحبونی است و او ساکن نیشاپور بود و در وعظ و تفسیر مهارت تمام داشت در سال
 صد و هشتاد و سه منول شده اند از ابراهیم بن احمد خراسانی و ابی سعید و عبد الله بن محمد رازی و ابی بکر
 مقری و ابی طاهر بن خرمی و ابی الحسین خفاف و عبد الرحمن بن ابی شریح و مردم آن طبقه اخذ
 نمود و از وی عبد الغزیز گنایه و طاهر بن الحسین صفراوی و ابی بکر بنیه و دیگر علما آن بسیار روایت
 حدیث نموده اند و آخر شاگردان او ابو عبد الله ذراوی است و بهیچ وجه در حق او چنین گفته است که
 اخبارنا امام المسلمین و شیخ الاسلام ابو عثمان الصابونی بعد از ان حکایت در آن آورده
 و علمای عصر او همه گواهی بکمال او در علم تفسیر و حفظ احادیث داده اند و متنا و سال متصل بر حفظ متناقل

کتاب تنقیح ابی حنیفه
 مختصر طحاوی
 در فقهای این مذہب
 در طبقات الحنفی
 در الوصایا و الفرائض
 در تاریخ سبست
 در کتاب السجلات
 در النوادر الفقیهیه
 در کتاب الحکایات
 در کتاب اختلاف الروایات
 در کتاب الماتین
 در کتاب الشرح و اوسط
 در کتاب السجلات
 در الوصایا و الفرائض
 در تاریخ سبست
 در کتاب السجلات
 در النوادر الفقیهیه
 در کتاب الحکایات
 در کتاب اختلاف الروایات
 در کتاب الماتین
 در کتاب الشرح و اوسط
 در کتاب السجلات
 در الوصایا و الفرائض
 در تاریخ سبست

کتاب الماتین للصاحبانی

در خطبه و امام است
 گردش کرد و فقه
 نموده و او را
 موافق و مخالف
 و در اعلام
 در تفسیر و در تفسیر
 گفتیم و هنوز
 غیر از تعلق
 خیلی بطریق
 همه وسعت
 که عقل خبر
 صاحبو بود
 اند که در
 چون انکه
 الذین
 تدارک
 گفت
 بگفته
 پشت
 در هر
 و در
 بر
 و در

و شریف خطبه و امامت نماز نیز در جامع نیشاپور تا بست سال می کرده و او را تصانیف بسیارست و در آن بسیار
 گردش کرده خصوصاً در نیشاپور و تهرات و حسن و شام و حجاز شریف و که بهستان بسیار تلاش نیل علم
 نموده و او را اعتقالی در دین و دینا غرت و جاه به کمال بخشید و او را از نیت شهر نیشاپور رسید و نیت و نزد
 موافق و مخالف مقبول بود و او را بی نظیر روزگار خود انگاشتند و مع هذا شهر بر منته بود و در مقابل مبتدیان
 و در اعلا سنت کوشش بسیار می نمود و در عبادت و طاعات نیز ضرب المثل نهان خود بود و در شهر سلما
 مدت دراز و عظم فرمود و چون از آن شهر کوچ کرد با مردم آنجا گفت که من از عرصه چند ماه نزد شما و عظم
 گفتیم و هنوز در تفسیر یک آیت گذرانیدم و از متعلقات آن فارغ نشدم و اگر تمام ساعت و شامی بودم
 غیر از متعلقات بیان آیت و دیگر چیز که مذکور میکردم مرا تم حروف گویند و شیخ تقی الدین ابن تیمیة
 خیلی بطریق تو اثر و شهرت به ثبوت پیوسته که زیاده بر یکسال در تفسیر سوره نوح گذرانیده سبحان الله
 همه وسعت علم در این است محمد بن عبد قائل بن خوک علیا علیه الصلوٰة و التحیة که است فرموده اند
 که عقل خیره میشود قصه ابن تیمیة را فیهی که مفسر ترین مورخان اسلام است و در تاریخ خود آورده با جمله
 صاحب بوقت خود از اعظم علمای بانیین بود و بدین ت او نیز دلالت بر کمال او میکند نوشته
 اند که روزی و عظمی گشت شخصی آورده بدست او کتابی داد که سسی است بر وس الملانی کشف المبلات
 چون کتاب را خواند هول و خوفی مستقامی عظم را فرمود که این آیه بخوان تا امان
 الذین مکروا ستمیا ان کفیف اعد بهم الارض الی آخر الایات و مناسب همین مضمون آیات دیگر
 تلاوت کنانید و مردم را نیز تحویف و تخذیر شدید فرمود این صحبت مددی تاثیر عظیم کرد و تغییر الحال
 گشت و در شکم او از زمان وقت دردی شدید پیدا شد و او را بخانه بردند و در هیچ علاج تلکسین نییافت
 بگفته اطباء در حاکم بردند و تا وقت مغرب حمام ماند اما در تسکین نییافت و از پشت بشکم و از شکم
 به پشت میگردد و فریاد میکرد تا بهفت روز بهین بود و بصیت او داد و دوا را بی احباب و صحبت اینها
 در بهین شدت درواشغال می نمود تا آنکه روز جمعه چهارم ماه محرم سال چهار صد و پانزده وفات یافت
 و وقت عصر نماز بر وی گذارده مدفون ساختند از بدشترت عمده در حق او خواب امام الحرمین است که
 بر دیت جناب سالت علیه الصلوٰة و السلام در مقام شرف شد و قبل ازین رو یاد از سبب فلاسفه
 و مغز اول سبب نظر کرده و دلایل هر طرف را با کورت دیده سر اسیر و حیران گشته بود در آن

که این حکم بر مذنب
 و در آن وجه بنید شود
 تا اعتقاد بر زبان
 و وجه انتقال او از
 در نصرت این مذنب
 و غنی دیگر دارد و در دست
 یک است مبتدا و چند
 عقلمند مذنب جنفی
 حکم علیه لهذا آن
 تا الحقیقی ندرشته
 مع کبیر و شرح جامع
 سسی بکمال کبیر
 باب اختلاف
 بونی این کتاب
 حدیث آورده
 تا ابراهیم بن
 در سال که
 رازی و آبی بکر
 آن طبقه اخذ
 بسیار رویت
 گفته است که
 میت دکانا در ده
 بر بطن انتقال

نام جناب سالت صلی الله علیه وسلم اور فرمودند کہ علیک با تحقیق الصابونی و ابو الحسن محمد بن محمد بن
داودی کہ از عمدہ محدثان است در تریب صابونی قطعہ دارد نوشته میشود

لهقی علیہ لیس منه بديل
ولیک علیہ الوحی والتنزیل
حزنا علیہ وللخوم عویل
ویل نولول ابن اسمعیل
ما ازلہ فی العالمین عدیل
تلہی وتشی والمخی تضلیل
فی الموت حتم والمقاء قلیل

ادای الامام الجبرائیل
بکت السماء والارض یوم وفاته
والشمس والقمر المیزان وحاکما
والارض خاشعة تبکی شجوها
ایں الامام الفردی اقربہ
لا یجد عنک منی الحیوة فانها
وتاهبین للموت قبل نزوله

کتاب المجاہدہ لدینوری کتابی است مشہور و در کتب قدیمہ از ان نقل بسیار آمدہ و نام
دینوری ابو بکر احمد بن مروانست در آن کتاب میگوید حدثنا اسماعیل بن اسحق قال حدثنا
حزبن حفص قال حدثنا حمز بن مہمون الانصاری قال حدثنا النضر بن انس قال
حدثنا انس بن مالک انه سأل رسول الله علیه وسلم فقال ^{صعظ} یلک من الشئ شفع له
یوم القيمة قال فاعل قال فاین اطلبک قال طلبنی اول ما تطلبنی عند الصراط فانک
وجبتک والا فانما عند المیزان فان وجدتني والا فانما عند حوض ولا اخطی هذا الثلاثة
المواضع انتهى درین حدیث بعضی علماء را اشتباہ میشود و میگویند کہ مرور بر صراط بعد از وزن اعمال
است و همچنین بعضی از حوض نیز در عشر موقوف است پس اول بر صراط طلب کردن و اگر در آنجا نیابت
باز بر حوض و نیز ان طلب کردن چه معنی دارد اگر امر بالعکس میشود مناسب بود و ثم حروف گوید
کہ مرور بر صراط و دفع جمیع است را میسر نخواہد شد بکنج فرج از موقوف فارغ رنشدہ بر صراط خواهند
گذشت و هنوز جمعی کثیر در موقوف گرفتار عطش و منتظر وزن اعمال خواهند بود و آنحضرت صلی الله
علیہ وسلم بجهت کمال شفقت نزد خواهند فرمود و جانتہ پیش قدمی امر و بر صراط خواهند گذشت
و چون ازین محکم فارغ خواهند شد باز بر سر نیزان برای سرانجام مهم وزن خواهند داشت
و در همان موقوف پیر برای تکلیف عطش است گاہ گاہ بر سر حوض نیز خواهند نشست برود

کتاب المجاہدہ لدینوری

و در نوشتار
خواہند شد
و آنچه فرمود
نزد تمام
کس
خواہند شد
ملا شریف
جانبی
سلطان
از و
للط
بان
و
من
لا
ک
و
د
ا

دور نشانی آید باینجا کار برد از آن خود مثل مرتضی علیه السلام و وجه تقدیر اینست فرموده باین بر بصر ط
خواهند است تا و پس مقدم و بعضی است را خواهد بود و درین بعضی وقت بعضی دیگر نه کل است را افلا شکار
و آنچه فرموده اند که اول مرتضی علیه السلام طلب کن بنابر آن است که قبل از شروع مرور بر صراط انحضرت
نزد تمام است خود که در توقف مجتمع خواهند بود و درین اعمال مشغول خواهند بود و محل آنحضرت هر
کس را معلوم خواهد بود و حاجت طلب تقدیر نخواهد بود و چون است متفرق خواهند شد و بعضی بر صراط
خواهند رسید و بعضی بر غیر آن متوقف و بعضی دیگر العطش گویند بر سر حوض آنوقت قوت
ملاش و طلب است پس اول صراط طلب باید کرد که مقصد ازین غنیت همان موضع است و اگر در آن
جایانند باز بر سرین ران باید جست و اگر در آنجا هم نباشند باز بر سر حوض باید دید و الله اعلم
سلاح المؤمن یقین فی الدین عقلانی است که مشهور باین الامام است و مقاصد آن کتاب
از ویانچه این معلوم توان کرد و بیگردد الحمد لله المنعم علی خلقه بحمیل الالهیه المحسن الیه
للطیف قد و جزیل عطائه الحق لمن امله حسن ظنه و رجائه الذی من علی عباده
بان فتح لهم بابا و امرهم بالداء و وعدهم بالاجابة وفق منهم من شاء بطرفه
و حکمته و للتعرض لنجات فضله و رحمة فهذا السبیل الیه و الهمم الطلب تکون
من علیه و الحمد من نعمه و واساله المزیل من فضله و کومه و انشهد ان
لا اله الا الله و هذا شریک الذی محیب الدعاء و کاشف الاسواء و انشهد ان
محمد عبدا و رسولا خاتم الانبیاء و مبلغ الامباء و صلی الله علیه و علی آله و صحبه
الانبیاء البررة و صلی الله علیه و آله فی القیمة مد خیرة و سلم تسلیا کثیرا و شرو مجدا و عظم
و کرم اما بعد فان اولی ما انصرف الی حفظ عنايتنا و الی الهتم و احق ما اهتدی
بالتوازی فی عنایب الظلم و انفع ما استندار به صنو النعم و امنع ما استندار به صنو
النقم ما کان لفضل الله تعالی ابواب الخیر مفتاحا و بنصر رسول الله صلی الله علیه و آله
للمؤمن سلاکا و ذلک التمجید و الثناء و التعجیب و الدعاء به امر الله تعالی فی کتابه
العلیم و فی ذلک رغبت رسول الکریم و الیه جنح المرسلون و الانبیاء و علی عیول الصالحین
و الاولیاء و ان احسن ما توخاه المؤمن الدعاء فی کل امر و نحو کاشف کل

خطب الله بها يحصل به مقتضو الداء مع بركة التماسي في الاقتداء له ويكون لفظه وسيلة
 لقبولها وهو ما جاء في كتاب الله وسنة رسوله وقد انكر الاثمة الاعراض عن الادعية
 السنية والعدول عن الكفاة انما رها السنية الخ تمام ركنيت ونسبت والواقع تقي الدين محمد بن
 تاج الدين محمد بن علي بن سهام بن راجي الدين سرياي بن ناصر بن اود العسقلاني الاصل المحرر
 المسكن بمرزبان الامام در شعبان سال شصت و هفتاد و هفت متولد شده و تعلم و قرأت قرآن
 و نوشتن كتب حديث و تفصيل السنن معتبره و اخراي متفقه راين علم شروع كرد و اكثر تلمذ او از وساطه
 سن در ابن الصوفيه فواید بسیار داشته و اين كتاب ايضاً سلاح المؤمنين مروج و مشهور است
 و كتب ديگر نيز دارد از انجمنه كتاب الا بقاء و كتابا به القرآن در ربيع الاول سال مئتين و هجده
 پنج و فوات اوست گویند فاته مرد رحمه الله از حجت بول نيکتابان است که در زمان مصنفش اشتباه
 عظيم پيدا کرد و علمای اجل آن را پسند فرمودند و زميني که از عمده محدثين آن زمان بود و اختصار
 فرموده که اگر دست بخند و چند نسخه از ان داشت و شهاب الدين فريابي نيز او را مختصر نموده و اين مختصر
 بهر از مختصر زميني است زيرا که مقاصد کليات استوفی است احاديث الحنفی الحسن بن عبد الله
 الرازي فواید تمام را زني نام را زني ابو القاسم تمام بن محمد ابی الحسين بن جعفر بن الحسين
 المحلی الرازي ثم الدمشقي است در آن کتاب ميگويد اخبرنا خيثمة بن سليمان قال حدثنا محمد
 بن عيسى قال حدثنا سفين بن عيينة قال حدثنا عبد الله بن ابي بكر عن خلاص بن السائب
 بن خلاص عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تاذي خير دليل فامروني ايجد ائمة
 ان يرفعوا اصواتهم ولا يلهوا لي تولد تمام مذکور در سال شصت و هجده است و پدرش ابو
 الحسين محمد بن زحافا حديث بود و او از پدر خود روايت حديث و از غنيمت بن سليمان طرابلسي احمد
 بن هذيل قاضي حسن بروج صفاي و ابو سميون بن يوسف و ديگر علمای بخارا اخذ انعيم نموده
 و ابو الحسن که داني و ابو علي الهروي و عبد العزيز بن احمد کتاني و احمد بن عبد الرحمن بن عيسى و ديگر
 محدثان مذهب ازوي نقل کرده اند و اول اجل حديثش بود و در معرفت رجال بهارت تمام ثبت
 و در حفظ حديث جميع خيرات و محاسن همزبان مثل زمان خود بود و فوات او در ستم محرم سال چهار
 صد و چهارده اتفاق افتاده و در حديث شامي بن اعظم از و نگذشته مستند العبد العبد

الحافظ في الرضا

في القضاة

في القضاة

نام عدلی بن محمد
 خوانند لیکن
 سمر و سیاه
 اوست چنانچه
 بن که الح
 پیشوای
 شد و ما
 خطاط و
 و حلب
 و حفظه
 نه شانه
 که چو
 الص
 و تقو
 بخارا
 است
 که
 با
 و

اوحازة عاطل الابه حليا، واين قطع است وما العلم الا في كتاب وسنة
 وما الجهل الا في كلام ومنطق وما الخير الا في نكاح وحبسية
 وما الشر الا من كلام ومنطق، راقم حرف كريد كلام ومنطق در بيت اول
 بمعنى برود علم شهرت ودر بيت ثانی بمعنی لغوی ودر میان راد ورم منطق سبأ لغه تمام است خصوصا
 چون در مصر در زمان اوشیخ انعم بپارشد او در مقابل آن مردم بچو شدیدا اختیار می نمود
 از کلام ورنیاب بر کف نطق طبع سماع نقل نقد قال ومن الامور المنکر علیهم والمنکر المعروف
 لدیهم + تدرسهم تعلم الفضول وشناعلهم + بالمعقول عن المنقول في اكلان جهل + على
 علم المنطق واعتقادهم ان من لا يحسنه لا يحسن ان ينطق فليت شعرك هل قرا
 الشافعي وملك وهو اضاء لابي حنيفة المسالك او هل اعلمه احمد بن حنبل او كان
 الشوك على تعلم قد اقبل وهل استعان به اياهم في ذكراته او بلغ به عمر وما بلغ من
 ذهائ او تدرس به نفس وسميان ولولا لما افصح به احد هكاهذا ان ترى عقول
 القوم كليله اذ لم تشهد على سنة افترى فظنهم عليله اذ لم تكرر في اجنبه كلام
 اشرف من ان تقيد في سجنه اشرف من ان يستحوذ عليها طارق جنبه بالله لقد اغتر
 القوم في كمال يعنيدهم واطهر ولا افتقار الى ما لا يغنيهم بل يتبعهم مع الملائك
 ويعنيسهم والشيطان بعد هم ويكيدهم اما انه كان احاد من اهل العلم ينظرون
 فيه غير مجاهرين ويطالعونه لا متظاهرين لان اقل آفاته ان يكون شغل بما لا يعنى
 الا انسان واظهار تخرج الى ما اغنى عنه الرب اللذان واما هؤلاء فقد جعلوا
 من اكبر المهمات واتخذوا عدا للشراب المستلهم يكثر في فيه الاوضاع
 وينفي كل واحد منهم في تحصيله العمر المضاع ويحرم ما سمعوا قول داء الهدى
 لمن امة حين راى قد كتب التوراة في لوح وضه + فعض في قل للمحافظة الواعي لو
 كان من حيا ما وسع الا انباي فلم يوسع عذرا في كتاب لذي جاكبه من نور
 فما طنك بما وضعه الخيطون في ظلام الشك وافتروا فيه كنبا وزورا + فيا الله
 للعقول الخرف عرفت في بخار ضلال الفلاسفة الخ واز تصانيف اربعين تباينة

الاسناد است مختصرا
 واربعةين تباينات الا
 بيت خذها احتاجا
 في اول وقعت
 وتلوا وراحت
 ومثله بعد عشر
 واز تصانيف اربعة
 تصانيف اوتاميات
 واما بسنن اديو مجاب
 من شوال وكتاب
 واتباع اعقاب الصلوة
 سبأ دارو كثر
 على بغدادى است
 ايشان علم حديث
 ودينى وديكر حدثا
 انباى روزگار خود
 صدوى دنه وفات
 بن محمد بن السلف
 بن احمد الشيرازى
 بن محمد خطيبنا بوسط
 عن بن محمد بن عبد الله
 في الدنيا اهل المع
 وكر از اذافر مين

الاسناد مست و مختصر این اربعین است که در اربعین صغیری گویند و اربعین بواقعات عوالمی است و اربعین تسامیات الاسناد و الامثال است و هرگاه از تصنیف این اربعین فارغ شد اینچنین بیت نظم کرد بیت خذها اتحاد ابد الامحیة فاول وقعت فيه مرافقة وقلوة وراحت فيه مصافحة ومثله بعد عشرین موافقة وافقت شاعیة الاسناد فی العدد لاحمد بن شعیب قائل السداد لمسلم حافظ الالفاظ والسند للمتذکر من ابی علی حقا که رد	و از تصانیف او حدیث دیگر است که در امانت تسامیاتی فی الواقعات و ابدال العلایع گویند و نیز از تصانیف او تسامیات مطلقه است و اربعین جللیته فی احکام النبوی است و اربعین دیگر است در جمیع و مجالس بغدادیه و مجالس مشقیه و کشف المعطی فی تبیین الصلوة الوسطی است و کتاب فضل الصوم است من شوال و کتاب فضل الحیل و کتاب التمسک و الاعتباط بثواب من تقدم من الافراط و کتاب الذکر و التبیح اعتبار الصلوة و کتاب کرار و ارجح النبی زاد لاده و کلامه و غیر ازین مذکور است نیز تصانیف بسیار دارد و کتاب کرامات و لمایة الخصال نام و نسب و ابو محمد حسن بن محمد بن حسن بن علی بغدادی است در سال ستم صد و پنجاه و دو متولد شده و از ابو بکر و راق و ابو بکر بن شاذان و طبقة ایشان علم حدیث فرا گرفته خطیب بغدادی و ابو محمد بن طبری و جعفر بن احمد سراج و علی بن عبد الواحد و بنوی و دیگر محدثان عمده از وی روایت دارند و نزد همگان ثقة و معتبر بود و در حفظ حدیث سلیقه انبای روزگار خود بود و او را مسندیت بر جمیعین بسیکن با تمام رسیده در جادهی الادبی تند چها صدوی و نه وفات او است حافظ ذہبی در تاریخ خود میگوید آخبرنا جعفر بن منیر قال حدثنا الحافظ احمد بن محمد بنی السلف قال حدثنا ابو سعید محمد بن عبد الملك بن اسد قال اخبرنا ابو محمد الحلال قال حدثني علي بن احمد الخسري الحافظ من حفظه قال حدثنا عبد الله بن عثمان الواسطي قال سمعت ابا القاسم بن ابي بن محمد خطيبنا بواسطه يقول سمعت ابا عثمان النازني يقول حدثنا سيوفيه عن ابي عمار بن احمد عن حماد بن عبد الله الهذلي عن ابي الحسن عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل المعروف في الدنيا اهل المعروف في الآخرة و اهل المنكر في الدنيا هم اهل المنكر في الآخرة خبرنا ابن نجيد عن ابي اذنا فرمين و شيخ صوفيه در وقت خود بود و در زهد و عبادت طاق و در علم اسناد و در خبر
---	---

اف كتاب وسنة
فكم كوت بحسنة
للمام و منطق در بیت اول
ق سبالغة تام است خصصا
ريد اختيار بينه وبين
يه و النكر المعروف
ل في ابا بکر و احمد
بیت شعر هل قراءه
د بن حنبل او كان
فخ به عمر و ما بلغ من
لا بان اترى عقول
كم في اجنسه كلا
خبرنا لله لقد اعرف
يتبعهم مع الشا
ت اهل العلم ينظرون
يكون شغل بال لا يعنه
لا فقد جعلوا
ون فيه الاوضاع
حو اقول في الهد
الحافظ الواعي لو
جامع به هو نور
يكا و زودا و فيا لله
يف اربعين تباينة

كتاب الاموال

خبرنا ابن نجيد

مشهور و شایسته آفاق در اول پنج و سیصد و هشتاد و نه سال بعد از انوار کبری قال حدثنا ابو عاصم
 الضحاك بن محمد البقیل عن الناذری قال حدثني قرة بن عبد الرحمن عن ابن شهاب عن ابی سلمة
 عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الي اهل العباد انما ونبش ابو عمر و اسيل
 بن نجيد بن احمد بن يوسف بن خالد سلمی بن شاپوری است شیخ نعم خود در تصوف و عبادت معاملة از
 اباء و اخوان و آل سیرات یافته بود همه را در راه و علم و شایخ نخرج فرموده صحبت جنید ابو عثمان
 حمیری و دیگر بزرگان در یافته و از ابی اسیم بن ابی طالب عبد الله بن احمد بن حنبل و محمد ابی یزید
 و ابو سلمه کجی حدیث را فر گرفته و نه او ابو عبد الرحمن سلمی که شیخ الصدوق است و ابو عبد الله عالم دیگر
 بزرگان علم و اندیشه فیض باطن و ظاهر نموده اند و او در عصر خود شمر از افتاد و ابدال می یافتند
 نود و سه ساله بود که در سال سه صد و شصت و پنج وفات یافت و از مناقب جلیله او است که شیخ ابو عثمان
 حمیری را حاضر ضروری در بعضی لغو جهاد برای اعانت مجاهدین و پیش آمد هر چند سعی و تلاش نمود و از
 ابنای وقت بیخ حاصل نشد روزی در عین مجلس کجاست آنکه این عمل خیر از دست او بر می افتاد
 شد و گریه آغاز نهاد ابو عمر بن نجید چون حال بنینوال دید و دو کسیم برانزد و نه ار درم در خلوت شیخ از
 خانه خود آورد و در پای شیخ انداخت شیخ خوش حال شد و بر سر مجلس بحضور مردم انبعل خیر او را انهم
 فرمود و گفت که یاران خوشوقت باشند که ابو عمر از طرف منم شما این بار بر پشت که من امید دارم که در راه
 انبعل امر اتبالیه قرب آبی باد و دهند این نجید و ران مجلس حاضر بود دید که عمل من ظاهر شد بے محایا
 ریخت و گفت ای حضرت شیخ من انیال از مادر خود زودیده آورده بودم حالا او را رسانیدید پس این
 در خدا چه قسم مقبول خواهد شد امید دارم که آنهمه مال برین رو فرمایند که مادر خود را برسانم و ازین
 دارم شیخ بجز دشمنیدن انقصه مال را باز گردانید و او بدو شصت بر دهن چون هنگام شب شد و مردم
 از نزد شیخ متفرق شدند آنهمه مال را باز آورد و نزد شیخ عرض کرد که این را پوشیده بهستان برسان
 و هرگز نام من نزد شیخ ابو عثمان را گریه نکنم و فرمود که آفرین باد بر بهت تو و از کلام ابن نجید
 است که گفته است هر حال که رسالت کرد شود اگر حال بزرگ باشد چون تمیجه علم باشد ضرر او بر صاحب
 حال بیشتر از نفع او میباشد و مرا و گفت است که صفای مقام عبودیت و تقوی است امید که افعال خود
 را همه را با او قال خود را همه دعوی انگار و نیز گفته است که چون بخواه از دال جابه خود نزد خلق آسان

شود اعراض او از دنیا
 جوان مردم ملاست
 خواهد بود و خبر او
 اول آن خبر است
 بن عرقه و بن ابی
 و الرسول بعد از
 و اصحاب با اصحاب
 ابو بکر و الزبیری
 قالت لم یلقوا
 بابن الساک از
 انفس تحصیل علم
 کبریا بقوم او
 الا بعض الیوم
 همراه جنازه
 بن معروف
 بن سری
 عبد الله
 کان حدیثا
 فادعی الله
 سینه فاخ
 فقر قوامیر
 ان نتیجه
 عباد او

نظر

لقطوف فتقول اني احب ان يحنى ولم يحنى قط حتى يصح عندي قد انما وطبنا ان اشتد رشوقى ما ظلم
 بذكره فان است فرما من يحنى لقربا ويبدو فافنى ثم لحيه له به وسعدنى حتى الذواطر با قال قلت
 لها يا جارية اتقنين المد مثل هذا المكان تكلمين بهذا الكلام فالتفتت الى وقال لي يا جنيده
 ولولا التقى شروا به ايجر طيبا لو سن به ان التقى شروا به كما ترى عن
 وطنى به افر من وجدى به به فحبه يمينى به ثم قالت قطوف بالبيت ام رب البيت فقلت
 اطوف بالبيت فرفعت الى اسما وقالت سبحانك سبحانك يا عظيم شيتك فى خلقك خلق
 كالا حجار ثم اشارت تقول **طوفون** بالا حجار ينفون قربة به اليك هم قسي قلوبا من الصخر
 وذا هو فلم يدروا من البيت من هم به ودوا عمل القرب فى باطن الفكر فلما اخلصوا فى الودعات
 صفا قصر به وقامت صفات الود الحق بالذبح قال بجنيده فغشى على من قولها فلما انفتحت لم ارها
 الا امتساح بالاربعين المتابع بشرط الساع تصيف شيخ ابن حجر روى ان ارجل شيخ روى
 آتيا من وده سند شيخ منتهى بصاحب العجدة ليس روى آتيا من صحابه نيز جيل سر انداز حمله اخفا
 عشرة مبشر اندو بعد از روى حديث شعري مناسب ان نيز انكوى عما يد جينا نچه بعد روى حديث
 ان الناس لم يوتوا شيئا بعد الكثرة الا خلاص مثل العافية والنجديت دوم است از ان چهل حديث
 ابن قطوف را اشارت نموده **س** امر ان لم يوت امر وعاقبل به مثلها فى دارنا العافية به من ستر
 القدر تعا كاشهات الا خلاص العافية وبعد از حديث سوئم كه انما الاعمال بالنيات است انقطعة
 انما الاعمال بالنيات فى كل امر كنت فرصته فان خير او اقل الخيروان به لم تطفه خیرت نية وبعد از
 حديث چهارم كه من اسراء سلمة صلوته كثرته فنجس ظهوره وركوعها وشووها است اين قطعه نشاد
 كرده **س** الحسن التطهير فخر قاتا به طيبنا فى جميع الركعات به فهو كفارة ما قدمته به صغير الذنوب
 احسان به وبعد از حديث پنجم كه من عن النبي قما است ميگويد **س** اذ رست تشر به فاقعد تقر
 تشبه بصوت اهل الجاهز به وقد صحوا اشبه قاتا ولكن لبيان الجاهز به وبعد از حديث ششم كه حديث
 ضام بن ثعلبة است اين قطعه است **س** واطيب على سبيل الصبيحة فكتب به احبار ورضى الله عنك
 وزيح به فان ما قصرت على الفرائض فليكن به من غير زبد فى الذواقل **س** وبعد از حديث هفتم كه حديث
 بشاره مغرور است بجنبه ميگويد **س** لقد بشر الهادى من الصحب مرة به بجنات عدن بكونهم

الامتساح بالاربعين

ما بين سنته
 انك يا كاتبة الله
 اسم بن
 يا غندى
 بنيد است
 حديث نموده
 كه در آخر آرد
 به بشارت ميگويد
 فضل على
 دينا عن
 ورجوت
 حفظ
 من
 شيخنا من
 به اسامع نشر
 بده الحديث
 بصيرت
 الفكر
 عن ابي
 بعد صلى الله
 بن سنته
 بن احمد المؤيد
 بن بصير قال
 ت فاذا جازت

از همان روز یقین کردیم که این شخص شدت و کسی بادی را بر بخوابد کرد و سبب تصنیف این
جامع صحیح اور چنین شد که روزی در مجلس سخن را بهویض حاضر بود پاران اسحق بن را بهویض گفتند
که اگر کسی توفیق یابد مختصری در سنن جمع نماید بر احادیث صحیح که بدرجه اعلای صحت رسیدند کتفا
کنند چو خوب باشد که عمل کنندگان بے دغدغه و بیم راحت بجهت هدین بدان عمل نمایند این سخن در اول
بخاری جا کرد و از همان وقت تصنیف اینجامع بخاطرش افتاد و از جمله شش که حدیث که نزد او
موجود بود انتخاب شروع کرد و آنچه بسیار صحیح بود بر همان اکتفا نمود و بعضی احادیث صحیح که هم باین
درجه رسیده اند ترک هم کرده بخوف تطویل یا بوجوه دیگر و برای نوشتن هر حدیث غسل بجای آورد
و در رکعت میگذارد و در هر عرصه شانزده سال از انتخاب این احادیث فارغ گردید همچون خواست که آن
احادیث را بر بنامین آن تطبیق دهد و این را در عرف محدثین ترجمه گویند در مدینه متوفی باین
قبر مبارک و منبر اظهر الشرف علیه صلوات الله العالی الاکبر این هم را سرانجام داد و در وقت نوشتن
هر ترجمه شغلی ادا میدنمود با جمله بحسن نیت او اینجامع بآن حد مقبول افتاد که در حیات او این کتاب را
ملک و اسطر از وی نمود و هرگز کسی شنیدند که آخر همه فزری است و بالفعل بجهت علوم و سناد و دایت او هم
گفته اند و از نوادیر بخاری است که سیف من مامید دارم که مراد از حساب از غیبت کسی نپرسند که هیچ
کس را غیبت نکرده ام و این نوع و تقف بسیار عجیب است و او را بر بنام صالحین ابتلا می و مختصر در
پیش آمد که خالد بن احمد ذیلی امیر بخارا و او را تکلیف داد که بجا ندهد پاران مرا جامع و تاریخ و دیگر
خود در سنن گفته باشد بخاری گفت که این علم حدیث است این را دلیل منی کنم اگر ترا عرض باشد
سپران خود را در مجلس بفرست تا بدست تو طلبه دیگر تحصیل نمایند امیر گفت اگر چنین است پس باید که
وقت حضور سپران من کسی را از دیگر طلبه بآزمای و جواب و چو بداران من سواد استاده باشند
نخوت من متبرک نیکند که در مجلسی که سپران من باشند هر رکاف و حالک پهل نشین ایشان باشد
بخاری این اسم قبول داشت گفت که این علم میراث پیغمبر است تمام است در آن شریک است خاص
یکس نیست و باین گفت و شنید امیر مذکور از بخاری دل گران کرد و در وقت در خاطر طسرفین
روز بروز ترزاید و دست تا آنکه امیر مذکور این بے الورق و دیگر علما ظاهر آن وقت را با خود رسیق متنا
در مذہب بخاری و در اجتهاد و اطنح و تخطیه آغاز نهاده محضری در دست ساخته بخاری را از بخارا

و آمد در جناب اقدس و عاف سو که بار خدا یا این مردم را مبتلا کن بچیزی که مرا می خوانند که برسانند کم
 از یکماه گذشته بود که خالد بن احمد معزول شد و حکم خلیفه رسید و او را بر بنو سوار کرده نشیند و بنیامید و آخر
 حال او بکمال تنهایی انجامید چنانچه در تواریخ معروف و مسطورست و حرث بن ابی وقار را رسوای
 و مضیحت عظیم در ناسوس رسید و یکی دیگر را از علماء آنوقت که درین امر شریک نشد بود اذنت اولاد و
 و بخاری رحمه الله درین غریب و اولایه پیشا پور رفت و از آنجا بمحبت ناموفقت امیر آنجا برگشت
 آخر بخاری که در هر دو فرسنگ از سمرقند وفات یافت شب نشین که لیلۃ الفطر بود وقت نماز
 عشاء روز عید غوغا شوال بعد از نماز ظهر در سال و صد و پنجاه و شش مدفن نش ساختند و شصت
 و دو سال عمر او بود چنانچه گفته اند و لد فی صدیق و عاش حمید اومات فی نور عبد الواحد طوسی که یکی
 از اکابر و صلحا آنعهد بود و جناب سالت مآب را علیه الصلوٰه و التحیة بخواب دید که آنجناب با جماعه
 اصحاب بر سر استیاده اند عبد الواحد سنت سلام بجا آورده معروض دارد که یا رسول
 الله سبب تظاریعت فرمودند انتظار آمدن محمد بن اسمعیل بخاری میکشم عبد الواحد گفت چند
 روز نگذشته بود که خبر وفات بخاری شنیدم چون از وقت وفات او تقشیر کردم همان ساعت بود
 که من آنجناب را در آن خواب دیده بودم و خداوند جامع صحیح در اوقات شدت و خوف و دشمنی
 بجاج مرض و غلو قحط و دیگر بلاهای تریاق محرب است و این کتاب را در منامات بسیار آنجناب نسبت بخود
 فرموده اند از آنجمله آنکه محمد بن مروزی در میان رکن و مقام خوابیده بود آنجناب را بخواب دید
 که میفرمایند که ای ابو زید تا کجا کتابت یافته را در سر خواهی گفت چرا کتاب مرا در نگیوی محمد بن احمد
 سر سیم شده عرض کرد که یا رسول الله قربانت شوم کتاب شما که ام است فرمودند جامع محمد بن
 اسمعیل و نام الحارث بن نیشل این نام منقول است شخصی تواریخ ولادت و وفات و سنین عمر او را
 چنین بنویسم آورده کان البخاری حافظ او محمد بن اجماع الصحیح الکمال التخریج بمیلاده صدق و دت
 عمره هفتاد و هفت و تقصوفی نور بود و بخاری نیز گاه گاه میل بنظم بود این قطعه را سبک در طبقات
 کبری نسبت بوی کرده است اعظم فی الفروع فضل کرم و نفسی ان کیون متبک بفتنه تهم حکم صحیح
 رایت من غیر سقم و ذمیت نفس الطحیة فتنه به و اثیر الدین ابو حیان در مدح بخاری و جامع او میگوید
 اسامع اخبار الرسول لک البشری لقد سئدت فی الدنیا و فزت فی الاخری

سبب تصنیف این
عق بن را مویسته گفتند
ت رسیدند گفتا
این سخن در در
همه حدیث که نزد او
است صحیح که هم باین
عقل بجای می آید و
چون خواست که آن
مدینه منوره فبا بین
در وقت نوشیدن
و این کتاب را
در روایت او
می نویسند که می
لای دست خود در
ع و تاریخ و دیگر
را از عرض باشد
است پس باید که
ستاده باشند
ایشان باشد
یک است خاص
طره رفین
در نسین
را از بخار
میرزا که در فکر است

نمای عالی حضرت

۶۲
فتاویٰ حاجہ مباری
ولد فی صدقہ و حاشی
حبیبہ اومات فی شہر

میرزا محمد حسن



باعتبار ادیم اسما، اصح من کتاب مسلم و جامع از خار به نیز همین نیست و دلیل ایشان اینست که شرط
 مسلم است که صحیح خود یعنی نویسنده هر حدیثی را که لا اقلن و تابعی گفته آنرا از دو اصحابی روایت کرده باشد
 و کمالاتی صحیح الطبعات من تبع التابعین من شخص و ستم تا آنکه بری منتفی شود و در ادوات و او انکشاف
 عدالت ندارد بلکه بشر الطبعات را رعایت میفرماید و انقدر ضعیفتر از بخاری نیست و رقم حرف گوید
 که علمای دین بشرط بحث کرده اند زیرا که حدیث انما الاعمال بالنیات بخلاف این شرط است و در صحیح مسلم
 موجود است از حضرت عمر رضی الله عنه که جمیع دوجه در روایات و از حضرت عمر رضی الله عنه روایت
 آن نگرفته مگر علقمه آری از علقمه فرقی و بشعاب بیار و داده معارج جواب داده اند که این حدیث
 را بقصد تبرک و ترمین آورده است و هم بجهت شهرت طرق آن و ثبوت صحیح آن بشرط خود را در آن
 مراعات ننموده علاوه آن که این شرط در آن حدیث موجود است که در صحیح او مذکور نباشد زیرا که از
 صحابه حضرت عائشه و ابوبکر و غیره آنرا روایت کرده اند ازین هر دو تابعین بسیار روایت کرده باجماع
 این صحیح را از آنکه حدیث صحیح خود انتخاب نموده شروع و احتیاط در آن بجای آورده و از عجز مسلم
 آن است که گاهی در حدیث خود کسی را غیبت کند و کسی را زده و کسی را شتم کرده و در معرفت صحیح از تقسیم
 حدیث او مقدم بود بر جمیع اهل عصر خود بلکه بخاری هم در بعض امور مرجوح و مفصل است تفصیل این احوال
 آنکه بخاری را در امل شام غلطی افتد مثلاً کسی را گاهی بکفایت مذکور میکنند و گاهی بنام وی بنماید
 که دو کس باشند زیرا که روایت او از اکثر اهل شام بطریق منادات کتب است نه بطریق شفاهی بخلاف
 مسلم که او را در هیچ جا غلطی افتد و نیز بخاری را در بعض احادیث بسبب تقدیم و تأخیر حذف و
 بعضی الفاظ تعقید متبون روداده اگر چه بر اجابت روایات دیگر که هم درین صحیح آورده آن تعقید
 منحل می شود بخلاف مسلم که وی الفاظ را بنوعی سوق نموده و از رجالی آورده که اصلاً در نسخ آن
 واقع نیست و مسلم را در این صحیح مواعظت دیگر هم هست بسیار فنی از آنجمله کتاب السند الکبیر علی
 الرجال و کتاب الاسماء و الکنى و کتاب العلل و کتاب الوجدان و کتاب حدیث عمر بن شعیب و کتاب
 مشایخ ناک و کتاب مشایخ الثوری و کتاب اوامام المحدثین و کتاب الطبقات ابو حاتم و از وی که از اجله
 محدثین است مسلم را بخواب دید و از حال او پرسید مسلم گفت که بن حنفی حجت را مساج گردانیده
 است زیرا که بخوابم می باشد و ابوعبیده را بعد از وفاتش شخصی لقب بخواب دید و پرسید

نیز از کتاب بخاری و از کتاب مسلم

باعتبار ادیم اسما، اصح من کتاب مسلم و جامع از خار به نیز همین نیست و دلیل ایشان اینست که شرط
 مسلم است که صحیح خود یعنی نویسنده هر حدیثی را که لا اقلن و تابعی گفته آنرا از دو اصحابی روایت کرده باشد
 و کمالاتی صحیح الطبعات من تبع التابعین من شخص و ستم تا آنکه بری منتفی شود و در ادوات و او انکشاف
 عدالت ندارد بلکه بشر الطبعات را رعایت میفرماید و انقدر ضعیفتر از بخاری نیست و رقم حرف گوید
 که علمای دین بشرط بحث کرده اند زیرا که حدیث انما الاعمال بالنیات بخلاف این شرط است و در صحیح مسلم
 موجود است از حضرت عمر رضی الله عنه که جمیع دوجه در روایات و از حضرت عمر رضی الله عنه روایت
 آن نگرفته مگر علقمه آری از علقمه فرقی و بشعاب بیار و داده معارج جواب داده اند که این حدیث
 را بقصد تبرک و ترمین آورده است و هم بجهت شهرت طرق آن و ثبوت صحیح آن بشرط خود را در آن
 مراعات ننموده علاوه آن که این شرط در آن حدیث موجود است که در صحیح او مذکور نباشد زیرا که از
 صحابه حضرت عائشه و ابوبکر و غیره آنرا روایت کرده اند ازین هر دو تابعین بسیار روایت کرده باجماع
 این صحیح را از آنکه حدیث صحیح خود انتخاب نموده شروع و احتیاط در آن بجای آورده و از عجز مسلم
 آن است که گاهی در حدیث خود کسی را غیبت کند و کسی را زده و کسی را شتم کرده و در معرفت صحیح از تقسیم
 حدیث او مقدم بود بر جمیع اهل عصر خود بلکه بخاری هم در بعض امور مرجوح و مفصل است تفصیل این احوال
 آنکه بخاری را در امل شام غلطی افتد مثلاً کسی را گاهی بکفایت مذکور میکنند و گاهی بنام وی بنماید
 که دو کس باشند زیرا که روایت او از اکثر اهل شام بطریق منادات کتب است نه بطریق شفاهی بخلاف
 مسلم که او را در هیچ جا غلطی افتد و نیز بخاری را در بعض احادیث بسبب تقدیم و تأخیر حذف و
 بعضی الفاظ تعقید متبون روداده اگر چه بر اجابت روایات دیگر که هم درین صحیح آورده آن تعقید
 منحل می شود بخلاف مسلم که وی الفاظ را بنوعی سوق نموده و از رجالی آورده که اصلاً در نسخ آن
 واقع نیست و مسلم را در این صحیح مواعظت دیگر هم هست بسیار فنی از آنجمله کتاب السند الکبیر علی
 الرجال و کتاب الاسماء و الکنى و کتاب العلل و کتاب الوجدان و کتاب حدیث عمر بن شعیب و کتاب
 مشایخ ناک و کتاب مشایخ الثوری و کتاب اوامام المحدثین و کتاب الطبقات ابو حاتم و از وی که از اجله
 محدثین است مسلم را بخواب دید و از حال او پرسید مسلم گفت که بن حنفی حجت را مساج گردانیده
 است زیرا که بخوابم می باشد و ابوعبیده را بعد از وفاتش شخصی لقب بخواب دید و پرسید

تولد امام حسین
وفات او و کشته شدن
قصه سبب وفات

سنة داود

تولد امام حسین
وفات او و کشته شدن
قصه سبب وفات

که بکدام چیز نجات یافتی گفت بسبب این خبری که در دست من است آن خبری بود از صحیح مسلم تو را سلم
در سال دصد و دویست و بعضی گفته اند که در شصت و چهار و بعضی گفته اند که در شش و دین لایق در مکه سه
جامع الاصول همین را اختیار نموده و اصل علم وفات او با اجام شام یکشنبه و دفن او در روز دوشنبه
بیست و پنجم رجب سال دصد و شصت و یک و سبب وفات او نیز غرض است دارد گویند در مجلسی که
حدیث او را از حدیثی پرسیدند او آن حدیث را اثناخت بمنزل خود آمد و یک سید خرم از او گفتند
در کتابهای خود آن حدیث را تحسین کرد و یگان یگان خبر را بطریق نقل از سید بر سید شست و میخورد
تا آنکه حدیث یافته شد و خرم تمام گشت در غمزه فکر علیک و در اشعوری مانند این کثرت اکل سبب شد
او شد حافظه عبدالرحمان بن علی الرمیج یمنه شافعی گفته است تبارع قوم فی البخاری و سلم که شی
وقالوا ای ذین تقدم فقلت لقد فاق البخاری حقه و کما فاق فی حسن الصناعة مسلم سکن
ابی داود این کتاب را سه نسخه مشهوره نسخه لؤلؤی و نسخه ابن داسه و نسخه ابن الاثیر
روایت لؤلؤی در مشرق مشهور است و روایت ابن داسه در بلاد مغرب رواج بسیار داشت و
این هر دو روایت قریب یکدیگر اند بیشتر اختلاف فیما بین این هر دو تقدیم و تاخیر است نه زیاد و نقصان
بجلائل روایت الاعرابی که ازین هر دو نقصان بین دارد و نام لؤلؤی ابو علی محمد بن احمد بن عمر
اللؤلؤی است و نام ابن داسه ابو بکر بن محمد بن بکر بن محمد بن عبد الرزاق ابن داسه التمار
البصری و نام ابن الاعرابی ابو سعید احمد بن محمد بن زیاد بن بشر المعروف بابن الاعرابی و نام ابو داود
سلیمان بن الأشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازدی حجتی و ابن خلکان
را با وجود کمال تابع ذان و تصحیح انساب و نسب برین نسبت غلط افتاده گفته است که نسبت الی استاذ
او بجهت آن قریه من فری البصرة انتبه شیخ تاج الدین سبکی بعد از نقل این عبارت گفته است که دلدادم
والصواب انه نسبة الی الاکفیم المعروف متاخر لبلاد الهند انتبه یعنی این نسبت بپشتان است که ملکی
است مشهور فی ما بین مسند و سیرات متصل قندمار و حقیقت که مکان بزرگان جسته است نیز در همین ملک
واقع است و ثبت در قدیم الزمان پایه تخت آن ملک بود و عربان گاهو در نسبت این ملک سنجی
نیز گویند که وی نیز در سنده و صد و دو واقع شدن و در اکثر بلاد اسلام خضر صفا مهر و شام و حجاز و
عراق و خراسان و جزیره و غیر ذلک گردش کرده و علم حدیث را فرا گرفته و حفظ حدیث و اتقان

روایت و عبادت و توفیق
دیک است بین آنکه
کتاب است و دست
بن خلیل و غنی و بولور
دی روایات دارد
ابی داود و مسلم
روایت کرده است
ابو داود در سنن
ابن داسه بخاری
شعری بریده بار
از تصنیف این
ابو داود در وقت
در وقت ساخت
ابن داسه گفته است
اما اکمال
کلیه
بین و بین
کفایت آن
بجهت دی و در
اوقات عمر غرض
سوم و در وقت
در چهار حدیث
آن بود و چون

روایت و عبادت و تقوی و صلاح و احتیاط و رجحان مالی داشت گویند که یک استین خود گشاده نیست
 و یک استین تنگ مردم ازین سخن پرسیدند گفت که استین را گشاده در سخن برای اخبار
 کتاب است و استین را تنگ را گشاده داشتن چه ضرورت محضر امر است و وی شاکر امام احمد
 بن حنبل و قعقیر بن الولید و یحیی بن یسار است و از علما بسیار سماع در روایت دارد و در نزدی و سنائی از
 وی روایات دارند و چهار کس از جمله شاگردان او بنی سمرقند خنثین شدند اول سید ابو بکر بن
 ابی داؤد و دوم لولوی سوم ابن الاعرابی چهارم ابن دهم و او ستاد او امام احمد بن حنبل از وی
 روایت کرده است حدیث غیر قوی بنی هارون که یکی از بزرگان الغصه بود در حق او گفته است که
 ابو داؤد در دنیا برای حدیث و در عقبی برای بهشت آفریده شد و ابو داؤد در سنن خود گفته است
 که من در مصر خیاور اندی دیدم و آن را پایش نمودم سیزده باشت برآمد و یک تنج را دیدم که بالا
 شتری بریده بار کرده بودند مثل دو نقاره کلان هر دو نصف او بر آن شتر نموداری شدند و چون
 از تصنیف این ستر فارغ شد پیش امام احمد بن حنبل برود عرض نمود امام دیدند بسیار پسند کردند
 و ابو داؤد در وقت تصنیف این سنن نیم لکه حدیث حاضر داشت از جمله آن همه انتخاب نموده این سنن
 را مرتب ساخت که چهارم از روایت حدیث است و در وی التزام نمودن است که حدیث صحیح باشد
 یا حسن گفته است که از جمله این احادیث مرد عاقل را در بین چهار حدیث کفایت میکند حدیث اول
 اَنَا كَاكُمُ الْاَحْمَالُ بِالْاَيْتِيَّاتِ حَدِيثٌ دَوْمٌ مِنْ اَحْسَنِ السَّلَاكُمُ الْمَوْثُوكُ كَمَا لَا يَجْعَلُهُ حَدِيثٌ سَوِيٍّ
 كَاكُمُ احَدٌ كَمْ حَسْبُ يَحْيَى كَاخِيَةَ مَا يَحْيَى لِنَفْسِهِ حَدِيثٌ جَاهِلٌ الْحَالُ بَيْنَ وَالْحَوَالِ
 بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مَشْتَبِهَاتٌ فَهَنْ كَفَى النَّبَاهَاتِ اسْتَنْبَاهُ الْبَاهِيَةِ وَغَضَهُ رَاغِمُ حُرُوفٍ سِيَّوِيَةٍ
 كَفَاةٌ اَنْ سَتَ كَلْبٌ زَمْرُوتٌ قَرَا عَدْلُ كَيْسَ رَعِيَتْ وَشَحْرَارَاتُ اَنْ وَخَرَبِيَّاتٌ وَقَاتِعٌ حَاجِبٌ
 بِجَهْتِهِ دِمْرُ شَدِي بَاتِي نَمَى مَانَدُ زَبْرَاكُ وَصَحْبٌ عِبَادَاتِ حَدِيثِ اَوَّلُ كَفَايَةِ سَيَكُنْ دُرُوحَانِظَاتِ
 اَوْقَاتِ عَمْرُ غَزِيْرٍ حَدِيثٌ دَوْمٌ دَرُ مَرَاغَاتِ حَقُوْقِ هِمَايَةِ وَاقَارِبِ وَدِيْكَرِ اَهْلِ قَارَفِ وَمَعَالِمِ حَدِيثِ
 سَدُوْمٍ وَدَرُوعِ شَكِّ وَزُدُوْكَ خَشَبِ اَهْلِ اَهْلِ اَخْتِلَافِ اَوَّلُهُ رَوَيْدُ حَدِيثِ جَاهِلِ اَهْلِ اَهْلِ
 سَمْعِ جَاهِلِ حَدِيثِ زَمْرُوعِ عَاقِلِ عِلْمِ سَوَادِ دَوَارِ دَوَارِ اَعْلَمِ اَهْلِ اَهْلِ جَاهِلِ حَرْبِيْ كَهْ اَرْعَمُهُ عَزِيْزِ
 اَنْ كُوْجُوْنَ سَمْنِ اَبُو داؤد و را دید گفت که یحیی بن ابی داؤد الحدیث کی یحیی بن ابی داؤد الحدیث

می بود از صحیح مسلم تو که سلم
 سنن و ابن الاثیر در مقدمه
 بنیه و دفن او در روز و فتنه
 دارد گویند در مجلس نه اگر
 مدد یک سید خرم از او گذشتند
 از سید بر سید است و بخیر
 و این کثرت اکل سبب است
 فی البخاری و مسلم که شی
 ان الصنعة مسلم سکن
 است و نسخه ابن الاثیر
 خرب رواج بسیار داشت و
 می و تاخیر است نه زیاد و نقص
 ابو علی محمد بن احمد بن عمر
 اق ابن دهم است التمار
 بابن الاعرابی و نام ابو داؤد
 بی حجتانی و ابن خلکان
 ده گفته است که نسبت الی احتیاج
 است گفته است که دلد ادم
 است بیتان است که ملک
 تمیز است نیز در همین ملک
 است این ملک سنجی
 است ناصر و تمام و حجاز و
 ر حفظ حدیث و اتفاق

و حافظ ابوطاهر سلفی این مضمون را بنیک سپند نموده درین قطع نظم کرده شش کلام آن حدیث علمه بکماله
 امام اعلیایابی داود بن یحیی زدی کلام حدیث و سبکه به لفظی این کلامه داود و نیز حافظ ابوطاهر بن جعفر
 از حسن بن محمد بن البرکات سیم داواری روایت کرده که وی گفت بخواب دیدم پیغمبر خدا صلی الله علیه و
 سلم میفرماید من را در آن سیمک بلسن فلیقرو منن ابی داود و از آنکه بن بزرگ را پیش ساجی روایت
 کرده که میگفت که اصل سلام کتاب حدیث و ستران اسلام منن ابی داود و ابن الاعرابی گفته است
 که پیغمبر را علم کتاب حدیث و منن ابی داود حاصل شود و او در مقدمات دین کلامی و سبند باشد و
 لهذا در کتاب کسول بایه اجتهاد را از علم حدیث تمثیل بسنن ابی داود نموده اند و در دم را در مذنب
 او اختلاف است بعضی گویند شافعی بود و بعضی گویند حنبلی و امتداد علم و در تاریخ ابن خلکان مذکور است
 که او را شیخ ابوالسحاق شیرازی در طبقات الفقهاء از جمله اصحاب امام احمد بن حنبل شمرده است و از
 حافظ ابوطاهر در مدح سنن ابی داود نظم است مناسب که مرقوم میگردد و میگردید

اولی کتاب لدی فقه دی نظر	و نام ومن یکون من کلا و زانی و خور ناما قد تولی ابوداود و حشیش
تالیف فاق فی الصو کا القمر	لا یستطیع علی الطعن ملتذع
فلیس یوجئ الدنیا احو ولا	اقومن السنة الغراء ولا اثر
قول الصحابة اهل العلم بصر	یردین عن نقعة عن مثله نقعة
و کان فی نفسه نبأ الحق و لا	استک فیدا ما اعالی الخطر
ومن رواد من یمنی و من ذکر	محققا صادقا فیما یحب به
والصلی للمؤمنی الذی انفقته	ما فوقها ابدان اخر لم یفتخر

سال و صد و هشتاد و پنج است و در لایحه مدنون گشت و عمر او هشتاد و سه سال بود جامع کبیر
 ترمذی یعنی ابو عبید محمد بن عبید بن مسوره بن مسوی بن الصفا کلسی برمنی بعضی بار موحده
 و سکون و ادعید از ان غین معجمه نسبت به یغ کردی است از دیات ترمذی سافت نشش فرستاد
 از ان و ترمذی نام شخص قدیم بر کناره آب امریه که آنرا جیون و ترمذی نیز گویند و در لفظ ماوراء النهر
 مراد همین نهر میباشند و در لفظ ترمذی اختلاف بسیار است بعضی ناو سیم را مقتوح سازند و بعضی هر دو
 را معقوم و متداول هر زبان مردم آنجا و دیگر خلایق کسر بر دست و جاعه بقیع تا که کسر سیم تکلم

فیه یابو داود سلیمان بن یحیی شافعی است و فقه ابی حنبل ضعیف است
 او در سبک کلام و لایحه

جامع کبیر ترمذی

نکند و ترمذی شاکر و
 نیز روایت دارد و در بعضی
 بسیار در سفین شریفین
 از جمیع کتب حدیث خود
 هر یک از اهل مذاهب است
 اسرار و اذواق و القابیه
 طیفه بخاری گفته اند
 و زاری کرد و نایاب
 کرد و سابق از ان شاکر
 استدعا و سماع نمود
 مقابل کن اتفاقا آ
 سفید آورد و مجبور
 از هزار سفید اندک
 کتب را که در دم یک
 را یاد بخواند و تحسین
 از سابق با و دست
 دیگری نبرد خواند
 نشر امتحانات و
 این جامع فاضل
 طار عراق بر
 نیز ضامن شد
 خانه او پیغمبر
 کتاب المیزان و

کان بحديث علمه بکماله
 و نیز حافظ ابو طاهر سجده
 بر پیش خدای صلی الله علیه و
 علیه و آله و سلم را می بینیم که می گوید
 او و ابن الاعرابی گفتند
 بن کافه و بنده باشند و
 خورده اند و دم را در مذبح
 ریختن این خلکان مذکور است
 درین صفت شمرده است و از
 یکدیگر **شعر**
 ما قد تولى ابوداود و حشمت
 يقطع من مضغ ومن صبحر
 ما فيه من قول النبي ومن
 مثل ثقلا بنحو الزهر
 الصبح من الابرار يحفظه
 شعاع في البعد وفي الحضر
 ابوداود و شافعی و حشمت
 ابوداود جامع کبیر
 یعنی بعضی بار مروده
 ربانیتش فرستاد
 و میزد و در لفظ مادر او
 غنچه سازند و بعضی می رود
 بفتح تا که سریم تکلم

تکلم کنند و ترمذی شاگرد در شید بخاری است و روش او را آنچه از مسلم و ابی داود و شیخ ابی یونس
 نیز روایت دارد و در بعضی دیگر و اسطوری و خراسان مجازاها و طلب علم حدیث بسیار بوده و تقاضا
 بسیار و زین شریف از وی یادگار است و این جامع بهترین آن کتب است و یکبار به وجه و حیاتیات
 از جمیع کتب حدیث خوبتر واقع شده اول از جهت ترتیب عدم تکرار دوم ذکر مذاهب فقها و وجه استدلال
 هر یک از اهل مذاهبات سوم بیان انواع حدیث صحیح حسن و ضعیف و غریب معلل بعلل چهارم بیان
 اسامی رواة و القاب و کنیت آنها و دیگر فوائد متعلقه بعلم رجال و ترمذی را در حفظ مثل دانند و او را
 خلیفه بخاری گفته اند و شروع در بدو و خوف بخاری داشت که طوق آن مشغور است بخوف الهی سالها گریه
 و زاری کرد و ناپایا شد و از حکایات صحیح او در حفظ آن است که در راه که با شیخ از شیوخ ملاقات
 کرد و سابق از آن شیخ و خبر حدیث نوشته گرفته و فرصت عرض و قراة نیافته و در وقت از شیخ
 استدعا رسام نمود شیخ قبول کرد و گفت که اجزا را بر تو می سپارم و در وقت بدرت من بخوانم و از آن
 مقابل کن اتفاقاً آن دو خبر نگار کرده بود ترمذی بسبب کمال شوق سماع آن احادیث و خبر و دیگر
 سفید آورد و بجهت شیخ بدستور ندانده نشسته و شیخ آغاز قراة نمود ناگاه شیخ نظر کرد و دید که دست
 او جز از سفید اندکی مضطرب شده فرمود که گویا با من استحضار میکنی ترمذی گفت یا شیخ من با خبر
 مکتوبه برانگرم که درم لیکن احادیث را محفوظ دارم بهتر از نوشته شیخ گفت بخوان ترمذی همه آن حدیث
 را یاد بخواند و بعد از آن شیخ از آمدن او را از راه استبعا و گفت که مرا باور نمی آید که بخیر شنیدن کیبار یاد گرفته باشی
 از سابق یاد داشته باشی ترمذی گفت امتحان باید فرمود شیخ چهل حدیث دیگر از غرائب خود که نزد
 دیگری نبود خوانده و سنت و ترمذی آن حدیث را مع سنانید و فی الفور اعاده نمود و هیچ جا خطا نیفتاد و این
 قسم امتحانات و در باب حفظ او را بارها واقع شده ترمذی رحمه الله علیه گفته است که من هرگاه از تصنیف
 این جامع فارغ شدم اول آنرا بعلمای مجاز شریف نمودم ایشان همه پسند فرمودند بعد آن پیش
 علمای عراق بردم ایشان نیز متفق الکلمه آنرا مدح کردند بعد از آن بر علمای خراسان عرض کردم که آیا
 نیز مناسبت شد بعد از آن تو را و تشخص نمودم و نیز گفته در خانه هر که این کتاب باشد پس گویا در
 خانه او چیزی است که تکلم کند بعضی از علمای اندلس در مدح این کتاب نظم کرده اند که تو هم مشغور
 کتاب الترمذی ریاض علم جلت از هاه زهر النجوم به الا ناره و صفة انبت

بالفاظ اقيمت كالرسول ومن حسن يديه يا غوث معامله لا رباب العلوم من العلماء والفقهاء قدما تفنى فيه ارباب العلوم كتبناه روينا لغروسة فادرك كل معنى مستقيما	واعلاها الصالح وقد انا رت وقد بان الصحيح من السقيم وطوره بانار صحاح واهل الفضل والزهج القويم ويقتسون منه نفيس علم من التسنيد في دار التعليم جزى الرحمن خيرا بعد خير	نجوا للخصوص وللعموم فعاله ابو عيسى مدينا تخيرها اولو النظر السليم فجا ركباه علقا نفيسا بفيد نفوسهم هم سني الرسول وعاصر الفكر في مجد المعاني ابا عيسى على الفعل الكريم
---	---	---

وفات اوور ترند شيب ووشنير مقدم حبيب سال موصد هفتاد و نه بوده است ابن اب شيبه در مصنف
خود بابي آورده باین مضمون ما يكره لوجل اكتنه به بعد از ان گفته حدثنا الفضل بن وكن
عن مثنى بن علي عن ابيه ان رجلا اكتنى بابي عيسى فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان عيسى لا ادي حدثنا الفضل بن وكن عن عبد الله بن عمر بن حفص عن زيد بن اسلم
عن ابيمان عمر بن الخطاب رضي الله عنه ضرب ابنه الاكتنه بابي عيسى فقال ان عيسى
ليس له ابي الله وورسن ابيه و او وركتا بلاد ب اقع است باب لوجل بتكني ابا عيسى بعد
از ان سند آورده عن زيد بن اسلم عن ابيه ان عمرو بن الخطاب ضرب ابنه الاكتنى ابا عيسى و
ان مغيرة بن شيبه اكتنى بابي عيسى فقال له عمر رضي الله عنه اما بكفنيك ان تكني بابي
عبد الله فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كثر فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد غفر له
ما تقدم من ذنبه وما تاخر و اناني حكمة فلم يزال تكني بابي عبد الله حتى هلك انتهى الحجة
بجيمين بينهما كلام مفتوح وحتا لا هو المضطرب ومعنى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كثر ان است كه حضرت
مرا ابو عيسى خوانده بودند انكه فرمود كه كنيت ترا ابو عيسى است ومعنى كلام حضرت عمر رضي الله عنه انكه
كنيت بابو عيسى كمره است نبايد كرد و ان حضرت اگر يكبار ترا ابو عيسى خوانده ترا انميرسد كه اين
كنيت براي خود قرار دسي زیرا كه آن حضرت چه براي بيان حوازا كه ترك اولي مي فرمود و در آخر
اواين ترك اولي سلوب لكرا نه ميگردد و بايد براي ضرورت تبليغ حكم دين است معني غفر له ما تقدم من
ذنبه و ما تاخر سنن صفري نسائي كه سمي عتيبي است روايت ابن اثري محدث مشهور است

وقال نسائي

من مصنف نسائي

نام او را ابو بكر احمد
ست و نام او ابو بكر
بن علي بن بكر
ست در خراسان
نيس بن است
در بلاد سيار
رحلت او سوي
و دو ماه كسب
داودي نظير
ميگردد رانيد و
وقت از و
نمود كه از حله
تصنيف كرد
و داشته اند
سويه پنجه از
شده خواست
سلي بن
سالم كفت
ست كه
او صحابيه
بنصيرين
وقت در
در ميان

و بعضی گویند که در راه مرز در شهر رطبه و اقلانجا نقش را در ابریکر رسانیدند و اعدا علم سنن ابن ماجه
 تصنیف ابو عبد الله محمد بن یزید بن عبد الله ابن ماجه فرزندینی ربیع است در بعضی برابر و بای هفتاد و
 نسبت بر بعضی است بالولار این خلکان گفته است که ربیع نام قبایل متقدمه است که در عرب معلوم
 نیست که نسبت این بزرگ مکه ام یک از آنهاست و فردین نام شهر است مشهور در عراق عجم و او
 صاحب تصانیف مفیده نافعه است از آن جمله است این سنن که یکی از صحاح ستمه است و چون از
 تصنیف آن فارغ شد بحضور ابو زرعه رازی برده و او این سنن را دیده گفت که اگر این کتاب
 بدست مردم خواهد افتاد اکثر جوامع و مصنفات فن حدیث معطل می گار خواهند و فی الواقع
 از حسن ترتیب و سرحدات بی نظیر و اختصاص که این کتاب دارد و بیچ از کتب ندارد و فقط ابو زرعه
 شهادت بر صحت این کتاب دارد و فرمود که ظن غالب آن است که درین کتاب حدیثی که در سند
 آنها خلل است یا یتیم بوضع و شدیدا نکارت اندتاسی نرسیده باشند درین سنن سی و دو کتاب
 آورده و در ضمن آن یکیز اردو پانصد بابست و مجموع احادیث دوی چهار سز حدیث است و صحیح آن است
 که ماجه تحفیف جسم مادر او بود پس بالار این الفت باید نوشت تا معلوم شود که ابن ماجه صفت محمد است
 نه صفت عبد الله بدست عبد الله بن مالک ابن نجیه اندی که صحابی مشهور است و بدست اسمعیل بن
 ابراهیم ابن علی است که معاصر امام شافعی است و از جمله تصانیف او تفسیر قرآن مجید است و کتاب التاریخ
 است توکل در سال دو صد و نه بوده است و رحلت او بسوی عراق و تبره و کوفه بغداد و مکه و مدینه
 و شام و مصر و سطروری و دیگر بلاد اسلام اتفاق افتاد و بجمع علوم حدیث عارف و دانشمند بود از
 جبار بن الفلاس و ابراهیم بن المنذر و ابن نمیر و هشام بن عمار و دیگر اهل آن طبقه اخذ علم حدیث
 نموده و از ابو بکر بن ابی خلیفه بیشتر استفاده کرده و ابو الحسن قطان که صاحب است سنن اوست
 از جمله شاگردان رشید اوست و عیسای هری و دیگر مردم خوب از کبار او را ندید و فاته او در روز
 دوشنبه بیستم یستم رمضان سال مئتا و دوشه بعد از مائین بوده و دفن او در شهر شنبه واقع شد
 مشارق قاضی عیاض که گویا شرح موطا و صحیحین است و قاضی عیاض ابو الفضل علی بن
 بن مرسی یحیی بن سبته است در حق این کتاب او را حافظ ابو عمر بن الصلاح نظر کرده و
 مشارق القاضی عیاض است و ذوالحججه کعبه المشافیه بالخریب و ابو عبد الله رشید بن یحیی گفته است

تولید و در سنن ابن ماجه

مشارق قاضی عیاض

و بعضی حسی
 بر بخاری که ستم
 طواف نام او محمد
 در بغداد سکونت
 پدر خود تحصیل علوم
 افتخار نموده تا دو
 و عراق فوائد برده
 آن مانع از دنیا داری
 حسن خلق و یگانه
 رفت در آخر عمر
 در اثنای راه
 وفات یافت بغداد
 قبر حضرت اشعری
 شد فتح المبارک
 ابو الفضل شهاب
 او در بستی و
 در فرس و شام
 تصانیف او
 و مشایخ او تا
 او اند و فاته
 افتاد و در قریه
 و پادشاه بغداد
 و در قرأت

سن ابن ماجه
ی برادر بای مقتدر
ت که در عرب معلوم
صورت در عراق عجم و او
تتیه است و چون از
ت که اگر این کتاب
بند ماند و فی الواقع
ندارد و فی الواقع
پ حدیث که در سند
نن سی و دو کتاب
شیت صحیح است
ماجه صفت محمد
بدست محمد بن
برست و کتاب التاج
بغداد و مکه و مدینه
ت و شش بود از
بقه اخذ علم حدیث
یت سنن اوست
یر وفات او در روز
رست شنبه و اتم شد
ابو الفضل علی من
صلح نظم کرد
رشد به بنو کفنه

و در حدیثی که خلاصه آن
بر بخاری است که ابوالکلب در اری و این نام او را الهام شده در طاف شریف بعد از آن از
طواف نام او محمد بن یوسف بن علی بن عبد الحکیم کرمانی است که شیخ شمس الدین و او آخر
در بغداد سکونت نموده بود و تولد او شازدهم جادی الاخریه سال هفتصد و هفده بوده است و او از
پدر خود تحصیل علوم نمود و بازن قاضی عسکری بن علی استغاده کرده و مدتی در رازمانیت آن بزرگ
اختیار نموده تا دوازده سال از وی جدا شد بعد از آن در بلاد گردش کرد و از علما و مشهور و قشام و حجاز
و عراق فوائد برداشته و در بغداد و عسای سقراند اجت و تاسی سال در آنجا مشغول بیشتر علم و تعلم
آن زمانه از نیکو از ان بهایت اعراض هشت و بر شغل علم پیچ چیز را ترجیح میداد و در تراضع و
حسن خلق میانه روزگار بود از بام افتاده بود یک پای او از کار رفتی بی استغانه عصاره ای نیست
رفت و در آخر عمر خود باز تصدیج نموده و بعد فراغ از حج نسبت بغداد که مسکن او بود مراجعت کرد
در اثنای راه شازدهم ماه محرم در منزلی که معروف است بر دهن هشتا سال هفتصد و هشتاد و شتر
وفات یافت نقش او را بغداد و نقل کردند در ایام حیات خود برای خود قبر می عاقبت خانه در حجاب
قبر حضرت اسحاق شیرازی درست ساخته بود و بالای آن قبه عالی ترتیب کرده در همان آن مدفون
شده فتح المباری شرح بخاری و مقدمه نسخ الباری بر دو تصنیف قاضی القضاة خاتمه الحفاظ
ابو الفضل شهاب الدین احمد بن علی بن محمد محمود احمد بن حجر الکتابی العسقلانی المصری الشافعی تولد
او در ربیع و سوم شعبان سال هفتصد و هشت در مصر و از آنجا برای طلب علم با سکنه ریه حلت نموده
در فرس و شام و حلب و حجاز و یمن گردش کرده مسیراب گردیده و در نظم و شعر قدرت تمام داشت و
تصانیف او به قبول افتاد و در حیات او از دور و قریب مردم طلب تصانیف او میکردند و اساتذ
و مشایخ او قائل بکمال عظمت او درین فن یعنی علم حدیث شدند و او را بر خود تقدیم و ترجیح
دادند و وفات او شش شنبه سبت و ششم ذی الحجه سال شصت و پنجاه و دو در قاهره مصر اتفاق
افتاد و در قاهره مصری مقبره از بنی الجوزی مدفون گشت و در جنازه او از دواجم مردم بسیار
و پاوشه به نقض تغیر جنازه او را تبرکات برداشت بعد از آن امر او در و سار دست بدست تا فرار بر
و در قرأت حدیث العاجیه بسیار از وی بطور رسیده سنن ابن ماجه را در چهار مجلس خوانده

شرح کرمانی

محمد بن

و صحیح مسلم را در چهار مجلس سوای مجلس ششم در هر صبح و در روز و چند ساعت تمام فرمود و شیخ ابن حجر
 که عبدالدین نقوی صاحب قاموس است نیز صحیح مسلم را بهر ساعت تمام خوانده و در دمشق برای شنیدن
 ناصرالدین ابوعبدالله محمد بن جلیل در سه روز در میان باب النصر و باب الفج مقابل مزار نعل شریف
 نبوی که در آنجا است و در سه روز ختم نموده و بآن افتخار فرموده میگردد قوتاً بحمد الله جامع مسلم
 و بحیث در مشق الشام کوفش اسلام و علی ناصرالدین که ملائک جلیل بحضرت حافظ
 مجادیح اعلام و در کتب توفیق الاثر و فضله و قوتاً ضبط فی ثلاثه ایام و سخن کبیر نامی
 را نیز شیخ ابن حجر در ده مجلس خوانده و بهر ساعت در یک مجلس قریب چهار ساعت نجوی شد
 که بعین بند و ستان ده دقیقه می شود و در رحلت ثانیه هم صغیر طبرانی را در یک مجلس تمام کرده
 بین الظهور و العصر و این کتاب یکبار در باب النصر حدیث دارد مع الاستاد و صحیح بخاری را در ده مجلس تمام
 کرده و بهر مجلس قریب چهار ساعت میبرد و با جمله اوقات او معمور بود و هرگز خالی نمی نشست از مشغول
 بچیز دیگر و مطالعه یا تصنیف یا عبادت و در مدت اقامت خود بدین مشق که قریب دو ماه و ده روز
 بود برای افاده مردم قریب صد جلد از کتب حدیث خوانده بود و مشغول تصنیف عبادت و دیگر ضروریات
 سوای این اوقات میداد و این برکت در علم و اوقات و قبول تصانیف او را از دعای شیخ
 مناقری که ولی حساب است نامشده است حاصل بود و نقل میکنند که والد شیخ ابن حجر را فرزند خود
 زینت کشیده خاطر بجنود شیخ رسید شیخ فرمود از پشت تو فرزند می خواهم بر آمد که بگویم خود و نیارا
 بخواهم کرد از لطائف و ظریف شیخ است که چون ایشان از قضا مغفول شدند و شمس الدین ابو
 عبد الله محمد بن علی قایم بجای ایشان منصوب شد با یکدیگر در خوردند و حافظ ابن حجر این
 قطعه خواند عندک کشف ظریف بمنزله تنفی من قاضین یعجز هذا و هذا یقول ذا
 اکر هو ذی یقول استرحنا و یکذب بان جمیعاً فمن یصدنا من انیر از لطائف او است که چون
 سلطان مدرسه سدید را بنا کرده تمام نمود مناره از بنار نامی آن مدرسه که برج شامی
 بنا شده بود و میدان کوفه قریب سبطه شد پادشاه حکم فرمود که آنرا بدم کرده باز تیار نمایند اتفاقاً تاجر
 شایع بخاری در نزد آن مناره نشسته و درین میگفت حافظ ابن حجر این قطعه را نظم نموده بجنود
 پادشاه خوانده و بحامع مولانا المودید و نقی منارته بالحسن و بهیوی الزین که تقول

وقد ما لهت عن
 ابن قصر یعنی
 خشاک شد و در اجو
 بدرالدین یعنی خود
 نش مناره ال
 اصبت بعین
 بر یک صد و پنجاه
 جلال الدین
 نمایان جدید
 نیماند و اتفاق
 و اطلاع فی
 شیخ صحیح البخاری
 و شرح و مکتب
 و لیکن هر دو
 و فی الباب
 التنبیه و
 الکشاف و
 و صحیح احمد
 فی مصطلح
 المنیه و
 الطاهر
 و غیر
 المات

وقد ما همت عن القصد أهملوا فليس على حبه اضر من العين يا مردم در انداز
 این قصه را بعینی رسانیدند و گفتند که حافظ این حجر بنوعی بنموده بدرالدین ^{معنی} ازین معنی
 خشناک شد و ندانم شاعر مشهور را طلبیده که قطعه در تعریف این حجر بنوعی کند و شائع ساخت و
 بدرالدین عینی خود چندان قدرت شعرنداشت و آن قطعه این است و خالی از لطافت نیست
 شش مناره العرس الحسن ما قد جللت هدم بقضاء الله والقدر ما قالوا
 اصبت بعین قلت ذا غلطا واجبا لهذا الاختصار المحجور تصانیف ابن حجر نیا ده
 ربیک حد و پنجاه کتاب است و بهتر و محکم تر از تصانیف جلال الدین سیوطی است زیرا که تصانیف
 جلال الدین سیوطی هر چند در عدد بیشتر است اما تصانیف ابن حجر اکثر کلان و کبیر الحجم واقع اند و
 مضامین جدید و نو اند مفیده دارند بخلاف تصانیف جلال الدین سیوطی چنانچه بر عالم متبحر و کوشید
 نیماند و اتفاق و ضبط در علم حافظ ابن حجر بیشتر از علم جلال الدین سیوطی است هر چند در عبور
 و اطلاع فی الحکم جلال الدین سیوطی را زیاده باشد از عمده تصانیف ایشان ^ط کتاب یعنی فتح الباری مخ
 شرح صحیح البخاری است که از تمام آن شادی کرد و قریب به پانصد وینار در ولیمه آن صرف نمود
 و شرح دیگر بر بخاری دارد و کلان تر از فتح الباری محمد مهدی الساری و مختصر آن شرح نیز دارد
 و لیکن این هر دو با تمام نرسیده اند و از تصانیف او طبعی القلقین است و کتاب فی شرح قول الترمذی
 فی الباب الخاتم المهره باطراف العشرة اطراف المسند المعقلی و باطراف المسند الجنبلی و تهذیب
 التهذیب و تقریب المتعالم بیان احوال الرجال و طبقات الحفاظ و الکات الشافعی فی تخریج احادیث
 الکشاف و نصب الراية فی تخریج احادیث الهدایه و بدایه الرواة فی تخریج احادیث الصحاح و مشکو
 و تخریج احادیث الاذکار و اصابت فی تمیز الصحابة و الاطعام البیان ما فی القرآن من الیهام و نجمة الفکر
 فی مصطلح اهل الاثر و شرح النجدة و الايضاح نکبت ابن الصلاح و لسان المیزان و تصبیر المتبصر
 المنیة و زهد السامعین فی زیارة الصحابة عن التابعین و المجموع العام فی آداب الشراب و
 الطعام و دخول الحمام و بحوال المحقرة للذنوب المتقدمة و المتأخرة و فوائد التانیس بمناقب ابن ادریس
 و قهر المرویات و نعم السوء و الانوار بحوال المختار و ابن العزیم و الدرر الكامنة فی اعیان
 المائتة الثمانین و المرام فی احادیث الاحکام و قوة الحجج فی عموم المغفرة لمجان و انحصار

م فرمود و شیخ ابن حجر
 در دمشق برای شنودن
 حج مقابل هزار نعل شریف
 عهد الله جامع مسلم
 بل بخیر و حفاظ
 هم دستن کبیر نامی
 ساعت نجومی شد
 و ربیک مجلس تمام کرده
 ری را در ده مجلس تمام
 شست از شسته شغل
 رب دو ماه و ده روز
 عبادت و دیگر ضرورت
 را از دایمی شیخ
 ابن حجر برافرازدند
 آمد که معلم خود و نیاز
 رند و شمس الدین ابوبکر
 حافظ ابن حجر این
 کتاب را بقول ذی
 ادانت که چون
 که بر برج شامی
 رسانید اتفاقا غیر
 از نظم نموده بجزر
 زمین که بقول

الموصله للظلال و نبل الماعون في فضل من صبر في الطاعون والامتناع بالاربعين المتباعدة لغير
السلام و مناسك الحج والاغاثه لثارتيه والاربعون العاليه لمسلم على البخاري و دويان شعر و دويان
خطب الزبير و امالي حديثه كه عدد آتها زايده ريزه ربحه است و قبل ان موت خود و حق آن كتاب اين

ابيات نظم نموده بود سق	يقول احيى الله الخلق احمد بن	اهل حديث بنو الخلق منتقلا
يدون من الالف ان عدي جاستر	تخرج افكار ربنا قد وعلا	و في ربحه للخلق ربح قسم
كما علا عن سمات المحدثات علا	في مدت نخج قد مضت بها	ولي من العمر في اليوم قد كمل
ست و سمعون ما رخت بها	من عتره اسير ساعات و جمل	اذا ريت الخطايا او لقت على
في موقف الشتر لولا ان لي الله	توحيد و يقتهما و الرجا له	و خدمته و الاثار الصلوة على
محمد صباحي و الساسني	خطه و لطفه ما تحق الزلا	فا قرب الناس منه في قياسته
من بالصلوة عليه كان منتقلا	يارب تحترج ابي و الا و سمعوا	منه جميعا بعفو منك قد شمل

و شيخ شمس الدين سحر بجانب حافظ ابن حجر سوال من نوشت كه صورتش اين است

يا حافظ العصر يا من اشتهر من فضله الرجال	ويا اما للورى با به خط امال	الثقات الرجال
ابن العماد الشافعي ادعي در دو ماهه به في المقال	شتر اكرم عداكم از من بنو الخمر المردى حقا يقال	بين عاك المدا يسيدي جواب ما ضنه في سوال

لا زلت ما يروى انما كان الماضو كذا في المال و حافظ ابن حجر در جواب بن بدييه بنجند ميت نوشته است

الاهل يا ايضا قاتل الكحال	بالنقش نير موبه يا ياصقل	سنت به وصل بعد فضل شفي
نسال اهل جابر لنا مندا	عنن لا المجديس ما را تكال	و نم الى الغرب قلنا نعم
عن الف ذني الكفت مال	اراذل الاموات غرا بكهم	شتر اكرم غيركم يا رجال
احرمه الا احمد و الهه	و الطرافى الثقات الرجال	من طرافتها اضطراب

استقبح الالفاظ الجامع الصحيح از تصانيف مبدل الدين محمد بن

بها و بن عبد الله زكشى است كه در سال هفتصد و چهل و پنج متولد شده و از كتابه دان حافظ مبدل الدين بن كوش
است و در اين حديث الرجال الدين اسنى نيز اخذ علوم كرده خصوصا فقه و مساج
حديث از ابن كوش و در اين نيز در و صاحب تصانيف بسيار است خصوصا حديث و فقه و علوم

من الماضو كذا في المال

و حال دینی بمحمد باصلاح آمد بعد از آن بسوی مین رحلت نمود و از آنجا ببلاد مندر رسید و در شهر
احمد آباد گنجرات که در آن زمان با حسن آباد معروف بود و در اقبال تمام رود او و از سلطان آنوقت
افتخار عظیم یافت و بکمال ثناء و ستایش گذرانید تا آنکه در شعبان سال شصت و هجده و هشت و فوات
یافت و چون موت او بخار و واقع شده مردم را گمان شد که کسی او را زنده داد و بعد از علم از تصانیف
حدیثیه و همین شرح است و تصانیف او در علم ادب بسیار است از آنجمله است شرح تهییل و شرح
خزرجیه و جواب المسحور و در وصف و فو که مدبریه نیز از منظومات اوست و مقاطع الشرب و نزول الغیث
فی الاعراض علی الغیب لذل النجم فی شرح لایمیه العجم و الغیب الذی السجم از تصانیف علامه
است که است ملقب بصلاح الذی که در علم ادب بکمالی شایستگی و جواب المسحور را اثری نیز نوشته
است و تحفه العرب فی حواشی معنی السبب نیز از وی است و از منظومات این لغز قوم مشهور است

ایا علماء الهند انی سائل	منو انجلیق بیظهر لست	اری فاعلم
بحر ولا حرف بیکل بحر	ولیس بحکم ولا بحجر	الفعال عرب لفظ
فهل من عندکم استفیده	فن بحر کم مازال استخراج الدر	لذل الخضر والان بالبحر یضطر
زمانی زمانے با سارنے	فجارت نحویر و عات سعود	و نیز از اشعار اوست
علیلا غیبت الشاب یعود	و نیز از وی است	و صحبت مین الوری بالمشید
		الایا عذار کم ما اوتقا قلب بعنه

الصلی الحنین محمد به بالوصل و مسح به بکلیف قد نام بلا مین بیا و از استاد خود این عزنه لطیفه عجیب
نقل کرده که روزی در دربار او در اسکندریه حاضر بودم شخصی از تلامذه او مختصر او در فقه خواند
و مقام کتاب الحج بود و در آن مجلس بعضی طلبه علم که شوق به بحث داشتند حاضر و شتند نیز حاضر بودند ناگاه
عبارتی وارد شد که ضمیر مضان الیه مآدمی شد طلب علم مذکور جرات کرده پرسید که بخویان
گویند که ضمیر مضان الیه مآدمی باید کرد پس این عبارت چه است و دست نشود شیخ مدیه جواب
گفت که قال الله تعالی کمل اعمار یحی السفاة و درین جواب لطیفی است که پوشیدنیما نذر هم
حرون میگردد و ضمیر مضان الیه مآدمی نیست آری اگر ممکن باشد عود ضمیر بیک از مضان و مضان
الریولی است که مضان مآدمی سازند زیرا که مقصود از کلام اوست اللامع الصحیح فی شرح
جامع الصحیح تصنیف علامه محقق شمس الدین محمد بن عبدالعالم ربادی است و عبدالعالم ربانی

بن عبدالعالم ربانی
را اعتبار سکونت ربادی
شخصت و سبب بود از آن
بن الفصیح و ربان
این فن تحصیل نموده
بدین زرشکی
پیا زرشکی و اکثر
و یک دیدار و باوقا
تصانیف او این
شرح ابن حجر
و مثل مستقیم
شرح تجریدیه
بانهت بهایت
و شرح آن
و شت و او
نشر شد و او
ما در
ارشاد
بن عبدالعالم
و شت و او
بعد از آن
گذراند و
جمعه

در سرادقا و تقاضای مقبوله از وی یادگار ماند از اجل آنها این شرح است که فتح النباری
 و گریه راوران اختصار تمام جمع نموده و بین الایجاز و الاطناب تقع گردیده و نیز مرهوب لدینه
 است که در باب خود معید است و عفو در سینه فی شرح المقدمة الخبریه و لطائف الاشارات فی
 العشر الفرات و کتاب الکثر فی وصف حمزه و شام علی الهزله و شرح دارد در شاطیبه که زیادات ابن
 الجزری را در آن آنخته و فوائد عربیه در آن آورده که در کتاب دیگر یافته نمی شود و شرحی دارد در
 قصیده برده سحر با نواز رضینه و کتابی دارد در آداب صحبت الناس سحر بقا و لیس الانفاس و
 کتابی دارد در مناقب سیدنا الشیخ عبد القادر باب در فضائل الزام و کتابی در تحفه السامع
 و القاری بختیم صبح البخاری و شرح جلال الدین سیوطی را از وی شکایت و گفته بود میگفت
 که از کتب من در مرهوب لدینه استمداد نموده بی اعلام آنکه از کتب من نقل می کند و همچنین
 نیز از خیانت من در نقل و مثله از کتمان حق نیز دارد و چون این شکایت شائع شد بحضور
 شیخ الاسلام زین الدین زکریا محاکمه افتاد و شیخ جلال الدین سیوطی متظلمی را الزام داد
 در موضع بسیار از آنجمله آنکه چند موضع از مرهوب از بیعتی نقل نموده و از مولفات بیعتی نیز در آن
 مولف موجود است نشان بدید که در کدام یک از آن مولفات دمی نقل کرده است متظلمی در
 تعیین موضع نقل عاجز گشت و شکو گفت که این نقلها از کتب من کرده است و من از بیعتی گرفته
 ام پس در جواب بود که میگفت نقل استیمن البیعتی که انا حق استفاده من هم بجای آورده
 و از بعد تحقیق نقل هم فایع الذمه میگفت متظلمی ملزم شده از مجلس رجاست و همیشه بخاطر
 داشت که از ادله این که در دست از خاطر شیخ جلال الدین سیوطی نماید میسر نشد و روزی
 بهین مقدار شهر مصر تا روضه که مسافت در از دارد پیاده روانه شد و در شرح جلال الدین
 سیوطی دست تک زد و شیخ پرسید که کیستی متظلمی گفت منم احمد که بر بنه با و بر بنه سرور دروازه
 شما ایستاده ام تا از من که در دست خاطر گیرند و راضی شوند شیخ جلال الدین از اندرون خانه جواب داد
 که که در دست خاطر در کردم اما دروازه نکش و ملاقات نمود و ملاقاتی شب جمعه مقیم محرم
 سال هجری دویست و سه در قاهره همرا اتفاق افتاد و بعد از آن از جمعه در جامع از مرهوب رو کرد
 نماز گذارده در مدرسه عقیده که در جوار خانه او بود و نشست کردند حاشیه شیخ

صاحب کتاب
 محمد جمال الدین
 سلمت

سیکر و روق
 بنی فارسی است معر
 پیشش تو لید او
 مثل توری و نحاسی
 مصری و صناع و دگر
 حق او بشارت داد
 ظاهره نیز نافع شد
 و شرح رساله ابن
 و شرح عقیده قدس
 شرح شکات الخرب
 ابو العباس احمد بن
 و قواعد التصحیث
 فصل بر اعراض
 برای یاران حق
 و فوق الذکر
 احاطه علماء شافعی
 لغای و خطاب
 از بیت لعل
 در کرب و وحشت
 مقتصد و نود
 حمزه است و
 کرده و بس
 اولیایار

سیکندر روق فارسی برنجاری دی ابو العباس احمد بن احمد بن محمد بن محمد بن
 برنجی فارسی است معروف بزوق روپخت شنبه وقت طلوع آفتاب بیست و هشتم محرم سال شصت
 و چهل و شش تولد اوست و مادر و پدرش قبل از سال هفتم قضا کردند و ملازم علمای کبار دیار مغرب
 مثل قوری و تاجی و استاد ابو عبد الله صغیر و امام نقاب و آبراهیم ناری و سیوسی و تاجاوی
 مصری و رصاع و دومی و دیگر بزرگان آنجا اخذ علوم کرده شیخ اوسیدی از یونان رحمة الله علیه
 حق او بشارت داده که او از ابدال سبعة است و با وصف علو حال باطن تصانیف او در علوم
 ظاهره نیز نافع شده و مفید و کثیر افتاده از آن جمله است این حاشیه که نهایت جسته واقع شده
 و شرح رساله ابن زید و در فقه مالکی مشهور ترین کتب است و شرح قرطبی و شرح و تفسیر شیخ عافیه
 و شرح عقیده قدسیه و بیست و چند شرح بر حکم شیخ تاج بن عطار الله اسکندرانی و شرح حزب البحر و
 شرح مشکات الحزب الکبیر و شرح حقائق المقرئ و شرح اسما حسن و شرح مرصع که از تصانیف شیخ او
 ابو العباس احمد بن عقبه الحضری نصیحه کافی و مختصر آن و اعانة المتوجه المسکین علی طریق اقوم التکمیل
 و توفی الله تعالی که در غایت خوبی و حسن واقع شده و حوادث الوقت که کتابی است نهایت نفیس در
 صد فضل برای رویدادها و فقر او وقت خود تصنیف نموده و رساله مختصره در علم حدیث و مرآت بیکار
 برای یاران خود در آداب حکم و مواظبات سلوک نوشته با جمله مرو جلیل القدسیست که مرتبه کمال
 او فوق الذکر است و او اخر محققان صوفیه است که مبنی الحقیقه و شریعتی جامع بوده اند و بنا گردی او
 احاطه علماء رفیع و سبایا بوده اند مثل شهاب الدین تطلانی که سابق حال و مذکور شد و شیخ الدین
 القامی و خطاب الکبیر و طایرین زبان روادی و او را قصیده بیست و بطور قصیده جیلانی که بعضی ابیات
 او نیست لکن انا لم یدی جامع شتات و اذ ما سطا جبر الزمان بکلمته و ان کنت فی غلب
 و کرب و دختنه و فنا دیار روق آت سرعت و وفات او در بلاد طرابلس المغرب در راه صفر سال
 هشتصد و نود و نه اتفاق افتاد رحمة الله علیه بحجة النفوس تصنیف ابو محمد عبد الله بن
 حمزه است در وی قریب صد حدیث را از بنجاری انتخاب نموده در دو جلد شرح آن احادیث
 کرده و بس علوم غامضه و حقائق خفیه در آن مندرج ساخته یکی از کبار اولیاء الله و عرفا و وقت بود که آن
 اولیاء است از عظم کراماتش آنست که وی خود در روز غفته است ایستی بجداندانی لم اعصن قطه

که فتح الساری
 نیز مسمی است
 لا شارات فی
 که زیادات ابن
 شرحی دار و بر
 الانفاس و
 و تحفه السامع
 که بود سیف
 کند و معنی
 مانع شد بجنور
 می را الزام داد
 به یقین نزد او چند
 تطلانی در
 از پیته کرد
 باب آورد
 همیشه بخاطر
 بشد روزی
 شیخ طلال الدین
 سر در دروازه
 خانه جواب داد
 جمیع مضمون محرم
 روی
 شیخ

نسخه خطی از کتاب
 تصنیف ابو محمد عبد الله بن حمزه
 سیکندر روق فارسی برنجاری
 سیکندر روق فارسی برنجاری
 سیکندر روق فارسی برنجاری

تشاکر در شیدا ابو عبد الله بن الحجاج صاحب لادخل در مذہب مالکی کہ مجبورہ کرامات و احوال شیخ خود نیز
 نوشته ابن مزوق تحقیق در بشر مختصر خلیل تہقیر بی آورده کہ ان ابن ابی حمزہ و تلمیذہ ابن الحجاج
 لا یقتد علیہما فی نقل المذہب و غرض ازین کلام اعتراض است بر صاحب مختصر خلیل زیرا کہ اعتماد او در
 نقل مذہب بیشتر بر دخل ابن الحجاج است و الله اعلم تو شیخ شرح الحجاج مع الصحیح المسیو
 تصنیف حافظ العصر ابو الفضل بن ابی بکر طوسی است در ادن بیاجہ اش بیگوید احمد بعد الذی
 اجزل لنا المنة بان جعلنا من حملته سنة واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له شہادۃ اعدا
 لہول یوم القیمۃ حبیبیہ و اشہد ان سیدنا و نبینا محمد اعبدہ و رسولہ اول من یقرع باب الجنة لم یبعث
 الی کافۃ الانسان و تحبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ و صحابہ الذین جعل بہم آیتہ الایمان و مظنۃ العز
 ہذا التعلیق علی صحیح الاسناد و شیخ الاسلام امیر المؤمنین سید عبد اللہ البخاری سمرقانی تو شیخ بیجہ
 مجری تعلیق الامام بدر الدین الزرکشی السمرقانی علیہ السلام و یغوثہ باجواہ من الزوائد شتیل علی ما یتحتاج الیہ
 القاری و لم یتع من ضبط الفاظ و تفسیر غریبہ و بیان اختلاف روایاتہ و زیادۃ فی خبر کم تر و فی طریقہ و
 ترجمہ و رد بظہا حدیث مرفوع و وصل تعلیق لم یقع فی الصحیح و صمدیہ تسمیہ بہم و اعراب بشكل و جمع مختلف
 بحیث لم یفتہ من اشرح الا الاستنباط و قد غرست علی ان اضع علی کل من الکتب استنہ کتابا
 علی ہذا النمط لیسجل بہ النعم بالانقب بلوغ الارث بانصب حق الیہ فذلک منہ و منہ فصل فی بیان شرط
 البخاری الخ معالم السنن شرح سنن ابی داؤد و تصنیف خطایست و نام او ابو
 سلیمان حمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب بستی خطابی است صاحب تصانیف مفیدہ نافعہ در
 مکہ معظمہ از ابن الاعرابی و در بغداد از ہما عیل بن محمد صفار و دیگر علمای آن طبقہ اخذ علوم کردند
 و در بصرہ از ابو بکر بن دہسہ و در نیشاپور از ابو العباس احمد سند کتب حدیث حاصل نموده حاکم
 و ابو حامد اسفرائینی و ابو سعید حسین بن محمد کہ تسمی و ابو نصر محمد بن احمد طنجی از وی روایت اخذ نموده
 اند ابو سنسر نقالابی در سیمۃ التسمیہ ذکر او آورده و در نام او خطا کرده گفتہ است کہ ہوا ابو سلیمان احمد ہمین
 غلط او مشہور شد و تحقیق آن است کہ نام او حمد است و اقامت او بیشتر در نیشاپور بود و در ہمان مشغول
 مشغول تصنیف شد و غریب حدیث و معالم السنن و شرح ہمار بخیر و کتاب الغزلیہ و کتاب الغنی عن
 الکلام و اہلہ و غیر ذلک تصنیف کردہ لغت را از ابو عمر فرادہ و فقہ شافعی را از ابو علی بزیجی

شرح الحجاج مع الصحیح المسیو
 معالم السنن شرح سنن ابی داؤد

و قال قد
 لنفسک
 ما کتبت
 وانی غیبیہ
 تستوف
 کلام
 الدار
 عارض
 اندسی
 سافری
 نمودار
 و کلام
 و حسن
 و از ط
 عبد
 و برین
 از ف
 نیز
 و
 از

وقال فذكر هذه وفات اودر ثبت در ربیع الثانی از سال ۱۸۰۰ از سال ۱۸۰۰
 لنفسك ۲ انما الناس جميعا ۲ كلهم ابناء حبسك ۲ فلهم نفس كنفسك ۲ ولهم حسن
 ما كحسبك ۲ ولان ۲ وما غربة الانسان في سعة النوى ۲ ولكنها والله في عدم الشكل
 والى غير سبيلين بسبب ۲ اهلها ۲ واذا كان فيها سر في وبيها اهل ۲ وله ۲ تسامح و ۲
 تستوف حقاك كله ۲ وابق لم يستوف قط كرم ۲ ولا تغل في شئ من الامور اقصا
 كلا ۲ في قصد الامور ذميمة وله ما دمت حيا ذل الناس كله ۲ فانما انت في
 الدار المداوت ۲ ولا تعلق بغير الله في ۲ توبان المهين كافيك المهمات
عارضه الاحوذى في شرح الترمذى تصنيف حافظ قاضي ابى بكر بن العربى مغيرة
 اندلسى است که نامش ابو بكر محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله بن احمد معروف بابن العربى
 معافى شيبلى است و او خاتمه علماء اندلس و آخر حافظ انجاست بشرق روى آند بار حلت
 نمود و از علمای اجداد هر ملک اخذ علم نمود و در روایت و سنت تمام حاصل ساخت و علم اصول و خلاف
 و کلام و دیگر فنون را اتقان گشته بود و با وصف این همه کمالات حسن خلق و تحمل ایذا و ثبات دوستی
 و حسن عهده بر تبه اتم داشت تولد او در سال چهار صد و چهل و هشت است همراه پدر خود بشام رفت
 و از طر بن محمد بن ابی الفضل بن القرات و قاضى ابی الحسین طلعى و ابن مشرق و حافظ کلى
 عبد السلام رضى و حسین بن عبد الله طبرى و دیگر بزرگان آن عصر و در مکه و بغداد و دمشق و مصر
 و بیت المقدس و اندلس استفاده نمود و از امام ابو جعفر غزالى بیشتر اقتباس طریق نمود و همچنین
 از فقیه ابو بكر شافعى و ابو بكر با تیرى باز و رجوع و تصنیف مشروح کرد و در علم ادب و بلاغت
 نیز دستى دراز داشت و از محدثین محمد بن یوسف بن سعاده و حافظ ابو القاسم سہیل و شخته
 بن یحیی ریمى شاگردان او بودند و او را فراغت مال و ثروت و جاه و انتشار صیت بسیار بود
 و قصار اشبهیل نیز بوى متعلق شد و درین خدمت محمود و خواص و عوام گشت بعد از ان
 ازین خدمت دست کشید و در شغل تصنیف و درین اناده اوقات عزیز خود را مصروف کرد و گویند
 که بر تبه اجتهاد رسیده بود و در حدیث و فقه و موعول و علم قرآن و علوم ادبیه و نحو و تصانیف گزیده
 از دیادگار است و بسبب ثروت مال و سخا و روح شغرا گشته و مشغول پناه اشبهیل را بر ازار

عارضه الاحوذى في شرح الترمذى
 عارضه الاحوذى في شرح الترمذى
 عارضه الاحوذى في شرح الترمذى

خود نیز
 ابن الحاج
 داود
 لاسیو
 اندی
 نه اندا
 سبب
 طمته الف
 ح الیه
 طر فیه
 مع مختلف
 ته کتاب
 ن شطر
 او ابو
 لغه در
 کر کن
 حاکم
 مذمونه
 سبب
 شطر
 یمن
 ابی

مال خود ساخته از تصانیف عمده او تفسیر سیم با نور الفخر در بیست سال او را مرتب کرده و هشتاد
هزار ورق حجم اوست و آن تفسیر در قرآنش در خزانه المکتب ابوعلیان فارس بن علی بن یوسف
در هشتاد جلد موجود بود و کتاب قانون التاویل و کتاب النسخ و المندرج و کتاب احکام القرآن نیز از
تصانیف اوست و در تریب المساکت شرح موطا مالک و القبس علی موطا مالک بن النضر عارضه الاحوذی
فی شرح جامع الترمذی و کتاب المثلکین یعنی شکل قرآن و شکل سنت و کتاب النیرین فی شرح
الصحیحین ششم حدیث ام نزع و شرح حدیث الانکاش شرح حدیث جابر بن الشافعه و کتاب الکلام
علی شکل حدیث اسجاث و احباب یعنی حجاب النور و کشف الاحرق سجات وجهه و انتبه الیه بصره
من خلقه و تبیین الصحیح فی تعیین الذبیح و تفصیل التفضیل بین التمجید و التهلیل و سیما عیات و سلسلات
و شرح المربدین و کتاب التوسط فی المعرفه لصحة الاعتقاد و الرد عن مخالف اهل السنه من ذوی
البدع و اللاحاد و شرح غریب الرساله و الانصاف فی مسائل الخلاف در بیست جلد و تخلص و محصول
در علم اصول و نحوهم و قواعد و دواهی و کتاب ترتیب الرجاء و کتاب لمجا لمفهمین الی معنی
غیر از اینها و غیر از این تصانیف اوست و کتاب الرحله اوست تلمبه قرا عده عریضه است از جمله
آن است که میگوید که در مدینه السلام از ابوالوفاء بن عقیل که امام حنابل بود شنیدم که میگفت
ولد تابع امست در مالیه و در حکم اوست در رقت و حریت از انچه چون از پدر جدا شد
نطقه یقینیت بود هیچ مالیت نداشت آنچه از قدر و منزلت پیدا کرده در شکم مادر کرده پس تا به
او گشته چنانچه اگر کسی در زمین کسی را خورده و دستخوان او را انداخته رفت به درخت یا
در گشت آن درخت ملک صاحب زمین است بخورنده خرمای را که در وقت خوردن انداخته
استخوانش میچشمیت نداشت و نیز میگویند که از ماسران سحره در زمین بابل شنیدم که هر که
آخر آیت از هر سوره نوشته در گلوئی خود اندازد سحر ماری کاگز نشود و نیز میگوید که هنگامی که
در مکه منظره اقامت داشت تمام اعلام کرده بودم که هرگاه از آب زمزم جرعه نوشم ثبت علم و ایمان در خاطر
بگذارد خدا یتعالی بر من علم را بوفور تمام گشاده ساخت و درین انوسم که چاره بیت عمل یکجور جرعه نوشیدم
که توفیق عمل در سبیل علم است و نیز میگوید که روزی در مجلس ابوالوفاء بن عقیل در بغداد حاضر
بودم که تفسیر قرآن بود فارسی برخواند که تفسیرم بوم بلیقه سلام شخصی بر جانب چپ من نشسته

در این کتاب از ابوالوفاء

بودم بآن شخص آهسته گفتم که این آیت دلیل صریح بر رویت باریتالی و آخرت زیرا که عرب
 منگو بدلتیت فلانا الا در صورت رویت ابوالونا این شخص را شنید و در مقام نصرت مذسب
 اعتزال بزدنی آیت بخواند و گفت که تا عقبه هم نفاقانی قلوبهم الی یوم یلقونه حال آنکه منافقین
 را باجماع مرکب رویت نخواهد بود من در آنوقت بپاس مجلس ناکه هیچ کس هم لیکن کتاب تکلیف
 و تفسیر این آیه نوشته ام که ضمیر یلقونه راجع نفاق است بقدری خبر از نفاق بدلیل آنکه اگر
 راجع بجناب باری تعالی میبود باید با خلقوه و اعدوه میفرمود و اظهار لفظ العدر او صحیح ملاش
 فاستی کرد و نیز سگید که روزی شاعری مشهور این خبره در مجلس من درآمد و در حضور من مجمر
 آتش بود و خاکسترش بالای آتش کشته بود گفتم درین باب شعری نظم کن فی البیدیه گفت
 نشابت خواصی المثار بعد سوادها و نسبت عدا موزماد و از من درخواست
 که تتر این بیت شما بفرمایند من هم فی البیدیه گفتم شبنا کما نشابت فزال و شبنا
 فکانا کما علی میعاد باقر اتم حروف گوید چند این بیت چندان لطف ندارد لیکن بر قوت
 طبع او دلالت میکند و از اشعار لطیفه او است که روزی همراه امیرزاده خوشرو سوار شده برای
 شکار برینت در راه آن امیرزاده نیزه در دست گرفته بسوی ابن العربی جنبانیدن آغاز
 نهاد و غرض او انبساط و بازی بود ابن العربی فی الفور این قطعه را التار نمود و برخواند
 ینهر علی الرج طبعه مهفهف و لعوث بالباب السریة عابت فلو کان و محار احد
 لا تفتیه و وکندر رج ثمان و ثالث و شرح اشعار را در تعیین ثانی و ثالث اختلاف
 است بعضی گفته اند در نگاه است و بعضی چیر و دیگر گفته اند واضح تر و اتم حروف آن است که مر
 از رج واحد یکبار جنبانیدن است و از ثمان و ثالث تکریر آن و اندک علم و نیز از اشعار او است
 اتنی فویتی بالیکافاهلها و تباینها فقلت اذا استحسنتم غایرکم و امیر
 جعوت بعدیها و نیز در تشوق بدیار شام سگید یمینک سری و اللیل یجدع
 بالفجر خیال حبیب جوی قصه الفخر جلا ظلم الظلماء مشرق نور لا
 ولم یخفیض الظلماء بالانجم الزهر و لم یرض بکلارض الارضه مسجدا
 فصار علی الخودی الی فک یجوز و وحت مطایفا مطاهها لغيره و فاطما

ت کرده و هشتاد
 علی بن یوسف
 هم القرآن نیز از
 و عارضه الاحادی
 لیسیر فی شرح
 عده و کتاب الکلام
 استیبه الیه بصره
 عیات و سلسلات
 من ذوی
 فیض و محصول
 عقوبت الی معرفه
 بر بیت از انجلی
 یرم که میگفت
 در جدا شد
 رده برب تابع
 ت سپرد خست با
 رون انداخت
 شنیدم که هر که
 که بهنگامی که
 ایمان در خاطر
 یکدیگر جرحه فریاد
 بر نهد و حاضر
 پس نشست

در بیان بر شمشاد ابوالونا

فسوا على قبة النبي فصادرت ثقالا بالجلالة فوقها وسادت عجالاته
 الزجرية وحبرت على ذيل المجرة ذيلها فمن ثم يبدأ ما هناك لمن يسرى
 وموت على الجواز بوضع فوقها فانار ما موت به كلف البكا وساقط اريج
 الجبل من حيد العلى في وغير ذروت افاست مريه ميگريد لم يبق الى سؤل
 ولا مطلب مذ صرت جارا لجنه الجديب لا ابغى شهيدا سؤقربه وهانا
 قوتيب سيب من غاب عن حضرت محبوبه فلست عن طيبة ممن يغيب
 لانتال المقبوط عن حاله جاركريم ومحل خصيب لعيش والموت هنا
 طيب لطيب الى كل شئ يطيب وقات اورسال بافصد نچاه وسته بوده ست وور سفر مرده
 ست وروقتيكه از مراكن گشته متوجه بطن خود بود وبعي از ديهات فارس اجل اورسني
 واز آنجا نقش اورا بر داشته نفاس آوردند وپرون باب محروق وفتش کردند رحمة الله عليه
 تمام فحاديث الاحكام ومختصر الامام المجتهد باحاديث الاحكام هر دو تصنيف
 تقى الدين ابن دقيق العيد است در او ش ميگريد كتاب الطهارات باب البياض وكر بيان معنى
 الطهور وانه المظهر لغيره عن يزيد الفقير قال حدثنا جابر بن عبد الله رضى الله عنده ان النبى
 صلى الله عليه وسلم قال عطيت خمسا لم يعطهن احد قبلى نكحت بالرجل مسير
 شهر وجعلت على الارض مسجدا ظهورا فاما رجل من امتى ادر كنتم الصلوة فليصل
 احلت الى الغنائم ولم يحل لاحد قبلى واعطيت الشفا وكان النبى يبعث الى قومه
 خاصته وبعثت الى الناس عامة متفق عليه من تحت هشتم عن يزيد الفقير واللفظ
 للجارى انتهى ودر الامام بعد از حمد و صلوة ميگريد وبعث فهدن المختصر في علم الحديث
 تاملت مقصوده تاملا ولم ادع الاحاديث اليه الجفلا ولا التوت في وضعه محورا
 ولا ابرقه كيف ما اتفق نهو را فمن فهم مغزاه شد عليه يد الصانته وانزل من
 قلبه ولعظمه الاخرين مكانا ومكانه وسميته بكتاب الامام باحاديث الاحكام
 وشرط فيه ان لا اورا الاختص من وقعها ما من مزي را الا اختصارا وكان صحيحا
 على طريقة بعض اهل الحديث الحفاظ وانما الفقهاء النظار فان لكل منهم

كقصد آه وسلكه وط
 باودينا ويجعله نور
 اياهم بركته مسئلة
 ابو الفتح تقى الدين
 راكى و شافعى وكثيره
 منيع از حجاز از حافظ
 بود وچهل حديث شافعى
 التمايف كزیده است
 نور شغل علم شب بیدار
 اصل کرده بود ودر ویا
 خطه و سوس داشت و
 احاديث قدسية اجمع
 در سفر سال مقصود بود
 بعد بن هر دو قرطبه
 بود دست او است و
 نفیق ندرت الم از
 در نقد هر دو سبب
 بدار شام بود و
 بود که آن را بای روز
 شریف آورد و از
 باقی است بخوابم
 شکست فاحش شور
 و غزنی مقام کرد

مکتب قضاة و سلک و طریقا عرض عنه و ترکہ فی کل خیر و اللہ تعالیٰ ینفع به
 دنیا و دینا و یجعلہ نور الیسیعی بین ایدینا و یفتح لہ اریستہ فیہ حفظا و فہما و یبلغنا
 وایا ہم بدوکتہ منزہ من کرامتہ عظمیٰ انہ هو الفتح العظیم الغنی الکرم
 نام او ابو القحطی ثقی الدین محمد بن علی بن وہب بن مطیع قشیری نقلوطی است امام ہر دو مذہب
 بود مالکی و شافعی و کثیر التصانیف است تولد او در سال شصت و بیست و پنج در شہابان شدہ و در
 بحر سنج از حجاز از حافظ زکی الدین منذری و ابن الحمیری و ابن عبد الدائم در دمشق سماع حدیث
 نموده و چہل حدیث تسامی بسند خود تاجناب رسالت جمع نموده و شرح عمدہ و این ہر دو کتاب
 از تصانیف گذریدہ است و کتابی در علوم حدیث نیز نوشتہ و از او کیا زمان خود علم و استعداد
 اکثر در شغل علم شب بیدار میکرد و بسیار می نوشت و در اصول و علوم معقولہ نیز مہارت تام
 حاصل کردہ بود و در دیار مصر چند سال قاضی بود تا آنکہ وفات یافت اما در امر طہارت و آبہا
 خیلہ و سوسن داشت و در اصول فقہ مقدمہ مطرزی را شرح نموده و چہل حدیث دیگر دارد کہ در
 احادیث قدسیہ اجمع نموده و آنرا اربعین فی الروایۃ عن رب العلمین نام نہاد وفات او
 در صفر سال مہتصد و نو و دو واقع شدہ و در ہمین سال محدث بلاد مغرب ابو محمد عبد العزیز
 محمد بن ہرون قرطبی نیز وفات یافتہ مروج زمان اورا یقین کہ عالمی کہ بر سر مہتصد سال
 مروج دست است و از طریق تصوف نیز بہرہ وافر داشت و صاحب کرامات و خوارق بود
 تحقیق مذہب مالکی از پدر خود نموده و مذہب شافعی را از شیخ عزالدین بن عبد السلام اخذ کردہ
 در فقہ ہر دو مذہب تا و کمال گشتہ چون ہنگامہ تار روداد و افواج ختم امواج آن اشقیای
 بدیار شام بوجہ عز و حکم سلطانی نفاذ یافت کہ چہ ختم صحیح بخاری بخواند یک مہر عادی
 بود کہ آنرا بی روز جمعہ گذشتہ بود تو نوشتند کہ روز جمعہ ختم نمایند شیخ ثقی الدین در جہا
 تشریف آورد و از علمای حاضرین استفسار نمود کہ ختم بخاری نمودند گفتند کہ ولیفیک روز
 باقی است بخوانیم کہ روز جمعہ ختم کنیم فرمود کہ مقدمہ فیصل شد و ہر روز وقت عصر فرج تار
 شکست فاحش خوردہ رگشت و مسلمانان در فلان صحرا متصل فلان دیہہ بکمال خوشی
 و عزیزی مقام کردند مردم گفتند کہ این جنس را شایع بکنیم گفت آری بعد چند روز مطاقر

ت عجا لاتقہ الہ
 عنک لمن لیسوی
 و ساقط اریح
 لم یبق لی سؤل
 کوفربہ و ہا انا
 لبتمہن یغیب
 ش و الموت هنا
 ہست و در سفر مروجہ
 فارس اجل در سنہ
 کردند رحمۃ اللہ علیہ
 احکام ہر دو تصنیف
 المیادہ ذکر بیان سنہ
 فی اللہ عند ان النبی
 موت بالرحمۃ مسیری
 کند الصلوۃ فلیصل
 نبی بیعت الی قومہ
 یزید الفقیر و اللفظ
 تصر فی علم الحدیث
 فی وضع محورا
 الصانۃ و انزل من
 مباحا حدیثا احکام
 الاحکام و کان محکما
 رفان کل منہم

در برید سلطانی خبر رسید در فری در مجلس آن شخص بے ادبی کرده فرمود که خود را بدست مرگ سپرد
 این کلمه است بابر فرمود آن شخص بعد سه روز مرد و یکبار برادر او را اسیر کے ظالم رنجانید در حق
 او فرمود که هلاک شود همان قسم واقع شد و این جنس قصص و حکایات او بسیار است و اوقات
 شب را بنقش کرده بود و باره در مطالعہ کتب حدیث میگردانید و باره در ذکر تہجد و سبوح و
 در شب خواب نمیکرده و بعضی اوقات بر تلاوت یک آیتہ التفاویض فرمود و تا طلوع فجر آن را تلاوت
 میکرد و شب از شہداء و تہجد باین آیتہ رسید فاذا انفتح فی الصور فلا انساب بینہم ولا
 نیتا لکون و تا دم صبح تہجد باین آیتہ را تلاوت فرمود امام نووی بسوی او خطے نوشتہ بود کہ در آن
 این بیت مندرج بود لکل زمان واحد یقتد بہ و ہذا اذمان لا مشک واحدہ
 اور نیز میل نظم بود از اقامت طبع اوست
 تمہیستان الشیخا جل ملتہی و قو
 من فی الصباکی صواہر لاخذ من عصر الشیخا نشاط و اخذ من عصر المشید
 قارہ و ولہ ایضا ہ الا ان بذت لکرم اغلے مہرہا و فاخیر من اخی لذلک باجلا
 تروح بالعقل المکرم عاجلا و بالنار والغسلین والمہل اجلا و الاضالہ و یقودون
 لی ہلا نہضت ابی العلاء و ممالہ عیش الصابر المنتقع و ہلا نشد و العیش حے
 تحملہا بمصر الی ظل الجباب لمرفع و فقیہا من الاعیان من فیض کفہ و اذ اشار و
 سیلہ کل بلفق و فیہا لک لبس الجفنی علیہم و تعین کون العلم غیر مضیع و فیہا
 شیع الدین و الفضل و الاولیٰ یشیر الیہم بالعلیٰ کل اصبع و فیہا المہانۃ ذلہ و فقیہ
 وایع و اقصد باب زرق و اقترع فقلت نعم اتبعی اذ شدت شان اری دلیلا مہانا
 مستخفا موصیعی و واسعہ اذا ما کن لے طول موقفی و علی ما ب محجوب النقاد منہ
 واسعہ و اذا کان النفاق طریقہ و اروح و اعد و فی ثیاب التصنع و واسعہ اذا لم یبق
 فی تقیہ و لد اعی بہا حق التقی و التورع و فکرم بین ارباب الصد و رجائا
 تشب بہا نادر الغضابین اضلع و فکرم بین ارباب العلوم و اہلہا و اذ الجشوا فی
 المشکلات بمجمع و مناظرہ تحج النفوس فتنہی و قد شرعوا فیہا الی شدت مشرع
 من السقم المرزی مہنصا ہلہ و ارا القمت عن حق ہناک مطیع و فاما ترقی مسلك الدین
 شہد اللہ حق و حاجہ و داد

فی غزیرہ بعل آوردہ و ہر کراشا ہند
 با معان نظر مطالعہ نمایند کہ چہ
 کہ امرنا رسول اللہ صلی
 و آن ہمہ را بتقریر
 سابعہ تمام
 کتب این فن
 این فن و ا
 و در بار عطا فرمودہ بود چنانچہ
 کردہ اند و در مختصفت بود
 و سوسہ خطرات
 کہ در وی منیر
 و فقیہ العبد
 کہ بعضی از متفق
 است کہ تقیہ واحد
 در دین با اصطلاحات
 شریعت ہمین تقیہ
 بود کتاب الشفا
 علیہ و در حق آن
 الخطیب تلسانی
 خفا اصدیہ بر لہ
 اللہ حق و حاجہ و داد

و اما تلک عظمه المتجمع با بحله اکثر علمای محقق این فن شریف اجماع دارند بر آنکه هیچ
 کس از زمان صحابه تا زمان شیخ مذکور در معانی متون حدیث آن قدر زندقه و استیقام
 که این عزیز بعل آورده و هر کراشا بدقیقاً ل مطلوب باشد شرح آورده که بر قطعه از امام نوشته
 است با معانی نظر مطالعه نماید که چه غرور و وقت مینماید و در حدیث برابرین عارض رضی الله
 تعالی عنه که امرنا رسول الله صلی الله علیه و سلم سبع دهنانا عن سبع بیت چهار صد فائده
 استنباط نموده و آن همه را بتقریب ششائسته ادا فرموده خراج الصغیر الحی و الاوشیم مذکور در تعظیم
 علم حدیث و اهل آن سبالغه تمام نمود و اهل دنیا را در نظر او قدری دو قفسه نداده بودند و حصر
 فراوان بر جمع کتب این فن شریف داشت و اکثر مدیون و مقروض می بود بسبب -
 خریدن کتابهای این فن را و در حقیقت کشف خواطر و قلوب کشف وقایع و حوادث
 هر دو را بر عطا فرموده بود چنانچه ملازمین مجلس او درین بر دو باب دفتر دفتر از آن بزرگوار
 حکایت کرده اند و در مرقع مصنف بود و در بعضی پیش او آمد و گفت که من نزد درویشی جا بل فتم گفتم
 که مراد نماز و سوسه خطرات بیاری آید و رنجیده می شوم آندرویش در جواب فرمود که اگر
 بران دل که در وی غلبه خدا بگذرد بسبب این حروف او علت و سبب از من بالکلیه
 زایل گشتن این دقیق العید گفت که این درویش جا بل نزد من بهتر از هر رفیق است و هم
 حروف گوید که بعضی از متفقه علماء درین سخن او را دخیل اند و گفته اند که این خلاف
 حدیث صحیح است که تقیه واحد است علی الشیطان من الف عابد لیکن تفهیدند که هر چند
 آن درویش با اصطلاحات فقها و نظائر جا بل بود اما در حقیقت فقه در دین لغیب او بود و مراد
 از حدیث شریف همین تقیه است که کسی که حکم با اصطلاحات نماید و از معانی مقصود شارع
 غافل بود کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفی تصنیف قاضی عیاض رحمه
 الله تعالی علیه و در حق آن کتاب علماء و شعرا اطالحت و ح و ثنا نموده اند چنانچه لسان
 الدین الخطیب تلمسانی می گوید من شفا عیاض للصد و شفاء و و لیس الفضل قد
 حواه خفا و حدیثه بر که یکن لجزیلها و سکو الاجز الدکر الجمیل که در حق
 لیس الله حق و جایزه اکر ما و صا الکرام و فاه و جلیبه بحر یغفر الفضله علی

دلی کرده فرمود که خود را بدست مرگ سپرد
 و او را امیر کے ظالم رنجانید در حق
 من و حکایات او بسیار است و اوقات
 را نید و پاره در ذکر توبه و سچگاه
 متغایر می نمود و تا طلوع فجر آن را تلاوت
 فی الصور فلا انساب بینهم ولا
 ی لبوی او خطی نوشته بود که در آن
 هفت ازمان لاشک و احده
 نیتان الشید علی جل لشی و قوی
 باط و اخذ من عصر المشید
 فاخیر من اضمی لذلك باخلا
 ملهل اجلا و و ایضاً له ی یقودون
 منع و دهل الشد و العیش حنه
 ان من فیض کفه و اذا اشار
 بین کون العلم غیر مضیع و و
 صبع و و فیه المهان ذله و فقر
 دشمنان اری دلیل امهانا
 و علی ما ب محبوب النفاذ من
 ثبات التصنع و و اسع اذ المیدون
 ین ارباب الصد و رجائسا
 و و اهلها و اذا مجسوا فی
 و شرعوا فی الی شد و شرع
 مطیع و فاما ترقی مسلك الدین

در جواب
 این حدیث

البحر طعم طيب و صفا و حق رسول الله بعثه فاته به رعا و اعتقال الحقوق خفا
 به هو الذخر يغني في الحياة عتاده و يتزك منه للبنيين رفا به هو الاثر المحمود
 ليس مباله به و ثور ولا يحسن عليه عفاء به حرصت على الاطباء في نشر فضله به و تحميد
 لو ساعدتني فاء به و ابو الحسين عبد الله بن احمد بن عبد المجيد ازوي رندي که در بحايه سکونت
 و رشت گفته است کتاب الشفاء شفاء القلوب ما قد اتممت شمس به هانه به
 فاکرم به ثم اکرم به ما و اعظم مدى الدهر من شأنه به اذا طالع المرء مضمونه به
 رسا في الهدى اصل ایمانه به و جاء بروض الحق تاشيقا به ارايح ازهار افنانه به و
 قال علوم ما ترقیه فمن به ثريا السماء و کيوانه به فليله در ابي الفضل اذ تجر في الوری نیل
 احسن به یقر قد ربحی الهدی به و خیر الاقام به بتیانه به فجازاه به خیر الجزاء به و جاد
 علیه بغفرانه به و مندا الصلوة علی الخیر به در اصحابه ثم اعوانه به مدى الدهر
 لا ینقضه و اتمما و لا ینتهی طول ازمانه به و برادرزاده قاضی عیاض سوزی عم خود را
 بخواب و دید که سمره انجناب صلی الله علیه و آله و سلم بر تختی از زر گشت است به بیدان این
 حالت و بیشتر و تو به لایق حال او گشت عم او فهمید و گفت ای برادرزاده من کتابی است
 را حکم کرده و آن مشک کن گویا اشاره کرده و باند این مرتبه مرا از که است این کتاب حاصل شد
 با بحمد این کتاب از عجایب کتب مصنفه این باب است و خیلی مقبول افتاده و اورا مصنف
 دیگر نیز مطیع و مقبول بسیار است از انجمله مشارق الانوار علی صحاح الآثار و آن کتاب است
 که در حق او گفته اند که اگر باب زر نویسد و بجا بر وزن کنند حق ادا نشود و از انجمله است
 اکل العلم فی شرح صحیح مسلم و در حق او ملک بن مرسل گفته است من قرأ الکمال کان
 کاملا فی علمه و زین المحافل و کتب العلم کنوزها به تفید نفعاً عاجلاً و اجلاً
 و لیس من کتب عیاض عوض به فانه کان اماماً فاضلاً به و از انجمله است المستطی فی
 شرح کلمات مشکوٰۃ الفاظ مغلفه ما شملت علیها کتب المدونة و المختلط و رین فن مثل
 آن کتاب تصنیف نه شده و شهرت به تیبات گشته و این نام بر رسته غالب آمد و در حق او
 ابو عبد الله ازوی شارح سفر الطیبه گفته است کافی قداد فی کتاب عیاض